

تیری رہنمائی

قسط 16

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔ آسیہ
بیگم دو ہفتے پہلے اپنے رشتے داروں کے
ساتھ آکر دن تاریخ طے کر گئیں
تھیں۔ دونوں ہی گھروں میں شادی کی

تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ آج
سے دو ہفتے پہلے زینب نے ابراہیم سے
اسکی پوسٹنگ کے حوالے سے استفسار
کیا تھا جس پر وہ اتنا ہی بولا 'کچھ کنفرم
نہیں۔۔' جبکہ آسیہ بیگم بھی اس بارے
میں لاعلم تھیں۔ دوسری جانب عبیر
جہانگیر پر تو جیسے ایک چپ طاری ہو گئی
تھی۔ نہ اپنی شادی کی شاپنگز میں کوئی
دلچسپی ظاہر کر رہی تھی۔ نہ ہی ان
لوگوں کے ساتھ خریداری کے لئے جاتی

نہیں۔۔ جبکہ آسیہ بیگم بھی اس بارے
میں لاعلم تھیں۔ دوسری جانب عبیر
جہانگیر پر تو جیسے ایک چپ طاری ہو گئی
تھی۔ نہ اپنی شادی کی شاپنگز میں کوئی
دلچسپی ظاہر کر رہی تھی۔ نہ ہی ان
لوگوں کے ساتھ خریداری کے لیے جاتی
تھی۔ اسکی دونوں خالائیں اسکی ماں اور
زینب ہی ساری شاپنگز کرتی پھر رہیں
تھیں۔ ہفتے میں زینب چند دن کے لیے
مکے کے حلالہ جاتی تھیں کہ

لوگوں کے ساتھ خریداری کے لیے جاتی
تھی۔ اسکی دونوں خالائیں اسکی ماں اور
زینب ہی ساری شاپنگز کرتی پھر رہیں
تھیں۔ ہفتے میں زینب چند دن کے لیے
میکے رکنے چلی جاتی تھی کیونکہ اسے
آسیہ بیگم کے ساتھ بھی تیاریاں کروانی
ہوتیں تھیں۔ اب بھی ساری خواتین
لاؤنج میں بیٹھیں ٹیبلر کے پاس سے
آئے کپڑے دیکھ رہیں تھیں۔ جبکہ دلہن
صاحہ سرے سے غائب تھیں۔

ہوتیں تھیں۔ اب بھی ساری خواتین
لاؤنج میں بیٹھیں ٹیبلر کے پاس سے
آئے کپڑے دیکھ رہیں تھیں۔ جبکہ دلہن
صاحبہ سرے سے غائب تھیں۔

"زرینہ۔۔!! جاؤ عبیر کو بلا کر
لاؤ۔۔" کپڑے پہن کر دیکھے پھر مسئلہ
ہو جاتا ہے۔۔"

ہو جاتا ہے۔۔"

"اما میرا ڈریس کہاں ہے۔۔" ماہم نے
بھی ٹیبل پر لگے ڈھیر میں اپنا سوٹ
ڈھونڈا تھا۔ جبکہ ماہرہ اپنا سوٹ ٹرائے
کرنے عبیر کے کمرے میں جا چکی تھی۔

"یہ لو یہ رہا تمہارا سوٹ۔۔" زینب نے
گوٹا کناری سے سجا پیلے رنگ کا شرارہ
اسے ڈھیر سے نکال کر دیا۔

کرنے عبیر کے کمرے میں جا چکی تھی۔

"یہ لو یہ رہا تمہارا سوٹ۔۔" زینب نے
گوٹا کناری سے سجا پیلے رنگ کا شرارہ
اسے ڈھیر سے نکال کر دیا۔

"واو یہ تو بہت پیارا لگ رہا
ہے۔۔" ماہم اپنا ڈریس دیکھ کر چہکی
تھی۔

اس نے علی کو کہہ دیا کہ وہ

تھی۔

"اسلام و علیکم۔!! ارے کہیں غلط گھر
میں تو نہیں گھس آیا۔" ڈارک بلو
ڈریس پینٹ اور وائٹ شرٹ پر بلو ٹائی
لگایا زوہیب سیدھا آفس سے ان لوگوں
کو پک کرنے یہیں آگیا تھا۔ اب وہ ذمہ
داری سے خود آفس جانے لگا تھا۔

"زوہیب بھائی یہ دیکھیں میرا مایوں کا

کو پک کرنے یہیں آگیا تھا۔ اب وہ ذمہ
داری سے خود آفس جانے لگا تھا۔

"زوہیب بھائی یہ دیکھیں میرا مایوں کا
سوٹ۔۔" ماہم نے جگہ سے اٹھتے اپنا
شرارہ دکھایا۔

"واہ یار۔۔ تیار بھی ہو گئے تم لوگوں
کے کپڑے۔۔ ہمارا ٹیلر تو شکل بھی نہیں
دکھا رہا ابھی اپنی۔۔" سمیرا صاحبہ کے

برابر میں ٹکتے دکھی انداز میں بتایا۔

"تو خبر لیتے رہو۔۔ پتا چلا آخری دن
شاپ ہی بند کر کے غائب گیا۔" حفصہ
صاحبہ نے اسے ہوشیار کیا تھا۔ اسکی
نظریں اپنی پارٹنرز کو ڈھونڈنے لگیں۔
جو اب تک نظر نہیں آئیں تھیں۔

"چائے پیو گے۔۔"

"نہیں برا کر کے گئے۔"

"چائے پیو گے۔۔"

"نہیں پہلے کچھ کھاؤں گا۔۔" وہ خود ہی
اٹھ گیا تھا مگر اسکے قدم کچن کی بجائے
عبیر کے کمرے کی سمت تھے۔ جو
نجانے کس غم میں اتنے دن سے گوشہ
نشینی اختیار کی ہوئی تھی۔ دروازے پر
ناک کر کے اندر داخل ہوا تو ایک پل
کے لیے اپنی جگہ ٹھہرا رہا تھا۔ دھانی

کے لیے اپنی جگہ ٹھہرا رہ تھا۔ دھانی
رنگ کی چولی اور شرارے میں ملبوس
کندھے پر نیٹ کا بڑا سا دوپٹہ ڈالی مائرہ
قد آدم آئینے میں اپنا جائزہ لے رہی
تھی۔

"دیکھو نا عابی کیا بد تمیزی ہے بتاؤ کیسا
لگ۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" مائرہ
اسے آئینے میں دیکھتی بے ساختہ پلٹی
تھی۔ عبیر نے بھی اس کے چیخنے پر ایک

"دیکھو نا عالی کیا بد تمیزی ہے بتاؤ کیسا
لگ__ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟" مارہ
اسے آئینے میں دیکھتی بے ساختہ پلٹی
تھی۔ عبیر نے بھی اسکے چیخنے پر ایک
بیزار نگاہ زوہیب پر ڈالی۔

"بلکل اچھی نہیں لگ رہیں۔۔" آنکھوں
میں آنچ سی لیے اسی کو دیکھتا نزدیک
آگیا تھا۔ "تمہیں آنی کب سے بلا رہیں
ہیں۔۔۔" "نہیں۔۔۔"

ہیں۔۔ سنائی نہیں دے رہا۔۔ "مائرہ سے
نظریں ہٹاتا عبیر کو گھور کر بولا تو وہ
اپنی سیپرز میں پیراڑستی اٹھ کھڑی
ہوئی۔

"اب یہ مت کہنا تم مجھے بلانے یہاں
آئے تھے۔۔" وہ بھی تنک کر کہتی
دروازے کی سمت بڑھ گئی تھی۔ جبکہ
مائرہ نے گڑبڑا کر لبوں پر دلچسپ
مسکراہٹ لیے کھڑے زوہیب کو دیکھا

"عبیر کی بچی۔۔ تم سے کچھ پوچھ رہی
تھی میں۔۔" مارہ اسکے پیچھے لپکی تھی
مگر زوہیب بازو تھامتا روک گیا۔ عبیر
دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھی۔

"چھوڑو۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔" مارہ نے
غراتے اپنا بازو چھڑانا چاہا۔ اس پل
زوہیب بڑی پر شوق نگاہوں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔

دیکھ رہا تھا۔

"کیا پوچھ رہیں تھیں مجھ سے پوچھ
لو۔"

"منہ دھو کر آؤ۔" مجھ سے پوچھ
لو۔" اسکی نقل اتارتے بازو ایک بار
پھر چھڑانا چاہا۔ زوہیب کی بھنویں
سکڑیں تھیں۔

"آؤ مٹا کر۔" صحیح طرز پر

پھر چھڑانا چاہا۔ زوہیب کی بھنویں
سکڑیں تھیں۔

"آخر مسئلہ کیا ہے۔۔ صحیح طرح بات
کیوں نہیں کر رہیں۔۔ دیکھ لو پھر میرا
دماغ گھوم گیا نا اچھا نہیں ہوگا۔۔" مارہ
نے بازو اسکی گرفت سے نکالتے گھورا
تھا۔

"تمہارا کبھی جگہ پر رہا ہے۔۔؟ اور کیوں

۷۰
"تمہارا کبھی جگہ پر رہا ہے۔۔؟ اور کیوں
آئے ہو یہاں میں نے تو نہیں بلایا
تھا۔" اسکی بے نیازی پر وہ دانت پیس
گیا۔

"تمہاری سڑی ہوئی شکل دیکھنے نہیں آیا
تھا۔ آنی نے عبیر کو بلانے کو کہا
تھا۔" وہ بھی اکڑ کر بولا۔ مائرہ اسے
غصیلی نگاہوں سے دیکھتی ڈرینگ روم

تھا۔ "وہ بھی اکڑ کر بولا۔ مائرہ اسے
غصیلی نگاہوں سے دیکھتی ڈرینگ روم
کی جانب بڑھ گئی۔ پچھلے ایک ہفتے سے
وہ جس طرح اسے اگنور کر رہا تھا۔ اور
آفس کے بہانوں سے نکلا رہتا تھا۔ سب
سے بڑھ کر اپنی آفس کی فی میل
ورکرز میں جس طرح اپنی پرسنلیٹی
اور چارم دیکھا کر پوپولر ہو گیا تھا۔ کسی
سے ڈھکا چھپا نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
آفس میں اس کی کچھ زیادتی ہو رہی تھی۔

ورکرز میں جس طرح اپنی پرسنلیٹی
اور چارم دیکھا کر پوپولر ہو گیا تھا۔ کسی
سے ڈھکا چھپا نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
آفس میں اب کچھ زیادہ ہی وقت
گزرنے لگا تھا۔ ان کی آخری آؤٹنگ
عمیر کے ساتھ دو تین ہفتے پہلے ہی
ہوئی تھی اسکے بعد تو یہ ایسا غائب
رہنے لگا تھا۔ کہ ڈنر پر بھی مشکل سے
نظر آتا تھا۔

"مائر۔۔۔ یار مسئلہ کیا ہے۔۔؟" اسے
ڈرینگ روم میں جانے سے پہلے ہی
روک گیا۔

"تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔ مجھے
کیوں اکیلا نہیں چھوڑ دیتے۔۔؟" وہ بھی
اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

"سوچ لو تم جانتی ہو تمہارے مطابق

میرے لیے تو بہت تفریح کا سامان
ہے۔۔" اس کے شریر معنی خیز لہجے پر اس کے
اندر غصے کے شعلے بھڑک اٹھے۔

"تو اسی تفریح کے پاس دفع ہو جاؤ مجھے
تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔" ایک
جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے
نکالتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔ وہ
کچھ دیر تو یونہی ڈریسنگ روم کے
دروازے کو گھورتا رہا۔ پھر ایک زوردار

"عجبیر۔۔!" حفصہ صاحبہ کمرے میں
آئیں تو وہ بیڈ پر تکیوں میں منہ دیے
لیٹی تھی۔ دونوں خالائیں ابھی کچھ دیر
پہلے ہی رات کا کھانا کھا کر گئیں تھیں۔
سارا وقت ان لوگوں نے اسے پکڑ کر
رکھا تھا۔ اور کپڑے دکھاتی رہیں تھیں۔
وہ صرف زینب کی موجودگی کی وجہ
نہ نہ تھیں۔

سارا وقت ان لوگوں نے اسے پکڑ کر
رکھا تھا۔ اور کپڑے دکھاتی رہیں تھیں۔
وہ صرف زینب کی موجودگی کی وجہ
سے خاموش تھی ورنہ خود کو اتنا زدو
کوب کرنے پر اب تک پھٹ چکی
ہوتی۔

"آسیہ آپا کی کال آئی تھی وہ کل
تمہیں بارات اور ولیمے کے کپڑے پسند
کرانے کے لیے لے کر جانا چاہتی

"آسیہ آپا کی کال آئی تھی وہ کل
تمہیں بارات اور ولیمے کے کپڑے پسند
کرانے کے لیے لے کر جانا چاہتی
ہیں۔۔" منہ سے تکیہ ہٹاتے اس نے
انتہائی غصیلی نگاہوں سے ماں کو دیکھا
تھا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی سنا آپ
نے۔۔ جو آپ سب چاہ رہے تھے وہ
میں نے ہی کیا تھا۔"

تھا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی سنا آپ
نے۔۔ جو آپ سب چاہ رہے تھے وہ
ہو رہا ہے تو مجھے مزید کسی چیز کے لیے
فورس مت کیجیے گا۔" تکیہ غصے سے
دور پھینکا تھا۔

"کیا مطلب ہم چاہتے ہیں یہ سب۔۔ تو
تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو۔۔؟" وہ اس کے
سامنے آ بیٹھ۔۔۔

دور پھینکا تھا۔

"کیا مطلب ہم چاہتے ہیں یہ سب۔۔ تو
تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو۔۔؟" وہ اس کے
سامنے آبیٹھیں۔ بیٹی کا رویہ انہیں بھی
کافی دن سے کھٹک رہا تھا۔

"سکون چاہتی ہوں۔۔ تھوڑا سا وقت۔۔
مگر نہیں پہلے زبردستی نکاح کیا۔۔ اور
اب گھر سے نکالنے کے لیے سب اتنے

بتاؤ لے کر جا رہے ہیں جسے میں

اتاولے ہوئے جارہے ہیں۔۔۔ جیسے میں
بوجھ ہوں آپ پر۔۔۔" کہتے کہتے رو
پڑی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہی ہو عبیر۔۔۔ تم ایسا
سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ ہم سب
تمہیں بوجھ سمجھیں۔۔۔" وہ تو خود
صدے سے شذر بیٹھیں تھیں۔

"آپ لوگوں سے میں نے وقت مانگا
تھا تھوڑا سا مگر نہیں آ سکا تو اس

"آپ لوگوں سے میں نے وقت مانگا
تھا تھوڑا سا مگر نہیں آپ سب تو اس
شخص کے آگے بس ہاتھ باندھے
کھڑے ہیں۔۔ جو حکم وہ کریں گے آپ
لوگ مان لیں گے۔۔"

"ہوش میں ہو ایسا کیا ناجائز کہہ دیا
انہوں نے جو یوں شکایتوں پر اتر
آئیں۔۔؟ حالانکہ بالکل ناجائز ضد تھی
تمہاری شادی آگے بڑھانے کی مگر وہ

آئیں۔۔؟ حالانکہ بالکل ناجائز ضد تھی
تمہاری شادی آگے بڑھانے کی مگر وہ
بھی مان لی ہم نے۔۔ لیکن تم خود سوچو
شوہر کی مجبوری تم نہیں سمجھو گی تو
کون سمجھے گا۔۔"

"شوہر۔۔!" وہ بس بڑبڑا کر رہ گئی۔

حفصہ صاحبہ نے اسے قریب کیا
تھا۔ "میرا بیٹا ایسے رشتے کیسے پنپیں

گے جب آپ اسے اندر نرمی اور چھکاء

"شوہر۔۔!" وہ بس بڑبڑا کر رہ گئی۔

حفصہ صاحبہ نے اسے قریب کیا
تھا۔ "میرا بیٹا ایسے رشتے کیسے پنپیں
گے جب آپ اپنے اندر نرمی اور جھکاؤ
پیدا نہیں کرو گی۔۔ لڑکیوں کو تو بہت
کو پرمائز کرنے پڑتے ہیں اور یہاں تو
پوری سسرال تم سے اتنی محبت کرتی
ہے۔۔ یہ ابراہیم کا آپکی طرف جھکاؤ ہی
ہے ناکہ وہ شادی چند سال آگے

ہے۔۔ یہ ابراہیم کا اپنی طرف بھکاؤ ہی
ہے ناکہ وہ شادی چند سال آگے
بڑھانا نہیں چاہتے۔۔ "انہوں نے نرمی
سے اسکے بال سنوارے تھے۔ وہ نم
آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی مگر یہ نہ
کہہ سکی سب میں وہ شخص شامل نہیں
ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا گھر چھوڑ
کر جا رہی تھی۔ اور یہ اس شخص کا جھکاؤ
نہیں بلکہ ضد تھی۔

"ابراہیم! یہ کتنا تیرا کیسی ہے"

"میرا بیٹا ہمارا بھرم رکھنا تمہاری ہی
ذمہ داری ہے اب۔۔ ہم تو رخصت
کر کے تمہیں اس گھر بھیج دیں گے۔۔
اسکے بعد سب تم نے سنبھالنا ہے۔۔
یہاں کی چھوٹی اور لاڈلی ہو۔۔ وہاں کی
بڑی اور بردبار بہو ہوگی۔۔" اسے اپنے
سینے سے لگا گئیں۔ ان کی آنکھیں بھی
نم ہونے لگیں تھیں۔

م ہوئے نہیں ہیں۔

"میں جانتی ہوں یہ وقتی فرسٹریشن ہے۔۔ اور سب سے زیادہ خفا بھی تم مجھ ہی سے ہو۔۔ لیکن میں جانتی ہوں میری بیٹی کا دل سونے کا ہے وہ جس طرح میکے میں آنکھ کا تارا بن کر رہی۔۔ سسرال میں اس سے بھی اونچا مقام ہوگا وہ سب کے دلوں پر راج کرے گی۔۔" اس کے سر پر بوسہ دیتیں رو

"میں جانتی ہوں یہ وقتی فرسٹریشن
ہے۔۔ اور سب سے زیادہ خفا بھی تم
مجھ ہی سے ہو۔۔ لیکن میں جانتی ہوں
میری بیٹی کا دل سونے کا ہے وہ جس
طرح میکے میں آنکھ کا تارا بن کر
رہی۔۔ سسرال میں اس سے بھی اونچا
مقام ہوگا وہ سب کے دلوں پر راج
کرے گی۔۔" اسکے سر پر بوسہ دیتیں رو
پڑیں تھیں۔۔ عبیر بھی مضبوطی سے
انکے گرد حصار بن گئی تھی۔

رو رہی تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا اس
گھر میں اسکے لیے آسانیاں ہونی تھیں یا
مشکلیں مگر اپنا گھر چھوڑنے کا غم ہر چیز
پر بھاری تھا۔ اگلے دن آسیہ بیگم اور ارہا
اسے شاپنگ کروانے کے لیے لینے آگئی
تھیں۔ وہ بھی بلا چوچراں کیے چلی گئی
تھی۔ جس پر حفصہ صاحبہ نے سکھ کا
سانس لیا تھا۔

آسیہ بیگم نے اسے طارق روڈ کے

آسیہ بیگم نے اسے طارق روڈ کے
بوتیک سے دونوں دن کے شرارے
پسند کروائے تھے۔ مگر اس نے ان کی
اور زینب کی مرضی پر چھوڑ دیا تھا۔ جس
پر وہ نہال ہو گئیں تھیں۔ ابراہیم کام کی
مصروفیت کی وجہ سے نہ آسکا تھا اسلیے
ان لوگوں کو پک اینڈ ڈراپ سروس
اسامہ نے دی تھی۔

اور بلاآخر وہ دن بھی آں پہنچا تھا جب
وہ ہمیشہ کے لیے اس شخص کے سپرد کی
جانے والی تھی۔۔۔! سرخ عروسی جوڑا
جس پر بھاری مگر انتہائی نفیس زری کا
کام ہوا تھا۔ اسکے وجود پر سج کر مزید
چار چاند لگا رہا تھا۔ اسکے نقوش میک
اپ کے مصنوعی رنگوں سے مزید منور
ہو رہے تھے۔ چہرے پر چھایا حزن الگ
ہی اسکے حسن کو دلکشی بخش رہا تھا۔

اور بلاآخر وہ دن بھی آں پہنچا تھا جب
وہ ہمیشہ کے لیے اس شخص کے سپرد کی
جانے والی تھی۔۔۔! سرخ عروسی جوڑا
جس پر بھاری مگر انتہائی نفیس زری کا
کام ہوا تھا۔ اس کے وجود پر سچ کر مزید
چار چاند لگا رہا تھا۔ اس کے نقوش میک
اپ کے مصنوعی رنگوں سے مزید منور
ہو رہے تھے۔ چہرے پر چھایا حزن الگ
ہی اس کے حسن کو دلکشی بخش رہا تھا۔

اسکے دودھیا ہاتھ پاؤں پر سچی سرخ
مہندی ہر آنکھ خیرہ کر رہی تھی۔ اس پل
وہ ابراہیم جنید کے لیے سر سے پاؤں
تک پور پور سچی تھی۔ اسکے ماتھے پر لگا
جھومر۔۔ کانوں میں پڑے جھمکے۔۔

ستواں ناک میں ڈلی نتھ۔۔ ہاتھوں میں
موجود سرخ چوڑیاں۔۔ ہر شے جھوم
جھوم کر عبیر جہانگیر پر ابراہیم جنید کی
ملکیت کے نقارے سنا رہیں تھیں۔ جبکہ
اس کا انا وجود بخار کی حالت سے جل

جھوم کر عبیر جہانگیر پر ابراہیم جنید کی
ملکیت کے نقارے سنا رہیں تھیں۔ جبکہ
اس کا اپنا وجود بخار کی حدت سے جل
رہا تھا۔

لیکن گزشتہ تین دن کی بنسبت قدرے
بہتر طبیعت تھی۔ عبیر نے اس شادی کی
ایسی ٹینشن سر پر سوار کی تھی کہ شادی
کا ہفتہ شروع ہوتے ہی ایک سو دو بخار
چڑھا گئی۔ جس کے سبب مایوں کا فنکشن

کا ہفتہ شروع ہوتے ہی ایک سو دو بخار
چڑھا گئی۔ جس کے سبب مایوں کا فنکشن
تک کینسل کرنا پڑا تھا جو کہ کمبائن تھا۔

اس رات ہاسپٹل میں اسے ڈرپس
چڑھیں تھیں۔ جب کہیں جا کر اسکی
جان میں جان آئی تھی۔ پھر اگلے دن
مہندی بھی اس نے حفصہ صاحبہ اور
زینب کے اصرار پر لگوائی تھیں۔ کل
رات مرینہ بیگم بھی شوہر اور بیٹیوں
کے ساتھ آگئیں تھیں۔ مگر ارسل نہیں

آسکا تھا۔

سرخ چوڑیوں اور مہندی سے سجے
ٹھنڈے ہاتھوں کو آپس میں جکڑتے
ڈرینگ روم کے بند دروازے کی
جانب دیکھا۔ ماہرہ اور ماہم ابھی باقی کزنز
کے ساتھ اسے یہاں چھوڑ کر گئیں
تھیں۔ رات کے ساڑھے نو بج رہے
تھے۔ کسی بھی وقت بارات آنے والی
تھی۔ زینب صبح سے ہی اپنے میکے گئی

تھے۔ کسی بھی وقت بارات آنے والی
تھی۔ زینب صبح سے ہی اپنے میکے گئی
ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ ابراہیم کی جانب
سے شرکت کر رہی تھی۔

پاس رکھی پانی کی بوتل اٹھاتی اپنی لپ
اسٹک کی پرواہ کیے بنا غٹا غٹ چڑھا گئی۔
دل عجیب کیفیات سے دوچار تھا۔ وہ اس
شخص کو کیسے فیس کرے گی۔؟ ان
کے درمیان تو کچھ بھی نارمل نہ تھا بلکہ

دل عجیب کیفیات سے دوچار تھا۔ وہ اس
شخص کو کیسے فیس کرے گی۔۔؟ ان
کے درمیان تو کچھ بھی نارمل نہ تھا بلکہ
اسکی تو اس شخص سے اسلام آباد آنے
کے بعد سے بات ہی نہ ہوئی تھی۔ اور
اس بات کو ہوئے بھی دو ماہ بیت چکے
تھے۔

"یا اللہ میں اپنے سارے گناہوں کی
معافی مانگتی ہوں۔۔ پلیز۔۔ مجھے ہمت

یا اللہ میں اپنے سارے سہاؤں کی
معافی مانگتی ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے ہمت
دے دے۔۔۔ "عجیب بے قراری سی
بے قراری تھی۔ کل رات سے اب تک
اس نے صرف اس شخص اور اسکے
رویوں کے بارے میں سوچا تھا۔ جس
نے دونوں کے درمیان ایک اونچی دیوار
کھڑی کر دی تھی۔ اس شخص نے ایک
بار بھی اس سے رابطہ کرنے یا دونوں
کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کی

کوشش نہ کی تھی۔ اور کرتا بھی کیوں
جو وہ چاہتا تھا وہ ہو تو رہا تھا۔

'اس کا مطلب کیا ہے ابراہیم۔۔۔؟
صرف یہی ہے کہ یہ شادی آپ
کے لیے ضد ہے۔۔ ایک دکھاوا۔۔ اس
سے زیادہ کچھ نہیں۔۔؟' اپنی گجرا پلکیں
جھپکاتے نمی واپس اندر اتاری تھی۔ جب
ڈارک گرین رنگ کا شرارہ پہنی۔ بالوں
کو کراں کسے بائہ کمے میں چلی آئی

کے لیے ضد ہے۔۔ ایک دکھاوا۔۔ اس
سے زیادہ کچھ نہیں۔۔؟ اپنی گجرا پلکیں
جھپکاتے نمی واپس اندر اتاری تھی۔ جب
ڈارک گرین رنگ کا شرارہ پہنی۔ بالوں
کو کرل کیے مائرہ کمرے میں چلی آئی۔

"ابھی کال آئی ہے زینب بھابھی کی۔۔
وہ لوگ بارات لے کر نکل چکے
ہیں۔۔" اس کے قریب آتی چہک کر بولی۔
عبیر نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

عبیر نے تم آہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہائے۔۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ میری جان
قسم سے غضب ڈھا رہی ہو۔۔" وہ
بے اختیار اسکے ماتھے پر بوسہ دے گئی۔
آج وہ لگ ہی اتنی قیامت رہی تھی۔ ہر
آنکھ کو خیرہ کر دینے والی۔ پور پور چاندنی
سے سچی۔ نزاکت اور حسن کا بڑا حسین
امتزاج تھی عبیر جہانگیر۔۔

"مرا دل بند ہو رہا ہے ہائے مممممم"

امتزاج تھی عبیر جہانگیر۔۔

"میرا دل بند ہو رہا ہے مائر۔۔ مم۔۔ میں
کیا کروں۔۔" بھرائی ہوئی آواز میں
بہت بے بسی سے بولی تھی۔ مائرہ کو اسکی
حالت پر ترس آنے لگا تھا مگر چہرے
سے ظاہر ہونے نہ دیا۔ ورنہ یہ پاگل
لڑکی اسکا کندھا ملتے ہی ہر شے بھلائے
پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی۔ دوپہر میں
مارلر خانے سے سہلے ہی وہ ماں بھائی

حالت پر ترس آنے لگا تھا مگر چہرے
سے ظاہر ہونے نہ دیا۔ ورنہ یہ پاگل
لڑکی اسکا کندھا ملتے ہی ہر شے بھلائے
پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی۔ دوپہر میں
پارلر جانے سے پہلے ہی وہ باپ بھائی
اور ماں سے گلے لگ کر ایسا روئی تھی
کہ ہر آنکھ نم کر گئی تھی۔ بڑی مشکل
سے تو جہانگیر صاحب نے اسے تسلیاں
دے کر ان لوگوں کے ساتھ پارلر بھیجا
تھا

تھا۔

مائرہ نے اسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں لے لیے۔ "اللہ کی قسم اتنی
حسین لگ رہی ہو آج تو ابراہیم بھائی
کو اپنی دھڑکنوں کی فکر ہونی چاہیے۔"

"تم سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے
انہی سے ڈر لگ رہا ہے مائرہ۔۔۔" اسکے نہ
سمجھنے پر جھنجھلانے لگی۔ مائرہ نے بغور
اسے دیکھا۔ اسکے لبوں پر بڑی معنی خیز

میں نے اس کو اپنی دھڑکنوں کی فکر ہونی چاہیے۔۔"

"تم سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔ مجھ۔۔ مجھے
انہی سے ڈر لگ رہا ہے مائے۔۔" اسکے نہ
سمجھنے پر جھنجھلانے لگی۔ مائے نے بغور
اسے دیکھا۔ اسکے لبوں پر بڑی معنی خیز
مسکراہٹ مچل رہی تھی۔ عبیر نے
نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"اب ایسے بھی ڈرنے کی بات نہیں۔۔"

"اب ایسے بھی ڈرنے کی بات نہیں۔۔
ویسے سچ بتاؤ ایکسائٹمینٹ بھی ہوگی
نا۔۔؟" ایکسائٹڈ ہوتی اسکی جانب کھسکی۔

"کس بات کی ایکسائٹمینٹ۔۔؟ میں تم
سے کہہ رہی ہوں دل گھبرا رہا ہے
میرا۔۔"

"وہ تو ہر دلہن کا گھبراتا ہے میری
بنو۔۔ مگر بے فکر ہو جاؤ اب تو ابراہیم

"وہ تو ہر دلہن کا گھبراتا ہے میری
بنو۔۔ مگر بے فکر ہو جاؤ اب تو ابراہیم
بھائی ہی اس دل پر ہاتھ رکھ کر
دھڑکنوں کو رام کریں گے۔۔" عبیر
اسکی گرفت سے ہاتھ نکال گئی آنکھوں
میں خفگی اور نمی تھی۔ جبکہ دل تیزی
سے دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔

"ذرا سوچو تو۔۔ آج کی رات۔۔! ابراہیم

"ذرا سوچو تو۔۔ آج کی رات۔۔! ابراہیم
بھائی تمہیں اپنا اصل روپ
دکھائیں۔۔" اس نے اس کا دماغ بٹانے
کے لیے غیر مرئی نقطے پر دیکھتے نقشہ
کھینچا۔۔ "ساری دنیا سے جو اکھڑے
اکھڑے اور سنجیدہ رہتے ہیں آج کی
رات تمہیں۔۔" اس نے عبیر کی
شاک سے پھیلتی آنکھیں دیکھیں۔

"مم۔۔ مجھے کیا۔۔؟"

"مم۔۔ مجھے کیا۔۔؟"

"آج کی رات وہ تمہیں۔۔۔" اسکی
نگاہوں میں معنی خیزی تھی۔۔۔ لہجے کو
رازدارانہ انداز میں مدھم کیا تھا۔۔۔ اور
عبیر کی دھڑکنیں منتشر ہونے
لگیں۔۔۔ "جگتیں سنانے لگیں۔۔۔" اسکے
ہاتھ پر ہاتھ مارتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
عبیر کو لگا جیسے اسکا رکا ہوا سانس بحال
ہوا تھا۔۔۔ اس نے تالیاں آٹھ

رازدارانہ انداز میں مدھم کیا تھا۔ اور
عبیر کی دھڑکنیں منتشر ہونے
لگیں۔۔۔ "جگتیں سنانے لگیں۔۔۔" اس کے
ہاتھ پر ہاتھ مارتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
عبیر کو لگا جیسے اس کا رکا ہوا سانس بحال
ہوا تھا۔ اس نے تو ان سات آٹھ ماہ
میں اس شخص کے ساتھ کبھی قربت کا
کوئی لمحہ تصور بھی نہ کیا تھا۔ اور کہاں
مارہ نقشہ کھینچنے جا رہی تھی۔ اس وقت
اسے ٹوٹ کر حیا آئی تھی۔ اور جو کبھی

کوئی لمحہ تصور بھی نہ کیا تھا۔ اور کہاں
ماثرہ نقشہ کھینچنے جا رہی تھی۔ اس وقت
اسے ٹوٹ کر حیا آئی تھی۔ اور جو کبھی
تصور نہ کیا تھا اسکے خیال سے ہی اسے
اپنے اندر ہول اٹھتے محسوس ہونے لگے
تھے۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے صرف اس
شخص کے غصے اور اپنی حرکتوں پر اسکے
ردِ عمل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔
یہ تو سوچا ہی نہ تھا کہ اب تو وہ مکمل
اسکے اختیار میں ہو گیا۔ اس کے گھر میں

اسکے اختیار میں ہوگی۔۔ اس کے گھر میں۔۔
اس کے کمرے میں ہوگی۔۔!

"ویسے جگتیں کہاں آتی ہوں گی
انہیں۔۔ جیسے ذوق کے وہ لگتے ہیں شاید
تیرے حسن پر کوئی غزل سنا دیں۔۔
امیجن کر عبیر۔۔ میں تو ابھی سے
اکسائٹڈ ہو رہی ہوں۔۔" عبیر نے گھور
کر اسے دیکھا۔

"کیسے شہر کے تیرے گھر کے۔۔"

اکساٹڈ ہو رہی ہوں۔۔" عبیر نے گھور
کر اسے دیکھا۔

"کیسی بے شرمی کی باتیں کر رہی ہو۔۔
دفع ہو جاؤ اپنی شکل کو لے کر۔۔" اسے
کہاں ابھی ایک کندھا چاہیے تھا دل ہلکا
کرنے کے لیے اور یہ ایسی باتوں سے
اور دل ہلکان کر رہی تھی۔

"لو بے شرمی کیسی۔۔ میں بتا رہی ہوں

"لو بے شرمی کیسی۔۔ میں بتا رہی ہوں
کل جب تم ناشتے پر آؤ گی ایک ایک
بات مجھے بتاؤ گی سمجھیں۔۔" عبیر کو لگا
اسکے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے
پر آگیا ہو۔

"کس قدر بے غیرتی کی باتیں کر رہی
ہو۔۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی
تھی۔۔"

"کس قدر بے غیرتی کی باتیں کر رہی
ہو۔۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی
تھی۔۔"

"اس میں سوچنے کی کیا بات دنیا میں
تمہاری پہلی شادی ہو رہی ہے۔۔؟"

"مگر تم تو ایسے باتیں کر رہی ہو جیسے
دو بچوں کی اماں ہو۔۔" اس کے ڈپٹنے پر
ماں سرخ پڑتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مگر تم تو ایسے باتیں کر رہی ہو جیسے
دو بچوں کی اماں ہو۔۔" اسکے ڈپٹنے پر
مارہ سرخ پڑتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
بلاآخر وہ اسکا دماغ بٹانے میں کامیاب ہو
ہی گئی تھی۔

"خیر بچوں کی اماں تو تم ہی پہلے بنو
گی۔۔ میری شادی کا تو میری اماں نے
ابھی تک سوچا بھی نہیں۔۔" اس نے
دکھ سے آہ بھری تھی۔ جبکہ اسنے بچوں

"خیر بچوں کی اماں تو تم ہی پہلے بنو
گی۔۔ میری شادی کا تو میری اماں نے
ابھی تک سوچا بھی نہیں۔۔" اس نے
دکھ سے آہ بھری تھی۔ جبکہ اپنے بچوں
کے ذکر پر عبیر نے پہلو بدلا۔ اسے مارہ
سے قطعاً ایسی باتوں کی توقع نہ تھی۔

"آنی کو اب فوراً تمہاری شادی کے
بارے میں سوچنا چاہیے تم تو ہاتھوں
سے نکل رہی ہو۔۔" مارہ بے غیرتی سے

سے سب سے پہلے۔۔۔ مائے جہنم سے
ہنس پڑی۔۔۔ "اور اس زوہیب کا تو دماغ
میں درست کروں گی۔۔۔ وہی تمہیں بگاڑ
رہا ہے۔۔۔" اسکی دھمکی پر تو مائے جہنم کے
طوطے کی اڑ گئے۔۔۔

"پاگل واگل تو نہیں ہو گئیں۔۔۔؟ میں
اس سے اس قسم کی باتیں کیوں کروں
گی۔۔۔؟ اور زیادہ ہوشیار بننے کی
ضرورت نہیں ابھی تمہاری اور ابراہیم
بھائی کی بات ہو رہی تھی۔۔۔" انہی بدلتی

ی۔۔: اور زیادہ ہوسیار ہے ی
ضرورت نہیں ابھی تمہاری اور ابراہیم
بھائی کی بات ہو رہی تھی۔۔" اپنی بدلتی
رنگت پر قابو پاتی اس پر چڑھ دوڑی۔
عبیر کے تاثرات میں بھی اس شخص
کے نام پر خود بخود تبدیلی آگئی تھی۔

"ان کی اور میری تو کوئی بات ہی نہیں
مائر۔۔" اس نے عجیب کھوئے کھوئے
انداز میں کہا تھا۔ مائرہ کا دل ایک لمحے
کر لہ سکڑ گیا۔ اسے معلوم تھا ابراہیم

کے لیے سکڑ گیا۔ اسے معلوم تھا ابراہیم
اور اسکی بات چیت بالکل بند تھی۔ اس
سے پہلے کہ وہ کوئی تسلی بھرا جملہ
بولتی باہر سے آتے شور پر دونوں
چونکیں تھیں۔

"بارات آگئی۔!!" مارہ پر جوش انداز
میں اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ اور عبیر کی
رنگت اڑنے لگی۔ اس نے مارہ کا ہاتھ
تھام لیا۔ "یہ۔۔ یہیں رہو مارہ۔۔"

"بارات آگئی۔۔!!" مائرہ پر جوش انداز
میں اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ اور عبیر کی
رنگت اڑنے لگی۔ اس نے مائرہ کا ہاتھ
تھام لیا۔ "یہ۔۔ یہیں رہو مائرہ۔۔
پلیز۔۔"

"یہیں ہوں میں پاگل۔۔ مگر دیکھنے تو دو
تمہارے دولہے صاحب کیسے لگ رہے
ہیں۔۔" اسے بے چینیوں میں دھکیلتی
دروازے کی سمت بڑھ گئی تھی۔

تیری رہنمائی

قسط 17

"بھاجن۔۔۔! جلدی کریں پونے
دس ہو رہے ہیں۔۔۔" ٹیپ ریڈ
ساڑھی میں ملبوس سچی سنوری

ساڑھی میں ملبوس جی سنوری
زینب سرخ گلابوں سے سجے
کمرے میں داخل ہوئی تو سفید
کرتا شلوار میں ملبوس ابراہیم
ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا
بالوں میں جیل لگا رہا تھا۔ نیچے
گھر باراتیوں سے بھرا تھا۔ الگ
ہی چہل پہل تھی۔ بچے گھر میں
تھا۔

ڈرینگ ٹیبل کے سامنے کھڑا
بالوں میں جیل لگا رہا تھا۔ نیچے
گھر باراتیوں سے بھرا تھا۔ الگ
ہی چہل پہل تھی۔ بچے گھر میں
بھاگتے پھر رہے تھے۔ مرد
حضرات باہر جانے کے انتظامات
دیکھ رہے تھے۔ جن میں عثمان
اور اسامہ سب سے آگے تھے۔

اور اسامہ سب سے آگے تھے۔

شادی کے زیادہ تر کام انہی
دونوں نے مل کر کیے تھے۔

"اسید اور ماما کی کالز پر کالز
آ رہی ہیں۔۔۔" صوفیہ پر رکھی
اسکی کریم کلر کی شیروانی اٹھاتی
پاس چلی آئی۔



"کرنے دو انتظار آج ان لوگوں
کو۔۔ انہیں بھی پتا چلنا چاہیے یہ
کس شے کا نام ہے۔۔" بہن
سے شیروانی لے کر پہنتا عجیب
سے لہجے میں بولا تھا۔ وہ ہنس
پڑی۔

"بہت خوب۔۔ بھی سوچ لیں



"بہت خوب یہ بھی سوچ لیں
اپنی بھابھی کو اس کمرے میں
لانے کے بعد میں نے بھی
خوب انتظار کروانا ہے
آپکو۔۔" ابراہیم کے چہرے پر
یکدم ہی سنجیدگی چھا گئی۔

"اب تو انتظار ختم ہو رہا ہے۔۔
اور تم نئے راستے نکالو گی اسے

بچانے کے۔۔؟"

"ہاں میں تو بچاؤں گی بھابھی

بھی ہوں اسکی اور نند بھی

دونوں رشتوں سے عزیز ہے وہ

مجھے۔۔"

"فلحال تو تمہیں اور مجھے اسکے

حالی ضرورت

"فلحال تو تمہیں اور مجھے اسکے
جال سے بچنے کی ضرورت
ہے۔۔" شیروانی کے بٹن لگاتا
کٹیلے انداز میں بولتا اسے حیران
کر گیا۔

"اتنی معصوم ہے وہ۔۔ اس کا تو
ہر کوئی گرویدہ ہو جاتا ہے۔۔ آپ
تو خواہ مخواہ ہی بس۔۔"

کر لیا۔

"اتنی معصوم ہے وہ۔۔ اس کا تو
ہر کوئی گرویدہ ہو جاتا ہے۔۔ آپ
تو خواہ مخواہ ہی بس۔۔"

"یہی تو مسئلہ ہے اپنے جال میں
پھنسا لیتی ہے سب کو۔۔ اس بار
میں نے جال بُنا ہے۔۔ دیکھو قید

یہی تو مسئلہ ہے اپنے جال میں
پھنسا لیتی ہے سب کو۔۔ اس بار
میں نے جال بُنا ہے۔۔ دیکھو قید
ہونے کے لیے بھی منتظر بیٹھی
ہے۔۔ "اس بار لہجہ دانستہ ہلکا
پھلکا رکھا تھا۔ وہ اپنی بہن پر
نہیں کھل سکتا تھا۔ کہ اس وقت
کیا سوچیں اسکے ذہن پر حملہ

ہے۔۔" اس بار لہجہ دانستہ ہلکا
پھلکا رکھا تھا۔ وہ اپنی بہن پر
نہیں کھل سکتا تھا۔ کہ اس وقت
کیا سوچیں اسکے ذہن پر حملہ
آور تھیں۔

"تو جلدی کریں نا۔۔ دیکھیں پھر
کال آرہی ہے۔۔" اس نے
موبائل پر مگر نہ کیا جہاں

"تو جلدی کریں نا۔۔ دیکھیں پھر
کال آرہی ہے۔۔" اس نے
موبائل اسکے سامنے کیا جہاں
اسید کالنگ لکھا آرہا تھا۔

"ان صاحب کو تم سے ملنے کی
جلدی ہے۔۔ اور کوئی بات
نہیں۔۔" بھائی کے حشمگین لہجے
پر

"ان صاحب کو تم سے ملنے کی
جلدی ہے۔۔ اور کوئی بات
نہیں۔۔" بھائی کے حشمگین لہجے
پر جھینپتی کال ریسو کرنے
کے لیے باہر نکل گئی۔ ابراہیم نے
ایک نظر اپنے وجیہہ چہرے کو
ڈرینگ مرر میں دیکھا تھا۔ اور
پرفیم ایڈجسٹ فرام دلی سے

ڈریسنگ مرر میں دیکھا تھا۔ اور
پرفیوم اٹھاتا خود پر فراخ دلی سے
کرنے لگا۔ یہ اسکی عادت تھی۔ وہ
پرفیومز کا کافی سے زیادہ استعمال
کرتا تھا۔ بیڈ پر پڑی اپنی گپڑی
اٹھانے کے لیے پلٹا تو اسکی نگاہیں
مہکتے گلابوں سے سجے اپنے بیڈ
پر ٹھہر گئیں۔ کچھ گھنٹے بعد وہ
کلی

لرتا تھا۔ بیڈ پر پڑی اپنی پلٹری
اٹھانے کے لیے پلٹا تو اسکی نگاہیں
مہکتے گلابوں سے سجے اپنے بیڈ
پر ٹھہر گئیں۔ کچھ گھنٹے بعد وہ
کلی اس کمرے کو اعزاز بخشنے والی
تھی۔ بلاشبہ ان ان گنت پھولوں
میں سے سب سے حسین پھول
تھی وہ۔ مگر ان گزرے چند ماہ
میں

سہی وہ۔ مہر ان لہرے چند مہ
میں جس طرح اس لڑکی نے
اسکے دماغ کو الٹا تھا۔ وہ کبھی
سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اتنی
ارجنٹ بنیادوں پر وہ شادی
کرے گا۔

جب سے وہ اسلام آباد سے لوٹا
تھا اتنا تو تہیہ کرچکا تھا۔ کہ اس

جب سے وہ اسلام آباد سے لوٹا
تھا اتنا تو تہیہ کرچکا تھا۔ کہ اس
لڑکی کو مزید اس گھر میں ٹکنے
نہیں دے گا۔ کیونکہ جن عزائم
کے ساتھ اس دن وہ اسکے
سامنے کھڑی تھی۔ وہ کسی بھی
بات کی توقع کر سکتا تھا۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے فوراً ماں کے

سامنے ہٹری سی۔ وہ سی سی
بات کی توقع کر سکتا تھا۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے فوراً ماں کے
ذریعے شادی کی تاریخ کا ذکر
چھیڑ دیا تھا۔ مگر اُس ضدی لڑکی
نے ایک بار پھر اپنی چلا کر
شادی کی تاریخ آگے بڑھوا دی
تھی۔ اور یہ ابراہیم ہی جانتا تھا۔
یہ سب اس نے کس

سگی۔ اور یہ ابراہیم ہی جانتا تھا۔
یہ ضبط کا گھونٹ اس نے کس
طرح اتارا تھا۔ عبیر جہانگیر نے
صاف اسے چیلنج کیا تھا اسے یہ
ثابت کرنا چاہا تھا کہ وہ اپنی پر
آتی تو اسکا فیصلہ بھی رد کروا
سکتی تھی۔ اور جس دن ابراہیم
نے اسکی چھوٹی سی فتح کے بعد
سیپیم سے تعلق رکھنے والے وہ تالوت میں

سیلبریشن دیکھی۔ وہ تابوت میں
آخری کیل کا کام کر گئی تھی۔ وہ
جانتا تھا صرف اسے سلگانے
کے لیے وہ ہنستی مسکراتی
تصویریں اسٹیش پر لگائی گئیں
تھیں۔ پھر ابراہیم جنید نے اسے
بتایا تھا کہ وہ اپنی پر آتا تو کیا
کر سکتا تھا۔ اسکی جہانگیر صاحب

بھیں۔ پھر ابراہیم جنید نے اسے
بتایا تھا کہ وہ اپنی پر آتا تو کیا
کر سکتا تھا۔ اسکی جہانگیر صاحب
کے ساتھ ایک میٹنگ نے پوری
بازی پلٹ دی تھی۔ مگر بات پھر
وہیں آجاتی تھی۔ وہ کبھی سوچ
بھی نہیں سکتا تھا اس لڑکی کو
اپنے گھر اپنے کمرے تک لانے
کے لیے اسکی جہانگیر صاحب

بازی پلٹ دی تھی۔ مکر بات پھر
وہیں آجاتی تھی۔ وہ کبھی سوچ
بھی نہیں سکتا تھا اس لڑکی کو
اپنے گھر اپنے کمرے تک لانے
کے لیے اسے پوسٹنگ جیسے ہیلے
بہانے کا سہارا لینا پڑے گا۔

’تو بلاآخر تم بھی نصفِ نازک
کے چکر میں پھنس ہی گئے

بہاے کا سہارا میا پرے کا۔

اتو بلا آخر تم بھی نصفِ نازک
کے چکر میں پھنس ہی گئے
ابراہیم جنید۔۔۔! اگہری سانس
بھرتے آئینے میں کھڑا شہزادوں
کی سی آن بان والا شخص دیکھا
تھا۔ اور قدم باہر کی جانب بڑھا
گیا۔



بارات آچکی تھی۔ اس وقت وہ
دولہا بنا اسٹیج پر بیٹھا اپنے دوست
احباب اور سرالیوں سے مل
رہا تھا۔ فوٹو سیشن کا ایک طویل
نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع
ہو چکا تھا۔ جو اسکے لیے سب سے
زیادہ تھکا دینے والا تھا۔ جہانگیر

ہو چکا تھا۔ جو اسے پیسے سب سے
زیادہ کوفت کا سبب تھا۔ جہانگیر
صاحب نے انتظامات خاصے
بڑے پیمانے پر کروائے تھے۔
آخر کو ان کی آخری اور سب
سے لاڈلی اولاد کی شادی تھی۔
شہر کی کریم جمع تھی۔ بہت سے
اسکے جاننے والے بھی جہانگیر
صاحب کے انوائٹس میں شامل

شہر کی کریم جمع تھی۔ بہت سے
اسکے جاننے والے بھی جہانگیر
صاحب کے انوائٹس میں شامل
تھے۔ ہر سو بہار سی آئی ہوئی
تھی۔

"جاؤ بیٹا عبیر کو لے آؤ
اب۔۔" مارہ اپنی دوستوں کے
ساتھ بھبھکے

اب۔۔"مارہ اپنی دوستوں کے
ساتھ کھڑی تھی جب حفصہ
صاحبہ نے اسے آکر کہا۔ جس
وقت وہ لوگ ڈریسنگ روم میں
عبیر کو لینے پہنچیں اسکی دونوں
نندیں ساتھ بیٹھی تھیں۔

"چلیں بھی بھا بھی۔۔ عبیر کو
سٹہ

"چلیں بھئی بھا بھی۔۔ عبیر کو
اسٹیج پر بلا رہے ہیں۔۔"

"ہاں چلو۔۔ آؤ عبیر۔۔" عبیر خود
کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
زینب جب سے آئی تھی اسی
کے پاس تھی اور کافی دیر سے
اسکو دلا سے دیتی سمجھا رہی تھی۔

جس کا نام تھا

"چلیں بھئی بھا بھی۔۔ عبیر کو
اسٹیج پر بلا رہے ہیں۔۔"

"ہاں چلو۔۔ آؤ عبیر۔۔" عبیر خود
کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
زینب جب سے آئی تھی اسی
کے پاس تھی اور کافی دیر سے
اسکو دلا سے دیتی سمجھا رہی تھی۔
جس کا نالہ اٹھ بھی سہا تھا

اسکو دلا سے دیتی سمجھا رہی تھی۔

جس کا خاصا اثر بھی ہوا تھا۔

ساری کزنز اسکے ارد گرد جمع اسکا

شرارہ تھا میں باہر کی جانب بڑھ

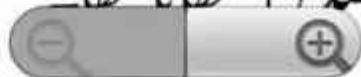
گئیں تھیں۔ ڈریسنگ روم کا

دروازہ کھلتے ہی فلیش لائٹ اس

پر پڑی تھی۔ چاروں اطراف

اندھا اچھا اچھا تھا مگر دو سیڑھیاں

پر پڑی تھی۔ چاروں اطراف
اندھیرا چھایا تھا۔ مگر دو سیڑھیاں
نیچے سفید کرتا شلوار پر سیاہ
ویسکاٹ پہنا اسکا باپ کھڑا تھا۔
باپ سے نگاہیں ملتے ہی اسکی
آنکھیں جلنے لگیں تھیں۔ وہ
صرف اسکا باپ نہیں ایک
ٹھنڈی جھالا تھا



خوشنصیب ہوتی ہیں وہ بیٹیاں
جن کے باپ انہیں پریوں کی
طرح رکھتے ہیں۔ زمانے کی ہر
سرد و گرم سے بچاتے ہیں ان
کے محافظ ہوتے ہیں انکی
ضروریات ان کی خواہشات کو
اپنی ذمہ داری اپنی اولین ترجیح
سمجھتے ہیں اور عسر جہانگیر بھی

سرد و لرم سے بچاتے ہیں ان
کے محافظ ہوتے ہیں انکی
ضروریات ان کی خواہشات کو
اپنی ذمہ داری اپنی اولین ترجیح
سمجھتے ہیں۔ اور عبیر جہانگیر بھی
ان خوشنصیب بیٹیوں میں شامل
تھی۔ اس وقت شدت سے اسے
اس گھنے سایہ دار درخت کا

ہی۔ اس وقت شدت سے اسے

اس گھنے سایہ دار درخت کا

احساس ہو رہا تھا جس سے وہ آج

دور ہونے والی تھی۔ باپ کے

نزدیک آتے اسکی آنکھیں پانیوں

سے بھر چکیں تھیں۔ مگر صرف

وہ ہی نہیں جہانگیر صاحب بھی


رو رہے تھے۔ انکی آنکھوں میں



نزدیک آتے اسلی آنکھیں پانیوں
سے بھر چکیں تھیں۔ مگر صرف
وہ ہی نہیں جہانگیر صاحب بھی
رو رہے تھے۔ انکی آنکھوں میں
بھی نمی تھی۔

"میری چھوٹی سے گڑیا۔۔ کتنی
بڑی ہو گئی۔۔ کتنی پرانی
ہو گئی۔۔" اسکے رخسار پر ہاتھ

"میری چھوٹی سے لڑیا۔۔ مٹی
بڑی ہو گئی۔۔ کتنی پرانی
ہو گئی۔۔" اس کے رخسار پر ہاتھ
رکھتے نم لہجے میں ہنستے تھے۔

"ایسے مت بولیں بابا۔۔ ورنہ
میں نہیں جاؤں گی۔۔" اسکی
بھرائی ہوئی آواز پر وہ ہنستے اسکا
ہاتھ  سے بنے فلور

ہاتھ تھام کر شیشے سے بنے فلور
پر چلنے لگے۔ جس کے دونوں
اطراف اسپوٹ لائٹس لگیں
تھیں جو دور اسٹیج پر یہ منظر
دیکھتے ابراہیم تک جا رہی تھیں۔
اسے معلوم تھا وہ اسٹیج پر کھڑا
یہ سب دیکھ رہا تھا۔ مگر اس میں
اتنے تھکے تھے کہ نظر اٹھا کر

اسکی ہمت نہ تھی کہ صراحتاً اس
اسکی جانب دیکھ لیتی۔ فاصلہ طے
کرتے وہ دونوں اسٹیج تک آپہنچے
تھے۔ باقی راستہ ابراہیم کو طے
کرنا تھا۔ جو کہ فوٹو گرافرز کی
ہدایت تھی۔ جن کے کیمرے
انہیں چاروں طرف سے گھیرے
ہوئے تھے۔ ابراہیم اسٹیج کی
سیڑھی پر نیچے آیا تو

ہوئے تھے۔ ابراہیم اسبج کی
سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا تو
جہانگیر صاحب نے اپنے ہاتھ
میں موجود بیٹی کا ہاتھ ابراہیم کی
چوڑی پر حدت ہتھیلی پر رکھ دیا۔
عبیر کا دل اس پل سہم گیا تھا۔
اسکا تنخ پڑھتا ہاتھ اسکی مضبوط
گرفت میں تھا۔ مگر اس نے

اسکا تیج پڑھتا ہاتھ اسکی مضبوط
گرفت میں تھا۔ مگر اس نے
اسکی جانب نگاہ اٹھا کر نہیں
دیکھا تھا۔ جبکہ ابراہیم جنید کی
اسکے سوا اور کہیں نظر ہی نہ
اٹھ سکی تھی۔ وہ لگ ہی اتنی
خیرہ کن رہی تھی۔ آج یہ

ہو شربا حسن رکھنے والی پور پور
اسکی تھی

خیرہ لن رہی تھی۔ آج یہ
ہو شر با حسن رکھنے والی پور پور
اس کے لیے سچی تھی۔۔ یا شاید
یہ لمحہ ہی ایسا تھا کہ وہ زنجیر
ہو کر رہ گیا تھا۔ انہی پر تپش
نظروں کے حصار میں اپنے
ساتھ اسے اسٹیج تک لے آیا
تھا۔ ان کے دونوں اطراف انار
جل رہے تھے۔ موسیقی، قصہ

یہ لمحہ ہی ایسا تھا کہ وہ زنجیر
ہو کر رہ گیا تھا۔ انہی پر تپش
نظروں کے حصار میں اپنے
ساتھ اسے اسٹیج تک لے آیا
تھا۔ ان کے دونوں اطراف انداز
جل رہے تھے۔ موسیقی رقص
کر رہی تھی۔ ایک الگ ہی شور
تھا۔ اسکے کزنز الگ ہوٹنگ
کر رہے تھے۔

"میم سر کی آنکھوں میں
دیکھیں۔۔" اسے اپنا چہرے اسکی
پر تپش نگاہوں سے جلتا محسوس
ہو رہا تھا۔ جب پیچھے سے کیمرہ
میں کی آواز اسکے کانوں میں
ابھری تھی۔ اسکے دونوں ہاتھ
ابراہیم کی گرفت میں تھے۔
نجانے کیوں اس پل نظر اٹھانا

ابراہیم کی گرفت میں تھے۔
نجانے کیوں اس پل نظر اٹھانا
اتنا محال تھا۔ مگر جو بھی تھا
نظریں تو اٹھانی تھیں۔ اس نے
بے حد آہستہ سے پلکیں اٹھاتے
اس ستم گر کی جانب دیکھا۔ اور
پھر جیسے عبیر جہانگیر کے لیے
وقت وہیں تھم گیا۔ اُن نگاہوں
میں آنکھیں تھیں۔

پھر جیسے عبیر جہانگیر کے لیے
وقت وہیں تھم گیا۔ اُن نگاہوں
میں ایک عجیب سی آنچ تھی اس
وقت وہ ساکت کھڑی اسے
دیکھتی رہی۔ نجانے یہ لمحے کتنے
طویل تھے اسے خبر ہی نہ ہوئی
تھی۔ مگر لائنس آن ہونے پر یہ
سمجھا کہ اسے لٹوٹا تھا۔



سی۔ مگر لائسنس ان ہوئے پر یہ
سحر ایک چھناکے سے ٹوٹا تھا۔
ابراہیم نگاہیں پھیر گیا تھا۔ وہ
جزبز ہوتی صوفے پر ٹک گئی۔
اسے احساس ہی نہ ہوا تھا وہ اتنا
مدہوش ہو کر دیکھ رہی تھی
اسے۔۔؟

رشتے داروں

ان کے بیٹھتے ہی رشتہ داروں
اور دوستوں کے ساتھ تصاویر کا
سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو چکا
تھا۔ اس افراتفری سے کچھ فاصلے
پر کونے کی ٹیبل پر بیٹھی مائرہ
کی نگاہیں مبشرہ پر تھیں۔ ڈارک
بلو جھلمل کرتی شرٹ اور پلارزو
میر کے ساتھ



بلو جھلمل لرنی تھرٹ اور پلارزو

میں ملبوس زوہیب کے ساتھ

کھڑی کسی بات پر ہنس رہی

تھی۔ اسکی آنکھوں سے چنگاریاں

نکلنے لگیں تھیں۔ اسکی اور

زوہیب کی بات بس منہ ماری

تک رہ گئی تھی۔ اب جب بھی

سامنے آتے تھے صرف لڑائی

ہوئی اور لڑائی سے گھر

والے عاجز آچکے تھے۔ انہوں
نے چند دنوں کے لیے دونوں
سے ہاتھ جوڑ کر جنگ بندی کی
درخواست کی تھی۔ ورنہ روز وہ
دونوں کسی نہ کسی بات پر شور
مچا دیتے تھے۔

"تم کیوں گوشہ نشینی اختیار کی
ہو گی" کے برابر میں

"تم کیوں گوشہ نشینی اختیار کی
ہوئی ہو۔۔؟" سمیر کے برابر میں
بیٹھنے پر اس نے نگاہیں پھیر
لیں۔ اس وقت شدت سے دل
چاہ رہا تھا۔ ان دونوں کے ہنستے
چہروں کو آگ لگا دے۔

"کیوں تمہیں رقص کرنا ہے
مے کے ساتھ۔۔" اس کے بھاڑ

"تم کیوں گوشہ نشینی اختیار کی
ہوئی ہو۔۔؟" سمیر کے برابر میں
بیٹھنے پر اس نے نگاہیں پھیر
لیں۔ اس وقت شدت سے دل
چاہ رہا تھا۔ ان دونوں کے ہنستے
چہروں کو آگ لگا دے۔

"کیوں تمہیں رقص کرنا ہے
مے کے ساتھ۔۔" اس کے بھاڑ

"کیوں تمہیں رقص کرنا ہے
میرے ساتھ۔۔" اس کے پھاڑ
کھانے والے انداز پر وہ بے
ساختہ قہقہہ لگا گیا۔

"کیوں جنگلی بلی بنی ہو۔۔" کسی
اور کا غصہ مجھ پر کیوں نکال
رہا ہے؟ "اسکے معنی خیز انداز
تھ

"کیوں تمہیں رقص کرنا ہے
میرے ساتھ۔۔" اس کے پھاڑ
کھانے والے انداز پر وہ بے
ساختہ قہقہہ لگا گیا۔

"کیوں جنگلی بلی بنی ہو۔۔" کسی
اور کا غصہ مجھ پر کیوں نکال
رہا ہے؟ "اسکے معنی خیز انداز
تھ

ساختہ قہقہہ لگا گیا۔

"کیوں جنگلی بلی بنی ہو۔۔" کسی

اور کا غصہ مجھ پر کیوں نکال

رہی ہو۔۔؟" اس کے معنی خیز انداز

پر وہ کچھ اور سلگی تھی۔

"سمیر غائب ہو جاؤ۔۔ کبھی

تمہاری شکل کو مزید بگاڑ

رہی ہو۔۔؟" اس کے معنی خیز انداز
پر وہ کچھ اور سلگی تھی۔

"سمیر غائب ہو جاؤ۔۔ کبھی
تمہاری منحوس شکل کو مزید بگاڑ
دوں۔۔"

"اوہ۔۔ جیلز۔۔ ایسا ہینڈ سم دولہا
کو چھوڑ کر ایک بندہ دکھا

"اوہ۔۔ جیلز۔۔ ایسا ہینڈ سم دولہا
کو چھوڑ کر ایک بندہ دکھا
دو۔۔" اپنا ہیر اسٹائل سنوارتا کالر
اکڑا کر بولا۔ اس نے باقاعدہ
ابکائی لی تھی۔

"اللہ معاف کرے باہر کھڑے
گارڈ ہی شکل دیکھ لیتے تو یہ غلط



"اللہ معاف کرے باہر کھڑے
گارڈ ہی شکل دیکھ لیتے تو یہ غلط
فہمی نہ رہتی۔۔"

"استغفر اللہ۔۔ مامی کو بتاتا ہوں
تمہاری نظریں گارڈز کو بھی
نہیں چھوڑ رہیں۔۔" کانوں کو
ہاتھ لگاتا اٹھ کھڑا ہوا۔



"استغفر اللہ۔۔ مامی کو بتاتا ہوں
تمہاری نظریں گارڈز کو بھی
نہیں چھوڑ رہیں۔۔" کانوں کو
ہاتھ لگاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"بکواس نہیں کرو۔۔ سمجھے۔۔" وہ
بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔ کیونکہ کچھ خواتین کے
ساتھ بیٹھی اسکا ہال اسے ملا

ساتھ بیٹھی اسکی ماں اسے بلا
رہی تھی۔

"ویسے بندی تو بڑی ٹائٹ ہے
جس سے چپک چپک کر یہ ہنس
رہا ہے۔۔"

"کون۔۔؟ کس کی بات کر رہے

مننے مر سمیر



"کون۔۔؟ کس کی بات کر رہے
ہو۔۔" اسکے انجان بننے پر سمیر
نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"بیٹا یہ ایکٹنگ اسکے سامنے کرنا
جو جانتا نہ ہو۔۔"

"مجھے تمہاری بکواس میں کوئی
انٹرنیٹ اور کو

"بیٹا یہ ایکٹنگ اسکے سامنے کرنا
جو جانتا نہ ہو۔۔"

"مجھے تمہاری بکواس میں کوئی
انٹرسٹ نہیں کسی اور کو
ڈھونڈو۔۔" بیزاری سے ہاتھ ہلاتی
سمیرا صاحبہ کی سمت بڑھ گئی۔

میرا صاحبہ کی سمت بڑھ گئی۔

"جی ماما۔۔؟"

"آؤ بیٹا ان سے ملو۔۔ میری اور
حفصہ کی بہت پرانی دوست ہیں
یہ رابعہ۔۔ اور رابعہ یہ میری
بڑی بیٹی ہے مائڑہ۔۔"

بھئی



"

"نن۔۔ نہیں آنٹی وہ وہاں۔۔"

"بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔" سمیرا بیگم کے
اصرار پر ناچار اسے بیٹھنا پڑا تھا۔
پھر تو اس عورت نے دس منٹ
میں اسکا شجرہ نسب اسکے کے جی
سے لے کر یونیورسٹی تک کے
شوق اور گریڈ لوجھ ڈالے تھے۔



شوق اور لریڈ پوچھ ڈالے تھے۔
مگر اس کو عورت پھر بھی اسے
چھوڑنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔
اور اسکے چہرے پر ذرا بھی
اکتاہٹ یا بیزاری کا تاثر آتا تو
سمیرا صاحبہ ایسی زبردست نگاہ
سے اسے نوازتیں کہ وہ زبردستی
مسکراتی پہلو بدل کر رہ جاتی۔

دورانیہ سے یہ فاصلہ کم کرنا

سے اسے نواز میں کہ وہ زبردستی
مسکراتی پہلو بدل کر رہ جاتی۔
دور اسٹیج سے کچھ فاصلے پر کزنز
کے ساتھ تصویریں بنواتے
زوہیب کی نگاہیں مسلسل اسکی
جنگلی بلی کو ڈھونڈ رہیں تھیں۔
اسٹیج پر بھی اسے ماہم کے ساتھ
دوسری کزنز عبیر کے ساتھ
تصویریں بناتے

اتج پر جی اسے ماہم لے ساھ
دوسری کزنز عبیر کے ساتھ
تصویریں بنواتے نظر آئیں
تھیں۔ مگر وہ نہیں تھی۔ جب
اسکی نگاہ کونے کی رو میں لگے
صوفوں کی سمت گئی تھی۔ جہاں
وہ سمیرا صاحبہ کے ساتھ بیٹھی
نظر آئی تھی۔ اور جس عورت
نے مائیں پر تھی اسے نہ

وہ سمیرا صاحبہ کے ساتھ بیٹھی
نظر آئی تھی۔ اور جس عورت
سے باتیں کر رہی تھی اسے نہ
پہچان سکا تھا۔ مگر اسے نجانے
کیوں کچھ کھٹکا ہوا تھا۔ کیونکہ

جس طرح اسکی خالہ پلس چاچی
مائرہ کی جانب اشارہ کرتے اس
عورت سے باتیں کر رہی تھیں

پہچان سکا تھا۔ مگر اسے نجانے
کیوں کچھ کھٹکا ہوا تھا۔ کیونکہ
جس طرح اسکی خالہ پلس چاچی
ماڑہ کی جانب اشارہ کرتے اس
عورت سے باتیں کر رہی تھیں
اسکا دماغ ٹھنکا تھا۔ اور قدم
خود بخود اسی سمت بڑھ گئے۔ اپنے
اندر شدید ناگواری کی لہر اٹھتی
محسوس ہونے لگی تھی۔

"نہیں بھئی آج کل کی بچیوں کو
کلنگ کا کہا شوق ہوتا ہے۔۔ اور
اتنی حساس ہوتی ہیں ہمارے
جیسے کھانے کہاں پکا
سکتیں۔۔" لٹیں کان کے پیچھے
اڑستی مائرہ کو دیکھ کر اسی رابعہ
نامی عورت نے کہا تھا۔ جس پر
اسکا آنر منس بڑھ گیا تھا۔ اور ہر

جیسے کھانے کہاں پکا
سکتیں۔۔ "لٹیں کان کے پیچھے
اڑستی مارہ کو دیکھ کر اسی رابعہ
نامی عورت نے کہا تھا۔ جس پر
اسکی آنی ہنس پڑیں تھیں۔ اور ہر
وقت منہ پھاڑ کر ہنسنے والی نے
صرف خفیف سا مسکرانے پر
اکتفا کیا تھا۔ وہ کچھ اور سلگا تھا۔



صرف خفیف سا مسکرانے پر
اکتفا کیا تھا۔ وہ کچھ اور سلگا تھا۔

"ماؤرہ۔۔!" اس نے قریب پہنچتے
ڈائریکٹ اسے مخاطب کیا تھا۔

تینوں نے چونک کر سر اٹھایا
تھا۔ مگر ماؤرہ کی آنکھیں تو حیرت
سے کھل گئیں کیونکہ وہ جبرے
بھینچے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ نہیں

"کیا بات ہے بیٹا۔۔؟"

"یہ۔۔۔ یہ سائقہ کا بیٹا ہے
نا۔۔" رابعہ خاتون ڈارک براؤن
شیروانی میں ملبوس اس خوب رو
لڑکے کو دیکھ کر فوراً پہچان
گئیں تھیں۔

لڑکے کو دیکھ کر فوراً پہچان
گئیں تھیں۔

"جی جی بلکل صحیح پہچانیں۔۔ بولو
بیٹا کیا بات ہے۔۔؟"

"عبیر بلا رہی ہے اسے۔۔
اٹھو۔۔" اس کے حکمیہ انداز پر مائرہ
کی تنبیہ سے لڑکے نے تھکے۔ مگر



"جی جی بلکل سچ پہچانیں۔۔ بولو
بیٹا کیا بات ہے۔۔؟"

"عبیر بلا رہی ہے اسے۔۔
اٹھو۔۔" اس کے حکمیہ انداز پر مائے
کی تیوری پر بل پڑے تھے۔ مگر
بادل نخواستہ اٹھ گئی۔ کم از کم
ان آنٹی سے تو جان چھوٹی۔

"مارہ بیٹا کھانا ساتھ ہی کھائیے
گا ہمارے۔۔" انہوں نے اسے
اٹھتے دیکھ پیار سے کہا تھا۔ جس
پر وہ دھیمے لہجے میں 'جی آنٹی'
کرتی اسکے ساتھ آگے بڑھ گئی۔
مگر اسکے غصے سے بگڑے چہرے
کو نہیں دیکھا تھا۔ اور ضرورت
بھی کما تھی۔



و میں دیکھا تھا۔ اور ضرورت
بھی کیا تھی۔

"بڑے دھیمے اور فیک لہجے میں
باتیں کی جارہیں تھیں۔۔ زندگی
میں ہمیں تو کبھی یہ لہجہ سننا
نصیب نہیں ہوا۔" اس کے جلتے
لہجے پر مارہ کے آگے بڑھتے
قد تھے۔ ماتھے پر بل

ڈالے اسی جانب دیکھا۔

"جو جس لائق ہوتا ہے اس سے
اسی لہجے میں بات کی جاتی
ہے۔۔"

"میرا دماغ خراب مت کرو
مارہ۔۔ پہلے ہی گھوم رہا
تے۔۔" مشکل سے اپنا غصہ

ہے۔۔۔"

"میرا دماغ خراب مت کرو

مارہ۔۔۔ پہلے ہی گھوم رہا

ہے۔۔۔" بڑی مشکل سے اپنا غصہ

ضبط کرتا وہ بھینچی ہوئی آواز میں

بولا تھا۔ وہ دانت پیستی ارد گرد

دیکھنے لگی۔ یہ یہاں بھی اپنا اور

اسکا تماشہ بنوانا چاہتا تھا۔

دیکھنے لگی۔ یہ یہاں بھی اپنا اور
اسکا تماشا بنوانا چاہتا تھا۔

"میں نہیں تم وہاں تک آئے
تھے مجھے بلانے۔۔ اس لیے اپنا
یہ فضول چہرہ اور ایڈیٹیوڈ کسی
اور کو دکھانا جو تمہاری چھچھوری
حرکتوں پر مرتی ہوں۔۔" حساب

— تکت سٹل کی سمت بڑھ

حَرَکتوں پر مرتی ہوں۔۔۔" حساب
بے باق کرتی اسٹیج کی سمت بڑھ
گئی تھی۔ اور وہ کتنے لمحے یوں نہیں
کھڑا بھیڑ میں گم ہوتی اس لڑکی
کی پشت گھورتا رہا۔ نجانے اس
لڑکی کو چند ماہ سے کیا دورے
پڑنے لگے تھے۔ نہ صحیح طرح
بات کرتی تھی نہ کبھی ٹک کر
سکا

کی پشت گھورتا رہا۔ نجانے اس
لڑکی کو چند ماہ سے کیا دورے
پڑنے لگے تھے۔ نہ صحیح طرح
بات کرتی تھی نہ کبھی ٹک کر
اسکے ساتھ بیٹھتی تھی۔ جب اسکی
نظر اپنے دوستوں کے گروپ پر
پڑی وہ اسے ہی بلا رہے تھے۔
سر جھٹکتا انہی کی سمت بڑھ گیا۔

"عجبیر تھوڑا سا تو

کھالو۔۔۔" زینب اسٹیج پر اسکے

برابر میں بیٹھی کھانا کھانے

کے لیے کب سے اصرار کر رہی

تھی۔ دلہن دولہا کے ساتھ اسید

زینب اور ماثرہ بھی وہیں بیٹھے

کھانا کھا رہے تھے۔

"اب عجبیر رہیں کھالو تھوڑی

ریب اور مارہاں وہیں سے
کھانا کھا رہے تھے۔

"اچھا چلو بریانی ہی کھالو تھوڑی
سی۔۔"

"دل نہیں چاہ رہا بھابھی
پلیز۔۔" بہت مدھم آواز میں
بے بسی سے بولی تھی۔ یہ پہلا
ٹکڑا کھا چکا تھا۔

"دل نہیں چاہ رہا بھابھی
پلیز۔۔" بہت مدھم آواز میں
بے بسی سے بولی تھی۔ یہ پہلا
طویل جملہ تھا جو اس نے اسٹیج
پر آنے کے بعد بولا تھا۔ ورنہ وہ
صرف سر کے اشاروں سے
جواب دے رہی تھی۔ ابراہیم
بخوبی اس کا ماتمی اور احتجاجی رویہ
محسوس کر رہا تھا۔

بخوبی اس کا ماتی اور احتجاجی رویہ
محسوس کر رہا تھا۔ جس طرح وہ
سکتے میں بیٹھی تھی۔ ایسا معلوم
ہو رہا تھا جیسے خود پر ضبط کیے
بیٹھی تھی اور موقع ملنے پر کسی
بھی وقت رو پڑے گی۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے مخاطب کرنے
یا کہہ کن گریز ہی برتا

دب اس کا ہاں اور اب اس کا رویہ

محسوس کر رہا تھا۔ جس طرح وہ
سکتے میں بیٹھی تھی۔ ایسا معلوم
ہو رہا تھا جیسے خود پر ضبط کیے
بیٹھی تھی اور موقع ملنے پر کسی
بھی وقت رو پڑے گی۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے مخاطب کرنے
یا کچھ کہنے سے گریز ہی برتا
تھا۔ وہ اتنے لوگوں کے سامنے

ہو رہا تھا جیسے خود پر ضبط لیے
بیٹھی تھی اور موقع ملنے پر کسی
بھی وقت رو پڑے گی۔ یہی وجہ
تھی کہ اس نے مخاطب کرنے
یا کچھ کہنے سے گریز ہی برتا
تھا۔ وہ اتنے لوگوں کے سامنے
جن میں اسکے آفس کولیگز بھی
شامل تھے۔ اپنا تماشہ نہیں بنوانا
چاہتا تھا۔

شامل تھے۔ اپنا تماشہ نہیں بنوانا
چاہتا تھا۔

"بس پانی دے دیں تھوڑا
سا۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی عالی۔۔ تم نے
صبح ناشتہ بھی ڈھنگ سے نہیں
کیا۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی عالی۔۔ تم نے
صبح ناشتہ بھی ڈھنگ سے نہیں
کیا تھا۔۔ شاباش کھاؤ تھوڑا
سا۔۔" اسید نے بھی پچکارتے
ہوئے کہا تھا۔ مگر وہ اسے بھی
نفی میں سر ہلاتی انکار کر گئی
تھی۔ ابراہیم نے جوس کی بوتل
اٹھ کر

سارے اسید سے بھی پھارے
ہوئے کہا تھا۔ مگر وہ اسے بھی
نفی میں سر ہلاتی انکار کر گئی
تھی۔ ابراہیم نے جوس کی بوتل
اٹھاتے ایک گلاس میں نکال کر
اسکی سمت بڑھایا۔

"پیو بیٹر فیل کرو گی۔۔۔" اسکی
گھمبیرانہ آواز نے چونک کر



ہی۔ ابراہیم نے جوس کی بول
اٹھاتے ایک گلاس میں نکال کر
اسکی سمت بڑھایا۔

"پیو بیٹر فیل کرو گی۔۔۔" اسکی
گھمبیر آواز پر عبیر نے چونک کر
نگاہیں اٹھائیں تھیں۔ تو بلا آخر اس
شخص کو اپنے برابر میں بیٹھی
ہستی کے جیتے جاگتے ہونے کا

تخص کو اپنے برابر میں بیٹھی
ہستی کے جیتے جاگتے ہونے کا
احساس ہو ہی گیا تھا۔ ورنہ تو
کیمرامین کے پوزز کے علاوہ
اس نے ایک بار بھی نظر بھر
کر اسکی جانب نہ دیکھا تھا۔
آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ بھی
براہ راست اسکی فسوں خیز

یہرا میں لے پوزز لے علاوہ
اس نے ایک بار بھی نظر بھر
کر اسکی جانب نہ دیکھا تھا۔
آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ بھی
براہ راست اسکی فسوں خیز
نگاہوں میں دیکھ رہا تھا۔ لب
بھینختی نظریں پھیر کر گلاس تھام
گئی۔ اسید کال آنے پر ایکسیوز
کر رہا تھا اور مائرہ

اھوں میں سجدی لیے وہ جی
براہ راست اسکی فسوں خیز
نگاہوں میں دیکھ رہا تھا۔ لب
بھینختی نظریں پھیر کر گلاس تھام
گئی۔ اسید کال آنے پر ایکسکیوز
کرتا اٹھ گیا تھا۔ زینب اور ماہرہ
بھی ہنسی مذاق میں مصروف
کھانے سے لطف اندوز ہو رہی
تھیں۔

کھانے سے لطف اندوز ہو رہی
تھیں۔

"اس بھوک ہڑتال سے تمہیں
لگتا ہے کوئی رعایت مل جائے
گی۔۔۔؟" وہ جو اسٹرو کے
ذریعے جوس کے چھوٹے چھوٹے
سپ حلق میں اتار رہی تھی۔
اس کی آواز پر

"اس بھوک ہڑتال سے تمہیں
لگتا ہے کوئی رعایت مل جائے
گی۔۔۔؟" وہ جو اسٹرو کے

ذریعے جو س کے چھوٹے چھوٹے
سپ حلق میں اتار رہی تھی۔
اسکی مدھم مگر گھبیر آواز پر
گردن کی پشت پر رونگٹے
کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔

حکا جس حلق سے نکلنے کا

سب حلق میں اتار رہی تھی۔

اسکی مدھم مگر گھبیر آواز پر

گردن کی پشت پر رونگٹے

کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔

جبکہ جوس حلق سے نہ اتر سکا

تھا۔ اس نے سہمی ہوئی نگاہ اس

سنگ دل پر ڈالی۔ جو اسکا سکون

چھین کر لوکی کے حلوے سے

اطفانہ میں سے لے لیا تھا۔

سُہری ہوئے، سوس ہوئے۔
جبکہ جوس حلق سے نہ اتر سکا
تھا۔ اس نے سہمی ہوئی نگاہ اس
سنگ دل پر ڈالی۔ جو اسکا سکون
چھین کر لوکی کے حلوے سے
لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جبکہ وجیہ
چہرے کے تاثرات وہی سپاٹ
تھے۔



پھین کر لوکی کے حلوے سے
لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جبکہ وجیہ
چہرے کے تاثرات وہی سپاٹ
تھے۔

"صرف یہ چند گھڑیاں ہیں
تمہارے پاس۔۔۔ پھر تم میری
دسترس میں ہوگی۔۔۔ جانِ
ابراہیم۔۔۔۔!" اسکی وجود جھلساتی

"صرف یہ چند گھڑیاں ہیں
تمہارے پاس۔۔ پھر تم میری
دسترس میں ہوگی۔۔ جانِ
ابراہیم۔۔۔۔!" اسکی وجود جھلساتی
سرگوشیوں سے عبیر کے ہاتھ
میں موجود گلاس پر گرفت کمزور
ہوئی تھی۔ مگر اس سے پہلے کہ
جو اسکا شاہیے کو داغدار

سرگوشیوں سے عبیر کے ہاتھ
میں موجود گلاس پر گرفت کمزور
ہوئی تھی۔ مگر اس سے پہلے کہ
جوس اسکے شرارے کو داغدار
کرتا ابراہیم سنبھال گیا۔ "تمہاری
ایک ایک حرکت پر نظر ہے
میری۔ اتنا بے خبر مت

سمجھ "وار کس سلسلے میں
سمجھ "وار کس سلسلے میں

جوں اسکے سرارے کو داعدار
کرتا ابراہیم سنبھال گیا۔ "تمہاری
ایک ایک حرکت پر نظر ہے
میری۔ اتنا بے خبر مت
سمجھو۔۔" یہ وار کس سلسلے میں
کیا گیا تھا وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔
اسکے بعد اسے نہیں معلوم تھا
اسکے یونی فیلوز نے اسے چھپی
رستم ہونے پر کتنا چھیڑا تھا جو

اسکے یونی فیلوز نے اسے چھپی
رستم ہونے پر کتنا چھیڑا تھا جو
ان کے تین دن کے ڈریبی
لیکچرر کی منکوحہ بنی گھوم رہی
تھی۔ ابراہیم اپنے اسٹوڈینٹس سے
بڑی خوش مزاجی سے ملا تھا۔ وہ
تو پہلے ہی اسکے گرویدہ تھے۔

اب تو 'جیجو' کا خطاب دے

گ

اب تو اسے جو ا کا خطاب دے
گئے تھے۔ اس کے بعد ماہم اور ماہرہ
دودھ پلائی کی رسم میں شور
مچاتی رہیں تھیں۔ جن میں مبشرہ
اور لائبہ بھی شامل تھیں۔ ان
کے لیے یہ سب نیا اور انوکھا
تھا۔ اور زینب ارہا اور زویا ابراہیم
کے دفاع میں ہنسی مذاق کرتی
رہیں۔ لیٹی بیٹی

اور لائے جی شامل ہیں۔ ان
کے لیے یہ سب نیا اور انوکھا
تھا۔ اور زینب ارہا اور زویا ابراہیم
کے دفاع میں ہنسی مذاق کرتی
رہیں۔ مگر عبیر کان لپیٹی بیٹھی
تھی۔ اسکا دل تو آنے والے
وقت کا سوچ سوچ کر ہول رہا
تھا۔

رہیں۔ مگر عبیر کان لپیٹی بیٹھی
تھی۔ اسکا دل تو آنے والے
وقت کا سوچ سوچ کر ہول رہا
تھا۔

"عبیر۔۔! کیا ابھی سے فرمانبردار
بیوی کا ایوارڈ چاہیے۔۔ بولو نا
ہمارے حق میں۔۔" مارہ کی آواز
پر عبیر نے سر ہلاتے ہوئے نکلی تھی۔

"عجبیر۔۔! کیا ابھی سے فرمانبردار

بیوی کا ایوارڈ چاہیے۔۔ بولو نا

ہمارے حق میں۔۔" مائرہ کی آواز

پر وہ خیالوں سے نگلی تھی۔

"ابراہیم بھائی سب کی سب

لاالچی ہیں۔۔ سب کو دس دس

روپے کے نوٹ پکڑا کر فارغ

کے۔۔" خیالوں سے نگلی تھی۔

"ابراہیم بھائی سب کی سب
لاچی ہیں۔۔ سب کو دس دس
روپے کے نوٹ پکڑا کر فارغ
کریں۔۔" خبیث غداری کے تمام
ریکارڈ توڑتا لڑکے والوں کی
جانب ہو گیا تھا۔ مارہ نے خونخوار
نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم آؤ ذرا اب حصہ

ریکارڈ توڑتا لڑکے والوں کی
جانب ہو گیا تھا۔ مارہ نے خونخوار
نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم آؤ ذرا اب حصہ
مانگئے۔۔" جب اسکی نگاہ ان سے
ذرا فاصلے پر کیمرامین کے ساتھ
سنجیدہ تاثرات لیے کھڑے



"م آؤ ذرا اب حصہ

مانگئے۔۔"جب اسکی نگاہ ان سے
ذرا فاصلے پر کیمرہ مین کے ساتھ
سنجیدہ تاثرات لیے کھڑے

زوہیب تک گئی۔ جو اسے ہی
دیکھ رہا تھا۔ نجانے کیا تھا اس
پل ان نگاہوں میں وہ اگلے ہی
پل نظر ہٹاتی واپس عبیر کی



زوہیب تک لٹی۔ جو اسے ہی
دیکھ رہا تھا۔ نجانے کیا تھا اس
پل ان نگاہوں میں وہ اگلے ہی
پل نظر ہٹاتی واپس عبیر کی
جانب متوجہ ہو گئی۔

"بولو ابراہیم بھائی سے۔۔ جلدی
سے دیں وہ موٹا تازہ لفافہ جو
انہی کی رائٹ

جانب متوجہ ہو گئی۔

"بولو ابراہیم بھائی سے۔۔ جلدی

سے دیں وہ موٹا تازہ لفافہ جو

انہوں نے شیروانی کی رائٹ

پاکٹ میں رکھا ہوا

ہے۔۔" زینب اور زویا کا حیرت

سے منہ کھل گیا تھا۔ جبکہ باقی

سب نے ضبط کر سکے

ہے۔۔ "زینب اور زویا کا حیرت
سے منہ کھل گیا تھا۔ جبکہ باقی
سب اپنے قہقہے نہ ضبط کر سکے
تھے۔

"ابراہیم بھائی گھڑی اور والٹ
چیک کر لیں ایک چورنی آج
شریف بنی آپ کے برابر میں
بیٹھ اسکے برابر

"ابراہیم بھائی گھڑی اور والٹ
چیک کر لیں ایک چورنی آج
شریف بنی آپ کے برابر میں
بیٹھی ہے اور ایک اسکے برابر
میں گھڑی ہے۔۔" سمیر نے بھی
ہجوم میں جھانک کر اپنا حصہ
ڈالا تھا۔ عبیر تو اس وقت کسی
اور نہ تھی۔ ان کے

"ابراہیم بھائی گھڑی اور والٹ
چیک کر لیں ایک چورنی آج
شریف بنی آپ کے برابر میں
بیٹھی ہے اور ایک اسکے برابر
میں کھڑی ہے۔۔" سمیر نے بھی
ہجوم میں جھانک کر اپنا حصہ
ڈالا تھا۔ عبیر تو اس وقت کسی
اور نہ دیکھ رہی تھی۔ ان کے

میں کھڑی ہے۔۔" سمیر نے بھی

ہجوم میں جھانک کر اپنا حصہ

ڈالا تھا۔ عبیر تو اس وقت کسی

اور ہی دنیا میں تھی۔ ان کے

مذاق خاک پلے پڑتے جبکہ ماؤرہ

کی نئی جنگ شروع ہو چکی تھی۔

ابراہیم نے بیوی کو سکتے میں

دیکھ ماؤرہ کو وہ موٹا تازہ لفافہ

تھا۔ اس نے اس کا کچھ سا جھانک

مذاق خاک پلے پڑتے جبکہ مارہ
کی نئی جنگ شروع ہو چکی تھی۔
ابراہیم نے بیوی کو سکتے میں
دیکھ مارہ کو وہ موٹا تازہ لفافہ
تھما دیا تھا۔ وہ ان کا ہیرا چرا کر
لے جا رہا تھا۔ یہ چند نوٹ کیا
معنی رکھتے تھے۔ تمام رسومات
کے بعد رخصتی کا شور مچا تھا۔ اور
عیسے کو اگلا کاؤنٹ ڈیوٹیاں شروع

کے بعد رخصتی کا شور مچا تھا۔ اور
عبیر کو لگا کاؤنٹ ڈاؤن شروع
ہو گیا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ وہ
رخصتی کے وقت ماں باپ اور
بھائی سے گلے لگ کر ضرورت
سے زیادہ روئی تھی۔ آخر میں
آسیہ بیگم اسے ماں کی طرح
گلیں ساتھ ہی

آسیہ بیلم اسے ماں کی طرح
گلے لگاتیں کار میں ساتھ ہی
بیٹھ گئیں تھیں۔ جبکہ ابراہیم اور
عثمان آگے تھے۔ عبیر نے نم
آنکھیں لیے ونڈو سے باہر
آخری بار جھانک کر دیکھا تھا۔
جہاں سب سے آگے اسکے ماں
باپ اسکے سایہ دار درخت
کھڑے تھے۔

ا حری بار جھانک کر دیکھا تھا۔
جہاں سب سے آگے اسکے ماں
باپ اسکے سایہ دار درخت
کھڑے تھے۔ ان دونوں کی
آنکھیں بھی اسی کی طرح نم
تھیں۔ یہ جدائی ہمیشہ کے لیے
تھی۔ وہ واقعی اب پرانی ہو چکی
تھی۔ اور پھر کار آگے بڑھنے پر
وہ

ہڑے تھے۔ ان دونوں کی
آنکھیں بھی اسی کی طرح نم
تھیں۔ یہ جدائی ہمیشہ کے لیے
تھی۔ وہ واقعی اب پرانی ہو چکی
تھی۔ اور پھر کار آگے بڑھنے پر
وہ منظر پیچھے ہی رہ گیا تھا۔

جاری ہے



جس وقت وہ لوگ بارات واپس گھر لے کر
 آئے رات کے دو بج رہے تھے۔ اس کا
 بڑے پر تپاک انداز میں استقبال کیا گیا تھا۔
 پورا گھر اندر باہر سے برقی قمقموں سے سجا
 تھا۔ ان کے مہمان زیادہ رات ہو جانے کی
 وجہ سے جلد ہی رخصت ہو گئے تھے۔ ابراہیم

ہا۔ ان کے ہمان زیادہ رات ہو جائے گی
وجہ سے جلد ہی رخصت ہو گئے تھے۔ ابراہیم
کے دادیالی رشتہ دار تو اتنے تھے ہی نہیں
جبکہ ننیال میں ایک ماموں اور خالا تھے۔
ماموں نے اپنے بچوں کے ساتھ خوشی سے
شرکت کی تھی۔ مگر کام کی مصروفیات کے
سبب ہوٹل سے ہی گھر روانہ ہو گئے تھے۔
جبکہ خالا لاہور میں تھیں۔ جو طبیعت خرابی
کے سبب شرکت نہ کر سکیں تھیں۔

عبیر کو سیدھا مرے میں لے جایا لیا تھا۔

کیونکہ وقت بھی بہت زیادہ ہو گیا تھا اور وہ
خاصی تھک بھی چکی تھی۔ زینب عبیر کی وجہ
سے ہی آج یہاں رکی تھی۔ اسے اچھی طرح
علم تھا کہ وہ کس قدر گھبرا رہی تھی۔ کمرے
کا دروازہ کھلتے ہی گلابوں کی مسحور کن خوشبو
اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔ اور نگاہ

بے اختیار ہی کمرے کی سجاوٹ پر اٹھی۔ جسکا
چپا چپا اس وقت سرخ گلابوں اور گولڈن

نہایت ہی دلکش نظر آ رہا تھا۔

م تھا کہ وہ اس قدر سہرا رہی تھی۔ مری
کا دروازہ کھلتے ہی گلابوں کی مسحور کن خوشبو
اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔ اور نگاہ

بے اختیار ہی کمرے کی سجاوٹ پر اٹھی۔ جسکا
چپا چپا اس وقت سرخ گلابوں اور گولڈن
فیری لائنس سے سجا تھا۔ زینب نے جھک کر
ہیلز اتروائیں تھیں۔ اور اسکے شل ہوتے

پاؤں گلاب کی پتیوں کی دبیز تہہ پر پڑے تو
ایک عجیب سی ٹھنڈک اتری تھی اسکے تھکے

اے سسوں سے سرائی کی۔ اور وہ

بے اختیار ہی کمرے کی سجاوٹ پر اٹھی۔ جسکا

چپا چپا اس وقت سرخ گلابوں اور گولڈن

فیری لائٹس سے سجا تھا۔ زینب نے جھک کر

ہیلز اتروائیں تھیں۔ اور اسکے شل ہوتے

پاؤں گلاب کی پتیوں کی دبیز تہہ پر پڑے تو

ایک عجیب سی ٹھنڈک اتری تھی اسکے تھکے

ہوئے اعصاب پر۔۔ وہ اس کمرے میں پہلے

بھی آچکی تھی۔ مگر اب کافی چینجز نظر

آ رہی تھیں۔ جیسے کہ وہ پہلے سے

چپا چپا اس وقت سرخ گلابوں اور تولڈن
فیری لائٹس سے سجا تھا۔ زینب نے جھک کر
ہیلز اتروائیں تھیں۔ اور اسکے شل ہوتے
پاؤں گلاب کی پتیوں کی دبیز تہہ پر پڑے تو
ایک عجیب سی ٹھنڈک اتری تھی اسکے تھکے
ہوئے اعصاب پر۔۔ وہ اس کمرے میں پہلے
بھی آچکی تھی۔ مگر اب کافی چینجز نظر
آ رہیں تھیں۔ حفصہ صاحبہ نے پہلے ہی بڑے
فخر سے اسے بتا دیا تھا کہ ان کے داماد نے

ایک بیب کی ہندو ارنی کی اسے سے
ہوئے اعصاب پر۔۔ وہ اس کمرے میں پہلے
بھی آچکی تھی۔ مگر اب کافی چینجز نظر
آ رہیں تھیں۔ حفصہ صاحبہ نے پہلے ہی بڑے
فخر سے اسے بتا دیا تھا کہ ان کے داماد نے
جہیز کو سختی سے منع کر دیا تھا۔ اس کے
باوجود روم میں اب وائٹ اینڈ گرے
کابینیشن کا خوبصورت فرنیچر رکھا تھا۔
کھڑکیوں پر اسی کے ہم رنگ دبیز پردے

باوجود روم میں اب وائٹ اینڈ لرے
کاہنیشن کا خوبصورت فرنیچر رکھا تھا۔
کھڑکیوں پر اسی کے ہم رنگ دبیز پردے
پڑے تھے۔ کمرے کی ایک جانب گرے
رنگ کا صوفہ پڑا تھا۔ اسکے آگے چھوٹی سی
گول میز رکھی تھی۔ جس پر ڈھیر ساری
کھانے کی اشیاء رکھیں تھیں۔ بسکٹس۔۔
اسنیکس۔۔ میوے۔۔ دودھ کا جگ۔۔ پانی کی
بوتل۔۔ ایک گلاس۔۔ اس نے سرخ پڑتے

رنک کا صوفہ پڑا تھا۔ اسے الے پھولی سی
گول میز رکھی تھی۔ جس پر ڈھیر ساری
کھانے کی اشیاء رکھیں تھیں۔ بسکٹس۔۔
اسنیکس۔۔ میوے۔۔ دودھ کا جگ۔۔ پانی کی
بوتل۔۔ ایک گلاس۔۔ اس نے سرخ پڑتے
نظریں موڑ لیں۔ ڈرینگ پر ابراہیم کے
ساتھ اب اسکا سامان بھی موجود تھا۔ جو یقیناً
زینب نے ہی سیٹ کیا ہوگا۔ الماری کا سائز
بھی پہلے سے بڑا تھا۔ جس میں نامعلوم اسکے

بوس۔۔ ایک فلاں۔۔ اس کے سر پرے
نظریں موڑ لیں۔ ڈریسنگ پر ابراہیم کے
ساتھ اب اسکا سامان بھی موجود تھا۔ جو یقیناً
زینب نے ہی سیٹ کیا ہوگا۔ الماری کا سائز
بھی پہلے سے بڑا تھا۔ جس میں نامعلوم اسکے
کپڑے تھے یا نہیں۔۔ شرارہ چٹکیوں میں
اٹھاتی زینب کی ہمراہی میں بیڈ تک آئی تھی
جس پر گرے رنگ کی سلک کی بیڈ شیٹ
بچھی تھی۔ جو گلابوں کے سبب بمشکل ہی
نفاذ آ رہی تھی

جس پر لرے رنگ کی سِلک کی بیڈ تھیٹ
بچھی تھی۔ جو گلابوں کے سبب بمشکل ہی
نظر آرہی تھی۔

"اے سی آن کروں۔۔؟" زینب نے ریموٹ
اٹھاتے اس سے پوچھا۔ مگر وہ نفی میں سر ہلا
گئی۔ بخار کے سبب اسے کئی راتوں سے ٹھنڈ
لگ رہی تھی۔ "اچھا آرام سے بیٹھو یہاں۔۔
اے سی آن کروں۔۔؟" زینب نے ریموٹ

"اے سی آن کروں۔۔؟" زینب نے ریموٹ اٹھاتے اس سے پوچھا۔ مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔ بخار کے سبب اسے کئی راتوں سے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ "اچھا آرام سے بیٹھو یہاں۔۔۔ اب یہ بھاجن کے ساتھ تمہارا بھی کمرہ ہے۔۔" شرارہ درست کر کے اسے احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"کیسی لگ رہی ہے سجاوٹ۔۔؟" عبیر نے

ہے۔۔۔" سر ارہ درست کر لے اسے احیاط
سے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"کیسی لگ رہی ہے سجاوٹ۔۔۔؟" عبیر نے
جھکا سر اٹھاتے اسکی مسکراتی شکل دیکھی۔ اور
پلکیں جھپکائیں۔

"اچھی لگ رہی۔۔۔!"

"اسامہ اور ارہا کی کاری گری ہے۔۔۔" ہاں

"اچھی لگ رہی۔۔!"

"اسامہ اور ارہا کی کاری گری ہے۔۔" ہاں
ان سے توقع بھی کیسے ہو سکتی ہے جو وہ اس
سجاوٹ میں کوئی حصہ ڈالتے۔ اس نے
بے اختیار سوچا تھا۔ مگر ہلکا سا مسکرا دی۔

"اب جلدی سے بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔ کیونکہ
بس پانچ دس منٹ میں بھاجن کمرے کا رخ
کرنے والے ہیں۔۔" اسکی اطلاع براسکی

ان سے لوحِ نبی جیسے ہو سہی ہے جو وہ اس
سجاوٹ میں کوئی حصہ ڈالتے۔ اس نے
بے اختیار سوچا تھا۔ مگر ہلکا سا مسکرا دی۔

"اب جلدی سے بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔ کیونکہ
بس پانچ دس منٹ میں بھاجن کمرے کا رخ
کرنے والے ہیں۔۔" اسکی اطلاع پر اسکی
دھڑکن یکدم تیز ہوئی تھی۔ پھر زینب خود
اٹھی تھی۔ اور میوہ جات سے بھری شیشے کی
تشتہ ی اٹھا لائی۔

کرنے والے ہیں۔۔" اسکی اطلاع پر اسکی
دھڑکن یکدم تیز ہوئی تھی۔ پھر زینب خود
اٹھی تھی۔ اور میوہ جات سے بھری شیشے کی
تشری اٹھا لائی۔

"تھوڑے سے کھالو دل اچھا ہو جائے گا۔"

"بھابھی بالکل بھی۔۔"

"میں کچھ نہیں سنوں گی۔ دیکھو بخار تیز

"تھوڑے سے لھالو دل اچھا ہو جائے گا۔"

"بھابھی بلکل بھی۔"

"میں کچھ نہیں سنوں گی۔ دیکھو بخار تیز ہو جائے گا اگر اس طرح سے غیر ذمہ داری دکھاؤ گی تو۔" اس نے زبردستی اسے تھوڑے سے روسٹڈ کاجو کھلائے تھے۔ "اور بھاجن تو ہم پر چڑھ دوڑیں گے کہ رسومات کے چکر میں ان کی بیگم کو بیمار

"میں کچھ نہیں سنوں لی۔۔ دیکھو بخار تیز
ہو جائے گا اگر اس طرح سے غیر ذمہ داری
دکھاؤ گی تو۔۔" اس نے زبردستی اسے
تھوڑے سے روسٹڈ کاجو کھلائے تھے۔ "اور
بھاجن تو ہم پر چڑھ دوڑیں گے کہ رسومات
کے چکر میں ان کی بیگم کو بیمار
کر دیا۔۔" اسکے شیریں انداز پر وہ خفت زدہ
ہوتی سر جھکا گئی۔ "اچھا ادھر دیکھو میری
طرف۔۔" عبیر نے واپس سر اٹھایا تھا۔

بھابھن لو ہم پر چڑھ دوڑیں لے لے رسومات
کے چکر میں ان کی بیگم کو بیمار
کر دیا۔۔ "اسکے شریر انداز پر وہ خفت زدہ
ہوتی سر جھکا گئی۔ "اچھا ادھر دیکھو میری
طرف۔۔" عبیر نے واپس سر اٹھایا تھا۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔؟" عبیر کی ٹھوڑی لرزنے
لگی۔ اور سر اثبات میں ہلا دیا۔ زینب نے
بے اختیار اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔؟" عبیر کی ٹھوڑی لرزنے لگی۔ اور سر اثبات میں ہلا دیا۔ زینب نے بے اختیار اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"میری جان ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔ بھاجن بس اوپر اوپر سے تھوڑے سخت ہیں۔۔ اندر سے بالکل ان گلاب کی پتیوں جتنا نرم دل ہے ان کا۔۔ میں نہیں جانتی کہ تمہیں ان گزرے ماہ میں ان سے کوئی

ٹھہرے ہوئے غم ہے۔۔۔

ہیں۔۔ اندر سے بلکل ان گلاب کی پتیوں جتنا
نرم دل ہے ان کا۔۔ میں نہیں جانتی کہ
تمہیں ان گزرے ماہ میں ان سے کوئی
ایٹچمنٹ یا محبت ہوئی ہے یا نہیں۔۔ مگر اتنا
ضرور کہوں گی۔۔ اگر ان کی محبت بننا چاہتی
ہو۔۔ ان سے محبت کرنا۔۔! "عبیر نگاہیں
جھکاتی اسکے ہاتھوں میں موجود اپنے ہاتھ
گھورنے لگی۔

"... گھورنے لگی۔"

بھلاں اسے ہاں میں سوچو آپے ہاں
گھورنے لگی۔

"وہ اس گھر کے لیے ایک باپ کی طرح
ہیں۔۔ انہوں نے ہمیں ان گزرے سالوں
میں کبھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے
دی۔۔ کوئی بھی پریشانی یا مسائل آئے انہوں
نے بڑے بھائی کی طرح نہیں بلکہ ایک
باپ کی طرح سب ہینڈل کیے۔۔ یہ گھر اسکی
اینٹ اینٹ بھاجن کی انتھک محنت کی گواہ

میں سی باپ کی سی سوس ہیں ہوئے
دی۔۔ کوئی بھی پریشانی یا مسائل آئے انہوں
نے بڑے بھائی کی طرح نہیں بلکہ ایک
باپ کی طرح سب ہینڈل کیے۔۔ یہ گھر اسکی
اینٹ اینٹ بھاجن کی انتھک محنت کی گواہ
ہے۔۔ "وہ محبت پاش نگاہوں سے کمرے
کے درودیوار دیکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں یہ سب اس لیے نہیں بتا رہی
کہ تمہیں ریشہ ریز کرنا چاہتی ہوں۔۔ بس یہ

"میں تمہیں یہ سب اس لیے نہیں بتا رہی
کہ تمہیں پریشانیز کرنا چاہتی ہوں۔۔ بس یہ
چاہتی ہوں انہیں سمجھنا۔ یہی میں نے انہیں
کہا ہے کہ میری لاڈلی کو سمجھیں۔۔" عبیر
نے چونکتے اسکی جانب دیکھا۔

"پھر۔۔ پھر کیا کہا انہوں نے۔۔؟" عجیب
بے چینیاں سی تھیں لہجے میں۔۔ مگر اس سے

کہا کہ جس وقت کہ اس نے کہا

چاہتی ہوں انہیں سمجھنا۔ یہی میں نے انہیں
کہا ہے کہ میری لاڈلی کو سمجھیں۔۔ "عبیر
نے چونکتے اسکی جانب دیکھا۔

"پھر۔۔ پھر کیا کہا انہوں نے۔۔؟" عجیب
بے چینیاں سی تھیں لہجے میں۔۔ مگر اس سے
پہلے کہ وہ جواب دیتی کمرے کا دروازہ کھلا
تھا۔

"اللہ کا شکر ہے سب خیر خیریت سے نمٹ گیا۔۔" دونوں بہنیں لاؤنج میں بیٹھیں۔ باتوں میں مصروف تھیں۔ وہ لوگ بھی ہوٹل سے اپنے گھر آگئے تھے۔ مارہ اور اور ماہم بھی خسیب کے ساتھ وہیں بیٹھیں تصویریں دیکھ رہیں تھیں۔ جبکہ دونوں مرد حضرت کمروں میں جا چکے تھے۔

"ہاں الحمد للہ۔۔ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی

"ہاں الحمد للہ۔۔ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی
میری عبیر۔۔ سب نے ہی تعریف کی۔۔"

"دونوں کی چاند سورج کی جوڑی ہے اللہ
بس سلامت رکھے۔۔" زوہیب بھی گھر میں
داخل ہوتا وہیں چلا آیا۔

"مارہ جاؤ چائے بنا لو سب کے لیے اچھی
سی" سمیرا صاحبہ کے کہنے پر سائے بیگم

"دونوں کی چاند سورج کی جوڑی ہے اللہ
بس سلامت رکھے۔۔" زوہیب بھی گھر میں
داخل ہوتا وہیں چلا آیا۔

"مارہ جاؤ چائے بنا لو سب کے لیے اچھی
سی۔۔" سمیرا صاحبہ کے کہنے پر سائقہ بیگم
نے بھی ہامی بھری۔

"واقعی اس وقت ایک اچھے چائے کے کپ
کی ضرورت ہے۔۔"

"لو ان سے لیوں لہ رہی ہیں۔۔۔ یہ اور
اچھی چائے۔۔۔" کیمرہ ان دونوں کی پہنچ سے
دور کرتا خسیب مسخرے انداز میں بولا تھا۔

"ہے ہے ویری فنی۔۔۔ بھئی ماما روبینہ سے
کہہ دیں۔۔۔ وہ بنادیں گی۔۔۔"

"وہ کوارٹر میں جا چکی ہے۔۔۔ اور وقت دیکھو
ڈھائی بج رہے ہیں اٹھو فوراً۔۔۔ زوہیب بیٹا
آپ پیسئیں گے۔۔۔" مائرہ نے چونک کر ماں

وہ توارریں جا چکی ہے۔۔ اور وقت دیکھو
ڈھائی بج رہے ہیں اٹھو فوراً۔۔ زوہیب بیٹا
آپ بیٹیں گے۔۔ "مارہ نے چونک کر ماں
کے برابر میں بیٹھے زوہیب کو دیکھا۔ اسکی
اب اس پر نظر پڑی تھی۔

"نہیں چائے کا موڈ نہیں۔۔" زوہیب نے
موبائل کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔ مارہ
نخوت سے نظریں پھیرتی اٹھ کر کچن کی
سمت بڑھ گئی۔ آج صرف اسکی وحہ سے اسکا

"ہمیں چائے کا موڈ نہیں۔۔" زوہیب نے
موبائل کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔ مائرہ
نخوت سے نظریں پھیرتی اٹھ کر کچن کی
سمت بڑھ گئی۔ آج صرف اسکی وجہ سے اسکا
موڈ برباد رہا تھا۔ یا تو سارا وقت مبشرہ کو
کمپنی دیتا رہا تھا۔ یا کلاس فیلوز میں گھسا رہا
تھا۔ اسکی تعریف تو دور کی بات ڈھنگ سے
شاید دیکھا بھی نہیں تھا۔ اور الٹا اس پر چڑھ
رہا تھا کہ وہ کس سے کیا بات کر رہی تھی۔

پتی دیتا رہا تھا۔ یا فلاں سیوریں لھسا رہا
تھا۔ اسکی تعریف تو دور کی بات ڈھنگ سے
شاید دیکھا بھی نہیں تھا۔ اور الٹا اس پر چڑھ
رہا تھا کہ وہ کس سے کیا بات کر رہی تھی۔
جوڑا باندھتی برنر پر چائے کا پانی چڑھا گئی۔
اس وقت شدت سے عبیر سے بات کرنے
کا دل چاہ رہا تھا۔ وہ دونوں تو بہترین گوسپ
پارٹنرز تھیں۔ کسی بھی ایونٹ سے لوٹ کر
تصویریں اور گپ شپ کرنا انکا معمول تھا
گپ بٹھانے کا یہ سبب تھا کہ

کا دل چاہ رہا تھا۔ وہ دو لولہ لو بہترین لوسپ
پارٹنرز تھیں۔ کسی بھی ایونٹ سے لوٹ کر
تصویریں اور گپ شپ کرنا انکا معمول تھا
مگر اب تو اسکی پارٹنر ہی رخصت ہو چکی
تھی۔ آہٹ پر اس نے پلٹ کر دیکھا۔
زوہیب کچن میں داخل ہوا تھا۔

"مجھے کافی چاہیے۔" وہ رخ موڑتی بغیر کوئی
جواب دیے چائے میں دودھ ڈالنے لگی۔
زوہیب زریح ہوتا قرین حال آیا۔

"مجھے کافی چاہیے۔۔" وہ رخ موڑتی بغیر کوئی
جواب دیے چائے میں دودھ ڈالنے لگی۔
زوہیب زچ ہوتا قریب چلا آیا۔

"تم سے کہہ رہا ہوں۔۔ سن کیوں نہیں
رہیں۔۔"

"مجھے تم سے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔۔
اسلیے اپنا وقت ضائع مت کرو۔۔" وہ چینی کا
جار اٹھا رہی تھی مگر زوہیب بازو تھامتا

بھے سم سے نوبی بات ہی ہیں ساری۔۔
اسلیے اپنا وقت ضائع مت کرو۔۔ "وہ چینی کا
جار اٹھا رہی تھی۔ مگر زوہیب بازو تھامتا
روک گیا۔ "آخر مسئلہ کیا ہے۔۔ ایک مہینے
سے زیادہ ہو گیا تمہارا یہ لائٹس برداشت
کرتے۔۔"

"اوہ اچھا۔۔!! مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگا کہ
تم کچھ برداشت کر رہے تھے۔ بلکہ میں نے
تو تمہیں بہت لطف اٹھاتے دیکھا

"اوہ اچھا۔!! مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگا کہ
تم کچھ برداشت کر رہے تھے۔ بلکہ میں نے
تو تمہیں بہت لطف اٹھاتے دیکھا
ہے۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی تاکہ
کر طنزیہ بولی تھی۔ جبکہ زوہیب کی نگاہیں
اسکے تیکھے نقوش میں بے اختیار ہی الجھ گئیں
تھیں۔ وہی جانتا تھا آج اس لڑکی نے کس
طرح اسکے دل کو بے ایمان کیا تھا۔

"پھر تو میں لہوں گا اندھی ہوئی ہو جو
میری بے چینیاں نظر نہیں آئیں۔۔ یا جان
بوجھ کر اگنور کر رہی ہو۔۔" اسکے آنچ دیتے
گھمبیر لہجے پر مائرہ نے ٹھٹھک کر اسکی سمت
دیکھا تھا۔ اور جو پیغام اسکی نگاہیں دے رہیں
تھیں۔ اسے بے اختیار نگاہوں کا زاویہ بدلنے
پر مجبور کر گئیں۔

"پلیز مائر۔۔ بس کرو یار۔۔ کتنے دن ہو گئے
سکھانا سے روٹا ہوا کھانا کھا کر "

ہیں۔ اسے بے اختیار نگاہوں کا زاویہ بدلنے
پر مجبور کر گئیں۔

"پلیز مائُر۔۔ بس کرو یار۔۔ کتنے دن ہو گئے
سکون سے دوپل بات کیے۔۔"

"تمہیں پرواہ کہاں۔۔ نئی مصروفیات مل گئیں
ہیں تمہیں تو۔۔" روٹھے روٹھے انداز میں اپنا
بازو چھڑانا چاہا۔

"تمہیں پرواہ کہاں۔۔ سئی مصروفیات مل سئیں
ہیں تمہیں تو۔۔" روٹھے روٹھے انداز میں اپنا
بازو چھڑانا چاہا۔

"مگر تم تو فارغ وقتوں کی ساتھی ہو تمہاری
جگہ تو الگ ہے نا۔۔" اسکے شیر انداز پر
ماڑہ نے گھور کر اسے دیکھا۔ اور کندھے پر
تھپڑ مارا۔

"یعنی اوروں کی جگہ بھی بنا کر رکھی

"یعنی اوروں کی جگہ بھی بنا کر رکھی
ہے۔۔؟" زوہیب قہقہہ لگا گیا۔ مگر اسکے دور
ہٹنے سے پہلے ہاتھ تھام گیا تھا۔ "تم نے
چھوڑی ہے کسی کی جگہ۔۔؟" اسکی آنکھوں
میں جھانکتا بڑے جان لیوا انداز میں بولا
تھا۔ مارہ نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ
ضبط کی تھی۔

"اچھا چھوڑو اب۔۔ ماما چائے منگوا رہی

"اچھا چھوڑو اب۔۔ ماما چائے منگوا رہی
ہیں۔۔"

"کافی بناؤ۔۔ ساتھ بالکنی میں بیٹھ کر پیئیں
گے۔۔ بہت دن ہو گئے۔۔"

"میرا دماغ ابھی جگہ پر ہے۔۔ ڈھائی بج
رہے ہیں۔۔ میں تو اتنا تھک گئی ہوں آرام
کروں گی کافی سے تو نیند اڑ جاتی ہے۔۔"

"میرا دماغ ابھی جگہ پر ہے۔۔ ڈھائی بج
رہے ہیں۔۔ میں تو اتنا تھک گئی ہوں آرام
کروں گی کافی سے تو نیند اڑ جاتی ہے۔۔"

"بس تمہاری یہی حرکتیں مجھے غصہ دلاتی
ہیں۔۔" وہ جھنجھلا اٹھا۔

"اچھا بس بس جاؤ میں کافی بھجوا رہی
ہوں۔۔" اسے باہر کی جانب دھکیل گئی۔ وہ
بھی مسکراتی نگاہوں سے ڈالتا ہوا نکل گیا۔

"بس تمہاری یہی حرکتیں مجھے غصہ دلاتی
ہیں۔۔" وہ جھنجھلا اٹھا۔

"اچھا بس بس جاؤ میں کافی بھجوا رہی
ہوں۔۔" اسے باہر کی جانب دھکیل گئی۔ وہ
بھی مسکراتی نگاہ اس پر ڈالتا باہر نکل گیا
تھا۔

ایک ہاتھ میں پگھڑی اور دوسرے ہاتھ میں
 موجود موبائل پر ٹائپنگ کرتا وہ کمرے میں
 داخل ہوا تھا۔ اور نگاہ سیدھی بیڈ پر اسکی بہن
 کے ساتھ بیٹھی اپنی نئی نویلی دلہن سے جا
 ملی۔ مگر یہ نظروں کو ٹکراؤ بس ایک لمحے کا
 تھا کیونکہ کہ عبیر فوراً نظریں جھکا گئی تھی۔
 جبکہ زینب بھائی کو دیکھتی جگہ سے اٹھ
 کھڑی ہوئی۔

"بھاجن امی نے عبیر کے لیے خاص طور پر
کھانے پینے کی چیزیں رکھوائی ہیں۔۔ میری
سن نہیں رہی شاید آپ کی سن
لے۔۔" عبیر جھکے سر کے باوجود اس شخص
کی نگاہیں خود پر گڑھی محسوس کر سکتی تھی۔

"اس بھوک ہڑتال کی وجہ معلوم ہوئی
تمہیں۔۔؟" کمرے میں ابراہیم کی گھمبیر آواز
ابھری تھی۔ اس نے اپنی منتشر ہوتی

"اس بھوک ہڑتال کی وجہ معلوم ہوئی
تمہیں۔۔؟" کمرے میں ابراہیم کی گھمبیر آواز
ابھری تھی۔ اس نے اپنی منتشر ہوتی
دھڑکنوں کے ساتھ ہتھیلیوں میں ناخن
چبھوئے تھے۔۔

"کوئی ہڑتال نہیں۔۔ رخصتی کے وقت ہر
لڑکی کی بھوک اڑ جاتی ہے۔۔"

"تمہاری تو نہیں اڑی تھی۔۔ مجھے اچھی طرح

"لوی ہڑتال ہیں۔۔۔ رسی لے وقت ہر
لڑکی کی بھوک اڑ جاتی ہے۔۔"

"تمہاری تو نہیں اڑی تھی۔۔ مجھے اچھی طرح
یاد ہے ہمارے ساتھ بیٹھ کر ڈٹ کر ناشتا کیا
تھا۔۔" اسکے چھیڑنے پر زینب جھینپ گئی۔

"کوئی نہیں آپ لوگوں نے زبردستی کروایا
تھا۔۔"

"کوئی نہیں آپ لوگوں نے زبردستی کروایا
تھا۔"

"مگر یہ تو زبردستی بھی نہیں کر رہیں یقیناً
بھوک کا تعلق دل سے ہوتا ہے تم خوش
تھیں جبکہ یہ۔۔" اس نے بات دانستہ
ادھوری چھوڑ دی تھی۔ زینب کو یکدم ہی
شرمندگی نے آگھیرا۔ اور نگاہوں نگاہوں میں
بھائی کو کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ سر جھٹک گیا۔

"مگر یہ تو زبردستی ہی نہیں کر رہیں یقیناً

بھوک کا تعلق دل سے ہوتا ہے تم خوش

تھیں جبکہ یہ۔۔" اس نے بات دانستہ

ادھوری چھوڑ دی تھی۔ زینب کو یکدم ہی

شرمندگی نے آگھیرا۔ اور نگاہوں نگاہوں میں

بھائی کو کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ سر جھٹک گیا۔

"عبیر کچھ کھا لینا ٹھیک ہے۔۔ آج میں

صرف تمہاری وجہ سے یہاں رکی

ہوں۔" اس کا تیخ ٹپتا ہوا تھا۔

"عبیر کچھ کھا لینا ٹھیک ہے۔۔ آج میں
صرف تمہاری وجہ سے یہاں رکی
ہوں۔۔" اسکا رخ پڑتا ہاتھ تھامتی پیار سے
بولی تھی۔

"کیوں کیا تمہارے بھائی کی شادی نہیں
ہوئی۔۔ اور ویسے بھی ان محترمہ کے لیے
رکنے کا کیا جواز ہے۔۔؟" وہ عجیب ہی موڈ
میں تھا۔ زینب کی سمجھ سے باہر تھا اسے کس
طرح سے کہہ سکتی

"کیوں کیا تمہارے بھائی کی شادی نہیں
ہوئی۔۔ اور ویسے بھی ان محترمہ کے لیے
رکنے کا کیا جواز ہے۔۔؟" وہ عجیب ہی موڈ
میں تھا۔ زینب کی سمجھ سے باہر تھا اسے کس
طرح چپ کراوتی۔

"آپ بھی نا بھاجن میں بات اپنی بھا بھی
سے کر رہی ہوں اب آپ ہم دونوں کے
بیچ ٹانگ اڑائیں گے۔۔؟"

رنے کا لیا جواز ہے۔۔؟" وہ جیب ہی موڈ
میں تھا۔ زینب کی سمجھ سے باہر تھا اسے کس
طرح چپ کراوتی۔

"آپ بھی نا بھاجن میں بات اپنی بھا بھی
سے کر رہی ہوں اب آپ ہم دونوں کے
بیچ ٹانگ اڑائیں گے۔۔؟"

"میرے مزاج کے خلاف ہوئی تو
بلکل۔۔" شانے اچکاتا رسٹ واپس کھول

"میرے مزاج کے خلاف ہوئی تو
بلکل۔۔" شانے اچکاتا رسٹ واچ کھول
ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔ عبیر نے
زینب کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر لی۔ "پلیز
بھا بھی مت جائیں۔۔" اسکی آنکھوں میں
موجود التجا پر زینب کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔
مگر وہ اسے تسلی دیتی دروازے کی جانب
بڑھ گئی تھی۔ ابراہیم نے کف لنکس ہٹاتے
ڈریسنگ مرر میں بخونی بہ ساری کاروائی

دروازہ پر ریب و روت کر پیا رہا۔

مگر وہ اسے تسلی دیتی دروازے کی جانب
بڑھ گئی تھی۔ ابراہیم نے کف لنکس ہٹاتے
ڈرینگ مرر میں بخوبی یہ ساری کاروائی
دیکھی تھی۔ اور بہن کے نکلتے ہی دروازے
ہی سمت بڑھتا لاک کر گیا۔ عبیر جس کی
نگاہیں اب تک دروازے پر ہی تھیں اسکی
حرکت پر اسے اپنی حرکتِ قلب بند ہوتی
محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ دروازہ لاک کر کے
اسکی جانب بڑھنے کے سارے مشورے سن کر

دیکھی تھی۔ اور بہن کے لئے ہی دروازے
ہی سمت بڑھتا لاک کر گیا۔ عبیر جس کی
نگاہیں اب تک دروازے پر ہی تھیں اسکی
حرکت پر اسے اپنی حرکتِ قلب بند ہوتی
محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ دروازہ لاک کر کے
اسکی جانب بڑھنے کے بجائے شیرونی اتار کر
واشروم کی سمت بڑھ گیا تھا۔ دروازہ بند
ہونے کی آواز پر اس نے اپنی رکی ہوئی
سانس بحال کی اور ماتھے سے پسینہ پونچھا۔

اسی جانب بڑھتے جاتے میرونی انار
واشروم کی سمت بڑھ گیا تھا۔ دروازہ بند
ہونے کی آواز پر اس نے اپنی رکی ہوئی
سانس بحال کی اور ماتھے سے پسینہ پونچھا۔
اسکے ہاتھوں کی حرکت پر کمرے کی خاموشی
میں چوڑیوں کی جلت رنگ سی ہوئی تھی۔

"یا اللہ میں کیسے فیس کروں انہیں۔۔؟" نم
آنکھوں سے ہاتھ روم کے بند دروازے کو
دیکھا۔ آنکھوں کے سامنے گزشتہ تمام

"یا اللہ میں کیسے فیس کروں انہیں۔۔؟" نم
آنکھوں سے ہاتھ روم کے بند دروازے کو
دیکھا۔ آنکھوں کے سامنے گزشتہ تمام
واقعات کسی فلم کی طرح گھوم رہے تھے۔
خاص طور پر اسلام آباد میں ہوئی آخری
ملاقات۔ نجانے اور کتنی دیر تک وہ یوں نہیں
سوچوں میں گم رہتی۔ کہ ٹراؤز اور وائٹ ٹی
شرٹ میں ملبوس وہ لمبا چوڑا وجیہہ شخص
تولیے سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا۔ اسکی گھنی

"یا اللہ میں کیسے فیس کروں انہیں۔۔؟" نم
آنکھوں سے ہاتھ روم کے بند دروازے کو
دیکھا۔ آنکھوں کے سامنے گزشتہ تمام
واقعات کسی فلم کی طرح گھوم رہے تھے۔
خاص طور پر اسلام آباد میں ہوئی آخری
ملاقات۔ نجانے اور کتنی دیر تک وہ یونہی
سوچوں میں گم رہتی۔ کہ ٹراؤز اور وائٹ ٹی
شرٹ میں ملبوس وہ لمبا چوڑا وجیہہ شخص
تولیے سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا۔ اسکی گھنی

سوچوں میں لم رہتی۔ کہ ٹراؤز اور وائٹ لی
شرٹ میں ملبوس وہ لمبا چوڑا وجیہہ شخص
تولے سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا۔ اسکی گھنی
تراشیدہ داڑھی اور ماتھے پر بکھرے بے
ترتیب بال باتھ کی وجہ سے اب بھی نم
تھے۔ نچلا لب دباتی واپس سر جھکا گئی۔

"کب تک گونگا بننے کی ایکٹنگ کرنی ہے تم
نے۔۔ ہم فرسٹ ٹائم تو مل نہیں رہے جو

"کب تک گونگا بننے کی ایکٹنگ کرنی ہے تم
نے۔۔ ہم فرسٹ ٹائم تو مل نہیں رہے جو
میں یہی تمہارا اصل روپ سمجھ
لوں۔۔" ابراہیم نے اسکی جانب طنز کا تیر
پھینکتے۔ تولیہ بھی صوفے پر پھینکا تھا۔ عبیر نے
نگاہ اٹھاتے شکایتی انداز میں اسے دیکھا تھا۔
اور ابراہیم جو اسکی نگاہوں کی زبان بخوبی
سمجھتا تھا۔ اسکی اس ادا پر دور کہیں برف
پگھلی تھی۔ اور قدم اسکی سمت بڑھنے لگے۔

"بولو۔۔۔ آج یہ زبان تالو سے لیوں پچی
ہے۔۔۔؟ آج کوئی تیز تیکھا سا جواب نہیں
دینا۔۔۔؟" اسکی نگاہوں میں دیکھتا سامنے
آٹھرا۔ عبیر نے جبرے بھینچتے خود کو بڑی
مشکل سے روکا تھا۔ یہ شخص واقعی چاہتا تھا
وہ اسے ٹکا سا جواب دیتی۔۔۔؟ جب اسے اسکا
مضبوط ہاتھ اپنی ٹھوڑی پر محسوس ہوا۔ ابراہیم
نے جھٹکے سے اسکے چہرے کا رخ اپنی سمت
کیا تھا۔ عبیر نے ٹھٹھک کر اسکی سرخی مائل

ابرا۔ بھرے بھرے پے سود و بری
مشکل سے روکا تھا۔ یہ شخص واقعی چاہتا تھا
وہ اسے ٹکا سا جواب دیتی۔۔؟ جب اسے اسکا
مضبوط ہاتھ اپنی ٹھوڑی پر محسوس ہوا۔ ابراہیم
نے جھٹکے سے اسکے چہرے کا رخ اپنی سمت
کیا تھا۔ عبیر نے ٹھٹھک کر اسکی سرخی مائل
سنجیدگی سے پر آنکھوں میں دیکھا۔

"آئندہ مجھ سے اس طرح بیزاری سے
نگاہیں مت پھیرنا۔۔۔ یہلا اور آخری موقع

سنجیدگی سے پر آنکھوں میں دیکھا۔

"آئندہ مجھ سے اس طرح بیزاری سے
نگاہیں مت پھیرنا۔۔ یہ پہلا اور آخری موقع
ہے جو یہ بات تم پر واضح کر رہا
ہوں۔۔" اسکے سرد لہجے پر عبیر جہانگیر زرد
پڑنے لگی تھی۔ اس سے زندگی میں آج تک
اس طرح کبھی بات نہ کی تھی سوائے اس
شخص کے۔۔

ہوں۔۔"اسکے سرد لہجے پر عبیر جہانگیر زرد
پڑنے لگی تھی۔ اس سے زندگی میں آج تک
اس طرح کبھی بات نہ کی تھی سوائے اس
شخص کے۔۔

"گیٹ اپ۔۔!!"

"آئی۔۔ سیڈ گیٹ اپ۔۔!" اس بار وہ سختی
سے بولا تھا۔ اور وہ ہوش میں آتی اپنا شرارہ
سنہال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کمرے کی معنی

"کیٹ اپ۔!!!"

"آئی۔۔ سیڈ گیٹ اپ۔۔!" اس بار وہ سختی سے بولا تھا۔ اور وہ ہوش میں آتی اپنا شرارہ سنبھال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کمرے کی معنی خیز خاموشی میں اسکی چوڑیاں مسلسل سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ وہ ہیل کے ساتھ بھی اسکے کندھے تک آتی تھی۔ ننگے پیر تو اب اور بھی چھوٹی لگ رہی تھی۔ مگر اس

جی اسلے لندھے تک ای سی۔ سنے پیر لو
اب اور بھی چھوٹی لگ رہی تھی۔ مگر اس
نے اب نگاہیں نہیں پھیریں تھیں۔ حالانکہ
آنکھوں میں دھیرے دھیرے نمی جمع ہو رہی
تھی۔ جن میں ڈوبتا ابراہیم ہاتھ بڑھا کر اسکی
نتھ اتارنے لگا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا زبردستی کی سچی دلہن
بھی اتنی قیامت خیز ہو سکتی ہے۔!!" اسکے
معصوم مکھڑے کو دیکھتا اپنی جڑی ہتھیلیوں

آنکھوں میں دھیرے دھیرے کمی جمع ہو رہی
تھی۔ جن میں ڈوبتا ابراہیم ہاتھ بڑھا کر اسکی
نتھ اتارنے لگا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا زبردستی کی سچی دلہن
بھی اتنی قیامت خیز ہو سکتی ہے۔۔!!" اسکے
معصوم مکھڑے کو دیکھتا اپنی چوڑی ہتھیلیوں
میں بھر گیا۔ جبکہ عبیر کو لگا وہ چکرا کر گر
جائے گی۔ اس شخص کا لمس اتنا پرحدت تھا
کہ...

"مجھے نہیں معلوم تھا زبردستی کی سچی دلہن
بھی اتنی قیامت خیز ہو سکتی ہے۔۔!!" اس کے
معصوم مکھڑے کو دیکھتا اپنی چوڑی ہتھیلیوں
میں بھر گیا۔ جبکہ عبیر کو لگا وہ چکرا کر گر
جائے گی۔ اس شخص کا لمس اتنا پر حدت تھا
کہ وہ بخار کے باوجود ٹھنڈی پڑنے لگی۔ اس
شخص کا پر تپش لمس اسکی بے انتہا قربت جو
اس نے کبھی تصور نہ کی تھی۔ اب حقیقت
بنی اسکی جان لبوں پر لے آئی تھی۔ چند لمحے

جائے گی۔ اس شخص کا لمس اتنا پر حدت تھا کہ وہ بخار کے باوجود ٹھنڈی پڑنے لگی۔ اس شخص کا پر تپش لمس اسکی بے انتہا قربت جو اس نے کبھی تصور نہ کی تھی۔ اب حقیقت بنی اسکی جان لبوں پر لے آئی تھی۔ چند لمحے بعد اسے اڑے ہوئے حواس کے ساتھ

چھوڑتا الگ ہوا تھا۔ اور سائیڈ ڈرار سے کچھ

نکالنے لگا۔ عبیر نے اپنے حواس قابو میں

کرتے یلٹ کر دیکھا۔ اسکے ہاتھ میں ایک لمبا

پھوڑتا الک ہوا تھا۔ اور سائیڈ ڈرار سے کچھ
نکالنے لگا۔ عبیر نے اپنے حواس قابو میں
کرتے پلٹ کر دیکھا۔ اسکے ہاتھ میں ایک لمبا
سا بلو رنگ کا مخملیں باکس تھا۔

"اس میں منہ دکھائی ہے تمہاری۔۔ جو کہ
امی نے خاص طور پر بنوائی ہے۔۔ تمہارے
اسٹینڈرڈ کے مطابق ہو نہ ہو مگر ان سے
اسکی تعریف کر دینا۔۔" اسکے یکدم ہی بدلے
لہجے نے عبیر کو حیرت زدہ کر دیا۔

"اس میں منہ دکھائی ہے تمہاری۔۔ جو کہ
امی نے خاص طور پر بنوائی ہے۔۔ تمہارے
اسٹینڈرڈ کے مطابق ہو نہ ہو مگر ان سے
اسکی تعریف کر دینا۔۔" اسکے یکدم ہی بدلے
لہجے پر عبیر نے چونک کر اسے اور پھر اس
باکس کو دیکھا۔ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔ ایک
تو وہ خود نہیں لایا تھا دوسرا وہ اسے اسٹینڈرڈ
کا طعنہ مار گیا تھا۔ عبیر نے ہاتھ بڑھا کر
بوکس لینا چاہا مگر وہ واپس سائنڈ ٹیبل پر

اسکی تعریف کر دینا۔" اس کے یکدم ہی بدلے
لہجے پر عبیر نے چونک کر اسے اور پھر اس
باکس کو دیکھا۔ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ ایک
تو وہ خود نہیں لایا تھا دوسرا وہ اسے اسٹینڈرڈ
کا طعنہ مار گیا تھا۔ عبیر نے ہاتھ بڑھا کر
بوکس لینا چاہا مگر وہ واپس سائیڈ ٹیبل پر
رکھ گیا۔

"صبح دیکھنا۔ امی کو اتنا کرنٹ رویو نہیں

اس کے شہساز نے نظر نہ کر سکا تھا

"سج دیکھنا۔۔ امی کو اتنا لرنٹ رویو ہمیں
چاہیے۔۔" اسکے تاثرات نظر انداز کرتا چوڑیوں
سے بھری کلائی تھام کر قریب کر گیا۔ عبیر
کی آنکھوں میں پہلی بار جھجک کے علاوہ
کوئی رنگ ابھرا تھا اور وہ تھا خفگی۔

"کیا خوب آنکھوں سے بات کرنا سیکھی
ہو۔۔" اور وہ ان گہری نگاہوں میں زیادہ دیر
نہ دیکھ سکی تھی پلکیں عارض پر جھکا گئی۔ اور
اسے ہم جن سے ملتا تھا گاتا تھا۔

لوی رنگ ابھرا تھا اور وہ تھا سلی۔

"کیا خوب آنکھوں سے بات کرنا سیکھی ہو۔" اور وہ ان گہری نگاہوں میں زیادہ دیر نہ دیکھ سکی تھی پلکیں عارض پر جھکا گئی۔ اور ابراہیم جنید دل ہی تو تھام گیا تھا ان اٹھتی گرتی گھسنی پلکوں کا رقص دیکھ کر۔ جسم و جاں میں جذبوں نے شدت سے سراٹھایا تھا۔ یہ کہنا تو سراسر جھوٹ تھا کہ یہ لڑکی اسے اس قدر اذیت دیتی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر ہی

تھا۔ یہ لہنا تو سراسر جھوٹ تھا کہ یہ لڑکی
اس پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ یہ خطا بھی تو
اس لڑکی کی غلطیوں میں شمار ہوتی تھی کہ
اس نے ابراہیم جنید کو ڈسٹریکٹ کیا تھا۔ پھر
اب اسکی قربتوں سے خائف کیوں ہو رہی
تھی۔۔؟ وہ جو ہر لمحے سے گریزاں تھی وہ
ہر پل انمول کر رہا تھا۔ عبیر جہانگیر پر اپنی
چھاپ چھوڑ رہا تھا۔ اسے اپنے رنگ میں
رنگ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا یہ شخص اسکی

اب اسلی قربتوں سے خائف کیوں ہو رہی
تھی۔۔؟ وہ جو ہر لمحے سے گریزاں تھی وہ
ہر پل انمول کر رہا تھا۔ عبیر جہانگیر پر اپنی
چھاپ چھوڑ رہا تھا۔ اسے اپنے رنگ میں
رنگ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا یہ شخص اسکی
قوتِ گویائی سلب کر گیا ہو۔ جب اسے اسکا
شکجہ اپنے گرد مزید تنگ ہوتا محسوس ہوا۔
اور وہ جانتی تھی اب ہر راہ مسدود ہو چکی
تھی۔

کمرے میں لگی والکلک صبح کے ساڑھے گیارہ
 بجارہی تھی۔ سورج جنید ہاؤس کے سر پر
 کھڑا تھا۔ مگر اسکے ملکین شاید اب تک بے خبر
 سو رہے تھے۔ لیکن اس گھر کے فرسٹ فلور
 پر بنے ابراہیم جنید کے بند کمرے میں ایک
 وہ تھی۔ جو پچھلے دو گٹھنے سے جاگتی مسلسل
 سیلنگ گھور رہی تھی۔ کمرے کی کھڑکیوں پر
 کچھ شے

سو رہے تھے۔ یین اس ہرے سرست فلور
پر بنے ابراہیم جنید کے بند کمرے میں ایک
وہ تھی۔ جو پچھلے دو گھنٹے سے جاگتی مسلسل
سیلنگ گھور رہی تھی۔ کمرے کی کھڑکیوں پر
دبیز پردوں کے باوجود سورج کی روشنی چھن
کر آتی اندھیرے کو کاٹ رہی تھی۔ اس نے
ایک نظر اے سی کی جانب دیکھا جو بائیس
پر چل رہا تھا اسکے باوجود کمرے میں اتنی
خنکی تھی کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ حالانکہ

پر بس رہا تھا اے باوجود سرے میں اس
خنکی تھی کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ حالانکہ
وہ کمفرٹر بھی اوڑھی تھی۔ جبکہ اسکے برابر
میں موجود شخص محض ٹراؤز میں وہ بھی بغیر
کمفرٹر کے تکیوں میں منہ دیے بے خبر سو رہا
تھا۔ اس نے احتیاط سے ابراہیم کا ہاتھ اپنے
اوپر سے ہٹایا تھا اور اٹھ بیٹھی۔ ایک بار پھر
گھڑی کی سمت دیکھا جہاں گیارہ پینتیس
ہورے تھے۔ نجانے اسکی اتنی جلدی آنکھ
کس کھل تھی۔ شاہ گئے تھے جسے ک

تھا۔ اس نے احتیاط سے ابراہیم کا ہاتھ اپنے
اوپر سے ہٹایا تھا اور اٹھ بیٹھی۔ ایک بار پھر
گھڑی کی سمت دیکھا جہاں گیارہ پینتیس
ہو رہے تھے۔ نجانے اسکی اتنی جلدی آنکھ
کیوں کھلی تھی۔ شاید جگہ نئی تھی جس کی
وجہ سے وہ صحیح طرح سو نہ سکی تھی۔۔ یا
شاید بخار تھا جو اب بھی ہلکا ہلکا ہو رہا تھا۔۔ یا
شاید بھوک۔۔ اور یہ خیال آتے ہی اسکی نگاہ
سیدھی کچھ فاصلے پر رکھی ٹیبل تک گئی

تھی۔ جہاں ڈھیر ساری کھانے پینے کی چیزیں
رکھیں تھیں۔ مگر سر درد کے سبب اسے
شدید چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ لب کاٹتے
ایک نگاہ سوئے ہوئے ابراہیم پر ڈالی۔ اور
اپنے مہندی سے سجے نازک پاؤں کمفرٹر سے
نکلاتی ٹھنڈے فرش پر دھرتی اٹھ کھڑی
ہوئی۔ اس وقت وہ بی پنک چکن کے
کرتے اور کپری میں ملبوس تھی۔ جس کے
سب اس کے دودھیا مہندی سے سجے پاؤں اور

ایک لکھ گئے ہوئے ابراہیم پر دایں۔ اور
اپنے مہندی سے سچے نازک پاؤں کمفرٹر سے
نکلاتی ٹھنڈے فرش پر دھرتی اٹھ کھڑی
ہوئی۔ اس وقت وہ بے بی پنک چکن کے
کرتے اور کپری میں ملبوس تھی۔ جس کے
سبب اسکے دودھیا مہندی سے سچے پاؤں اور
واضح ہو رہے تھے۔ کلائیوں سے بازو تک کی
مہندی چکن کی آستیتوں سے جھانک رہی
تھی۔ گلاب کی پتیوں کو روندتی صوفے تک
آئی۔ حال اسکا عجیب سی تھا کہ اس کے

واح ہو رہے تھے۔ گلابیوں سے بازو تک لی
مہندی چکن کی آستیتوں سے جھانک رہی
تھی۔ گلاب کی پتیوں کو روندتی صوفے تک
آئی جہاں اسکے عروسی لباس کے ساتھ ایک
سرخ رنگ کی شال بھی پڑی تھی۔ یہ اسکی
ساس نے کل کار سے اترنے سے پہلے اسے
اڑائی تھی۔ اسے اٹھا کر اوڑھتی بیڈ کے پاس
پڑی اپنی آرام دہ سلپرز جو کہ کل اسکے
آنے سے پہلے یقیناً زینب یا ارہا نے رکھیں
تھیں۔

ٹھولا اور اگلے لمحے وہ باہر آگئی۔ احتیاطاً ارد گرد
دیکھا تھا۔ اور راستہ کلیئر دیکھ مطمئن ہو گئی۔
ان کے کمرے کے برعکس پورا فلور سورج
کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ وہ آنکھیں مسلتی
لاؤنج سے نیچے جاتی سیڑھیوں کی سمت بڑھ
گئی۔ اس وقت گھر میں خاموشی کا راج تھا۔
یقیناً سب سو رہے تھے۔ وہ نیچے آئی تو لاؤنج
میں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ صوفوں کے آگے
رکھی ٹیبل پر ڈھیر سارے گفٹس رکھے

یہی سب سو رہے تھے۔ وہ بچے اسی کو لاؤں
میں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ صوفوں کے آگے
رکھی ٹیبل پر ڈھیر سارے گفٹس رکھے
تھے۔ جبکہ ڈائننگ ٹیبل پر میٹھائیاں رکھیں
تھیں۔ وہ کچھ جھجھکتی سیدھا کچن کی سمت
بڑھ گئی۔ وہاں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ ظاہر
سی بات تھی شادی کا گھر تھا سب نیندیں
پوری کر رہے تھے۔ اسکی طرح ہر کسی کی
نیند تو نہیں اڑی تھی نا۔ چند پل وہ گرے
گئے کہ کیمینٹس

کی بات کی سادگی کا سحر تھا۔ صاحب میڈیاں
پوری کر رہے تھے۔ اسکی طرح ہر کسی کی
نیند تو نہیں اڑی تھی نا۔ چند پل وہ گرے
رنگ کے کیبنٹس اور سفید ماربل کے
سیلیپوں کو گھورتی رہی۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا
کیا کرے۔۔

"ارے عبیر۔۔!" عقب سے ابھرتی زینب کی
حیرت زدہ آواز پر وہ بے اختیار اچھل پڑی
تھی۔ اور اسکے اس طرح ڈرنے پر وہ اور

"ارے عبیر۔۔!" عقب سے ابھرتی زینب کی
حیرت زدہ آواز پر وہ بے اختیار اچھل پڑی
تھی۔ اور اسکے اس طرح ڈرنے پر وہ اور
استعجاب میں مبتلا ہوتی ہنسنے لگی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟" قریب آتی
زینب کو معنی خیز مسکراہٹ لیے اپنا جائزہ
لیتے دیکھ۔ اس نے تاثرات نارمل کرتے لٹیں
کان کے پیچھے اڑ سیں۔

"وہ۔۔ وہ ایچی۔۔"

"اب بولو بھی ہم تو ترس گئے ہیں تمہاری
آواز سننے کے لیے۔۔"

"میرے سر میں درد ہو رہا تھا۔ تو اسی۔"

"تو بھاجن کو بولتیں کہ دبا دیں۔۔ یہ کوئی بات ہوئی انہوں نے تمہیں نیچے بھیج

"تو بھاجن کو بولتیں کہ دبا دیں۔۔ یہ کوئی
بات ہوئی انہوں نے تمہیں نیچے بھیج
دیا۔۔" اس نے سرخ پڑتے شرارت سے
مسکراتی زینب کو دیکھا تھا۔ اور لب تر کیے۔

"وہ سو رہے ہیں۔۔"

"تو تم کیسے اٹھ گئیں۔۔؟" قریب آتے
کندھے سے کندھا ٹکرایا۔

"تو تم کیسے اٹھ گئیں۔۔؟" قریب آتے
کندھے سے کندھا ٹکرایا۔

"میں تو دو گھنٹے سے اٹھی ہوئی ہوں۔۔ نیند
ہی نہیں آرہی تھی۔۔ بھوک بھی لگ رہی
تھی اور سر میں بھی درد ہو رہا تھا۔ اسی
لیے سوچا۔" اسکے سادگی سے بتانے پر زینب
نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور جلدی سے
ماتھا چیک کیا۔ جو زیادہ نہیں مگر پھر بھی

گرم ہو رہا تھا۔

"بخار جو ہو رہا ہے تمہیں پاگل لڑکی۔۔
بھاجن سے کہتیں بلکہ انہیں تمہیں میڈیسن
دینی چاہیے تھی۔۔ بیٹھو یہاں میں گرما گرم
ناشتہ بنا کر دیتی ہوں پھر دوائی کھانا۔"

"نہیں بس چائے چاہیے اسکے بعد ٹھیک
ہو جاؤں گی۔۔" دوائیوں سے ہمیشہ سے اسکی

چھوڑنے میں للی رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی جو
اس کا بخار اتنی طوالت اختیار کر گیا تھا۔

"چپ کر کے بیٹھو۔" پانچ منٹ میں زینب
نے اسکے لیے ہاف فرائے انڈا اور ٹوسٹر سے
ٹوسٹ نکال کر اسے دیے تھے۔ جب تک
اس نے آدھا پیس کھایا۔ زینب اپنی اور اسکی
چائے بھی وہیں کچن میں رکھی چھوٹی سی
گول ٹیبل پر لے آئی تھی۔

"امی کو پتا چل گیا نا کہ میں اکیلے اکیلے تمہارے ساتھ بیٹھی ناشتا کر رہی ہوں بڑا غصہ کریں گی کہ ان کی بہو کو ان کے ساتھ ناشتہ کیوں نہیں کروایا۔" چائے کا سپ لیتے زینب مزے سے بولی تھی۔

"کیا مطلب وہ جاگ رہی ہیں۔۔؟"

"ہاں وہ تو نو سٹڑھے نو بچے اٹھنے کی عادی

"امی کو پتا چل گیا نا کہ میں اکیلے اکیلے تمہارے ساتھ بیٹھی ناشتا کر رہی ہوں بڑا غصہ کریں گی کہ ان کی بہو کو ان کے ساتھ ناشتہ کیوں نہیں کروایا۔" چائے کا سپ لیتے زینب مزے سے بولی تھی۔

"کیا مطلب وہ جاگ رہی ہیں۔۔؟"

"ہاں وہ تو نو ساڑھے نو بجے اٹھنے کی عادی

"کیا مطلب وہ جاگ رہی ہیں۔۔؟"

"ہاں وہ تو نو ساڑھے نو بجے اٹھنے کی عادی ہیں۔۔ بلڈ پریشر کی دوائیں کھانی ہوتی ہیں اس لیے تب ہی ناشتہ کر لیتی ہیں۔۔ ابھی تو کمرے میں ریسٹ کر رہی ہیں۔۔" وہ نوالہ چباتی سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔ جب اسے ایک بار پھر زینب کی نگاہیں خود پر محسوس ہوئیں تھیں۔ اس نے چونک کر اسکی

سوں ہوں میں۔ اس کے چونک سرائی
جانب دیکھا۔

"بھاجن کیسے لگے تمہیں۔۔؟" اس کے معنی خیز
سوال پر وہ نوالہ چبانا بھول گئی تھی۔ ذہن
کے پردے پر گزشتہ شب کے منظر لہرانے
لگے۔

جاری ہے

تیری رہنمائی

قسط 19

اسے ایک بار پھر زینب کی نگاہیں
خود پر محسوس ہوئیں تھیں۔ اس نے
چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

چونکہ راسی جانب دیکھا۔

"بھاجن کیسے لگے تمہیں۔۔؟" اس کے
معنی خیز سوال پر وہ نوالہ چبانا بھول
گئی تھی۔ ذہن کے پردے پر گزشتہ
شب کے منظر لہرانے لگے۔ کیا
جواب دیتی وہ اس کے سوال کا۔۔؟
اسے تو خود کبھی سمجھ نہ آیا تھا وہ
شخص کا کہتی کہ جس کا اس نے زت

نئی سی۔ ذہن کے پردے پر لڑشتہ

شب کے منظر لہرانے لگے۔ کیا

جواب دیتی وہ اس کے سوال کا۔۔۔؟

اسے تو خود کبھی سمجھ نہ آیا تھا وہ

شخص۔ کیا کہتی کہ جیسا اس نے تصور

کیا تھا اتنا ہی سرد ہے وہ۔۔ جیسا اس

نے گمان کیا تھا اتنا ہی غیر

جذباتی۔۔ اس شخص نے ان چند

کیا تھا اتنا ہی سرد ہے وہ۔۔ جیسا اس
نے گمان کیا تھا اتنا ہی غیر
جذباتی۔۔ اس شخص نے ان چند
جملوں کے بعد کل رات کوئی طنز کا
تیر نہیں مارا تھا۔ مگر اسے سراہا بھی
نہ تھا۔ صرف ایک بار اسکے حسن کا
اعتراف کیا۔ صرف ایک بار۔۔!! کیا

یہ میں مارا تھا۔ رات کے سر پہ اس
نہ تھا۔ صرف ایک بار اسکے حسن کا
اعتراف کیا۔ صرف ایک بار۔!! کیا
ایسا ہوتا ہے نئی دلہن کے ساتھ۔؟
اس جیسے حسن کی مالک لڑکی کیا پہلی
رات تو ہر لڑکی کا حق ہوتا ہے
چاہے وہ جیسی بھی ہو اسکی صورت
سے لے کر سیرت تک کی تعریف
کے لیے کیا کرتا ہے۔

ایسا ہونا ہے جس کو حق سے سناٹا ہے۔۔۔
اس جیسے حسن کی مالک لڑکی کیا پہلی
رات تو ہر لڑکی کا حق ہوتا ہے
چاہے وہ جیسی بھی ہو اسکی صورت
سے لے کر سیرت تک کی تعریف
کی جائے۔۔۔ اسے چاہے جانے پر
مغرور کیا جائے۔۔۔ اسکا بھی حق تھا
مگر اسکے حصے میں ایک ایسا شخص آیا
تو اس کے لیے یہ سب باتیں بے وقعت

سرور کیا جائے۔۔۔ اسے میں سنا تھا
مگر اسکے حصے میں ایک ایسا شخص آیا
تھا جو بیوی کو سراہنا جانتا ہی نہ تھا۔
مگر شاید وہ زبان سے کہنے والا شخص
ہو ہی نہ۔۔۔! اسکے بیوقوف دل نے
اس ستم گر کے حق میں دلیل دی
تھی۔ اور اگر ایسا تھا کہ وہ اپنے لمس
کی زبان اسے سمجھانا یا پڑھانا چاہ رہا

س۔ اور اسے ایسا تھا کہ وہ اپنے

کی زبان اسے سمجھانا یا پڑھانا چاہ رہا
تھا۔ تو ایسی شدت پسند زبان سے وہ
بلکل بے بہرہ تھی۔

"اچھے لگے۔" اس نے یہ لفظ
بمشکل ادا کیے تھے۔ اور چہرے پر نا
چاہتے ہوئے بھی گلال بکھر آیا۔

چاہے ہوئے جی ملاں بھر آیا۔

"انہیں تم کیسی لگیں۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔ یہ آپ ان سے پوچھیے
گا۔۔"

"تمہیں پتہ ہے۔۔" وہ رازدارانہ انداز
میں کہتی قریب ہوئی تھی۔ اس نے

"پتا نہیں۔۔۔ یہ آپ ان سے پوچھیے
گا۔۔"

"تمہیں پتہ ہے۔۔" وہ رازدارانہ انداز
میں کہتی قریب ہوئی تھی۔ اس نے
سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی۔ "پہلے وعدہ
کرو بھاجن کو نہیں بتاؤ گی۔۔"

"ایسی کمالات سے بھابھی۔۔؟" اس کے

کرو بھاجن کو نہیں بتاؤ گی۔۔"

"ایسی کیا بات ہے بھابھی۔۔؟" اس کے
چہرے پر الجھن ابھر آئی تھی۔

"پہلے یہ بتاؤ منہ دکھائی کیسی
لگی۔۔؟" اس نے بے چینی سے پہلو
بدلا۔ وہ دیکھنے دیتا تو بتاتی نا کہ کیسی

"پہلے یہ بتاؤ منہ دکھائی دیتی

لگی۔۔؟" اس نے بے چینی سے پہلو

بدلا۔ وہ دیکھنے دیتا تو بتاتی نا کہ کیسی

لگی۔ اس شخص نے پہنانا تو دور کی

بات اسے منہ دکھائی دیکھنے تک نہیں

دی تھی کہ تھی کیا۔ یہ الگ قلق تھا

جو اسکے دل کو لاحق تھا۔ جسے منہ

دکھائی تو نہیں منہ پر مارنا ضرور کہا

کے

بات اسے منہ دکھائی دیکھنے تک نہیں
دی تھی کہ تھی کیا۔ یہ الگ قلق تھا
جو اسکے دل کو لاحق تھا۔ جسے منہ
دکھائی تو نہیں منہ پر مارنا ضرور کہا
جاسکتا تھا۔

"اچ۔۔ اچھی تھی۔۔" زینب ایکسائیٹڈ
ہوتی کچھ اور اسکی جانب کھسکی۔

"نہیں پتہ ہے بھا۔۔۔" جب
زینب کی نظر کچن میں داخل ہوئیں
آسیہ بیگم پر پڑی۔ اور اس کی بات
وہیں ادھوری رہ گئی تھی۔

"ارے بیٹا اٹھ گئیں آپ۔۔ نہیں
نہیں بیٹھو۔۔" اسے اٹھتا دیکھ قریب
آئیں ماتھا چوم گئیں۔ "خوش رہو۔۔"

کاتھ مین کے مٹے کے ذریعہ

"ارے بیٹا اھ میں آپ۔۔ میں
نہیں بیٹھو۔۔" اسے اٹھتا دیکھ قریب
آتیں ماتھا چوم گئیں۔ "خوش رہو۔۔
اور یہ کیا تم میری بیٹی کو یہ ذرا سا
ناشتہ کروا رہی ہو۔۔"

"یہ آپکی بیٹی تو خود چائے بنانے چلی
آئی تھی۔۔ میں میڈیسن دے رہی
ہوں۔۔" لانا نے جیسے کھ کھاتی

ایں ماہا پوم یں۔ سوں رہو۔۔
اور یہ کیا تم میری بیٹی کو یہ ذرا سا
ناشتہ کروا رہی ہو۔۔"

"یہ آپکی بیٹی تو خود چائے بنانے چلی
آئی تھی۔۔ میں میڈیسن دے رہی
ہوں۔۔ لے لینا۔۔" زینب چیر کھسکاتی
اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیست سڑاب ہو رہی ہے کیا۔۔۔

"نہیں آنٹی بس ہلکا سا ٹیمپرچر
ہے۔۔ بھابھی تو بس یونہی۔۔" شرمندہ
ہوتی مدھم آواز میں بولی۔

"یہ آنٹی کیا ہوتا ہے بیٹا۔ امی
کہو۔۔" نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ
پھیرتیں برابر میں ہی بیٹھ گئیں۔ وہ

"یہ آئی کیا ہوتا ہے بیٹا۔ امی
کہو۔۔" نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ
پھیرتیں برابر میں ہی بیٹھ گئیں۔ وہ
چائے کے چھوٹے چھوٹے سپ
بھرنے لگی تھی۔

"یہ لو دوائی لو فوراً۔ اور گھر سے
مارہ وغیرہ کی کال آرہی ہے بس

"یہ لو دوائی لو فوراً۔ اور گھر سے
ماڑہ وغیرہ کی کال آرہی ہے بس
ایک گھنٹے میں پہنچنے والے ہیں وہ
لوگ۔۔" اسے دوائی دے کر کال
ریسو کرتی باہر نکل گئی تھی۔ "ناشتہ
کر لو اسکے بعد تیار ہو جانا۔ ابراہیم
سورہے ہیں۔۔؟"

"جی وہ تو سو رہے ہیں۔۔" اسی پل
ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس
بکھرے بال اور خوابیدہ آنکھیں لیے
ابراہیم کچن میں ہی چلا آیا۔

"تم یہاں ہو۔۔" دونوں نے سر پر
کھڑے ابراہیم کو دیکھا تھا۔ اور وہ
چائے کا کپ رکھتی سیدھی ہو گئی۔

"بچی بھولی تھی۔۔ اور اوپر سے بخار
بھی ہو رہا تھا۔۔ تم تو سو رہے تھے
اسے خود ہی نیچے آنا پڑا۔۔" ابراہیم
کی نگاہیں اسکے چہرے سے ہوتیں
مہندی سے سجے دودھیا ہاتھوں تک
گئیں تھیں۔

"تو آپکی بچی کو مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔"

"تو آپلی بچی کو مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔
الہام تو ہونے سے رہا مجھے۔۔" اس کے
جواب پر وہ لب کاٹنے لگی جبکہ آسیہ
بیگم نے بیٹے کو گھورا تھا۔

"احساس بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔
تمہیں خود فکر ہونی چاہیے۔۔ اٹھو بیٹا
جا کر تیار ہو میں زینب کو بھجوا رہی

جائز تیار ہو میں رینب کو مہوار رہی
ہوں۔۔"

"کس بات کی تیاری۔۔؟" اسے
فرمانبرداری سے اٹھتا دیکھ اس نے
فوراً ماں سے پوچھا۔

"ناشتہ لے کر آرہے ہیں تمہاری
سسرال والے اس بات کی

"آپ لوگ کب تک ان فرسودہ
رسموں کو آگے بڑھاتے رہیں
گے۔۔؟" عبیر کا آدھے سے زیادہ

چائے سے بھرا کپ اٹھاتا سپ
بھرنے لگا۔ جبکہ وہ کچن سے نکل چکی
تھی۔ ابراہیم نے نوٹس کیا تھا کچن
میں داخل ہونے کے بعد اس نے
ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی اس پر۔

۷۔ ابراہیم کے دوسرے بیٹے جاکوب
میں داخل ہونے کے بعد اس نے
ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی اس پر۔

"اس میں فرسودہ کیا ہے۔۔ یہی تو
ملنے ملانے کے بہانے ہوتے ہیں۔۔
اور جاؤ تم بھی فریش ہو جاؤ۔۔" ان
کے کہنے پر چائے کا آخری گھونٹ
بھرتا ماہر نکل گیا۔ اسکے قدم

لے لہنے پر چائے کا احرى ہونٹ

بھرتا باہر نکل گیا۔ اسکے قدم

سیڑھیوں کی سمت تھے۔ اسکی آنکھ

بارہ بجے کے قریب کھلی تھی اور

اپنے برابر میں موجود جگہ خالی دیکھ

واشروم سے عبیر کے نکلنے کا انتظار

کیا تھا۔ مگر مکمل خاموشی پر الجھتا

سیدھا نیچے چلا آیا تھا۔ جہاں کچن سے

بارہ بجے کے قریب سی سی اور
اپنے برابر میں موجود جگہ خالی دیکھ
واشروم سے عبیر کے نکلنے کا انتظار
کیا تھا۔ مگر مکمل خاموشی پر الجھتا
سیدھا نیچے چلا آیا تھا۔ جہاں کچن سے
باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ کمرے
میں داخل ہوا تو زینب اسے کبڈ کے
پاس لیے کھڑی کپڑے منتخب

سیدھا نیچے چلا آیا تھا۔ جہاں کچن سے
باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ کمرے
میں داخل ہوا تو زینب اسے کبڈ کے
پاس لیے کھڑی کپڑے منتخب
کروا رہی تھی۔

"بھاجن آپکے کپڑے نکال دیے
ہیں۔۔" زینب کے مخاطب کرنے پر

"بھاجن آپکے کپڑے نکال دیے
ہیں۔۔" زینب کے مخاطب کرنے پر
اسکی پشت سے نظر پھیرتا واشروم کی
جانب بڑھ گیا۔ مگر دروازہ زوردار
آواز میں بند کرنا نہ بھولا تھا۔ دونوں
نے چونک کر دروازے کی سمت
دیکھا۔

"انہیں کیا ہوا۔۔؟" عبیر نے کندھے
اچکا دیے۔ اسے خود نہیں پتہ تھی
اس شخص کا موڈ کس وقت کیسا ہوتا
تھا۔

"آؤ تم میرے اور ارہا کے روم میں
ریڈی ہو جاؤ۔۔ بھاجن تو پتا نہیں کتنی
دیر میں نکلیں گے۔۔" اس کے

"آؤ تم میرے اور ارہا کے روم میں
ریڈی ہو جاؤ۔۔ بھاجن تو پتا نہیں کتنی
دیر میں نکلیں گے۔۔" اس کے
مشورے پر وہ فوراً سر ہلا گئی تھی۔
حالانکہ دوسروں کا واشروم یوز کرنا
اسے قطعاً پسند نہ تھا۔ لیکن فلحال اس
کمرے سے بھاگنے کے لیے وہ کچھ
بھی کر سکتی تھی۔

اسے قطعاً پسند نہ تھا۔ لیکن فلحال اس
کمرے سے بھاگنے کے لیے وہ کچھ
بھی کر سکتی تھی۔

سفید کرتا شلوار میں ملبوس کرتے کی
سلیوز فولڈ کرتا نیچے آیا تو ڈرائنگ

سفید کرتا شلوار میں ملبوس کرتے لی
سلیوز فولڈ کرتا نیچے آیا تو ڈرائنگ
روم سے باتوں کی آوازیں آرہی
تھیں۔ باتھ لے کر باہر نکلا تو کمرہ
خالی تھا وہ کپڑے تبدیل کر رہا تھا۔
کہ اسکے ایک کولیگ کی کال آگئی
تھی۔ جس میں اسے خاصا وقت لگ
گیا تھا۔

"اسلام وعلیکم۔۔" اس نے ڈرائنگ
روم میں داخل ہوتے فرشی سلام کیا
تھا۔ زوہیب اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا
ہوا۔ ماثرہ ماہم لائبہ اور سمیرا صاحبہ
اسکے ساتھ ہی ناشتہ لے کر آئیں
تھیں۔ وہ سمیرا صاحبہ سے ملتا
زوہیب کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ جب
اسکی نگاہ سیدھی ماثرہ اور ارہا کے

اسکی نگاہ سیدھی مارہ اور ارہا کے
درمیان بیٹھی سرخ کاٹن نیٹ کے
ہلکے پھلکے کام کی شرٹ اور ٹراؤز
میں ملبوس۔ لبوں پر پنک شیڈ لگائے
اور نم بالوں میں ڈھیلا سا کبچر لگائی
عبیر پر پڑی تھی۔ اسکی نگاہ بھی اسی
پل اس کی جانب اٹھی تھی۔ مگر اگلے
ایک لمحوں میں سنبھلتی ہوئی وہ سر تھک کر

ہے چہ نام کی سرت اور اور
میں ملبوس۔ لبوں پر پنک شیڈ لگائے
اور نم بالوں میں ڈھیلا سا کچر لگائی
عبیر پر پڑی تھی۔ اسکی نگاہ بھی اسی
پل اس کی جانب اٹھی تھی۔ مگر اگلے
ہی پل سنبھلتی دوپٹہ درست کر کے
مارہ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ کافی دیر
وہ لوگ باتوں میں مصروف رہے
تہا سگ

رہیں تھیں۔ ارہا اور زینب نے وہیں
سب کا ناشتا لگوا دیا تھا۔ مگر عبیر نے
سوائے جوس کے کسی چیز کو ہاتھ نہ
لگایا تھا۔ اسے اس وقت صرف گھر
جانے کی جلدی تھی۔

"چلیں آسیہ آپا اب اجازت دیں۔۔
زینب آپ بھی چل رہیں ہیں نا۔۔"

"چلیں آئیہ آپا اب اجازت دیں۔۔"

زینب آپ بھی چل رہیں ہیں نا۔۔"

"جی آئی۔۔"

"حفصہ آپا نے خاص طور پر کہا ہے

کہ زینب کو ضرور لے کر آنا۔۔"

"یہ آئی سے زیادہ اسید بھائی کے دل

"حفصہ آپا نے خاص طور پر کہا ہے
کہ زینب کو ضرور لے کر آنا۔"

"یہ آنی سے زیادہ اسید بھائی کے دل
کی آواز ہے بھابھی۔" مارہ کے
چہک کر کہنے پر زینب جھینپ گئی۔
اس سارے ماحول کے درمیان
ابراہیم کی سنجیدہ نگاہیں اپنی بیگم پر

اس صبا کے ماحول سے درمیان

ابراہیم کی سنجیدہ نگاہیں اپنی بیگم پر
تھیں۔ جو اربا سے کچھ کہتی اٹھ کھڑی
ہوئی تھی۔ "میں اپنا بیگ لے کر آتی
ہوں۔۔" سمیرا صاحبہ سے کہتی باہر
نکل گئی۔ زینب نے اسکا ایک بیگ
تیار کیا تھا۔ جس میں واپس آنے
کے لیے ایک فارمل سوٹ اور کچھ
بے وقت کے لباس

کے لیے ایک فارمل سوٹ اور کچھ
سامان تھا۔ بیڈ کے پاس رکھا بیگ
اٹھاتی تیزی پلٹ رہی تھی۔ کہ کسی
سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

"اففف۔۔ اللہ۔۔" بیگ زمین بوس
ہو چکا تھا۔ ماتھا پکڑتے سامنے کھڑے
ابراہیم کو دیکھا۔ جو انتہائی سنجیدگی

سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

"اففف۔۔ اللہ۔۔" بیگ زمین بوس
ہو چکا تھا۔ ماتھا پکڑتے سامنے کھڑے
ابراہیم کو دیکھا۔ جو انتہائی سنجیدگی
سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ تکلیف
بھولتی ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔

بھولتی ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"بہت جلدی ہے جانے کی۔۔ میری
اجازت کی ضرورت بھی نہیں۔۔ بس
رسیاں تڑوا کر بھاگنا ہے۔۔" اس کے
خفگی بھرے انداز پر عبیر کے قدم
زمین میں جم گئے۔ وہ ساکت ہوتی
اسے دیکھنے لگی۔ کیا مقصد تھا اس

اجازت کہاں سے آگئی تھی۔ اسے
اپنی جانب بڑھتا دیکھ بھی وہ نہیں
ہلی تھی۔

"کل ہی تو اسی گھر سے آئی ہو پھر
جانا ضروری ہے۔۔؟" ہاتھ بڑھاتا
اسکے بال کیچر سے آزاد کر گیا۔ عبیر
نے اسکے عقب میں ایک نگاہ ادھ

"کل ہی تو اسی کھر سے آئی ہو پھر

جانا ضروری ہے۔۔؟" ہاتھ بڑھاتا

اسکے بال کبچر سے آزاد کر گیا۔ عبیر

نے اسکے عقب میں ایک نگاہ ادھ

کھلے دروازے کی جانب ڈالی۔ اور کسی

کے آجانے کی شدت سے دعا کی

تھی۔

"دیر ہو رہی ہے بچے سب ویٹ
کر رہے۔۔" اسکے کرتے کی پیٹرن کو
گھورتی مدھم مگر سپاٹ لہجے میں
بولی۔ لہجے میں جھجک یا حیا مفقود
تھی۔ ابراہیم نے ہاتھ بڑھاتے اسے
بالوں سے تھام کر قریب کیا تھا۔
اس نے چونک کر اسکے چہرے کی
جانب دیکھا۔ ان آنکھوں کا خمار اسے

تھی۔ ابراہیم نے ہاتھ بڑھاتے اسے
بالوں سے تھام کر قریب کیا تھا۔
اس نے چونک کر اسکے چہرے کی
جانب دیکھا۔ ان آنکھوں کا خمار اسے
اگلے ہی پل نگاہوں کا زاویہ بدلنے
پر مجبور کر گیا۔

"زینب کو لے جانے دو انہیں۔۔"

جانب دیکھا۔ ان آنکھوں کا خمار اسے
اگلے ہی پل نگاہوں کا زاویہ بدلنے
پر مجبور کر گیا۔

"زینب کو لے جانے دو انہیں۔۔
وہاں کونسا کوئی منتظر ہے تمہارا۔۔ جو
اس کمرے کو ویران کر کے جا رہی
ہو۔۔؟" عبیر نے جبرے بھینچتے

"زینب لو لے جانے دو! نہیں۔۔۔
وہاں کونسا کوئی منتظر ہے تمہارا۔۔۔ جو
اس کمرے کو ویران کر کے جا رہی
ہو۔۔۔؟" عبیر نے جبرے بھینچتے
نگاہیں پھیر لیں۔ وہ اس وقت کچھ
سخت نہیں کہنا چاہتی تھی۔ مگر یہ
شخص مسلسل اسکا ضبط آزماء رہا تھا۔
اسکا حصار تنگ ہوتا دیکھ عبیر نے

"زینب لو لے جانے دو! نہیں۔۔۔
وہاں کونسا کوئی منتظر ہے تمہارا۔۔۔ جو
اس کمرے کو ویران کر کے جا رہی
ہو۔۔۔؟" عبیر نے جبرے بھینچتے
نگاہیں پھیر لیں۔ وہ اس وقت کچھ
سخت نہیں کہنا چاہتی تھی۔ مگر یہ
شخص مسلسل اسکا ضبط آزماء رہا تھا۔
اسکا حصار تنگ ہوتا دیکھ عبیر نے

نگاہیں پھیر لیں۔ وہ اس وقت کچھ
سخت نہیں کہنا چاہتی تھی۔ مگر یہ
شخص مسلسل اسکا ضبط آزماء رہا تھا۔
اسکا حصار تنگ ہوتا دیکھ عبیر نے
دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ دیے۔

"چھوڑیں مجھے۔۔" آنکھوں میں غصے
سے چنگاریاں بھرنے لگیں تھیں۔ مگر

اسکا حصار تنگ ہوتا دیکھ عبیر نے
دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ دیے۔

"چھوڑیں مجھے۔" آنکھوں میں غصے
سے چنگاریاں بھرنے لگیں تھیں۔ مگر
زبان اور لہجے پر قابو رکھا تھا۔ ابراہیم
اسکے چہرے پر چھائی ناگواری
نظر انداز کرتا جھک کر فاصلے سمیٹ

نظر انداز کرتا جھک کر فاصلے سمیٹ گیا۔ جبکہ وہ کسی بے جان مورت کی طرح ہو گئی تھی۔ جس پر نہ اسکا لمس کچھ اثر کرتا نہ شدتیں۔۔ مگر جب ابراہیم نے اسے خود سے علیحدہ کیا اسکے حواس مختل ہو چکے تھے۔ دور ہٹے آنکھوں سے نکلتے آنسو ہاتھ کی

دور کے یلہ سیاہے واس سے
ہو چکے تھے۔ دور ہٹتے آنکھوں سے نکلتے
آنسو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی ڈریسنگ
ٹیبل کی سمت بڑھ گئی۔ کاش اس شخص
کے دل میں اتنا زہر نہ ہوتا تو آج وہ
اس لمس پر یوں کبھی نہ روتی۔۔ ٹشو
سے بری طرح رخسار اور ہونٹ رگڑتی
بیڈ کی سمت بڑھی تھی۔ جہاں اسکا

دور ہٹا تھا

دوپٹہ پڑا تھا۔

"یہ اچھی طرح یاد رکھنا وہاں صرف
چند گھنٹوں کے لیے ملنے جا رہی ہو۔
تمہارا اصل ٹھکانہ۔۔ اصل مقام یہی کمرہ
اور گھر ہے۔۔" اس کے سر پر پہنچتا ایک
بار پھر بول گیا۔ مگر وہ اسے نہیں دیکھ
رہی تھی۔ اور سائیڈ سے ہوتی بیگ کی
جانچ کرتے ہوئے اس کی نظر ان کی جانب

بار پھر بول گیا۔ مگر وہ اسے نہیں دیکھ
رہی تھی۔ اور سائیڈ سے ہوتی بیگ کی
جانب بڑھ گئی۔ اپنا نظر انداز کیا جانا
ابراہیم کو بری طرح کھلا تھا۔

"تم سے کہہ رہا ہوں۔۔" کلائی تھامتا
اپنی جانب موڑ گیا۔ یہ تھا ایک رات
پرانا شادی شدہ جوڑا۔۔!

اپنی جانب سوڑ گیا۔ یہ تھا ایک رات
پرانا شادی شدہ جوڑا۔۔۔!

"بس کر دیں مجھے بات بات پر تنبیہ
کرنا۔۔ اور اگر روکنا چاہتے ہیں تو نیچے
سب کے سامنے جا کر انکار
کریں۔۔" سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی
خشمگین نگاہوں میں دیکھتی وہ بھی
مزید چپ نہ رہ سکی۔

کرنا۔ اور اگر روکنا چاہتے ہیں تو نیچے
سب کے سامنے جا کر انکار
کریں۔۔ "سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی
خشمگین نگاہوں میں دیکھتی وہ بھی
مزید چپ نہ رہ سکی۔

"چیلنج مت کرو۔۔ پورا اتر گیا نا۔ مسئلہ
بھی سب سے زیادہ تمہیں ہی ہونا

بھی سب سے زیادہ تمہیں ہی ہونا
ہے۔۔ "اس سے پہلے کہ ان کی لڑائی
مزید بڑھتی۔ زینب نے دروازے کے
پیچھے سے دستک دی تھی۔

"آجاؤ عبیر۔۔ ویٹ کر رہے ہیں سب
نیچے۔۔!" اس کی کھلکھلاتی آواز پر عبیر
نے اپنی کلائی اسکی گرفت سے نکالنی

"موبائل آن اور ہر وقت تمہارے
 پاس ہونا چاہیے سمجھ آئی۔۔" اسکے نئے
 حکم پر وہ محض لب بھینچ گئی تھی۔
 ابراہیم ایک آخری استحقاق بھری نگاہ
 اس پر ڈالتا فرش پر پڑا اسکا بیگ اٹھا کر
 باہر نکل گیا۔

بیر۔۔! بیر۔۔! کی گئی تھی ہر قید

سے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا تھا۔ اس نے

موندی موندی آنکھوں سے حفسہ

صاحبہ کو دیکھا۔ "اٹھو بیٹا شاہاش۔۔

سات بج رہے ہیں۔۔ ابراہیم کسی بھی

وقت آنے والے ہوں گے۔۔" اور وہ

جو واپس کمفرٹر اوڑھ کر سونے والی

تھی۔ اس نام پر اسکا ذہن یکدم بیدار

ہوا تھا اور کمفرٹر سے اٹھ بیٹھی

ی۔ اس نام پر اسکا دہان یدم بیدار
ہوا تھا۔ اور کمفرٹر ہٹاتی اٹھ بیٹھی۔

"کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔" سائیڈ ٹیبل پر
چارج پر لگا موبائل اٹھاتے ان سے
وقت پوچھا۔

"سات بج گئے ہیں۔۔" اور اسکرین پر
تین مس کالز کا جگمگاتا نوٹیفکیشن اور

تین مس کالز کا جگمگاتا نوٹیفکیشن اور
ایک میسج دیکھ وہ دھک سے رہ گئی۔
ابراہیم نے اسے تنبیہ کر کے بھیجا تھا
کہ موبائل اپنے پاس رکھے مگر دوپہر
میں وہ اتنی گہری نیند سوئی تھی کہ کسی
کی خبر ہی نہ ہو سکی تھی۔

"مارہ وغیرہ تھوڑی دیر پہلے ہی نکلی

پسند کا کسے پسند کا کسے

کی خبر ہی نہ ہو سکی تھی۔

"ماثرہ وغیرہ تھوڑی دیر پہلے ہی نکلی
ہیں انہیں کل کے ریسپشن کی کچھ
شاپنگ پوری کرنی تھی۔" ماں کی بات
غائب دماغی سے سنتے اس نے میج آپن
کیا تھا۔ 'میں آفس کے کام کے سلسلے
میں جا رہا ہوں ڈنر بھی شاید وہیں

غائب دماغی سے سنتے اس نے میسج آپن
کیا تھا۔ امیں آفس کے کام کے سلسلے
میں جارہا ہوں ڈنر بھی شاید وہیں
ہو۔۔ آنٹی سے معذرت کر لینا۔۔ اور
گیارہ بجے تک تیار رہنا۔۔ زیادہ دیر
نہیں رکوں گا اس نے میسج ٹائم دیکھا جو
ایک گھنٹے پہلے کا تھا۔ اور ہمت کرتی
اوکے لکھ کر سینڈ کرتی جلدی سے

کیا تھا۔'میں آفس کے کام کے سلسلے

میں جارہا ہوں ڈنر بھی شاید وہیں

ہو۔۔ آنٹی سے معذرت کر لینا۔ اور

گیارہ بجے تک تیار رہنا۔ زیادہ دیر

نہیں رکوں گا'اس نے میسج ٹائم دیکھا جو

ایک گھنٹے پہلے کا تھا۔ اور ہمت کرتی

اوکے لکھ کر سینڈ کرتی جلدی سے

واٹس ایپ سے باہر نکل آئی۔

ہو۔۔ اسی سے معذرت کر لینا۔۔ اور

گیارہ بجے تک تیار رہنا۔۔ زیادہ دیر
نہیں رکوں گا اس نے میسج ٹائم دیکھا جو
ایک گھنٹے پہلے کا تھا۔ اور ہمت کرتی
اوکے لکھ کر سینڈ کرتی جلدی سے
واٹس ایپ سے باہر نکل آئی۔

"میں نے زرینہ سے پریس کروا دیے

ہیں کیڑے۔۔ چلو اٹھو اب۔۔" مگر وہ

"میں نے زرینہ سے پریس کروا دیے
ہیں کپڑے۔۔ چلو اٹھو اب۔۔" مگر وہ
واپس تکیے میں سر دے گئی۔

"نہیں آرہے وہ میسج آیا ہے۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟" وہ دروازے کے پاس
جاتیں واپس مڑیں تھیں۔ "آفس کی

"نہیں آرہے وہ مسیح آیا ہے۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟" وہ دروازے کے پاس

جاتیں واپس مڑیں تھیں۔ "آفس کی

طرف سے کوئی کام آگیا کہہ رہے ہیں

معذرت کے ساتھ ڈنر پر ویٹ نہ کیا

جائے۔۔ گیارہ بجے لینے آئیں

گے۔۔" اتنا کہتی واپس کمفرٹر میں گم

جائیں واپس مڑیں تھیں۔ "آفس کی
طرف سے کوئی کام آگیا کہہ رہے ہیں
معذرت کے ساتھ ڈنر پر ویٹ نہ کیا
جائے۔۔ گیارہ بجے لینے آئیں
گے۔۔" اتنا کہتی واپس کمفرٹ میں گم
ہو گئی۔

"چلو جیسا مناسب لگے انہیں اب تو آنا

جائے۔۔ لیارہ بجے لینے امیں
گے۔۔ "اتنا کہتی واپس کمفرٹر میں گم
ہو گئی۔

"چلو جیسا مناسب لگے انہیں اب تو آنا
جانا لگا رہے گا۔۔ مگر تمہیں مزید سونے
کی ضرورت نہیں اٹھو بس۔۔۔" اسے
ہدایت کرتیں کمرے سے نکل گئیں۔
دروازہ بند ہونے کی آواز اس نے

دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے
کمفرٹر چہرے سے ہٹاتے موبائل اٹھا کر
دیکھا۔ ابراہیم کی جانب سے کوئی
رپلائے نہیں آیا تھا۔ اسکی چیٹ میں
جاکر لاسٹ سین اسٹیٹ دیکھا۔ مگر
وہاں آن لائن لکھا آرہا تھا لیکن اس
نے اسکا میسج آپن نہیں کیا تھا۔

کمفرٹر چہرے سے ہٹاتے موبائل اٹھا کر
دیکھا۔ ابراہیم کی جانب سے کوئی
رپلائے نہیں آیا تھا۔ اسکی چیٹ میں
جا کر لاسٹ سین اسٹیٹ دیکھا۔ مگر
وہاں آن لائن لکھا آرہا تھا لیکن اس
نے اسکا میسج آپن نہیں کیا تھا۔

"بھاڑ میں جائیں میری طرف

اللہ کا پھینکتا ہوا کفٹ

وہاں آن لائن لکھا آرہا تھا لیکن اس
نے اسکا میسج آپن نہیں کیا تھا۔

"بھاڑ میں جائیں میری طرف
سے۔۔" موبائل پھینکتی واپس کمفرٹر میں
گم ہو گئی۔

سے۔۔"موبائل پھینکتی واپس کمفرٹر میں
گم ہو گئی۔

رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے
جب اسکی کار 'جہانگیر ولا' کے ڈرائیو
وے پر آکر رکی تھی۔ اسکے ساس سر
ز رطبی محبت سے اسکا استقبال کرتا تھا

جب اسکی کار 'جہانگیر ولا' کے ڈرائیو
وے پر آکر رکی تھی۔ اسکے ساس سر
نے بڑی محبت سے اسکا استقبال کیا تھا۔
مگر وقت پر نہ آنے کا شکوہ بھی کر گئے
تھے۔ مرینہ صاحبہ بھی وہیں انہی کے
ساتھ بیٹھی تھیں۔ مبشرہ بھی وہیں چلی
آئی تھی۔ اسکی ایک بار بھی ابراہیم سے
بات چیت نہ ہو سکی تھی۔

آئی تھی۔ اسکی ایک بار بھی ابراہیم سے
بات چیت نہ ہو سکی تھی۔

"ہیلو میں مبشرہ۔۔ عبیر کی
کزن۔۔" جینز اور ٹاپ میں ملبوس اس
بلا کی پراعتماد لڑکی نے اسے مخاطب کیا
تھا۔ اسے کافی دیتی زینب بھی وہیں
ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

آئی تھی۔ اسکی ایک بار بھی ابراہیم سے
بات چیت نہ ہو سکی تھی۔

"ہیلو میں مبشرہ۔۔ عبیر کی
کزن۔۔" جینز اور ٹاپ میں ملبوس اس
بلا کی پراعتماد لڑکی نے اسے مخاطب کیا
تھا۔ اسے کافی دیتی زینب بھی وہیں
ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

"مل چکے مگر کبھی انٹروڈکشن نہیں ہوا
ہے نا بھابھی۔۔"

"ہاں یہ تو ہے۔۔ بھاجن آپکو پتا ہے
مبشرہ بھی سی اے کرنا چاہتی ہے۔۔"

"بہت اچھی بات ہے۔۔ آپ تو لندن
میں ہوتی ہیں۔۔ وہاں کے انسٹیٹیوٹس
جسٹس سسٹم کے لیے ہیں۔۔"

مبشرہ بھی سی اے کرنا چاہتی ہے۔۔"

"بہت اچھی بات ہے۔۔ آپ تو لندن میں ہوتی ہیں۔۔ وہاں کے انسٹیٹیوٹس سے اچھا ایکسپیریننس رہے گا۔"

"بٹ وڈ آپ سے اتنے امپریس

ہو چکے ہیں کہہ رہے ہیں

۱۱ مہرہ کے لیے علم و ہوا

میں ہولی ہیں۔۔ وہاں کے اسٹیشنوں
سے اچھا ایکسپریس مینس رہے گا۔"

"بٹ ڈیڈ آپ سے اتنے امپریس
ہو چکے ہیں کہہ رہے ہیں سے
کروں۔۔" مبشرہ کے لہجے میں نہ پہلے
والی حقارت تھی اور نہ ہی نہ پسندیدگی
شاید اسکی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کسی
کو بھی اپنا گرویدہ کر لیتا تھا۔

ہو چکے ہیں کہہ رہے یہیں سے
کروں۔۔ "مبشرہ کے لہجے میں نہ پہلے
والی حقارت تھی اور نہ ہی نہ پسندیدگی
شاید اسکی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کسی
کو بھی اپنا گرویدہ کر لیتا تھا۔

"یہ تو محبت ہے آپکے بابا کی۔۔ اگر
آپ یہاں سے کریں گی۔۔ میں گائڈ

ستاید امی حصیت ہی ایی سی لہ سی
کو بھی اپنا گرویدہ کر لیتا تھا۔

"یہ تو محبت ہے آپکے بابا کی۔۔ اگر
آپ یہاں سے کریں گی۔۔ میں گائڈ
کے لیے حاضر ہوں۔۔" اسکے ٹھہرے
ہوئے لہجے میں جواب دینے پر وہ
دونوں ماں بیٹی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ
سکیں تھیں۔ جبکہ حفصہ صاحبہ اور

آپ یہاں سے کریں گی۔۔ میں گانڈ
کے لیے حاضر ہوں۔۔ "اسکے ٹھہرے
ہوئے لہجے میں جواب دینے پر وہ
دونوں ماں بیٹی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ
سکیں تھیں۔ جبکہ حفصہ صاحبہ اور
جہانگیر صاحب مسکرا دیے تھے۔

"عبیر کہاں ہے۔۔ کافی رات ہو چکی

صاحبہ گتہ بہت

آپ یہاں سے کریں گی۔۔ میں گانڈ
کے لیے حاضر ہوں۔۔ "اسکے ٹھہرے
ہوئے لہجے میں جواب دینے پر وہ
دونوں ماں بیٹی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ
سکیں تھیں۔ جبکہ حفصہ صاحبہ اور
جہانگیر صاحب مسکرا دیے تھے۔

"عبیر کہاں ہے۔۔ کافی رات ہو چکی

صاحبہ مہر گتہ بہت

دولوں ماں بی بی متاثر ہوئے بعیر نہ رہ
سکیں تھیں۔ جبکہ حفصہ صاحبہ اور
جہانگیر صاحب مسکرا دیے تھے۔

"عبیر کہاں ہے۔۔ کافی رات ہو چکی
ہے۔۔ دراصل امی جاگتی رہتی ہیں جب
تک میں گھر نہ جاؤں۔۔" رسٹ واپس
دیکھتا وہ حفصہ صاحبہ سے بولا۔

آگئی۔۔"بھائی کے حصار میں باتیں کرتی
عبیر اندر داخل ہوئی تھی۔ اور اسے
دیکھتے ہی آہستہ سے سلام کیا۔ ابراہیم
کی نگاہیں اسکے سراپے پر الجھ کر رہ
گئیں۔ مہرون خوبصورت کڑھائی والی
لانگ شرٹ اور پلارزو میں ملبوس۔ ہم
رنگ باریک شیفون کا دوپٹہ اوڑھی
تھی۔ ہونٹوں پر سرخ رنگ کا کوئی شڈ

گئیں۔ مہرون خوبصورت کڑھائی والی
لانگ شرٹ اور پلارزو میں ملبوس۔ ہم
رنگ باریک شیفون کا دوپٹہ اوڑھی
تھی۔ ہونٹوں پر سرخ رنگ کا کوئی شیڈ
تھا جسے ٹشو کی مدد سے ہلکا کیا گیا تھا۔
اسکے لمبے سلکی بال پونی ٹیل میں
جکڑے تھے۔

گئیں۔ مہرون خوبصورت کڑھائی والی
لانگ شرٹ اور پلارزو میں ملبوس۔ ہم
رنگ باریک شیفون کا دوپٹہ اوڑھی
تھی۔ ہونٹوں پر سرخ رنگ کا کوئی شیڈ
تھا جسے ٹشو کی مدد سے ہلکا کیا گیا تھا۔
اسکے لمبے سلکی بال پونی ٹیل میں
جکڑے تھے۔

اسکے لمبے سلی بال پونی ٹیل میں
جکڑے تھے۔

"آج تو ہماری عبیر کو یہیں چھوڑ دیتے
بیٹا۔۔ وقت ہی نہیں ملا اسکے ساتھ
وقت گزارنے کا تو۔۔" مرینہ صاحبہ
نے بھتیجی کو ساتھ بیٹھاتے پیار سے
بولا۔ انہیں تو ویسے بھی وہ شروع سے
بہت پسند تھیں۔

بیٹا۔۔ وقت ہی نہیں ملا اسکے ساتھ
وقت گزارنے کا تو۔۔ "مرینہ صاحبہ
نے بھتیجی کو ساتھ بیٹھاتے پیار سے
بولا۔ انہیں تو ویسے بھی وہ شروع سے
ہی بہت عزیز تھی۔

"پھر آجائے گی مرینہ وہ تم سے
ملنے۔۔ ابھی تو یہیں ہو تم۔۔" حفصہ

بولا۔ اہیں تو ویسے بھی وہ شروع سے
ہی بہت عزیز تھی۔

"پھر آجائے گی مرینہ وہ تم سے
ملنے۔۔ ابھی تو یہیں ہو تم۔۔" حفصہ
صاحبہ نے سہولت سے داماد کی وجہ
سے کہا۔

"ہاں پھپھو اب اتنی جلدی مت جائیے

ملنے۔۔ ابھی تو یہیں ہو تم۔۔ "حفصہ
صاحبہ نے سہولت سے داماد کی وجہ
سے کہا۔

"ہاں پھپھو اب اتنی جلدی مت جائیے
گا۔۔ ایک تو ارسل بھی نہیں
آیا۔۔" اس نے بڑی معصومیت اور
سادگی سے شکوہ کیا تھا۔ سامنے بیٹھے

ہیں۔ یہ سب سب سے پہلے ہی
گا۔ ایک تو ارسل بھی نہیں
آیا۔ "اس نے بڑی معصومیت اور
سادگی سے شکوہ کیا تھا۔ سامنے بیٹھے
ابراہیم نے چونک کر اسکی سمت دیکھا
تھا اور آنکھوں میں ناگواری اترنے
لگی۔

"بس بیٹا وہ آتا۔ مگر قسمت کو ہی

منظور نہیں تھا۔ "ان کا حسرت بھرے
لہجے میں ٹھنڈی آہ بھرنا ابراہیم کے
دماغ کو گرم کرنے لگا۔ یہ آپہیں کس
سلسلے میں بھری جا رہی تھیں وہ بخوبی
سمجھتا تھا۔

"اب اجازت دیں آنٹی۔" وہ اچانک
ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

ہی اٹھ ٹھٹھا ہوا۔

"یار کچھ دیر تو اور بیٹھو۔"

"ہاں بھاجن۔۔" اسید اور زینب دونوں
نے ہی اصرار کیا تھا۔

"نہیں زینی کل ریسپشن کے انتظامات
بھی دیکھنے ہیں۔۔ پھر کبھی فرصت میں

نے ہی اصرار کیا تھا۔

"نہیں زینی کل ریسپشن کے انتظامات
بھی دیکھنے ہیں۔۔ پھر کبھی فرصت میں
بیٹھیں گے۔۔" اس نے عذر تراشتے
عبیر کی جانب دیکھا جو اب تک پھپھی
کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ اسکی سنجیدہ نظر
پر ناچار اٹھنا پڑا تھا۔ وہ سب کو خدا

پر ناچار اٹھنا پڑا تھا۔ وہ سب کو خدا
حافظ کرتے نکل گئے تھے۔ کار گھر کے
راستوں پر رواں دواں تھی۔ دونوں میں
سے کسی نے بھی اس خاموشی کو
ٹوڑنے کی کوشش نہ کی تھی۔ اسکی تیز
ڈرائیونگ کے سبب آدھے گھنٹے کے
اندر وہ لوگ اپنی گلی میں تھے۔ مگر
ابراہیم کا ضبط اس وقت ٹوٹا جب گھر
کے آگے کسی نے کھڑکے پر ہاتھ رکھا۔

اندرو وہ ٹوک اپنی سی میں تھے۔ مگر
ابراہیم کا ضبط اس وقت ٹوٹا جب گھر
کے آگے کسی اور کی کار پارک دیکھی۔

"ڈیم اٹ۔۔" اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتا
ایک جھٹکے سے باہر نکل گیا۔ عبیر
کے لیے اس کا غصہ نیا نہ تھا مگر آج
تک کسی پر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ فق
چہرہ لیے اسے دو تین گھر آگے اک

"ڈیم اٹ۔۔" اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتا
ایک جھٹکے سے باہر نکل گیا۔ عبیر
کے لیے اس کا غصہ نیا نہ تھا مگر آج
تک کسی پر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ فق
چہرہ لیے اسے دو تین گھر آگے ایک
گھر کی بیل بجاتے دیکھ رہی تھی۔ ونڈو
جلدی سے نیچے کی کیونکہ گھر کا دروازہ
کھل چکا تھا۔ اور کچھ لڑکے باہر آ رہے

جلدی سے نیچے کی کیونکہ کھر کا دروازہ
کھل چکا تھا۔ اور کچھ لڑکے باہر آرہے
تھے۔ ابراہیم دور سے ہی اسے ان سب
میں سب سے طاقتور نظر آرہا تھا مگر وہ
تعداد میں تو زیادہ تھے نا۔! وہ گھبراتی
کار سے باہر نکل آئی۔ ابراہیم مسلسل
انہیں سنا رہا تھا۔ اور وہ سر ہلاتے اسی
جانب بڑھنے لگے۔ عبیر وہیں دروازہ

انہیں سنا رہا تھا۔ اور وہ سر ہلاتے اسی
جانب بڑھنے لگے۔ عبیر وہیں دروازہ
پکڑی کھڑی رہی۔ مگر ابراہیم سے نظر
ملتے ہی اسکا مانو خون ہی سلب ہو گیا۔
اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں اسکا غصے
سے تنا چہرہ وہ واضح دیکھ سکتی تھی۔
ابراہیم لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے پاس
چلا آیا۔

ہے۔۔؟"

"وہ۔۔ وہ آپ۔۔ وہاں لڑائی۔۔"

"بیٹھو واپس۔۔" مزید کچھ کہنے سے باز

رکھتا سرد لہجے میں ٹوک گیا۔ کار میں

بیٹھتے لڑکے کی نگاہیں وہ عبیر پر بخوبی

محسوس کر گیا تھا۔ جس سے اسکا پارہ

منہ چٹھا تھا حاکم عسے خفت سے

رکھتا سرد لہجے میں ٹوک گیا۔ کار میں
بیٹھتے لڑکے کی نگاہیں وہ عبیر پر بخوبی
محسوس کر گیا تھا۔ جس سے اسکا پارہ
مزید چڑھا تھا۔ جبکہ عبیر خفت سے
سرخ پڑتی واپس کار میں بند ہو چکی
تھی۔ لڑکے کے کار دروازے کے آگے
سے ہٹاتے ہی اس نے گھر کا بڑا گیٹ
وا کیا تھا۔ اور واپس کار میں آکر بیٹھتے

سے ہمارے ہی اس کے ہر کا برا بیٹ
وا کیا تھا۔ اور واپس کار میں آکر بیٹھتے
ایک اچھتی نگاہ ونڈو سے باہر دیکھتی
عبیر پر ڈال کر کار گھر کے اندر لا کر
پارک کر گیا۔ وہ بغیر اسکی جانب دیکھے
کار سے نکلتی گھر کے اندر کی سمت
بڑھ گئی۔ ابراہیم نے کار سے نکلتے اسکی
دور جاتی پشت دیکھی تھی۔ اور گھر کا
گٹھن کے تالان کی جانب بڑھ گیا

بڑھ گئی۔ ابراہیم نے کار سے لپٹے اسی
دور جاتی پشت دیکھی تھی۔ اور گھر کا
گیٹ بند کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔
لاؤنج میں آیا تو عبیر آسیہ بیگم کے
پاس بیٹھی تھی۔

"آپ کیوں جاگ رہی ہیں اب
تک۔۔؟"

تک۔۔؟"

"بس سونے جا رہی ہوں۔۔ جاؤ بیٹا تم
بھی آرام کرو۔۔ صبح ویسے بھی یہ بہت
کام ہیں۔۔" اسکا چہرہ پیار سے کھپکتیں
اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"ارہا سو گئی۔۔؟"

"ابھی کچھ پہلے ہی اوپر گئی تھی میرا
خیال ہے ڈرپوک جاگ رہی
ہوگی۔۔" انہوں نے ہنستے ہوئے
بتایا۔ "تو آپ نے اکیلے کیوں جانے دیا
اوپر۔۔ اپنے ساتھ سلا لیتیں۔۔"

"وہ سنے تب نا۔۔" ہاتھ جھاڑتیں
کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔ عبیر اپنی

بتایا۔ "لو اپ لے ایسے لیوں جالے دیا
اوپر۔ اپنے ساتھ سلا لیتیں۔۔"

"وہ سنے تب نا۔۔" ہاتھ جھاڑتیں
کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔ عبیر اپنی
جگہ سے اٹھتی بغیر اسکی جانب دیکھے
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گئی تھی۔ جبکہ
ابراہیم گھر کی ایکسٹرا لائٹس آف کرتا
اسکے پیچھے ہی آ رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ

ابراہیم گھر کی ایکسٹرا لائنس آف کرتا
اسکے پیچھے ہی آرہا تھا۔ کمرے کا دروازہ
کھولتی بیگ اور دوپٹہ بیڈ پر ڈال کر
سیدھی ڈریسنگ کے پاس آگئی۔ ایک نظر
اپنے عکس پر ڈالی سب کچھ مکمل تھا
سوائے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں
کے۔ بریسلٹ اتار کر پھینکتے ڈریسنگ
سے ہی کمرے کے کھلتے دروازے کو

سیدھی ڈریسنگ کے پاس آئی۔ ایک نظر
اپنے عکس پر ڈالی سب کچھ مکمل تھا
سوائے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں
کے۔ بریسلٹ اتار کر پھینکتے ڈریسنگ
سے ہی کمرے کے کھلتے دروازے کو
دیکھا جہاں سے وہ داخل ہو رہا تھا۔

ایئرنگ کانوں سے نوچتی کبڈ کی جانب
بڑھ گئی۔ اپنے لیے نائٹ سوٹ نکال کر

اٹھتی ہے۔ ایک

کے۔ بریسلیٹ اتار کر پھیلتے ڈریسنگ
سے ہی کمرے کے کھلتے دروازے کو
دیکھا جہاں سے وہ داخل ہو رہا تھا۔
ایئرنگ کانوں سے نوچتی کبڈ کی جانب
بڑھ گئی۔ اپنے لیے نائٹ سوٹ نکال کر
پلیٹی تو وہ بالکل سر پر کھڑا تھا۔ وہ یکدم
پیچھے ہوتی دروازے سے جا لگی۔

"کچھ کہنا ہے؟"

بیچے ہوں دروازے سے جاؤ۔

"کچھ کہنا ہے۔۔؟"

"ہٹیں سامنے سے۔۔"

"جو کہنا ہو سامنے کہا کرو۔۔ میں سیدھا
بندا ہوں۔۔ جو بھی کہتا ہوں منہ پر کہتا
ہوں۔۔" عبیر نے جلتی نگاہیں اس پر

تھا۔ اسکی کلائی تھامتا واپس کبڈ سے لگا گیا۔

"صبر کر لو تو اولین لوگوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔ تم تو کفرانِ نعمت کرتی ہو۔"

"نعمت۔۔!" وہ ہنسی تھی۔ "مجھے تو زحمت ہی ہوئی ہے۔ ایک راستہ آ

نہ ہو جاؤ۔۔ تم تو کفرانِ نعمت کرتی
ہو۔۔"

"نعمت۔۔!" وہ ہنسی تھی۔ "مجھے تو
زحمت ہی ہوئی ہے۔۔ ایک راستہ آپ
کے ساتھ طے کرنا مشکل ترین
ہو گیا۔۔" ابراہیم نے بغور اسکی آنکھوں
میں دیکھا تھا۔ اور ایک ہاتھ کبڈ پر ٹکا

زحمت ہی ہوئی ہے۔۔ ایک راستہ آپ
کے ساتھ طے کرنا مشکل ترین
ہو گیا۔۔ "ابراہیم نے بغور اسکی آنکھوں
میں دیکھا تھا۔ اور ایک ہاتھ کبڈ پر ٹکا
گیا۔

"سفر ساتھ چلنے والا بھی سہل بنا سکتا
ہے۔۔"

ہے۔۔"

"ہونہہ۔۔ وہی تو نہیں کر سکتے

آپ۔۔!!"

"تو تم کوشش کر لو۔۔!!"

"میں نے نہیں کہا تھا آپکے نیبر کو گھر

کے آگے کار پارک کرنے کو۔۔"

ہم س میں میں۔۔۔ وہ اے دن

چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے
گا۔۔"

"ہاں بس ایک آپکی ہی تو اجارہ داری
چل رہی ہے۔۔"

"بلکل۔۔ تم پر اگر کسی کی چلے گی تو وہ
صرف میں ہوں۔۔" انتہائی نرمی سے

کے منہ سے گئے

چل رہی ہے۔۔"

"بالکل۔۔ تم پر اگر کسی کی چلے گی تو وہ

صرف میں ہوں۔۔" انتہائی نرمی سے

اسکی ہنس جیسی گردن اپنے شکنجے میں

لے لی۔ "کالز کیوں ریسو نہیں کیں

میری۔۔"

"موت واقع ہو گئی تھی

لے لی۔ "کالز کیوں ریسو نہیں لیں
میری۔۔"

"موت واقع ہو گئی تھی
مجھے۔۔!!" ابراہیم کی آنکھوں میں ایک
عجیب سا تاثر ابھرا تھا۔

"بکواس نہیں جواب مانگا ہے۔۔!"

"بلواس نہیں جواب مانگا ہے۔۔!"

"سو رہی تھی میں۔۔" اسکی سرخ
ڈوروں بھریں آنکھوں سے نگاہیں ہٹاتی
اس بار سپاٹ لہجے میں بولی۔

"ہاں میں نے نیندیں جو پوری ہونے
نہیں دیں۔۔" جھکتا اسکی گردن پر لمس
چھوڑ گیا۔ عبیر کے وجود پر پھر وہی

نہیں دیں۔۔" جھکتا اسکی گردن پر لمس
چھوڑ گیا۔ عبیر کے وجود پر پھر وہی
برف گرنے لگی۔ چند لمحے بعد اس نے
ابراہیم کو پرے دھکیلا تھا۔ مگر وہ ایک
انچ بھی نہ ہلا۔

"تمہاری پھپی کی آنکھوں میں موجود
حسرت دیکھ کر اندازہ ہوا کتنی شدت

سرت دیکھ کر امداد دے دیا۔ اس وقت

سے وہ تمہیں اپنی بہو بنانا چاہتی
تھیں۔۔۔ بلکل ویسے ہی جیسے تم اس
رشتے سے بھاگنے میں لگیں
تھیں۔۔۔ "آنکھوں میں سرخی لیے سرد
لہجے میں کہتا اسے شک کر گیا تھا۔ اس
شخص نے سارے الزام اس پر ڈال
دیتے تھے۔ اور اب اس طرح اسے دیکھ
رہا تھا کہ دیکھو جو میں نے جانا تھا

رے سے بھالے میں میں
تھیں۔۔" آنکھوں میں سرخی لیے سرد
لہجے میں کہتا اسے شک کر گیا تھا۔ اس
شخص نے سارے الزام اس پر ڈال
دیتے تھے۔ اور اب اس طرح اسے دیکھ
رہا تھا۔ کہ دیکھو جو میں نے چاہا تھا
حاصل کر لیا۔

تیری رہگزر

قسط 20

آج ان کا ولیمہ تھا۔ جسے بینکوائٹ میں منعقد کیا گیا تھا۔ رات کے دس بج رہے تھے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ اسکے گھر والے بھی آگئے تھے۔ اس وقت

معاذی اللہ وہاں نہ ہوا کہ رات کے تصور

آج ان کا ولیمہ تھا۔ جسے بینکوائٹ میں منعقد
کیا گیا تھا۔ رات کے دس بج رہے تھے
مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔
اسکے گھر والے بھی آگئے تھے۔ اس وقت
وہ اپنی دونوں نندوں کے ساتھ تصویریں
بنوا رہی تھی۔ آج عبیر نے آئس بلو نفیس
سلور کام سے سچی میکسی زیب تن کی تھی۔
جبکہ ابراہیم نے نیو بلو اور وائٹ تھری پیس
پہنا تھا۔ آج کا سارا دن وہ بے حد مصروف
رہا تھا۔ صبح سے کاموں میں مصروف تھا۔

رہا تھا۔ ج سے کاموں میں مصروف تھا۔
اسے اور ارہا کو پارلر تک اسامہ نے چھوڑا۔
اور جب سے یہاں آئے تھے کچھ دیر ہی
فوٹو سیشن کے لیے نکال پایا تھا۔ اور تب
سے ہی اپنے ملنے ملانے والوں میں ہی لگا
تھا کیونکہ گھر کا بڑا اور اکلوتا مرد وہی تھا۔
اس نے آج شدت سے باپ کے سائے
سے محرومی محسوس کی تھی۔ اسکی اتنی بڑی
خوشی تھی زندگی کا سب بڑا موقع تھا مگر
اسکا باپ اسکے ساتھ موجود نہ تھا۔ یہی وجہ

اس باپ اے ساھ سو بود نہ ھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر چھوٹی سے لے کر بڑی چیز اسے بیچ کرنی تھی۔ اپنی فیملی اور اپنی عزت کی لاج اسی نے رکھنی تھی۔ وہ عبیر جہانگیر کے باپ کی طرح لینڈ لارڈ نہ تھا کہ شہر کے سب سے مشہور ہوٹل میں اپنی خوشی کرتا۔ مگر جتنا وہ اپنی استطاعت کے مطابق کر سکتا تھا کیا تھا۔

"تم نے اپنی دوستوں کو ولیمے میں ان

وہ اپنی اسطفا کے صاف کر رہا تھا کیا تھا۔

"تم نے اپنی دوستوں کو ولیمے میں ان
وائٹ نہیں کیا کیا۔ ایک بھی نظر نہیں آئی
مجھے۔" ماں کے سوال پر اس نے نگاہ
اٹھاتے انکی جانب دیکھا۔

"آپکو لگتا ہے یہاں وہ آتیں اور کوئی طنز
کر کے نہ جاتیں۔ اس لیے بہتر ہے میری
عزت بنی رہے۔" سر دلچے میں کہتی وہ

"آپکو لگتا ہے یہاں وہ آتیں اور کوئی طنز
کر کے نہ جاتیں۔۔ اس لیے بہتر ہے میری
عزت بنی رہے۔۔" سرد لہجے میں کہتی وہ
ماں کو شاک کے سبب ایک پل کے لیے
چپ کر گئی تھی۔ بیٹی کا لب و لہجہ انکے لیے
ناقابل یقین تھا۔

"ماشاء اللہ اتنا اچھا تو انتظام کیا ہے سب۔۔
کس چیز کی کمی ہے بیٹا۔۔؟" انہوں نے بیٹی
کے جگمگاتے روپ کو بھی بغور دیکھا۔ حسین

ماں کو سما کے سبب ایک پی لے لے
چپ کر گئی تھی۔ بیٹی کا لب و لہجہ انکے لیے
ناقابل یقین تھا۔

"ماشاء اللہ اتنا اچھا تو انتظام کیا ہے سب۔۔
کس چیز کی کمی ہے بیٹا۔؟" انہوں نے بیٹی
کے جگمگاتے روپ کو بھی بغور دیکھا۔ حسین
تو بہت لگ رہی تھی۔ لباس سے لے کر
زیورات تک کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ مگر پھر
بھی ایک چپ سی طاری تھی۔ ورنہ عموماً

"ماشاء اللہ اتنا اچھا تو انتظام کیا ہے سب۔۔
کس چیز کی کمی ہے بیٹا۔۔؟" انہوں نے بیٹی
کے جگمگاتے روپ کو بھی بغور دیکھا۔ حسین
تو بہت لگ رہی تھی۔ لباس سے لے کر
زیورات تک کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ مگر پھر
بھی ایک چپ سی طاری تھی۔ ورنہ عموماً
ولیمے کی دلہنیں تو بڑا چہک رہی ہوتی ہیں۔
اور ان کی بیٹی تو کبھی اتنی سنجیدہ رہی ہی
نہیں تھی۔

و بہت کم رہی تھی۔ لباس سے لے کر
زیورات تک کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ مگر پھر
بھی ایک چپ سی طاری تھی۔ ورنہ عموماً
ولیمے کی دلہنیں تو بڑا چہک رہی ہوتی ہیں۔
اور ان کی بیٹی تو کبھی اتنی سنجیدہ رہی ہی
نہیں تھی۔

"ابراہیم نے تمہیں منہ دکھائی میں کیا
دیا۔۔ کل بھی پوچھا تھا میں نے تم
سے۔۔" عبیر ماں کے سوال پر چونکی۔ اور

دیے۔ وہیں وہ برا پہنک رہی ہوں ہیں۔
اور ان کی بیٹی تو کبھی اتنی سنجیدہ رہی ہی
نہیں تھی۔

"ابراہیم نے تمہیں منہ دکھائی میں کیا
دیا۔۔ کل بھی پوچھا تھا میں نے تم
سے۔۔" عبیر ماں کے سوال پر چونکی۔ اور
یکدم ہی اسکے ذہن میں وہ باکس ابھرا تھا۔
جسے اب تک کھول کر بھی نہیں دیکھا تھا
کہ اس میں تھا کیا۔ اور اب اسے کوئی چاہ
تھ۔۔۔

"ابراہیم نے تمہیں منہ دکھائی میں کیا
دیا۔۔ کل بھی پوچھا تھا میں نے تم
سے۔۔" عبیر ماں کے سوال پر چونکی۔ اور
یکدم ہی اسکے ذہن میں وہ باکس ابھرا تھا۔
جسے اب تک کھول کر بھی نہیں دیکھا تھا
کہ اس میں تھا کیا۔ اور اب اسے کوئی چاہ
بھی نہ تھی۔ اس منہ پر ماری گئی منہ دکھائی
کو دیکھنے کی۔

"لاکٹ سیٹ تھا۔۔" یہ اندازہ اس نے اس

یکدم ہی اسلے ذہن میں وہ باس ابھرا تھا۔
جسے اب تک کھول کر بھی نہیں دیکھا تھا
کہ اس میں تھا کیا۔ اور اب اسے کوئی چاہ
بھی نہ تھی۔ اس منہ پر ماری گئی منہ دکھائی
کو دیکھنے کی۔

"لاکٹ سیٹ تھا۔" یہ اندازہ اس نے اس
باکس کے شیپ سے لگایا تھا۔

"پھر کل پہن کر کیوں نہیں آئیں۔؟ بیٹا

شک کی وجہ سے لگتا ہے کہ اس کے پاس

"پھر کل پہن کر کیوں نہیں آئیں۔۔؟ بیٹا
شوہر کو اچھا لگتا ہے بیوی اسکی دی ہوئی
چیزیں پہنے تو۔۔ اب کل سے ضرور
پہننا۔۔" وہ بغیر کوئی تاثر دیے اپنے ہاتھ
گھورنے لگی۔ اسکا دل چاہا وہ پوچھے کیا
شوہروں کا کوئی فرض نہیں۔۔؟ کیا انہیں
بیویوں کو خوش کرنے کے لیے کچھ نہیں
کرنا چاہیے۔۔؟ کیا بیویوں کو کوئی حق
نہیں۔۔؟ یا ساری زندگی جی حضوری میں
گزار دس۔۔؟

پہننا۔۔" وہ بغیر کوئی تاثر دیے اپنے ہاتھ
گھورنے لگی۔ اسکا دل چاہا وہ پوچھے کیا
شوہروں کا کوئی فرض نہیں۔۔؟ کیا انہیں
بیویوں کو خوش کرنے کے لیے کچھ نہیں
کرنا چاہیے۔۔؟ کیا بیویوں کو کوئی حق
نہیں۔۔؟ یا ساری زندگی جی حضوری میں
گزار دیں۔۔؟

"اتنی خاموش کیوں ہو۔۔؟" اسکی مسلسل
خاموشی پر اس بار وہ پوچھے بغیر نہ رہ

"اتنی خاموش کیوں ہو۔۔؟" اسکی سسل
خاموشی پر اس بار وہ پوچھے بغیر نہ رہ
سکیں۔ عبیر نے نگاہیں موڑتے انکی جانب
دیکھا۔ اور بڑے عجیب سے انداز میں
مسکرا دی۔

"آپ ہی تو چاہتی تھیں میں ایسی
ہو جاؤں۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں میں موجود
ظنر دیکھیں رہ گئیں۔ اس سے پہلے کہ کچھ
کہتیں آسید بیگم انہیں کھانے کے لیے بلانے

اپنی نو چابی میں میں ایسی
ہو جاؤں۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں میں موجود
ظنر دیکھیں رہ گئیں۔ اس سے پہلے کہ کچھ
کہتیں آسیدہ بیگم انہیں کھانے کے لیے بلانے
آگئیں تھیں۔

"ابراہیم کو بھی بلا لیں ساتھ کھالیں
گے۔۔"

"وہ تو کہیں سکون سے ٹک نہیں رہے۔۔
جب تک آپ لوگوں کو کھانا نہیں کھایا

"ابراہیم کو بھی بلا لیں ساتھ کھالیں
گے۔۔"

"وہ تو کہیں سکون سے ٹک نہیں رہے۔۔
جب تک آپ لوگوں کو کھانا نہیں کھلا
دیتے ایک نوالہ نہیں کھائیں گے۔۔" وہ
مسکراتی اٹھ گئیں۔ ارہا وہیں اسکے پاس آکر
بیٹھ گئی تھی۔

"میں آپکے ساتھ کھاؤں گی بھابھی ٹھیک

"میں آپکے ساتھ کھاؤں گی بھابھی ٹھیک
ہے۔۔ ٹیشن مت لیں۔۔" اسکی تسلی پر عبیر
کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی۔ اور سر
اثبات میں ہلا گئی۔

"آپکو پتا ہے میری ساری فرینڈز کو اتنا ملنے
کا شوق آرہا تھا آپ سے مگر میں نے بس
ایک دو کو ہی انوائٹ کیا۔۔"

"کیوں۔۔؟"

"آپکو پتا ہے میری ساری فرینڈز کو اتنا ملنے
کا شوق آرہا تھا آپ سے مگر میں نے بس
ایک دو کو ہی انوائٹ کیا۔"

"کیوں۔۔؟"

"یہاں آپ کے پاس بیٹھ کر بس پکس ہی
لیتی رہتیں۔۔" اس کے منہ بنانے پر عبیر کے
لبوں پر دلچسپ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"آپ کو کیا پتا اسی پیاری لک رہی ہیں آج
بھی آپ۔۔ اور ایک بات تو پتا ہی نہیں
آپکو۔۔" رازداری سے کہتی قریب کھسکی۔ اس
نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔ "اسامہ کے
کچھ فرینڈز آپ کی پکس لے رہے تھے۔۔
بس بھاجن نے دیکھ لیا۔۔" وہ چونکی تھی۔

"کیا کیا انہوں نے۔۔؟"

"سب کے موبائل چیک کر کے ایک ایک

"کیا کیا انہوں نے۔۔؟"

"سب کے موبائل چیک کر کے ایک ایک
پک ڈیلیٹ کروائی اور اسامہ کی الگ کلاس
لی۔ اتنا غصے میں تھے ابھی بھاجن۔۔"

"یہ تمہارے بھاجن اسامہ سے کچھ زیادہ ہی
اسٹرکٹلی بی ہیو نہیں کرتے۔۔؟"

"ہاں کبھی کبھی۔۔ وہ بھی تو ان کی ناک

کے نیچے کبھی کبھی میچ کھانے لگا

پک ڈیلیٹ کروائی اور اسامہ کی الگ کلاس
لی۔ اتنا غصے میں تھے ابھی بھاجن۔۔"

"یہ تمہارے بھاجن اسامہ سے کچھ زیادہ ہی
اسٹرکٹلی بی ہیو نہیں کرتے۔۔؟"

"ہاں کبھی کبھی۔۔ وہ بھی تو ان کی ناک
کے نیچے کبھی نائٹ میچ کھیلنے نکل جاتا
ہے۔۔ کبھی چھپ کر ٹرپ پلان کر لیتا
ہے۔۔ جبکہ آپکو پتا ہے لاسٹ ایئر انہوں

"یہ تمہارے بھاجن اسامہ سے کچھ زیادہ ہی
اسٹرکٹلی بی ہیو نہیں کرتے۔۔۔؟"

"ہاں کبھی کبھی۔۔۔ وہ بھی تو ان کی ناک
کے نیچے کبھی نائٹ میچ کھیلنے نکل جاتا
ہے۔۔۔ کبھی چھپ کر ٹرپ پلان کر لیتا
ہے۔۔۔ جبکہ آپکو پتا ہے لاسٹ ایئر انہوں
نے اسے نادرن ایریاز بھی بھیجا تھا۔۔۔" اور
یہ سن کر عبیر کو خاصی حیرت
ہوئی۔ "بھاجن سب کا بہت خیال رکھتے

ہے۔۔۔ جبکہ اپنی پٹا ہے لاسٹ ایراہوں
نے اسے نادر ن ایریز بھی بھیجا تھا۔۔۔" اور
یہ سن کر عبیر کو خاصی حیرت
ہوئی۔ "بھاجن سب کا بہت خیال رکھتے
ہیں۔۔۔ اسکی ضد پر بائیک بھی دلوائی تھی
انہوں نے۔۔۔"

"کیا باتیں ہو رہی ہیں نند اور بھابھی کے
درمیان۔۔۔" مارہ کھانا کھا کر وہیں چلی آئی۔

"رغمہ تو ان کی طرح کھانا کھا کر آرہی

"بے غیرلوں کی طرح لھانا لھال رہی
ہو۔۔ یہ نہیں مجھے پوچھ لیتیں۔۔" مارہ اسکے
برابر میں بیٹھتی ہنس پڑی۔

"بھئی ہم نے بڑوں سے سنا ہے۔۔ دلہن
دولہا کے ساتھ کھاتی ہے۔۔۔ یہ رواج
ہے۔۔ کیوں ارہا۔۔" ارہا کھی کھی کرتی سر
اثبات میں ہلا گئی۔

"تمہاری صلح ہوگئی یقیناً زوہیب سے جیہی
ہنس رہی تھی کھا رہی تھی۔۔"

"تمہاری صلیح ہو کئی یقیناً زوہیب سے کبھی
یہ دانت اتنے کھل رہے ہیں۔۔" ارہا کے
جانے کے بعد اس نے مارہ کو معنی خیزی
سے دیکھا تھا۔ وہ سنبھلتی سیدھی ہو گئی۔

"لو اب میرے ہنسنے کا تعلق بھی اس سے
ہے۔۔"

"ہاں تمہارا کیس تو ایسا ہی ہے۔۔" اکتا کر
نظریں گھمائیں تھیں۔

"لو اب میرے ہنسنے کا تعلق بھی اس سے ہے۔۔"

"ہاں تمہارا کیس تو ایسا ہی ہے۔۔" اکتا کر
نظریں گھمائیں تھیں۔

"اچھا۔۔!! اور تمہارا کیس کیسا ہے۔۔؟"

"میرا کیس فولی ارینجڈ ہے۔۔ دیکھ لو شوہر
نے اسٹیج پر ایک دو بار سے زیادہ آنے کی
جگہ بھی نہیں کی، نہ ہی کبھی تھکا ہوا نہ

رہمت میں ہیں۔۔۔ انہیں یہ بھی پتا نہیں
ہوگا میں نے کھانا کھایا بھی ہے یا
نہیں۔۔۔" اس نے کاٹ دار نگاہوں سے چند
ٹیبلز کے فاصلے پر عثمان اور اپنے کسی دوست
کے ساتھ باتوں میں لگے شخص کو دیکھا
تھا۔ آج عثمان کی منگیتر زویا نہ آسکی تھی۔
اسکی اس سے اچھی خاصی بات چیت ہوچکی
تھی۔ نمبر بھی ایکسچینج کیے تھے۔ اور نہ آنے
کا سبب وہ پہلے ہی بتا چکی تھی۔

"تو ظاہر ہے اتنا بڑا ایونٹ خود ہینڈل کر رہے ہیں۔۔ ذرا اپنے خاندان کی ٹیبل پر نظر تو مار لو بس انہی کے چرچے ہو رہے ہیں۔۔"

"پھپھو تو قطعاً اس تعریف میں شامل نہیں ہوں گی۔۔" اسکے پوچھنے پر مارہ شرارتی انداز میں مسکرا دی۔ "ظاہر سی بات ہے وہ جتنی ابراہیم بھائی کی برائیاں ڈھونڈیں کم ہے۔۔ مگر ابھی تو میں نے انہیں کھانا کھاتے کچھ

"چھپو تو قطعاً اس لعریف میں شامل نہیں
ہوں گی۔" اسکے پوچھنے پر مارہ شرارتی انداز
میں مسکرا دی۔ "ظاہر سی بات ہے وہ جتنی
ابراہیم بھائی کی برائیاں ڈھونڈیں کم ہے۔۔
مگر ابھی تو میں نے انہیں کھانا کھاتے کچھ
اچھے الفاظ کہتے سنا تھا۔ اور تمہاری کزن
مبشرہ تو کچھ زیادہ ہی امپریس ہو چکی ان
سے۔۔" اسکی آنکھوں میں اب حیرت ابھر
آئی۔

آئی۔

"واقعی۔۔؟ اسے تو بڑا مسئلہ تھا اس کلاس
ڈفرنس پر۔۔"

"ہوگا مگر ابراہیم بھائی کی پرسنلیٹی ہی اتنی
رعب دار ہے۔۔" عبیر نے ایک بار پھر
ابراہیم کی جانب دیکھا تھا۔ جو اب اسکی فیملی
کی ٹیبل کے پاس کھڑا سب سے خوش
اخلاقی سے باتیں کر رہا تھا۔ اس قدر دوغلہ

شخص

قی میں لے پاں سب سے سوں
 اخلاقی سے باتیں کر رہا تھا۔ 'کس قدر دوغلہ
 ہے یہ شخص۔۔ سب کے سامنے میٹھا بننے کا
 ڈرامہ کرتا ہے اور میرے لیے اتنا ہی تلخ
 اور بدمزاج ہے۔۔'

"اللہ کا شکر ہے سب خیر خیریت سے
 ہو گیا۔۔ حفصہ تو آخر تک بہت تعریف
 کر کر گئیں۔۔" ڈائنگ ٹیبل پر موجود

"اللہ کا شکر ہے سب خیر خیریت سے
 ہو گیا۔۔ حفصہ تو آخر تک بہت تعریف
 کر کے گئیں ہیں۔۔" ڈائنگ ٹیبل پر موجود
 وہ پانچوں کھانا کھا رہے تھے۔ رات کے دو
 بج رہے تھے۔ جب وہ لوگ بینکوائٹ سے
 گھر واپس لوٹے تھے۔ زینب سسرال والوں
 کے ساتھ ہی گھر چلی گئی تھی۔ "بیٹا آپ کو
 ٹھیک لگا سب۔۔؟" ابراہیم نے موبائل ٹیبل

وہ پاپوں کا ہمارے لئے۔ رات کے دو
بج رہے تھے۔ جب وہ لوگ بینکوائٹ سے
گھر واپس لوٹے تھے۔ زینب سسرال والوں
کے ساتھ ہی گھر چلی گئی تھی۔ "بیٹا آپ کو
ٹھیک لگا سب۔۔؟" ابراہیم نے موبائل ٹیبیل
پر رکھتے اسکی جانب دیکھا۔ اپنا خیرہ کن حسن
لیے ولیمے کے ہی لباس میں ملبوس تیار
بیٹھی تھی۔ تھکان کے باوجود اس وقت بھی
نظر لگنے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

بن سب اچھا تھا۔۔۔ پیٹ میں بریاں
نکالتے مدھم آواز میں اسکی ماں کو جواب
دیا تھا۔ آج وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی
کہ وہ بمشکل ہی اسکے حسن سے دامن بچا
سکا تھا۔ آج اسے اور عثمان کو ہی سارے
انتظامات سنبھالنے تھے۔ اگر وہ اسٹیج پر اسکے
پہلو میں ٹک جاتا تو بیچارہ عثمان گھن چکر
بن کر رہ جاتا۔ مگر اس نے عبیر کی خاموشی
شدت سے محسوس کی تھی۔ آج سارے
ایونٹ میں بھی وہ اسے بہت کم بولتی یا

پہلو میں ٹک جاتا لو پیچا رہ عثمان سن چلر
بن کر رہ جاتا۔ مگر اس نے عبیر کی خاموشی
شدت سے محسوس کی تھی۔ آج سارے
ایونٹ میں بھی وہ اسے بہت کم بولتی یا
مسکراتی نظر آئی تھی۔ اس وقت بھی یہی
حال تھا۔

"کچھ کھا کیوں نہیں رہیں۔۔؟" اسے بریانی
سے کھیلتا دیکھ وہ ٹوکے بغیر نہ رہ سکا۔ عبیر
جسکی تمام توجہ چاولوں کو ادھر سے ادھر

"کچھ کھا کیوں نہیں رہیں۔۔؟" اسے بریانی
سے کھیلتا دیکھ وہ ٹوکے بغیر نہ رہ سکا۔ عبیر
جسکی تمام توجہ چاولوں کو ادھر سے ادھر
کرنے پر تھی اسکی آواز پر چونکی تھی۔ سفید
شرٹ کی سلیوز کلائیوں تک فولڈ کیے اسے
ہی دیکھ رہا تھا۔

"کھا رہی ہوں۔۔"

"بیٹا صحیح طرح کھاؤ۔۔ دوپہر کا کھانا بھی

"بھابھی یہ ٹیسٹ کریں اچھا لگے گا
آپکو۔۔" اسامہ نے اسپیکسٹی پر ملائی بوٹی
ڈال کر اسکی جانب بڑھائی تھی۔ جس پر عبیر
نے اسکی جانب مسکرا کر دیکھا تھا۔

"تھینک یو۔۔" بریانی کی پلیٹ سائیڈ میں
کرتی کانٹے سے اسپیکسٹی کھانے لگی۔ ابراہیم
نے ایک نظر اس پر ڈالتے بھائی کو دیکھا۔

"اب تم دوبارہ مجھے ان لوگوں کے ساتھ

"تھینک یو۔۔" بریانی کی پلیٹ سائیڈ میں
کرتی کانٹے سے اسپیکٹی کھانے لگی۔ ابراہیم
نے ایک نظر اس پر ڈالتے بھائی کو دیکھا۔

"اب تم دوبارہ مجھے ان لوگوں کے ساتھ
نظر نہ آؤ سمجھ آئی۔۔" ابراہیم کی سخت آواز
پر اسامہ کا حلق میں جاتا نوالہ اٹک گیا۔

"کن سے نہیں ملنا۔۔؟" آسیہ بیگم نے
نا سنجھی سے پوچھا۔

"اب تم دوبارہ مجھے ان لوگوں کے ساتھ
نظر نہ آؤ سمجھ آئی۔۔" ابراہیم کی سخت آواز
پر اسامہ کا حلق میں جاتا نوالہ اٹک گیا۔

"کن سے نہیں ملنا۔۔؟" آسیہ بیگم نے
نا سمجھی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس الٹے سیدھے لڑکوں سے
دوستی شروع کر دی ہے اس نے اسی بارے
میں کہہ رہا ہوں۔" اتنا کہتا اپنے کھانے کی

کچھ نہیں جس اے سیدھے سروں سے
دوستی شروع کر دی ہے اس نے اسی بارے
میں کہہ رہا ہوں۔ "اتنا کہتا اپنے کھانے کی
سمت متوجہ ہو گیا۔

"زویا آئی کیوں نہیں۔۔ بچی نے بارات
والے دن بھی اتنے کام کروائے تھے۔"

"پتا نہیں عثمان نے بتایا ہے اس کے بھائی
وغیرہ کے ہاں ایمر جنسی تھی۔۔"

"پتا نہیں عثمان نے بتایا ہے اس کے بھائی
وغیرہ کے ہاں ایمر جنسی تھی۔۔"

"مجھے تھوڑی دیر پہلے کال کی تھی زویا
نے۔۔ ایکسیوز کر رہی تھی۔۔ کہہ رہی تھی
ایک دو دن میں آئے گی ملنے۔۔" عبیر نے
خود ہی بتا دیا تھا۔ کھانے کے بعد اربا اور
اسامہ نے مل کر ٹیبل سمیٹی تھی۔

"بھابھی کافی پیئیں گی۔۔ میں بہت اچھی بنانا

"پتا نہیں عثمان نے بتایا ہے اس کے بھائی
وغیرہ کے ہاں ایمر جنسی تھی۔۔"

"مجھے تھوڑی دیر پہلے کال کی تھی زویا
نے۔۔ ایکسیوز کر رہی تھی۔۔ کہہ رہی تھی
ایک دو دن میں آئے گی ملنے۔۔" عبیر نے
خود ہی بتا دیا تھا۔ کھانے کے بعد اربا اور
اسامہ نے مل کر ٹیبل سمیٹی تھی۔

"بھابھی کافی پیئیں گی۔۔ میں بہت اچھی بنانا

ایک دو دن میں اے کی مے۔۔۔ بھرے
خود ہی بتا دیا تھا۔ کھانے کے بعد ا رہا اور
اسامہ نے مل کر ٹیبل سمیٹی تھی۔

"بھابھی کافی پیئیں گی۔۔ میں بہت اچھی بنانا
ہوں۔۔" اسامہ نے اپنی خدمات پیش کیں
تھیں۔

"واقعی۔۔؟" عبیر نے خوشگوار حیرت سے
اسے دیکھا۔

واہی۔۔۔! میرے سو سوار میرت سے

اسے دیکھا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔رات کافی ہوگئی۔۔۔

کمرؤں میں جاؤ سب۔۔۔"ابراہیم کے بھانجی

مارنے پر آسیہ بیگم نے ان تینوں کے

چہرے اترتے دیکھے تھے۔ مگر مصلحتاً خاموش

رہیں۔

"ارہا جاؤ۔۔۔بھابھی کی روم تک جانے میں

دیر کرو۔۔۔"میکسی کافی بھاری تھی جسے

مارنے پر آسیہ بیگم نے ان تینوں کے
چہرے اترتے دیکھے تھے۔ مگر مصلحتاً خاموش
رہیں۔

"ارہا جاؤ۔۔ بھابھی کی روم تک جانے میں
مدد کرو۔۔" میکسی کافی بھاری تھی جسے
سیڑھیاں چڑھنے کے لیے کسی کی مدد کی
ضرورت تھی۔ عبیر کے ساتھ ابراہیم بھی
اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسکی ضرورت ہمیں ارہو۔۔ آپ امی لو
میڈیسن دو شاہباش۔۔ آپ دوائی لے کر
سوئیں اب فوراً اور کل چلیں گے آپکے
چیک اپ کے لیے شادی کے چکروں میں
بہت بد پرہیزی کر لی۔۔" استحقاق سے عبیر کا
ہاتھ تھامتا ماں کو حشمگین نگاہوں سے دیکھ
رہا تھا۔ جو اسکی بات پر ناک سے مکھی اڑا
گئیں تھیں۔ عبیر نے ہاتھ جھکتے ہاتھ اسکی
گرفت سے نکالنا چاہا مگر وہ چھوڑنے کے
 بجائے اسے لیے سیڑھیوں کی سمت بڑھ

بہت بد پرہیزی کر لی۔۔ "استحقاق سے عبیر کا
ہاتھ تھامتا ماں کو حشمگین نگاہوں سے دیکھ
رہا تھا۔ جو اسکی بات بچہ ناک سے مکھی اڑا
گئیں تھیں۔ عبیر نے مجھ بھکتے ہاتھ اسکی
گرفت سے نکالنا چاہا مگر وہ چھوڑنے کے
 بجائے اسے لیے سیڑھیوں کی سمت بڑھ
گیا۔ عبیر بمشکل اپنی میکسی دونوں ہاتھوں
سے اٹھاتی اسکے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہی
تھی۔ کہ بیچ سیڑھیوں پر پہنچتے ابراہیم رکا

لرفت سے نکالنا چاہا مگر وہ پھوڑنے کے بجائے اسے لیے سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ عبیر بمشکل اپنی میکسی دونوں ہاتھوں سے اٹھاتی اسکے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ کہ بیچ سیڑھیوں پر پہنچتے ابراہیم رکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکے رکنے کی وجہ پوچھتی وہ ایک ہی جست میں اسے باہوں میں اٹھاتا بقیہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ جبکہ عبیر کا منہ شاک سے کھل چکا تھا۔ اور چہرہ حیا سے سرخ یڑنے لگا۔ ابراہیم کے وجود سے

میں اٹھاتا بقیہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ جبکہ عبیر
کا منہ شک سے کھل چکا تھا۔ اور چہرہ حیا
سے سرخ پڑنے لگا۔ ابراہیم کے وجود سے
اٹھتی کلون اور سگریٹ کی ملی جلی خوشبو
اسکے نکتوں سے ٹکرائی تھی۔

"مم۔۔ میں خود چل سکتی ہوں۔۔"

"جس طرح چل رہی ہو۔۔ منہ کے بل
گریں تو نقصان تو میرا ہی ہوگا۔۔" اسکے

"بس طرح چل رہی ہو۔۔ منہ لے بل
گریں تو نقصان تو میرا ہی ہوگا۔" اس کے
مخصوص اکھڑ لہجے میں کہنے پر عبیر نے
تیوری پر بل ڈال کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ کا نہیں میرا ہوگا اگر گری۔۔ چوٹ تو
مجھے لگے گی۔"

"خرچہ تو میرا ہوگا تیمارداری بھی مجھے کرنی
پڑے گی۔" اس کے جواب پر وہ غصے سے
دانت کھکھاکر رہ گئی کہ میں اس کا

"آپ کا نہیں میرا ہوگا اگر گری۔۔ چوٹ تو
مجھے لگے گی۔۔"

"خرچہ تو میرا ہوگا تیمارداری بھی مجھے کرنی
پڑے گی۔۔" اسکے جواب پر وہ غصے سے
دانت کچکچا کر رہ گئی۔ کمرے میں داخل
ہوتے ابراہیم نے احتیاط سے اس کانچ کی
گڑیا کو فرش پر اتارا تھا۔ آج کمرے میں
کوئی سجاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ سوائے سائینڈ
ٹیبیل کے۔۔۔ کچھ سفید فلابز کے

"خرچہ تو میرا ہوگا تیمارداری بھی مجھے کرنی
پڑے گی۔۔" اسکے جواب پر وہ غصے سے
دانت کچکچا کر رہ گئی۔ کمرے میں داخل
ہوتے ابراہیم نے احتیاط سے اس کانچ کی
گڑیا کو فرش پر اتارا تھا۔ آج کمرے میں
کوئی سجاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ سوائے سائیڈ
ٹیبل پر رکھے سفید فلارز کے۔

"سکینہ نے صبح جو طے ہوئے کپڑے دیے
تھے۔۔ کہاں رکھے تم نے۔۔؟" موبائل

"سکینہ نے سچ جو طے ہوئے لپڑے دیے
تھے۔۔ کہاں رکھے تم نے۔۔؟" موبائل
سائیڈ ٹیبل پر ڈالتے رسٹ واپس کھو کر اس
سے پوچھا۔

"آئی نے آپکی سائیڈ کبڈ میں آگے ہی رکھ
دیے تھے۔۔" جھک کر ہیل کے اسٹریپس
کھولتے جواب دیا تھا۔ ابراہیم کے آگے
بڑھتے قدم تھم گئے۔

"آنٹی نے آپلی سائیڈ کبڈ میں آگے ہی رکھ دیے تھے۔۔" جھک کر ہیل کے اسٹریپس کھولتے جواب دیا تھا۔ ابراہیم کے آگے بڑھتے قدم تھم گئے۔

"آنٹی نہیں امی ہیں وہ۔۔" عبیر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ وہ سنجیدہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میری ماما بھی ماما ہیں آپ کے لیے۔۔"

"آئی نہیں امی ہیں وہ۔" عبیر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ وہ سنجیدہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میری ماما بھی ماما ہیں آپ کے لیے۔"

"میں اس وقت بحث شروع نہیں کرنا چاہتا۔" اس پر گہری نگاہ ڈالتا کبڈ کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ عبیر سرخ پڑتی لب بھیچ کر ہیلز ایک جانب رکھ گئی۔ ابراہیم کپڑے

بڑھ گیا۔ جبکہ عبیر سرخ پڑنی لب بیچ کر
ہیلز ایک جانب رکھ گئی۔ ابراہیم کپڑے
تبدیل کرنے واشروم جاچکا تھا۔ وہ اپنے
دوپٹے کے پنز نکالنے لگی۔ گھنٹوں سے کیری
کیے اب اسکا سر بھاری ہو گیا تھا۔ دوپٹے وہیں
بیڈ پر ڈالتے کانوں سے جیولری اتارنی شروع
ہی کی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا ابراہیم کا
موبائل بجنے لگا۔ سائیڈ ٹیبل پر ایرنگز رکھتے
اسکے ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر گئے۔ کیونکہ جو
چہرہ اسکرین پر ابھرا تھا وہ اسے کئی مہینے

دوپٹہ لے پز رنگا لئے ہی۔ ہسٹوں سے ییری
کیے اب اسکا سر بھاری ہو گیا تھا۔ دوپٹہ وہیں
بیڈ پر ڈالتے کانوں سے جیولری اتارنی شروع
ہی کی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا ابراہیم کا
موبائل بجنے لگا۔ سائیڈ ٹیبل پر ایئرنگز رکھتے
اسکے ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر گئے۔ کیونکہ جو
چہرہ اسکرین پر ابھرا تھا وہ اسے کئی مہینے
پیچھے پھینک گیا تھا۔ یہ وہی چہرہ تھا جو اس
دن ابراہیم کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھا
تھا۔ جس کے آگے زرین لکھا آ رہا تھا۔ وہ

موبائل بجنے لگا۔ سائیڈ ٹیبل پر ایئرنگز رکھتے
اسکے ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر گئے۔ کیونکہ جو
چہرہ اسکرین پر ابھرا تھا وہ اسے کئی مہینے
پیچھے پھینک گیا تھا۔ یہ وہی چہرہ تھا جو اس
دن ابراہیم کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھا
تھا۔ جس کے آگے زرین لکھا آ رہا تھا۔ وہ
ابراہیم کی بہت ساری فی میل کلنگز سے ملی
تھی مگر یہ چہرہ اسے پوری شادی میں نظر
نہیں آیا تھا۔ اور اب رات کے اس پہر اسکا

پہرہ اسرین پر ابھرا ہوا وہ اسے دیکھ کر
پچھے پھینک گیا تھا۔ یہ وہی چہرہ تھا جو اس
دن ابراہیم کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھا
تھا۔ جس کے آگے زرین لکھا آ رہا تھا۔ وہ
ابراہیم کی بہت ساری فی میل کلنگز سے ملی
تھی مگر یہ چہرہ اسے پوری شادی میں نظر
نہیں آیا تھا۔ اور اب رات کے اس پہرہ اسکا
ابراہیم کو کال کرنے کا کیا مقصد تھا۔؟ یہ
تو ناممکن تھا کہ اسے آج ابراہیم کے
ریسیپشن کا نہ معلوم ہوتا۔ پھر کیوں۔۔؟ وہ

تو ناممکن تھا کہ اسے آج ابراہیم کے
ریسیپشن کا نہ معلوم ہوتا۔ پھر کیوں۔۔؟ وہ
زرد پڑتی انہی سوچوں میں گم موبائل کی
بجتی اسکرین گھور رہی تھی کہ قریب آتا
ابراہیم موبائل اٹھا گیا۔ عبیر نے میکانیکی انداز
میں آنکھوں میں عجیب سا تاثر لیے اسے
دیکھا تھا۔ ابراہیم نے بھی ٹھہر کر ایک نظر
اس پر ڈالی تھی مگر مسلسل بجتی کال پک
کرتا بالکنی کی سمت بڑھ گیا۔

"ہاں ررین بولو۔۔ واٹ۔۔!! نیں۔۔ کام
ڈاؤن۔۔ آئی سیڈ کام ڈاؤن۔۔" عبیر کے
کانوں میں بالکنی سے آتیں ابراہیم کی متفکر
آوازیں گونج رہیں تھیں۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔ تم سن نہیں
رہیں۔۔ میں۔۔ میں آرہا ہوں۔۔ نہیں بس
دس منٹ لگیں گے۔۔ اس سے زیادہ وقت
نہیں لگے گا۔۔" اتنا کہتا کال کال کاٹ کر
عجلت میں کمرے میں واپس آیا تھا۔ اور ٹیبل

میں نے گا۔۔۔ "اے لہتا گل گل گل گل گل
عجلت میں کمرے میں واپس آیا تھا۔ اور ٹیبل
پر پڑیں کیز اور والٹ اٹھاتا دروازے کی
سمت بڑھ گیا۔ مگر پھر پلٹ کر ایک نظر
بت بنی سچی سنوری بیٹھی عبیر پر ڈالی۔ اس
وقت اسکی آنکھوں میں اتنا گہرا شاک اور
بے یقینی تھی کہ ابراہیم خود ایک پل
کے لیے ٹھٹھک گیا اور بے اختیار اسکی سمت
آیا تھا۔

بت بنی جی سنوری نیھی مبر پر ڈالی۔ اس
وقت اسکی آنکھوں میں اتنا گہرا شک اور
بے یقینی تھی کہ ابراہیم خود ایک پل
کے لیے ٹھٹھک گیا اور بے اختیار اسکی سمت
آیا تھا۔

"اس وقت میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔
میں ایک گھنٹے تک واپس آرہا ہوں۔۔" اس
وقت وہ اتنی عجلت میں تھا کہ اس سے
زیادہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔ اور بس اتنا کہتا

زیادہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔ اور بس اتنا کہتا
باہر نکل گیا۔ جبکہ عبیر کو حلق میں آنسوؤں
کا پھندا لگتا محسوس ہوا تھا۔ مگر اسکے وجود
میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔ اسکا شک ہی ختم
نہیں ہو رہا تھا۔ کیا ایسی ذلت ایسی توہین کسی
دلہن کی ہو سکتی تھی کہ اسکا دولہا بیچ رات
میں اسے چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی کے لیے
یوں بے تاب و برقرار ہوتا نکل جاتا۔!!

گھڑی کی سوئیاں آہستہ آہستہ رنگ رہیں
تھیں۔ وہ اسی جگہ ساکت بیٹھی والکلک گھور
رہی تھی۔ مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا یہ
انتظار کس قدر طویل اور جاں گسل ہونے
والا تھا۔ کیونکہ تین کے بعد چار بھی بج
چکے تھے۔ اور اب سوئیاں پانچ بجے کی
جانب بھاگ رہیں تھیں مگر اس شخص کا
کوئی اتنا پتا نہ تھا۔ اسے کال تو دور کی بات
ایک مسیج کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی
تھی کہ اسے بتا سکتا تھا کہ اس شخص کا

چکے تھے۔ اور اب سوئیاں پانچ بجے کی
جانب بھاگ رہیں تھیں مگر اس شخص کا
کوئی اتنا پتا نہ تھا۔ اسے کال تو دور کی بات
ایک مسیج کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی
تھی۔ کیا اوقات تھی اسکی اُس شخص کی
زندگی میں۔۔؟ صرف ایک ضد۔۔؟ ایک انا
کا مسئلہ۔۔؟ نہیں بلکہ صرف بہن کی عزت
اور رشتہ بچانے کا ڈھونگ جو اس شخص
نے یہ شادی رچا کر کیا تھا۔ خالی خالی

ایک ہیج لرنے لی بھی توفیق ہمیں ہوئی
تھی۔ کیا اوقات تھی اسکی اُس شخص کی
زندگی میں۔۔؟ صرف ایک ضد۔۔؟ ایک انا
کا مسئلہ۔۔؟ نہیں بلکہ صرف بہن کی عزت
اور رشتہ بچانے کا ڈھونگ جو اس شخص
نے یہ شادی رچا کر کیا تھا۔ خالی خالی
نگاہوں سے چھ کے ہندسے کو پار کرتی
سوئیوں کو دیکھا تھا۔ اور آنکھیں خود بخود بند
ہوتی چلی گئیں۔ اب جیسے اس شخص کا مزید
انتظار نہیں تھا۔ اب شاید اس شخص پر یقین

ہوئی پسلی سیں۔ اب جیسے اس شخص کا مزید
انتظار نہیں تھا۔ اب شاید اس شخص پر یقین
نہ رہا تھا۔

نجانے کونسا وقت تھا جب اسکی آنکھ کمرے
میں ہوتی کھڑ پڑ سے کھلی تھی۔ کمرے میں
آتی روشنی کے سبب چہرے پر ہاتھ رکھتے
اپنی سوچی آنکھوں کو نیم وا کرتے ارد گرد
دیکھا۔ جہاں ابراہیم اسکائے بلو شرٹ اور
ڈارک بلو ڈریس پینٹ میں ملبوس۔ ڈریسنگ

نجانے کونسا وقت تھا جب اسی اٹلھ لمرے
میں ہوتی کھڑ پٹر سے کھلی تھی۔ کمرے میں
آتی روشنی کے سبب چہرے پر ہاتھ رکھتے
اپنی سوجی آنکھوں کو نیم وا کرتے ارد گرد
دیکھا۔ جہاں ابراہیم اسکائے بلو شرٹ اور
ڈارک بلو ڈریس پینٹ میں ملبوس۔ ڈریسنگ
مرر کے سامنے نم بال لیے کھڑا کف لنکس
لگا رہا تھا۔ اس نے جھٹکے سے اٹھتے والک
میں وقت دیکھا جہاں پونے نو ہو رہے
تھے۔

لگا رہا تھا۔ اس نے جھٹلے سے اٹھتے والکھ
میں وقت دیکھا جہاں پونے نو ہو رہے
تھے۔

"تم بغیر چینج کیے کیوں سو گئیں
تھیں۔۔؟" ابراہیم کی آواز پر اس نے بے
یقینی کے عالم میں اسے دیکھا تھا۔ وہ اس
سے پوچھ رہا تھا کہ وہ اس حال میں کیوں
سوئی تھی۔۔؟ کیا ساری رات غائب رہنے
کے بعد اس شخص کو یہی بات کرنی چاہیے

"تم بغیر چینج کیے کیوں سو گئیں
تھیں۔۔؟" ابراہیم کی آواز پر اس نے بے
یقینی کے عالم میں اسے دیکھا تھا۔ وہ اس
سے پوچھ رہا تھا کہ وہ اس حال میں کیوں
سوئی تھی۔۔؟ کیا ساری رات غائب رہنے
کے بعد اس شخص کو یہی بات کرنی چاہیے
تھی۔۔!! اسکی سوچی آنکھوں میں نفرت اور
نمی دونوں بیک وقت اترنے لگیں تھیں۔
جبکہ اس کے مقابلے میں ابراہیم جنید بالکل
بھی تھکا ہوا نظر نہیں آ رہا تھا "تم ریسٹ

ی۔۔!! اسی سوچی اٹھوں میں سرت اور

نمی دونوں بیک وقت اترنے لگیں تھیں۔

جبکہ اس کے مقابلے میں ابراہیم جنید بالکل

بھی تھکا ہوا نظر نہیں آرہا تھا۔ "تم ریٹ

کرلو۔ ابھی آفس جانا ہے مجھے راستے میں

میرے کولیگ کی کال آگئی تھی ایک

اہم۔۔۔" عبیر بغیر اسکی بات سننے نم

آنکھیں لیے تیزی سے واشروم کی سمت

بڑھ گئی۔ ابراہیم نے جملہ ادھورا چھوڑ اسکی

پشت اور دھڑ سے بند ہوتے دروازے کو

کرلو۔ ابھی آفس جانا ہے مجھے راستے میں
میرے کولیگ کی کال آگئی تھی ایک
اہم۔۔۔ "عبیر بغیر اسکی بات سنے نم
آنکھیں لیے تیزی سے واشروم کی سمت
بڑھ گئی۔ ابراہیم نے جملہ ادھورا چھوڑ اسکی
پشت اور دھڑ سے بند ہوتے دروازے کو
دیکھا تھا۔ وہ اسکی سوچی نم آنکھیں بھی دیکھ
چکا تھا۔ اور قدم خود بخود ہی واشروم کے
دروازے کی سمت بڑھ گئے۔

"عبیر۔۔!"

"عبیر۔۔ دروازہ کھولو۔۔" اس نے ہینڈل
گھوماتے دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ اندر سے
لاک کر چکی تھی۔ "عبیر مجھے بات کرنی
ہے۔۔ کھولو دروازہ۔۔" اسکی آواز تفکر کے
سبب ناچاہتے ہوئے بھی بلند ہو گئی تھی مگر
جواب نادر تھا۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سنائی نہیں

لاک لڑ چلی گئی۔ "عبیر مجھے بات لرنی
ہے۔۔ کھولو دروازہ۔۔" اسکی آواز تفکر کے
سبب ناچاہتے ہوئے بھی بلند ہو گئی تھی مگر
جواب نادر تھا۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سنائی نہیں
دے رہا۔۔ کیا بچپنا ہے یہ یار۔۔۔
عبیر۔۔!!" وہ کافی دیر تک اسی طرح دروازہ
بجاتا رہا مگر اس نے ایک بار بھی جواب نہ
دیا تھا۔ "میں اس وقت لیٹ ہو رہا ہوں۔۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سنائی نہیں

دے رہا۔۔ کیا بچپنا ہے یہ یار۔۔۔

عبیر۔۔!!" وہ کافی دیر تک اسی طرح دروازہ

بجاتا رہا مگر اس نے ایک بار بھی جواب نہ

دیا تھا۔ "میں اس وقت لیٹ ہو رہا ہوں۔۔

میری میٹنگ ہے۔۔ ہم اس سلسلے میں رات

کو تفصیل بات کریں گے۔۔ تم سن رہی ہو

نا۔۔!!" اس بار بھی اندر سے کوئی جواب نہ

آیا تھا۔ وہ بے آواز سسکیاں بھر رہی تھی۔

نو سبیل بات کریں گے۔۔ م م م رہی ہو
 نا۔!!" اس بار بھی اندر سے کوئی جواب نہ
 آیا تھا۔ وہ بے آواز سسکیاں بھر رہی تھی۔
 کچھ دیر بعد اسے کمرے کا دروازہ کھلنے اور
 واپس بند ہونے کی آواز آئی تھی۔ جس کا
 مطلب تھا وہ جا چکا تھا۔ ٹرانلنز سے سر ٹکاتی
 وہ اپنی نم آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"لیس، بھابھی، آئی کی گرا گرا مہ جائے"

"یہ لیں بھابھی آپکی گرما گرم چائے۔۔" وہ
ڈرائنگ روم کے صوفے پر لیٹی انگلیوں کی
مدد سے اپنی کنپٹیاں دبا رہی تھی۔ جب ارہا
نے اسکے آگے چائے لا کر رکھی تھی۔

"تھینک یو سو مچ ارہا۔۔" اٹھتے چائے کا مگ
لبوں سے لگا لیا۔ "یہ لائٹ کب تک آئے
گی۔۔؟"

"پتہ ہمیں ویسے ہمارے ایریا لی جانی تو
نہیں۔۔ آنے والی ہوگی ایک گھنٹہ تو ہوچکا
ہے۔۔ اسامہ سے کہا تھا یو پی ایس آن
کردو مگر کہہ رہا ہے اسکی بیٹری میں کوئی
مسئلہ ہو گیا ہے۔۔" ڈرائنگ روم کا دوسرا
دروازہ پورچ کی دوسری جانب کھلتا تھا جس
سے تازہ ہوا آرہی تھی۔ اس لیے ارہانے
کھول دیا تھا۔ صبح ابراہیم کے جانے کے بعد
اسکی گیارہ بجے کے قریب بڑی مشکل سے
آنکھ لگی تھی اور پھر وہ ڈیڑھ بجے کے

لر دو ملر لہہ رہا ہے اسی بیسری میں لوی
مسئلہ ہو گیا ہے۔۔ "ڈرائنگ روم کا دوسرا
دروازہ پورچ کی دوسری جانب کھلتا تھا جس
سے تازہ ہوا آرہی تھی۔ اس لیے ارہانے
کھول دیا تھا۔ صبح ابراہیم کے جانے کے بعد
اسکی گیارہ بجے کے قریب بڑی مشکل سے
آنکھ لگی تھی اور پھر وہ ڈیڑھ بجے کے
قریب اٹھی تھی۔ آسیہ بیگم نے کھانا تیار کر
رکھا تھا۔ مگر اسکے لیے ناشتہ بنانے کھڑی
ہو گئیں تھیں۔ جس پر اسے بڑی شرمندگی

اللہ ہی کی اور پھر وہ ڈیڑھ بجے لے
قریب اٹھی تھی۔ آسیہ بیگم نے کھانا تیار کر
رکھا تھا۔ مگر اسکے لیے ناشتہ بنانے کھڑی
ہو گئیں تھیں۔ جس پر اسے بڑی شرمندگی
ہوئی تھی۔ وہ اپنے لیے ناشتہ بنا سکتی تھی۔
حفصہ صاحبہ نے اسے بیسک چیزیں سکھا کر
بھیجی تھیں انہیں معلوم تھا اسکی سسرال
میں کوئی خانساں موجود نہ تھا۔ اسے کھانے
اور ناشتے جیسے کام خود ہی کرنے تھے۔ اس
نے آسیہ بیگم کو یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا

جی میں انہیں معلوم ہوا ہی سر اس
میں کوئی خانساں موجود نہ تھا۔ اسے کھانے
اور ناشتے جیسے کام خود ہی کرنے تھے۔ اس
نے آسیہ بیگم کو یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا
کہ اب وہ ان کے ساتھ لپچ ہی کرے گی۔
کھانا اس نے اربا اور آسیہ بیگم کے ساتھ
کھایا تھا۔ جبکہ اسامہ کالج سے آتے ہی سو
گیا تھا۔ وہ کوچنگ جانے سے پہلے سو کے اٹھ
کر کھاتا تھا۔ کھانے کے بعد بھی اسکے سر
درد میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ آسیہ بیگم نے

کہ اب وہ ان کے ساتھ لنچ ہی کرے گی۔
کھانا اس نے اربا اور آسیہ بیگم کے ساتھ
کھایا تھا۔ جبکہ اسامہ کالج سے آتے ہی سو
گیا تھا۔ وہ کوچنگ جانے سے پہلے سو کے اٹھ
کر کھاتا تھا۔ کھانے کے بعد بھی اسکے سر
درد میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ آسیہ بیگم نے
اسے دوا بھی دی تھی۔ پھر اسے مارہ کی
کال آگئی تھی ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اس
نے کچھ دیر اس سے بات کی تھی۔ پھر
نچانے کے واسطے آنکھ لگی۔ وہ سو گئی۔

ہایا تھا۔ جبکہ اسامہ جان سے اے ہی سو
گیا تھا۔ وہ کوچنگ جانے سے پہلے سو کے اٹھ
کر کھاتا تھا۔ کھانے کے بعد بھی اسکے سر
درد میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ آسیہ بیگم نے
اسے دوا بھی دی تھی۔ پھر اسے مارہ کی
کال آگئی تھی ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اس
نے کچھ دیر اس سے بات کی تھی۔ پھر
نجانے کب اسکی آنکھ لگی وہ وہیں سو گئی۔
آنکھ اس وقت کھلی تھی جب سر پر چلتا
پنکھا رکا تھا۔ حالانکہ وہ ایئر کنڈیشنر میں سونے

درد میں موی سر نہ آیا تھا۔ اسیہ بیہوش
اسے دوا بھی دی تھی۔ پھر اسے مارہ کی
کال آگئی تھی ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اس
نے کچھ دیر اس سے بات کی تھی۔ پھر
نجانے کب اسکی آنکھ لگی وہ وہیں سو گئی۔
آنکھ اس وقت کھلی تھی جب سر پر چلتا
پنکھا رکا تھا۔ حالانکہ وہ ایئر کنڈیشنر میں سونے
والی لڑکی تھی۔ گرمی، لو اور لوڈ شیڈنگ کس
بلا کا نام تھا اس نے کبھی محسوس ہی نہ کیا
تھا۔

لے چھ دیر اس سے بات کی۔ پھر
نجانے کب اسکی آنکھ لگی وہ وہیں سو گئی۔
آنکھ اس وقت کھلی تھی جب سر پر چلتا
پنکھا رکا تھا۔ حالانکہ وہ ایئر کنڈیشنر میں سونے
والی لڑکی تھی۔ گرمی، لو اور لوڈ شیڈنگ کس
بلا کا نام تھا اس نے کبھی محسوس ہی نہ کیا
تھا۔

"وہ کوچنگ سے کب آیا۔؟"

"ابھی تھی۔ یہ سہل ہی آتا تھا۔"

"وہ کوچنگ سے کب آیا۔۔؟"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا۔۔ یہ
دیکھیں کل کی پکچرز۔۔" ارہا اسے اپنے
موبائل میں موجود کل کے ایونٹ کی پکس
دکھا رہی تھی۔ اس نے ٹائم دیکھا سات بجنے
والے تھے۔ ابراہیم اب تک نہیں لوٹا تھا۔
سارا دن اسکی جانب سے کوئی کال یا میسج
بھی ریسیو نہ ہوا تھا اسے۔ جب باہر ہوتے
کار کر ہارن پر ارہا جگہ سے اٹھی تھی۔

دکھا رہی تھی۔ اس نے ٹائم دیکھا سات بجنے
والے تھے۔ ابراہیم اب تک نہیں لوٹا تھا۔
سارا دن اسکی جانب سے کوئی کال یا میسج
بھی ریسپونڈ نہ ہوا تھا اسے۔ جب باہر ہوتے
کار کر ہارن پر اڑھا جگہ سے اٹھی تھی۔

"بھانجن آگئے۔۔ میں مین گیٹ کھول کر آتی
ہوں۔۔" تھوڑی دیر بعد ہی اسے ابراہیم کی
عنصیلی آواز سنائی دی تھی۔ اور موضوع یو پی
ایس کی بیٹری ٹھک نہ کروانا تھا۔ آسہ بیگم

"بھابھن آئے۔۔ میں مین لیٹ ھول لرا آئی
ہوں۔۔" تھوڑی دیر بعد ہی اسے ابراہیم کی
عنصیلی آواز سنائی دی تھی۔ اور موضوع یو پی
ایس کی بیٹری ٹھیک نہ کروانا تھا۔ آسیہ بیگم
کی آوازیں بھی آرہیں تھیں جو اسامہ کی
سائیڈ لیتیں ارہا کو اس کے لیے پانی لانے
کا کہہ رہیں تھیں۔

"لو آگئی لائٹ۔۔ اب سکون سے بیٹھو۔۔
رات تک کروا لینا بیٹری کا کام بھی۔۔" ماں

ایں کی بیڑی تھیک نہ کروانا تھا۔ اسیہ نیم
کی آوازیں بھی آرہیں تھیں جو اسامہ کی
سائیڈ لیتیں اربا کو اس کے لیے پانی لانے
کا کہہ رہیں تھیں۔

"لو آگئی لائٹ۔۔ اب سکون سے بیٹھو۔۔
رات تک کروا لینا بیڑی کا کام بھی۔۔" ماں
کے ٹھنڈا کرنے پر ٹائی لوز کرتا لاؤنج کے
صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔

"آج کافی دیر کر دی اور تمہ نے تو کہا تھا

"لو آگئی لائٹ۔۔ اب سکون سے بیٹھو۔۔
رات تک کروا لینا بیٹری کا کام بھی۔۔" ماں
کے ٹھنڈا کرنے پر ٹائی لوز کرتا لاؤنج کے
صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔

"آج کافی دیر کر دی۔۔ اور تم نے تو کہا تھا
چھٹیاں لی ہوئیں ہیں۔۔"

"بس کمپنی کی جانب سے کال آگئی تھی۔۔
آپ تو جانتی ہیں میری جاب۔۔ اور میں

"بس لمپنی کی جانب سے کال آگئی تھی۔۔

آپ تو جانتی ہیں میری جاب۔۔ اور میں
مزید چھٹیاں کر کے کیا کرتا۔۔؟" ارہا سے
پانی لے کر پیتا تھکان زدہ لہجے میں بولا۔ آج
آفس میں کافی ہیک ٹک دن گزرا تھا۔

"عبیر سے بولیں چائے بنا دے میرے
لیے۔۔ ہے کہاں۔۔؟" بریف کیس اٹھاتے
جگہ سے اٹھ کر پوچھا۔

پانی لے کر پیٹا کھانا روہ بچے میں بولا۔ ان
آفس میں کافی ہیک ٹک دن گزرا تھا۔

"عبیر سے بولیں چائے بنا دے میرے
لیے۔۔۔ ہے کہاں۔۔۔؟" بریف کیس اٹھاتے
جگہ سے اٹھ کر پوچھا۔

"اسکے خود صبح سے سر میں درد ہے
ڈرائنگ روم میں ہے۔۔۔ ارہا بنا دے
گی۔۔۔" آسیہ بیگم کی اطلاع پر اسکی بھنویں
سکڑیں۔۔۔ وہیں سے ہی صبح کا منظر اٹھا۔

"عبیر سے بولیں چائے بنا دے میرے
لیے۔۔ ہے کہاں۔۔؟" بریف کیس اٹھاتے
جگہ سے اٹھ کر پوچھا۔

"اسکے خود صبح سے سر میں درد ہے
ڈرائنگ روم میں ہے۔۔ ارہا بنا دے
گی۔۔" آسیہ بیگم کی اطلاع پر اسکی بھنویں
سکڑیں۔ ذہن میں یکدم ہی صبح کا منظر ابھرا
تھا۔ "تم فریش ہو جاؤ۔۔ میں چائے بنوا رہی
ہوں۔۔"

"اگلے صبح سے سڑکیں درد ہے

ڈرائنگ روم میں ہے۔۔۔ ارہا بنا دے

گی۔۔۔" آسیہ بیگم کی اطلاع پر اسکی بھنویں

سکڑیں۔ ذہن میں یکدم ہی صبح کا منظر ابھرا

تھا۔ "تم فریش ہو جاؤ۔۔۔ میں چائے بنوا رہی

ہوں۔۔۔"

"اچھا آپ بھیج تو دیں اسے۔۔۔" اتنا کہتا

سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ آسیہ بیگم بھی

ڈرائنگ روم میں آگئیں تھیں۔ جہاں وہ

"اچھا آپ سچ لو دیں اسے۔۔" اننا لہتا
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ آسیہ بیگم بھی
ڈرائنگ روم میں آگئیں تھیں۔ جہاں وہ
صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں
موندے بیٹھی تھی۔

"کیسا ہے اب سر درد پیٹا۔۔" ان کی مشفق
آواز پر اس نے آنکھیں وا کیں اور سیدھی
ہو کر بیٹھ گئی۔

"ہتہ سے آئی احم سوری میں نے اتنا

صوتے کی پست سے سر رکائے اسیں
موندے بیٹھی تھی۔

"کیسا ہے اب سر درد پیٹا۔" ان کی مشفق
آواز پر اس نے آنکھیں وا کیں اور سیدھی
ہو کر بیٹھ گئی۔

"بہتر ہے۔۔ آئی ایم سوری میں نے اتنا
پریشان کر دیا آپکو۔" اسکے شرمندگی سے
کہنے پر وہ ہنستیں ساتھ بیٹھ گئیں۔

"بہر ہے۔۔۔ ای ایم سوری میں لے آنا
پریشان کر دیا آپکو۔۔۔" اسکے شرمندگی سے
کہنے پر وہ ہنستیں ساتھ بیٹھ گئیں۔

"کیسی باتیں کرتی ہو۔۔۔ تم تو بیٹی ہو
میری۔۔۔ اور بیٹیوں کی فکر تو مائیں ہی کرتی
ہیں نا۔۔۔" انکے اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے پر
وہ چند پل یو نہی انہیں دیکھتی رہی۔ اسے
نہیں معلوم تھا ساسیں بھی اتنی اچھی ہوا
کرتی تھیں۔

"یہاں گرمی میں کیوں بیٹھی ہو۔۔ کمرے
میں جا کر اے سی آن کرو۔۔ ابراہیم بھی
آگئے ہیں بلا رہے ہیں تمہیں۔۔" اس نے
لب بھینچتے بالوں کو کانوں کے پیچھے
اڑسا۔ "جاؤ شاہباش ارہا نے چائے بنا دی
ہوگی۔۔" اسے انکے لحاظ میں اٹھنا پڑا تھا۔
پرپل لان کے خوبصورت پرنسڈ سوٹ میں
ملبوس ارہا سے چائے لے کر نا چاہتے ہوئے
بھی اوپر کی سمت بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل

لب بھینچتے بالوں کو کانوں کے پیچھے
اڑسا۔ "جاؤ شاہباش ارہا نے چائے بنا دی
ہوگی۔" اسے انکے لحاظ میں اٹھنا پڑا تھا۔
پرپل لان کے خوبصورت پرنسڈ سوٹ میں
ملبوس ارہا سے چائے لے کر نا چاہتے ہوئے
بھی اوپر کی سمت بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل
ہوئی تو وہ اے سی آن کیے ابھی باتھ لے
کر نکلا تھا اور اس وقت تو لیے سے بال رگڑ
رہا تھا۔

بھی اوپر کی سمت بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل
ہوئی تو وہ اے سی آن کیے ابھی باتھ لے
کر نکلا تھا اور اس وقت تو لیے سے بال رگڑ
رہا تھا۔

"امی بتا رہی تھیں سر میں درد ہے
تمہارے۔۔" اسے چائے لیے کمرے میں
داخل ہوتا دیکھ ابراہیم نے مخاطب کیا۔ مگر
وہ جواب دینے کے بجائے چائے ٹیبل پر
رکھتی واپس دروازے کی جانب مڑنے لگی۔

رہا بروہا کے لیے کے بجائے چائے کے پیوں پر
رکھتی واپس دروازے کی جانب مڑنے لگی۔

"تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔ عبیر۔۔!" اپنے
سوال پر اسکی مسلسل خاموشی پر ابراہیم نے
زچ ہوتے پکارا تھا۔ اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا
اسکے سر پر جا پہنچا۔۔

"مسئلہ کیا ہے۔۔؟" اسے کہنی سے تھامتا
اپنی سمت موڑ گیا۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔" ناگواری سے منہ پھیرتے۔ اپنی کہنی چھڑائی تھی۔ اور اسکی یہ حرکت ابراہیم کو آگ لگا گئی۔ ابھی تھکا ہوا آفس سے لوٹا تھا۔ بجائے اسکے کہ وہ اسکا خیال کرتی الٹا خفا تھی۔

"میں نے تمہیں پہلے دن بھی منع کیا تھا۔۔ یہ حرکت مت کرنا۔" اسکا رخ اپنی جانب کرتا تنبیہی لہجے میں بولا۔ عبیر نے

میں نے یہاں پہلے دن ہی سرخ لیا
تھا۔۔ یہ حرکت مت کرنا۔۔" اسکا رخ اپنی
جانب کرتا تنبیہی لہجے میں بولا۔ عبیر نے
سرخ ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھتے پوری
قوت سے ہاتھ جھٹک دیا۔

"ڈونٹ ٹچ می۔۔!!"

"واٹ۔۔!!" ابراہیم نے انتہائی بے یقینی
سے اسکی غصے اور آنسوؤں کے سبب سرخ
ہوتی آنکھوں میں دیکھا "کھا کھا سے تم نے

"ڈونٹ ٹچ می۔۔!!"

"واٹ۔۔!!" ابراہیم نے انتہائی بے یقینی سے اسکی غصے اور آنسوؤں کے سبب سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔ "کیا کہا ہے تم نے ابھی ہوش میں ہو۔۔؟" عبیر جواب دینے کے بجائے ایک جانب سے نکلنے لگی تو ابراہیم نے آنکھیں بند کرتے اپنا غصہ اندر اتارا تھا۔ اور اسے واپس اسی مقام پر لے

ہوئی اٹھوں میں دیکھا۔" لیا لہا ہے م لے
ابھی ہوش میں ہو۔۔؟" عبیر جواب دینے
کے بجائے ایک جانب سے نکلنے لگی تو
ابراہیم نے آنکھیں بند کرتے اپنا غصہ اندر
اتارا تھا۔ اور اسے واپس اسی مقام پر لے
آیا۔

"دیکھو عبیر اگر یہ ناراضگی کل رات۔۔"

"مجھے کل رات کے بارے میں کچھ نہیں
سننا نا آ۔۔۔" اسکی اپنی کاٹتی چیخ

"دیکھو عبیر اگر یہ ناراضگی کل رات۔۔"

"مجھے کل رات کے بارے میں کچھ نہیں
سننا سنا آپ نے۔۔" اسکی بات کا ٹٹی چیخ
اٹھی۔ جبکہ اسکا یہ روپ دیکھ ابراہیم کے
اپنے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔ یہ کس لہجے
میں وہ اس سے بات کر رہی تھی۔۔؟ جتنا
اس وقت وہ بات کو تحمل سے ڈیل کرنا چاہ
رہا تھا یہ اتنا اسکے ضبط کا امتحان لے رہی
تھی۔

میں وہ اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔؟ جتنا
اس وقت وہ بات کو تحمل سے ڈیل کرنا چاہ
رہا تھا یہ اتنا اسکے ضبط کا امتحان لے رہی
تھی۔



"کل رات کہاں تھے۔۔۔ کس کے ساتھ
گزاری مجھے نہیں جانتا۔۔۔" اسکے اس قدر
سنگین الفاظ ابراہیم کا چہرہ تانبے کی مانند دہکا
گئے۔ اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا۔
جسے دیکھتی عبیر اپنا بازو چھڑاتی پیچھے ہٹی

اس وقت وہ بات کو کل سے ڈیل کرنا چاہ
رہا تھا یہ اتنا اسکے ضبط کا امتحان لے رہی
تھی۔

"کل رات کہاں تھے۔۔ کس کے ساتھ
گزاری مجھے نہیں جاننا۔" اسکے اس قدر
سنگین الفاظ ابراہیم کا چہرہ تانبے کی مانند دہکا
گئے۔ اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا۔
جسے دیکھتی عبیر اپنا بازو چھڑاتی پیچھے ہٹی
تھی۔

"کل رات کہاں تھے۔۔ کس کے ساتھ گزاری مجھے نہیں جاننا۔" اس کے اس قدر سنگین الفاظ ابراہیم کا چہرہ تانبے کی مانند دہکا گئے۔ اس کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا۔ جسے دیکھتی عبیر اپنا بازو چھڑاتی پیچھے ہٹی تھی۔

"نہیں سنا مجھے آپ سے کچھ۔۔" دور ہٹتے ہاتھ کی پشت سے رخسار پر گرتے آنسو پونچھے تھے۔ مگر ابراہیم نے مزید دور ہونے سے روک دیا۔

کچھ نہ کہتا تھا۔

ابراہیم کا چہرہ تانبے کی مانند دہکا گئے۔ اسکی
آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا۔ جسے دیکھتی
عبیر اپنا بازو چھڑاتی پیچھے ہٹی تھی۔

"نہیں سننا مجھے آپ سے کچھ۔۔" دور ہٹتے ہاتھ
کی پشت سے رخسار پر گرتے آنسو پونچھے تھے۔
مگر ابراہیم نے مزید دور ہونے سے روک دیا۔
وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسکی صاف
ستھری زندگی میں کوئی اتنا رکیک الزام بھی اس
پر لگا سکتا تھا۔ وہ بھی اسکی اپنی بیوی۔!!

سہری زندگی میں لوی انٹارلیک الزام بی اس
پر لگا سکتا تھا۔ وہ بھی اسکی اپنی بیوی۔!!

"کیا بکواس کی ہے۔۔ کس کے ساتھ تھا
میں۔۔؟" آنکھوں میں جلال لیے وہ دھاڑ اٹھا۔
عبیر بے اختیار آنکھیں میچ گئی۔ مگر اس شخص کو
اپنے گناہ دباتے دیکھ واپس نفرت سے دیکھا۔

"چیخ کر آپ اپنے کرتوت نہیں چھپا سکتے۔۔ اس
لیے یہ بات یہیں ختم کر دیں ورنہ میں سب کو
بتا دوں گی کہ کل ایک لڑکی کی کال آنے پر
آ کس طرح ریتا رہتا تھا۔"

بیر بے اختیار آئیں بی بی۔ مگر اس کو
اپنے گناہ دباتے دیکھ واپس نفرت سے دیکھا۔

"چنچ کر آپ اپنے کروت نہیں چھپا سکتے۔۔ اس
لیے یہ بات یہیں ختم کر دیں ورنہ میں سب کو
بتا دوں گی کہ کل ایک لڑکی کی کال آنے پر
آپ کس طرح بے تاب و برقرار ہوتے گھر
سے نکل گئے تھے۔۔ اور پھر ساری رات غائب
رہے۔۔" وہ بھی بے خوف ہوتی اپنے سابقہ مندر
انداز میں بولی تھی۔ وہ کیوں اس سے ڈرتی یہ
اسکی پوری زندگی کا معاملہ تھی۔ اگر اس شخص

بتا دوں گی کہ کل ایک لڑکی کی کال آنے پر
آپ کس طرح بے تاب و برقرار ہوتے گھر
سے نکل گئے تھے۔۔ اور پھر ساری رات غائب
رہے۔۔ "وہ بھی بے خوف ہوتی اپنے سابقہ نڈر
انداز میں بولی تھی۔ وہ کیوں اس سے ڈرتی یہ
اسکی پوری زندگی کا معاملہ تھی۔ اگر اس شخص
سے دب جاتی وہ ساری زندگی دباتا رہتا۔ جبکہ
ابراہیم شکڈ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا
تھا منہ میں الفاظ ختم ہو گئے ہوں۔

"تم۔۔ تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔؟"

سے دب جانی وہ ساری زندگی دباتا رہتا۔ جبکہ
ابراہیم شکڈ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا
تھا منہ میں الفاظ ختم ہو گئے ہوں۔

"تم۔۔ تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔؟"

"میں آئینہ دکھا رہی ہوں آپ کو۔۔ کہہ دیں
ان میں سے کوئی ایک بھی حرف جھوٹ ہو
تو۔۔" اسکے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال
کرنے پر ابراہیم کا جی چاہا ہوش ٹھکانے لگا
دے اس لڑکی کے۔

مرے پر ابراہیم ؑ بی چاہا ہوں مھکے ۵
دے اس لڑکی کے۔

"تم جیسی بد اعتماد اور امیچور لڑکی سے شادی
میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی
ہے۔۔" دانت پر دانت جمائے وہ پھنکارا تھا۔
عبیر کے دل کی دنیا تو پہلے ہی تباہ تھی۔ اس
شخص کے ایک بار پھر پچھتانے پر مزید اجر گئی
تھی۔ مگر اس بار آنسو آنکھ سے نہیں بلکہ دل
پر گرے تھے۔ جبکہ نگاہوں میں وہی شعلے
تھے۔

عبیر کے دل کی دنیا تو پہلے ہی تباہ تھی۔ اس شخص کے ایک بار پھر پچھتانے پر مزید اجر گئی تھی۔ مگر اس بار آنسو آنکھ سے نہیں بلکہ دل پر گرے تھے۔ جبکہ نگاہوں میں وہی شعلے تھے۔

"اور آپ جیسے دھوکے باز انسان سے شادی میرے ماں باپ کا بدترین ڈسجین تھا۔ میں صحیح خلاف تھی اس شادی کے اس سے تو بہتر تھا میں ارسل سے۔"

"اور آپ جیسے دھوکے باز انسان سے شادی
میرے ماں باپ کا بدترین ڈسجین تھا۔۔ میں
صحیح خلاف تھی اس شادی کے اس سے تو بہتر
تھا میں ارسل سے۔۔"

"شٹ _____ اپ _____!!! جسٹ شٹ
اپ۔۔۔!!! ورنہ میں جان سے مار دوں گا
تمہیں۔۔!!" جلال اور توہین سے لال انگارہ ہوتا
چہرہ لیے وہ اس قدر تیز آواز میں دھاڑا تھا کہ
عبیر کی بے لگام ہوتی زبان خود بخود ہی تالو سے
چپک گئی۔ اور دونوں کے درمیان جیسے بات

پہنچ گئی۔ اور دروازے درمیان میں سے باز
کرنے کے لیے اب کچھ نہ بچا تھا۔ وہ خود
صدمے میں تھی۔ یہ ہوا کیا تھا۔ وہ کسی اور
شخص کا نام کبھی اپنی زبان پر سوچ بھی نہیں
سکتی تھی۔ کبھی خیال تک نہ گزرا تھا مگر
آج۔۔!! آج اس کا ذمہ دار بھی یہ سامنے
کھڑا شخص تھا۔ جو اس وقت غصے سے پاگل ہوتا
ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتا اسکے پاس سے ہٹ گیا
تھا۔ لب کاٹتے کن اکھیوں سے اسے دیکھا بیڈ
سائیڈ ٹیبل کی سمت بڑھتا ڈرار سے کچھ ڈھونڈ
رہا تھا۔ اور مطلوبہ شے ملنے کے بعد بغیر اسکی

لھڑا لھڑا تھا۔ جو اس وقت عرصے سے پاگل ہوتا
ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتا اسکے پاس سے ہٹ گیا
تھا۔ لب کاٹتے کن اکھیوں سے اسے دیکھا بیڈ
سائیڈ ٹیبل کی سمت بڑھتا ڈرار سے کچھ ڈھونڈ
رہا تھا۔ اور مطلوبہ شے ملنے کے بعد بغیر اسکی
جانب دیکھے کمرے کا دروازہ زوردار آواز میں
بند کرتا باہر نکل گیا۔ عبیر نے اسکے نکلنے سے
پہلے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر ہاتھ میں دیکھا
تھا۔

پہلے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر ہاتھ میں دیکھا
تھا۔

کھانے کی ٹیبل پر اس وقت وہ چاروں موجود
تھے سوائے ابراہیم کے جو پچھلے کئی گھنٹوں
سے چھت پر تھا۔ عبیر لڑائی کے فوراً بعد نیچے
آگئی تھی۔ اور تب سے دم سادھے بیٹھی تھی۔
کہ کب وہ نیچے آئے اور ہنگامہ شروع کرے۔
کافی دیر تو اربا کے ساتھ بیٹھی اسکا کوئی فیورٹ

کھانے کی ٹیبل پر اس وقت وہ چاروں موجود
تھے سوائے ابراہیم کے جو پچھلے کئی گھنٹوں
سے چھت پر تھا۔ عبیر لڑائی کے فوراً بعد نیچے
آگئی تھی۔ اور تب سے دم سادھے بیٹھی تھی۔
کہ کب وہ نیچے آئے اور ہنگامہ شروع کرے۔
کافی دیر تو اربا کے ساتھ بیٹھی اسکا کوئی فیورٹ
ڈرامہ گھورتی رہی تھی۔ گھر سے ماں کی کال
بھی آئی تھی۔ مگر وہ اس وقت مینٹلی اتنی
ڈسٹرب تھی کہ کال ہی ریسو نہیں کی۔

"جاؤ اسامہ ابراہیم کو بلا کر لاؤ۔۔۔" آسیہ بیگم

"جاؤ اسامہ ابراہیم کو بلا کر لاؤ۔۔" آسیہ بیگم
کی آواز پر اسکا اسٹو نکالتا ہاتھ ٹھہر گیا۔ یقیناً
معصوم اسامہ کی ایک بار پھر کلاس ہونے والی
تھی۔ مگر وہ کچھ بول کر آئیل مجھے مار والا
محاورہ بھی حقیقت ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"نکالو بیٹا آرہے ہیں ابراہیم بھی۔۔" وہ زبردستی
مسکراتی کھانا پلیٹ میں نکالنے لگی۔ کھانا آسیہ
بیگم نے ہی پکایا تھا۔ جو دکھنے سے ہی لڑیز
معلوم ہو رہا تھا۔ جب اسے ستے ہوئے چہرے
کے ساتھ دھڑ دھڑ کر کے سیڑھیوں سے نیچے

"نکالو بیٹا آرہے ہیں ابراہیم بھی۔" وہ زبردستی
مسکراتی کھانا پلیٹ میں نکالنے لگی۔ کھانا آسیہ
بیگم نے ہی پکایا تھا۔ جو دکھنے سے ہی لیز
معلوم ہو رہا تھا۔ جب اسے تے ہوئے چہرے
کے ساتھ دھڑ دھڑ کر کے سیڑھیوں سے نیچے
آتا اسامہ نظر آیا تھا۔

"مجھے کیوں آپ ہمیشہ بلی کا بکرا بنا دیتیں
ہیں۔۔ ان کی چہیتی کو کیوں نہیں بھیجا۔" غصے
سے جگہ پر بیٹھتا وہ ماں پر برس پڑا۔ "ہیں۔۔"

"مجھے کیوں آپ ہمیشہ بلی کا بکرا بنا دیتیں
ہیں۔۔ ان کی چہیتی کو کیوں نہیں بھیجا۔۔" غصے
سے جگہ پر بیٹھتا وہ ماں پر برس پڑا۔ "ہیں۔۔
ہیں۔۔ کیا ہو گیا۔۔"

"وہ غصہ کسی اور پر ہوتے ہیں لیکن نکال مجھ
غریب پر دیتے ہیں۔۔ بھابھی میں مندر کا گھنٹا
ہوں۔۔" اسکی شکایت پر عبیر کو بے اختیار اس
پر ترس اور پیار دونوں آئے تھے۔ جبکہ ارہا ہنس
پڑی۔۔ "میں دانت توڑ دوں گا تمہارے۔۔" وہ
چھریاں تیز کرتا اسکی جانب مڑا۔

"وہ غصہ لسی اور پر ہوتے ہیں لیکن نکال مجھ
غریب پر دیتے ہیں۔۔ بھابھی میں مندر کا گھنٹا
ہوں۔۔" اسکی شکایت پر عبیر کو بے اختیار اس
پر ترس اور پیار دونوں آئے تھے۔ جبکہ ارہا ہنس
پڑی۔۔ "میں دانت توڑ دوں گا تمہارے۔۔" وہ
چھریاں تیز کرتا اسکی جانب مڑا۔

"اور بھاجن ایک بار پھر تمہاری گھنٹی بجی دیں
گے۔۔"

"مگر تمہارے دانت میں اپنے ہاتھوں سے

"اور بھان ایک بار پھر مہاری کی بی دیں
گے۔۔"

"مگر تمہارے دانت میں اپنے ہاتھوں سے
توڑوں گا۔"

"بس۔۔ یہ کیا حرکتیں ہیں۔۔ کوئی لحاظ ہے
بھابھی ساتھ بیٹھی ہیں مگر اپنی چونچیں لڑانے
سے فرصت نہیں۔۔" آسیہ بیگم نے دونوں کو
جھڑک کر چپ کروایا تھا۔ جبکہ عبیر نے غیر
محسوس انداز میں اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا
تھا۔ لیکن اس کی کواں ڈیڑھی ہوا۔۔۔؟

جس۔۔۔ یہ کیا کریں ہیں۔۔۔ نوری لحاظ ہے
بھابھی ساتھ بیٹھی ہیں مگر اپنی چونچیں لڑانے
سے فرصت نہیں۔۔۔ "آسیہ بیگم نے دونوں کو
جھڑک کر چپ کروایا تھا۔ جبکہ عبیر نے غیر
محسوس انداز میں اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا
تھا۔ لیکن میں کیوں ڈر رہی ہوں ان سے۔۔۔؟
کیا غلط کہا ہے میں نے۔۔۔؟ انہوں نے بھی تو
اتنی غلط بات کہی مجھے۔۔۔ چاہتی تو میں بھی ری
ایکٹ کر سکتی تھی۔۔۔ دوسرا وہ اپنی کل کی
حرکت کو دبانا چاہتے ہیں۔۔۔ 'وہ اپنی سوچوں
میں الجھی تھی۔ جب ابراہیم بھی سیڑھیاں اترتا

جھڑک کر چپ کروایا تھا۔ جبکہ عبیر نے غیر
محسوس انداز میں اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا
تھا۔ لیکن میں کیوں ڈر رہی ہوں ان سے۔۔؟
کیا غلط کہا ہے میں نے۔۔؟ انہوں نے بھی تو
اتنی غلط بات کہی مجھے۔۔ چاہتی تو میں بھی ری
ایکٹ کر سکتی تھی۔۔ دوسرا وہ اپنی کل کی
حرکت کو دبانا چاہتے ہیں۔۔ 'وہ اپنی سوچوں
میں الجھی تھی۔ جب ابراہیم بھی سیڑھیاں اترتا
چلا آیا تھا۔

"کہا کرتے ہو کس سے بلوار ہی ہوں۔۔ کھانا

اتنی غلط بات کہی مجھے۔۔ چاہتی تو میں بھی ری
ایکٹ کر سکتی تھی۔۔ دوسرا وہ اپنی کل کی
حرکت کو دبانا چاہتے ہیں۔۔ وہ اپنی سوچوں
میں الجھی تھی۔ جب ابراہیم بھی سیڑھیاں اترتا
چلا آیا تھا۔

"کیا کرتے ہو کب سے بلوار ہی ہوں۔۔ کھانا
ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔"

"آپ کے لاڈلے نے مجھ سے یہ آکر پوچھا
کہ کھانا کھائیں گے یا نہیں۔۔؟ یہ تو نہیں کہا

"کیا کرتے ہو کب سے بلوار ہی ہوں۔۔ کھانا
ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔"

"آپ کے لاڈلے نے مجھ سے یہ آکر پوچھا
کہ کھانا کھائیں گے یا نہیں۔۔؟ یہ تو نہیں کہا
سب انتظار کر رہے ہیں۔۔" عبیر کے برابر میں
اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھتے انہیں بتایا تھا۔ اسامہ
نے سر پلیٹ پر رکھنا ہی بہتر سمجھا۔

"بھابھی سیلڈ لیں۔۔" ارہا نے اسے سلاد کی
پلیٹ دی تھی۔ جسے وہ مدھم سا کھینکس کرتی

اپنے دوسرے جوتے پہنے اور اسے بتایا تھا۔ اس کا
نے سر پلیٹ پر رکھنا ہی بہتر سمجھا۔

"بھابھی سیلڈ لیں۔۔" ارہا نے اسے سلاد کی
پلیٹ دی تھی۔ جسے وہ مدھم سا کھینکس کرتی
تھام گئی تھی۔ ابراہیم نے ایک ترچھی مگر تیز
نگاہ سر جھکائے چھوٹا سا نوالہ بناتی عبیر پر ڈالی
تھی۔

"تم نے بتایا امی کو میں کل کہاں
تھا۔؟" ابراہیم کی سرد آواز پر عبیر نے چونک
کر سر اٹھایا تھا۔ وہ اسے ہی لب بھینچے سرخ

"بھابھی سیلڈ لیں۔۔" ارہا نے اسے سلا د کی
پلیٹ دی تھی۔ جسے وہ مدھم سا کھینکس کرتی
تھام گئی تھی۔ ابراہیم نے ایک ترچھی مگر تیز
نگاہ سر جھکائے چھوٹا سا نوالہ بناتی عبیر پر ڈالی
تھی۔

"تم نے بتایا امی کو میں کل کہاں
تھا۔۔؟" ابراہیم کی سرد آواز پر عبیر نے چونک
کر سر اٹھایا تھا۔ وہ اسے ہی لب بھینچے سرخ
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عبیر کو اپنا دل تیزی
سے دھڑکتا محسوس ہوا۔

"م نے بتایا امی کو میں کل کہاں
تھا۔؟" ابراہیم کی سرد آواز پر عبیر نے چونک
کر سر اٹھایا تھا۔ وہ اسے ہی لب بھینچے سرخ
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عبیر کو اپنا دل تیزی
سے دھڑکتا محسوس ہوا۔

"کیا مطلب۔۔ کہاں تھے۔؟" ماں کی حیرت
بھری آواز پر اس نے زرد پڑتی عبیر سے
نگاہیں ہٹاتے ماں کو دیکھا۔

"کل ساری رات گھر نہیں آسکتا تھا میں صبح
آٹھ بجے گھر پہنچا تھا۔؟" ابراہیم نے

کر سر اٹھایا تھا۔ وہ اسے ہی لب بھینچے سرخ
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عبیر کو اپنا دل تیزی
سے دھڑکتا محسوس ہوا۔

"کیا مطلب۔۔ کہاں تھے۔۔؟" ماں کی حیرت
بھری آواز پر اس نے زرد پڑتی عبیر سے
نگاہیں ہٹاتے ماں کو دیکھا۔

"کل ساری رات گھر نہیں آسکتا تھا میں صبح
آٹھ بجے واپسی ہوئی تھی۔۔" آسیہ بیگم کی
آنکھوں میں شاک سا ابھرنے لگا۔ "کہاں تھے

"کیا مطلب۔۔ کہاں تھے۔۔؟" ماں کی حیرت
بھری آواز پر اس نے زرد پڑتی عبیر سے
نگاہیں ہٹاتے ماں کو دیکھا۔

"کل ساری رات گھر نہیں آسکتا تھا میں صبح
آٹھ بجے واپسی ہوئی تھی۔۔" آسیہ بیگم کی
آنکھوں میں شاک سا ابھرنے لگا۔ "کہاں تھے
تم۔۔ اور عبیر آپ نے تو نہیں بتایا۔۔" عبیر
نے خود پر ضبط کرتے ایک سرخ نگاہ اپنے
شوہر پر ڈالی تھی۔

آنکھوں میں شاک سا ابھرنے لگا۔ "کہاں تھے تم۔۔ اور عبیر آپ نے تو نہیں بتایا۔۔" عبیر نے خود پر ضبط کرتے ایک سرخ نگاہ اپنے شوہر پر ڈالی تھی۔

"مج۔۔ مجھے خود نہیں معلوم۔۔ کہاں تھے یہ ساری رات۔۔"

"کیوں تمہیں معلوم نہیں تھا مجھے زرین کی کال آئی تھی۔۔" اس کے بلا کے اعتماد اور اس لڑکی ذکر پر عبیر اب کھٹکھی تھی۔ وہ کیسے اتنے

"کیوں سمجھیں معلوم نہیں تھا مجھے زرین کی
کال آئی تھی۔۔۔" اسکے بلا کے اعتماد اور اس
لڑکی ذکر پر عبیر اب کھٹکھٹی تھی۔ وہ کیسے اتنے
دھڑلے سے اپنا افیئر پوری فینیلی کے سامنے بتا
سکتا تھا۔؟ یا یہ سب بھی اس دھوکے بازی
میں ملوث تھے۔؟ اسکی نگاہوں میں بے یقینی
سی اترنے لگی۔ جبکہ نبض ڈوبتی محسوس ہو رہی
تھی۔

"زرین کی طرف۔۔۔؟ سب خیریت تو ہے۔۔۔
ارے ہاں وہ تو شادی پر بھی نہیں آئی۔۔۔" عبیر

ارے ہاں وہ تو شادی پر بھی نہیں آئی۔۔" عبیر
کی نگاہیں ساس سے ہوتیں واپس ابراہیم کی
جانب موڑیں تھیں۔ جو اس وقت ماں کی جانب
متوجہ تھا۔ اسکا دل اس قدر سست روی سے
دھڑک رہا تھا۔ کہ ابھی چیئر پر بیٹھی نہ ہوتی تو
یقیناً گر جاتی۔

"کل رات اسکی بیٹی کو فٹس پڑے تھے۔۔ مرد
تو کوئی ہے نہیں اسکے گھر میں مجبوراً اسے مجھے
کال کرنی پڑی۔۔ پھر میرے جانے کے بعد
اسے ہاسپٹل لے کر بھاگے۔۔ ساری رات

جانب موڑیں گیں۔ جو اس وقت ماں کی جانب
متوجہ تھا۔ اسکا دل اس قدر سست روی سے
دھڑک رہا تھا۔ کہ ابھی چیئر پر بیٹھی نہ ہوتی تو
یقیناً گر جاتی۔

"کل رات اسکی بیٹی کو فٹس پڑے تھے۔۔ مرد
تو کوئی ہے نہیں اسکے گھر میں مجبوراً اسے مجھے
کال کرنی پڑی۔۔ پھر میرے جانے کے بعد
اسے ہاسپٹل لے کر بھاگے۔۔ ساری رات
ایمرجنسی میں رہی ہے وہ معصوم۔۔ صبح ایم آر
آئی ہوا۔۔ بس اسی میں لگا رہا۔۔ زرین کی امی تو

ایرانی میں رہی ہے وہ۔۔۔ سوس۔۔۔ سوس
آئی ہوا۔۔۔ بس اسی میں لگا رہا۔۔۔ زرین کی امی تو
بہت شرمندہ ہو رہی تھیں۔۔۔"

"نہیں نہیں بیٹا بالکل صحیح کیا تم نے۔۔۔ بلکہ مجھے
پہلے بتانا چاہیے تھا میں مل کر آتی۔۔۔" عبیر کو
لگا اسکا وجود دھیرے دھیرے سرد پڑنے لگا
ہو۔ کان الگ سائیں سائیں کر رہے تھے۔ یہ کیا
کہہ رہا تھا وہ۔۔۔!!

"معصوم بچی کتنی افیت میں رہی ہوگی ساری
رات۔۔۔ اور خود زرین کتنی برشان ہوگی۔ اتنی

ہو۔ کان الگ سائیں سائیں کر رہے تھے۔ یہ کیا
کہہ رہا تھا وہ۔!!

"معصوم بچی کتنی افیت میں رہی ہوگی ساری
رات۔۔ اور خود زرین کتنی پریشان ہوگی۔ اتنی
کم عمری میں بیوہ ہوگئی۔۔ پھر جاب کے ساتھ
بیٹی کو پالنا۔۔ میرا تو بڑا دل کٹتا ہے۔۔۔" وہ
دونوں اب بچی کی کنڈیشن ڈسکس کر رہے
تھے۔ جبکہ عبیر کا تو شرمندگی سے نوالہ حلق
میں نہیں اتر رہا تھا۔ اس نے کل رات کے
حوالے سے کیا کیا نہ سوچ لیا تھا۔ کتنے انتہائی

سوم پنی کی ادیت میں رہی ہوئی ساری
رات۔۔ اور خود زرین کنتی پریشان ہوگی۔ اتنی
کم عمری میں بیوہ ہوگئی۔۔ پھر جاب کے ساتھ
بیٹی کو پالنا۔۔ میرا تو بڑا دل کتنا ہے۔۔۔" وہ
دونوں اب بچی کی کنڈیشن ڈسکس کر رہے
تھے۔ جبکہ عبیر کا تو شرمندگی سے نوالہ حلق
میں نہیں اتر رہا تھا۔ اس نے کل رات کے
حوالے سے کیا کیا نہ سوچ لیا تھا۔ کتنے انتہائی
قدم تھے جو کل کے بعد وہ سوچے بیٹھی تھی۔
جبکہ ابراہیم۔۔! اس سے کس طرح نظر ملائے
گی اب وہ۔۔؟ سب سے خوفناک خیال تو بس

جی لو پالنا۔۔ میرا لو بڑا دل لٹا ہے۔۔۔" وہ
دونوں اب بچی کی کنڈیشن ڈسکس کر رہے
تھے۔ جبکہ عبیر کا تو شرمندگی سے نوالہ حلق
میں نہیں اتر رہا تھا۔ اس نے کل رات کے
حوالے سے کیا کیا نہ سوچ لیا تھا۔ کتنے انتہائی
قدم تھے جو کل کے بعد وہ سوچے بیٹھی تھی۔
جبکہ ابراہیم۔۔! اس سے کس طرح نظر ملائے
گی اب وہ۔۔؟ سب سے خوفناک خیال تو بس
یہی تھا۔ اب وہ کیا کرے گا اسکے ساتھ۔۔؟ اور
آج شام کی لڑائی کے بعد مزید کوئی گنجائش
باقی رہی تھی۔۔؟

میں اس میں اسکا لیا تصور تھا۔۔؟ اسے الہام کو
نہیں ہونا تھا۔ اس شخص کو کل جانے سے پہلے
ہی بتا دینا چاہیے تھا یا کم از کم شام کو بھی بتا
سکتا تھا۔ وہ کیا کوئی بھی لڑکی اسکی جگہ ہوتی
یہی سوچتی۔۔ مگر جو بھی تھا غلط فہمی ان کے
رشتے میں ایک بڑی دراڑ ڈال گئی تھی۔

"بیٹا کھا کیوں نہیں رہیں۔۔؟" اسے پلیٹ کو
گھورتا دیکھ آسہ بیگم نے ٹوکا۔۔ جبکہ ابراہیم
اپنے کھانے کی جانب متوجہ رہا۔ اس نے ایک
نگاہ بھی اسکی جانب نہ ڈالی تھی۔ وہ خاموشی

"بیٹا کھا کیوں نہیں رہیں۔۔؟" اسے پلیٹ کو
گھورتا دیکھ آسہ بیگم نے ٹوکا۔۔ جبکہ ابراہیم
اپنے کھانے کی جانب متوجہ رہا۔ اس نے ایک
نگاہ بھی اسکی جانب نہ ڈالی تھی۔ وہ خاموشی
سے کھانا زہر مار کرنے لگی۔ ورنہ اس وقت
شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ خود کو کہیں بند
کر کے خوب پھوٹ پھوٹ کر روتی۔ اسکی
پرسکون زندگی کو اس شخص نے دھرم بھرم
کر دیا تھا۔ جب سے اس شخص نے اسکی زندگی
میں قدم رکھا تھا۔ اسکا دماغ بس تلخ اور نیگیو
سوچوں کی آماجگاہ بنا رہتا تھا۔

رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے۔ جب وہ
کمرے میں داخل ہوئی۔ ابراہیم بیڈ کے بیچوں
بیچ نیم دراز لیپ ٹاپ ٹانگوں پر رکھے کسی سے
فون پر گفتگو میں مصروف تھا۔ کھانے کے بعد
ارہا اسے تصویریں دکھانے کے لیے اپنے روم
میں لے گئی تھی۔ اسے بھی کچھ اسپیس کی
ضرورت تھی۔ مگر ارہا کو صبح اسکول جانا تھا۔ اس
لیے اسے اٹھنا پڑا تھا۔ ابراہیم نے فون پر بات
کرتے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ عبیر
دوپٹہ صوفے پر ڈالتی واشروم کی جانب بڑھ
گئی۔ مضحکہ خیز نکلتی رہی۔

ارہا اسے تصویریں دکھانے کے لیے اپنے روم
میں لے گئی تھی۔ اسے بھی کچھ اسپیس کی
ضرورت تھی۔ مگر ارہا کو صبح اسکول جانا تھا۔ اس
لیے اسے اٹھنا پڑا تھا۔ ابراہیم نے فون پر بات
کرتے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ عبیر
دوپٹہ صوفے پر ڈالتی واشروم کی جانب بڑھ
گئی۔ وضو کر کے باہر نکلی تو وہ اب بھی لیپ
ٹاپ پر کام کر رہا تھا جبکہ موبائل ہاتھ میں نہ
تھا۔ سائیڈ ٹیبل کی ڈرار سے جانماز نکالی۔ وہ نماز
کی پابند نہ تھی مگر اس وقت دل بہت اداس

ضرورت تھی۔ مگر ارہا لو بخ اسلول جانا تھا۔ اس لیے اسے اٹھنا پڑا تھا۔ ابراہیم نے فون پر بات کرتے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ عبیر دوپٹہ صوفے پر ڈالتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ وضو کر کے باہر نکلی تو وہ اب بھی لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جبکہ موبائل ہاتھ میں نہ تھا۔ سائیڈ ٹیبل کی ڈرار سے جانماز نکالی۔ وہ نماز کی پابند نہ تھی مگر اس وقت دل بہت اداس اور رنجور ہو رہا تھا۔ وہ نماز پڑھ کر کافی دیر تک جائے نماز پر بیٹھی رہی۔ ابراہیم کی موجودگی وہ یکسر بھول چکی تھی۔ اس وقت زندگی میں پہلی

گئی۔ وضو کر کے باہر نکلی تو وہ اب بھی لیپ
ٹاپ پر کام کر رہا تھا جبکہ موبائل ہاتھ میں نہ
تھا۔ سائیڈ ٹیبل کی ڈرار سے جانماز نکالی۔ وہ نماز
کی پابند نہ تھی مگر اس وقت دل بہت اداس
اور رنجور ہو رہا تھا۔ وہ نماز پڑھ کر کافی دیر تک
جائے نماز پر بیٹھی رہی۔ ابراہیم کی موجودگی وہ
یکسر بھول چکی تھی۔ اس وقت زندگی میں پہلی
بار خوش و خزو سے دعا مانگ رہی تھی۔ اسکی
قسمت میں جو لکھا جا چکا تھا۔ جو اسے مل چکا
تھا وہ اسے نہیں بدل سکتی تھی۔ اس لیے نماز
میں اسے لے صبر مانگ رہی تھی۔ اسے نہیں

تھا۔ سائیڈ بیبل کی ڈرار سے جامناز نکالی۔ وہ نماز
کی پابند نہ تھی مگر اس وقت دل بہت اداس
اور رنجور ہو رہا تھا۔ وہ نماز پڑھ کر کافی دیر تک
جائے نماز پر بیٹھی رہی۔ ابراہیم کی موجودگی وہ
یکسر بھول چکی تھی۔ اس وقت زندگی میں پہلی
بار خوش و خزو سے دعا مانگ رہی تھی۔ اسکی
قسمت میں جو لکھا جا چکا تھا۔ جو اسے مل چکا
تھا وہ اسے نہیں بدل سکتی تھی۔ اس لیے نماز
میں اپنے لیے صبر مانگ رہی تھی۔ اسے نہیں
معلوم تھا شادی اتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔
میاں بیوی کو ہر لڑائی ہر رنجش کے باوجود

تھا وہ اسے نہیں بدل سکتی تھی۔ اس لیے نماز
میں اپنے لیے صبر مانگ رہی تھی۔ اسے نہیں
معلوم تھا شادی اتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔
میاں بیوی کو ہر لڑائی ہر رنجش کے باوجود
ساتھ رہنا ہوتا ہے۔ وہ دوست نہیں تھے آپس
میں۔۔ ازدواجی رشتہ ہونے کے باوجود بے تکلف
نہیں تھے۔ اس نے شدت سے محسوس کیا تھا
شوہر دوست نہیں ہو سکتا تھا کبھی۔۔ یہ ہستی
کبھی دوست بن ہی نہیں سکتی تھی۔ اسے
دوستوں کی طرح جب دل چاہے جو دل چاہے
نہیں کر سکتا تھا۔ غرض آج تک وہ

سکتے تھے۔ اس سے سخت غصے میں لا تعلق کا
اعلان نہیں کر سکتے تھے۔ یہ تو وہ ہستی تھا جو
اپنی مرضی سے آپکے موڈ کا تعین کرتا ہے جو
اپنے مزاج اپنے موڈ کے خلاف بات پر آپکو
جھڑک سکتا ہے۔ عبیر جہانگیر جس نے ساری
زندگی بے فکری میں گزاری تھی اس پل جائے
نماز پر بیٹھی سوچوں میں غرق تھی۔ اتنی طویل
دعا تو شاید وہ طاق راتوں میں بھی نہیں مانگتی
تھی۔ جتنی آج ابراہیم جنید کے کمرے میں اس
جائے نماز پر بیٹھی مانگ رہی تھی۔

جائے نماز پر بیٹھی مانگ رہی تھی۔

ابراہیم کے لیٹ آف کرنے پر وہ چونکی تھی۔
بیڈ سائیڈ ٹیبل کا صرف اسکی جانب کا لیپ
جل رہا تھا۔ وہ لب بھینچتی جائے نماز طے کر کے
اپنی جگہ پر آگئی۔ ایک نظر ابراہیم پر ڈالی جو
اسکی جانب سے پشت کیے لیٹا تھا۔ لب کاٹتی
لیپ آف کر کے خود بھی لیٹ گئی۔ شام کو
ڈھیر سارا سونے کے سبب نیند آنکھوں سے
کوسوں دور تھی۔ اندھیرے کمرے میں کھڑکی
کے ذریعے بالکنی میں جلتیں گولڈن اسپاٹ

اپنی جگہ پر آئی۔ ایک نظر ابراہیم پر ڈالی جو
اسکی جانب سے پشت کیے لیٹا تھا۔ لب کاٹتی
لیمپ آف کر کے خود بھی لیٹ گئی۔ شام کو
ڈھیر سارا سونے کے سبب نیند آنکھوں سے
کوسوں دور تھی۔ اندھیرے کمرے میں کھڑکی
کے ذریعے بالکنی میں جلتی گولڈن اسپاٹ
لائٹس کی روشنی چھن کر آرہی تھی۔ کروٹ
بدلتی سوچوں کی نئی رو میں نکل گئی۔ زوہیب
اور مائرہ کے ساتھ گزارا وقت اسے ابھی سے
ماضی لگنے لگا تھا۔ کتنی الگ زندگی تھی۔ کتنے
مزے تھے اس وقت اگر وہ گھر پر اس طرح

کے ذریعے بالکنی میں جلتیں گولڈن اسپاٹ
لائٹس کی روشنی چھن کر آرہی تھی۔ کروٹ
بدلتی سوچوں کی نئی رو میں نکل گئی۔ زوہیب
اور ماہرہ کے ساتھ گزارا وقت اسے ابھی سے
ماضی لگنے لگا تھا۔ کتنی الگ زندگی تھی۔ کتنے
مزے تھے اس وقت اگر وہ گھر پر اس طرح
کروٹیں بدل رہی ہوتی۔ اب تک ان دونوں کو
کال لگا کر دماغ کھانا شروع کر چکی ہوتی۔ لبوں
پر اداس مسکراہٹ ابھری تھی۔ ایک آنسو چپکے
سے آنکھ سے نکلتا کنپٹیوں میں جذب ہوا تھا۔
نجانہ اور کتنی دیر تک وہ انہی سوچوں میں

اور مارہ سے ساھ مرارا وقت اسے اسی سے

ماضی لگنے لگا تھا۔ کتنی الگ زندگی تھی۔ کتنے

مزے تھے اس وقت اگر وہ گھر پر اس طرح
کروٹیں بدل رہی ہوتی۔ اب تک ان دونوں کو
کال لگا کر دماغ کھانا شروع کر چکی ہوتی۔ لبوں
پر اداس مسکراہٹ ابھری تھی۔ ایک آنسو چپکے
سے آنکھ سے نکلتا کنپٹیوں میں جذب ہوا تھا۔

نجانے اور کتنی دیر تک وہ انہی سوچوں میں
الجھی رہتی کہ اندھیرے میں اچانک ہی ابراہیم
نے اسے بازو سے تھام کر اپنی جانب گھسیٹا
تھا۔ اسکے حلق دبی دبی چیخ برآمد ہوئی تھی مگر

ابھی رہی کہ اندھیرے میں اچانک ہی ابراہیم
نے اسے بازو سے تھام کر اپنی جانب گھسیٹا
تھا۔ اسکے حلق دبی دبی چیخ برآمد ہوئی تھی مگر
خود پر جھکے ابراہیم کو دیکھ اسکے لبوں پر قفل
چڑھ گیا۔ نیم اندھیرے میں ابراہیم اسکی ڈبڈبائی
آنکھیں دیکھ سکتا تھا۔

"مم۔۔ میں آپ۔۔۔"

"تمہاری کوئی بات نہیں سننی اس
وقت۔۔" عبیر اسکے سر دلچے پر لبوں پر قفل
حفاظتی آنکھیں میچ گئی۔ حالانکہ اس کا لمس

اتوار کا دن تھا۔ سبھی دیر سے اٹھتے تھے۔ ایک
بجے تک اسامہ حلوا پوری لے آتا تھا۔ یا آسیہ
بیگم گھر میں بناتی تھیں۔ ناشتے کے بعد وہ ارہا
کے ساتھ بیٹھی اسے گرمی کی مناسبت سے کچھ
آن لائن سوٹ آرڈر کروا رہی تھی۔ ولیمہ
ہوئے پندرہ دن سے اوپر ہو چکے تھے۔ اسکے
ہاتھ پاؤں کی مہندی مکمل طور پر اتر چکی تھی۔
مگر ان گزرے دنوں میں وہ ایک بار بھی میکے
نہیں گئی تھی۔

مگر ان گزرے دنوں میں وہ ایک بار بھی میٹے
نہیں گئی تھی۔

"آپ اپنے لیے کچھ آرڈر نہیں کر رہیں۔۔؟"

"بہت کپڑے ہیں ابھی میرے پاس۔۔ پورا
سال بھی پہنوں تو ختم نہیں ہوں گے۔۔" ایک
نظر اپنا موبائل دیکھا جہاں اسکی ماں کی مس
کال آئی ہوئی تھی۔ موبائل بند کرتی واپس اربا
کے سوٹ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ اسکی حفصہ
صاحبہ سے بہت کم بات ہوتی تھی۔ یا شاید وہ

کال آئی ہوئی تھی۔ موبائل بند لرنی واپس ا رہا
کے سوٹ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ اسکی حفصہ
صاحبہ سے بہت کم بات ہوتی تھی۔ یا شاید وہ
خود ماں سے فاصلے پر ہو گئی تھی۔ دونوں میں
بات ہوتی تھی تو وہ چند منٹ سے زیادہ بات
نہیں کرتی تھی۔ جبکہ جہانگیر صاحب سے اسکی
صرف ایک ہی بار بات ہو سکی تھی کیونکہ وہ
کسی بزنس ٹور پر نکلے تھے۔ زینب بھی اسے کال
کرتی رہتی تھی۔

"بیٹا پلاؤ کھاؤ گی یا بریانی۔؟" کچن سے برآمد

میں نے اس سے کہا۔ جبکہ بہاؤ صاحب سے اس
صرف ایک ہی بار بات ہو سکی تھی کیونکہ وہ
کسی بزنس ٹور پر نکلے تھے۔ زینب بھی اسے کال
کرتی رہتی تھی۔

"بیٹا پلاؤ کھاؤ گی یا بریانی۔۔؟" کچن سے برآمد
ہوئیں آسیہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔ جو
سیڑھیوں سے نیچے آتا ابراہیم بھی سن چکا تھا۔

"کیا آپ نے خانساں کی جاب شروع کر دی
ہے۔۔؟" اس سے پہلے کہ عبیر کچھ کہتی وہ
طنز نہ کہتا وہیں جلا آتا۔

ہوتیں آسیہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔ جو
سیڑھیوں سے نیچے آتا ابراہیم بھی سن چکا تھا۔

"کیا آپ نے خانساں کی جاب شروع کر دی
ہے۔۔؟" اس سے پہلے کہ عبیر کچھ کہتی وہ
طنزیہ کہتا وہیں چلا آیا۔

"کیا مطلب اپنے گھر کا کام کرنے میں جاب
کہاں سے بیچ میں آگئی۔۔؟" آسیہ بیگم نے خفگی
سے بیٹے کو دیکھا۔

"کیا مطلب اپنے گھر کا کام کرنے میں جاب
کہاں سے بیچ میں آگئی۔۔؟" آسیہ بیگم نے خفگی
سے بیٹے کو دیکھا۔

"تو پھر کیا یہ آپکی بہو کا گھر نہیں۔۔؟ آخر
کب تک آپ اسے یوں کھانے پیش کرتی رہیں
گی۔۔؟" اسکے ناگوار انداز پر عبیر شرم سے گڑھ
گئی۔ جبکہ آسیہ بیگم نے تنبیہی نگاہ بیٹے پر ڈالی۔

"بیٹی ہے وہ میری۔۔ اور ابھی شادی کو وقت
ہی کتنا ہوا ہے جو تم اسے کچن میں جھونکنا چاہ

"لو پھر لیا یہ اپنی بہو کا ہر بیس۔۔؟ آخر
کب تک آپ اسے یوں کھانے پیش کرتی رہیں
گی۔۔؟" اسکے ناگوار انداز پر عبیر شرم سے گڑھ
گئی۔ جبکہ آسیہ بیگم نے تنبیہی نگاہ بیٹے پر ڈالی۔

"بیٹی ہے وہ میری۔۔ اور ابھی شادی کو وقت
ہی کتنا ہوا ہے جو تم اسے کچن میں جھونکنا چاہ
رہے ہو۔۔؟"

"کیوں کیا میں جاب پر نہیں جا رہا۔۔؟ اور پندرہ
دن بہت ہوتے ہیں ذمہ داریاں سمجھنے اور
سنہالنے کے لئے اور کتنے دن جا رہا ہوں۔۔؟"

"بیٹی ہے وہ میری۔۔ اور ابھی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے جو تم اسے کچن میں جھونکنا چاہ رہے ہو۔۔؟"

"کیوں کیا میں جاب پر نہیں جا رہا۔۔؟ اور پندرہ دن بہت ہوتے ہیں ذمہ داریاں سمجھنے اور سنبھالنے کے لیے۔۔ اور کتنے دن چاہیں تمہیں۔۔؟" اس بار اس نے ڈائریکٹ اسے مخاطب کیا تھا۔ وہ لب کاٹتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ دونوں میں بات مکمل طور پر بند تھی۔ اس نے ابراہیم کے کام تو دھیرے دھیرے سنبھالنا

"کیوں کیا میں جب پر نہیں جا رہا۔۔؟ اور پندرہ
دن بہت ہوتے ہیں ذمہ داریاں سمجھنے اور
سنجھانے کے لیے۔۔ اور کتنے دن چاہیں
تمہیں۔۔؟" اس بار اس نے ڈائریکٹ اسے
مخاطب کیا تھا۔ وہ لب کاٹتی اسے ہی دیکھ رہی
تھی۔ دونوں میں بات مکمل طور پر بند تھی۔ اس
نے ابراہیم کے کام تو دھیرے دھیرے سنبھالنا
شروع کر دیے تھے مگر اس سے بات نہیں
کرتی تھی۔

"ابراہیم۔۔۔!!! ~ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔۔۔~

سہی۔ دولوں میں بات مکمل طور پر بند سہی۔ اس
نے ابراہیم کے کام تو دھیرے دھیرے سنبھالنا
شروع کر دیے تھے مگر اس سے بات نہیں
کرتی تھی۔

"ابراہیم۔۔۔!!! یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔۔۔ یہ
ہم ساس بہو کے کام ہیں۔۔۔ تم بیچ میں نہیں
بولو گے۔۔۔" اس بار وہ سختی سے بولیں تھیں۔
ابراہیم نے حیرت سے ماں کو دیکھا تھا۔ عجیب
ساس تھیں وہ۔۔۔ اپنی حالت کی پرواہ کیے بنا
بس بہو کی خدمتوں میں لگی تھیں۔

"ابراہیم۔۔۔!!! یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔۔۔ یہ
ہم ساس بہو کے کام ہیں۔۔۔ تم بچ میں نہیں
بولو گے۔۔۔" اس بار وہ سختی سے بولیں تھیں۔
ابراہیم نے حیرت سے ماں کو دیکھا تھا۔ عجیب
ساس تھیں وہ۔۔۔ اپنی حالت کی پرواہ کیے بنا
بس بہو کی خدمتوں میں لگی تھیں۔

"واہ۔۔۔!! ایکسیڈنٹ۔۔۔ پھر کرتی رہیں
خدمتیں۔۔۔ اسی لیے تو لائی ہیں۔۔۔" غصیلے لہجے
میں کہتا لاؤنج سے نکل گیا تھا۔ جو کام کی بات
کرنی تھی وہ بھی رہ گئی تھی۔ اسکے جانے کے

"واہ۔۔!! ایکسیڈینٹ۔۔ پھر کرتی رہیں
خد متیں۔۔ اسی لیے تو لائی ہیں۔۔" غصیلے لہجے
میں کہتا لاؤنج سے نکل گیا تھا۔ جو کام کی بات
کرنی تھی وہ بھی رہ گئی تھی۔ اسکے جانے کے
بعد آسیہ بیگم خود پر بمشکل پہرے بیٹھائے
بیٹھی عبیر کے پاس چلی آئیں۔

"بیٹا۔۔ اس کی بات کا برا مت ماننا۔۔ کبھی کبھی
ایسے ہی جھنجھلا جاتا ہے۔۔" ان کے شرمندہ
لہجے پر عبیر نے نچلا لب سختی سے دانتوں تلے
دباتے سر جھکا لیا۔ "اس کا یہ مقصد نہیں تھا

"بیٹا۔۔ اس کی بات کا برا مت ماننا۔۔ جی جی
ایسے ہی جھنجھلا جاتا ہے۔۔" ان کے شر مندہ
لہجے پر عبیر نے نچلا لب سختی سے دانتوں تلے
دباتے سر جھکا لیا۔ "اس کا یہ مقصد نہیں تھا
بیٹا۔۔ تم بولو۔۔ میری بیٹی جو چاہے گی وہی
ہوگا۔۔" اسکا ہاتھ تھامتیں شفقت بھرے لہجے
میں بولیں تھیں۔

"مم۔۔ میں پکا لیتی ہوں۔۔ بس۔۔ آپ مجھے
سکھا دیں۔۔" اس نے معصومیت سے کہا تو
انہیں بے طرح اپنے بیٹے پر غصہ آیا۔

"مم۔۔ میں پکا یٹی ہوں۔۔ بس۔۔ آپ مجھے
سکھا دیں۔۔" اس نے معصومیت سے کہا تو
انہیں بے طرح اپنے بیٹے پر غصہ آیا۔

"نہیں بیٹا ایسی کوئی۔۔"

"نہیں آنٹی۔۔ میرا مطلب ہے امی۔۔ مجھے بھی
اچھا نہیں لگتا کہ آپ یوں میرے لیے پکاتی
رہیں۔۔"

"تو کیا ہوا بیٹا۔۔ صرف تم تو نہیں کھاتیں گھر
میں سب کھاتے ہیں۔۔ اور شادی کو ابھی تو

"ہیں آئی۔۔ میرا مطلب ہے امی۔۔ مجھے جی
اچھا نہیں لگتا کہ آپ یوں میرے لیے پکاتی
رہیں۔۔"

"تو کیا ہوا بیٹا۔۔ صرف تم تو نہیں کھاتیں گھر
میں سب کھاتے ہیں۔۔ اور شادی کو ابھی تو
مہینے بھی نہیں ہوا۔۔ ہمارے زمانے میں تو ایک
ایک مہینے تک دعوتیں اور نجانے کون کون سی
رسموں کے بعد تو بہو کچن میں قدم رکھتی
تھی۔۔" انہوں نے ہنستے ہوئے ہلکے پھلکے انداز
میں بتایا۔

مہینے بھی نہیں ہوا۔۔ ہمارے زمانے میں تو ایک
ایک مہینے تک دعوتیں اور نجانے کون کون سی
رسموں کے بعد تو بہو کچن میں قدم رکھتی
تھی۔۔ "انہوں نے ہنستے ہوئے ہلکے پھلکے انداز
میں بتایا۔

"کوئی بات نہیں میں تو بیٹی ہوں نا اور یہ
فضول رسمیں تو مجھے بھی پسند نہیں۔۔" وہ ان
کی محبت کی دل سے قدر کرتی تھی۔ پھر ابراہیم
کے لیے موجود دل میں کدورت کی سزا انہیں
کیوں دیتی۔۔؟

"کوئی بات نہیں میں تو بیٹی ہوں نا اور یہ
فضول رسمیں تو مجھے بھی پسند نہیں۔۔" وہ ان
کی محبت کی دل سے قدر کرتی تھی۔ پھر ابراہیم
کے لیے موجود دل میں کدورت کی سزا انہیں
کیوں دیتی۔۔؟

"میرا بچہ۔۔" انہوں نے بے اختیار اسکی پیشانی
چوم لی۔۔ "ٹھیک ہے پھر آج میری بیٹی کھیر
سے شروعات کرے گی۔۔"

"واہ بھابھی آپ کھیر میں ہاتھ ڈالیں گی۔۔ مگر

"واہ بھابھی آپ کھیر میں ہاتھ ڈالیں گی۔۔ مگر
ٹھنڈی میں ڈالیے گا ورنہ جل جائیں گے
ہاتھ۔۔" اپنے کمرے سے نکلتا اسامہ وہیں اسکے
برابر میں آبیٹھا۔ ارہا اور اسامہ تو اسکے بہترین
ساتھی تھے۔ اکثر رات کو اسامہ کبھی گولا گنڈا
لے آتا تھا۔ کبھی آئسکریم کبھی شام میں
اسنکیس اور وہ لوگ ہنسی مذاق کر کے اسکا دل
بہلا دیتے تھے۔

"آج بس میرے ہاتھوں کا کمال دیکھنا
تم۔۔" اسکے بال بکھیرتی اٹھ گئی تھی۔ آسیہ بیگم

اسنکیس اور وہ لوگ ہنسی مذاق کر کے اسکا دل
بہلا دیتے تھے۔

"آج بس میرے ہاتھوں کا کمال دیکھنا
تم۔۔" اسکے بال بکھیرتی اٹھ گئی تھی۔ آسیہ بیگم
نے اسامہ سے کھیر کے لیے دودھ منگوا لیا تھا۔
پھر دوپہر تین بجے کی وہ آسیہ بیگم کے ساتھ
پکن میں گھسی شام چھ بجے کے قریب فارغ
ہوئی تھی۔ انہوں نے عبیر کے ساتھ مل کر
کھیر اور بیف پلاؤ بنایا تھا۔

پھر دوپہر میں بجے کی وہ اسیہ بیم لے ساٹھ
پکن میں گھسی شام چھ بجے کے قریب فارغ
ہوئی تھی۔ انہوں نے عبیر کے ساتھ مل کر
کھیر اور بیف پلاؤ بنایا تھا۔

"جاؤ بیٹا اب تھوڑی دیر ریٹ کرلو۔۔ تھک
گئیں تم بھی بہت۔۔" وہ کھیر کے باول فریج
میں رکھ کر فارغ ہوئی تو انہوں نے اس سے
کہا۔

"جی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ آپ بھی ریٹ کر لیں"

"جی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ آپ بھی ریٹ کر لیں"

"ایک منٹ رکو۔۔!" وہ کچن سے جاتے جاتے
رک گئی۔ "جی بولیں۔۔؟"

"بیٹا یہ آپ کی کلائیاں اور ہاتھ اس قدر
سونے کیوں ہیں۔۔ گلے میں بھی کچھ نہیں۔۔
لگ ہی نہیں رہا میری بیٹی شادی شدہ ہے۔۔
سب کچھ پہنو بیٹا۔۔ شوہر کو بھی اچھا لگتا ہے۔۔
اور اگر ابھی کوئی آجائے۔۔ کیا دیکھے
گا۔۔؟" انکے ٹوکنے پر وہ ایک پل کے لیے گڑبڑا
گئے

"جی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ آپ بھی ریٹ لریں"

"ایک منٹ رکو۔۔!" وہ کچن سے جاتے جاتے
رک گئی۔ "جی بولیں۔۔؟"

"بیٹا یہ آپ کی کلائیاں اور ہاتھ اس قدر
سونے کیوں ہیں۔۔ گلے میں بھی کچھ نہیں۔۔
لگ ہی نہیں رہا میری بیٹی شادی شدہ ہے۔۔
سب کچھ پہنو بیٹا۔۔ شوہر کو بھی اچھا لگتا ہے۔۔
اور اگر ابھی کوئی آجائے۔۔ کیا دیکھے
گا۔۔؟" انکے ٹوکنے پر وہ ایک پل کے لیے گڑبڑا
گئے

گئی۔

"وہ۔۔ ایچلی۔۔ مجھے الجھن ہوتی ہے۔۔" مدھم
آواز میں کہتے عزز تراشا تھا۔

"میرا بچہ مگر یہ تو شوہر کے ارمان ہوتے ہیں
کہ بیوی اسکی پسند کی چیزیں پہنے۔۔ محبت بڑھتی
ہے اس سے۔۔" عبیر نے اس بار کھٹک کر
انکی سمت دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی انہوں نے۔۔؟

"کس کی پسند کی۔۔؟" وہ شاک کے سبب

"وہ۔۔ ایجلی۔۔ مجھے الجھن ہوتی ہے۔۔" مدھم
آواز میں کہتے عزز تراشا تھا۔

"میرا بچہ مگر یہ تو شوہر کے ارمان ہوتے ہیں
کہ بیوی اسکی پسند کی چیزیں پہنے۔۔ محبت بڑھتی
ہے اس سے۔۔" عبیر نے اس بار ٹھٹھک کر
انکی سمت دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی انہوں نے۔۔؟

"کس کی پسند کی۔۔؟" وہ شاک کے سبب
پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ جبکہ آسیہ بیگم نے کچھ
الجھ کر اسے دیکھا تھا۔

"کس کی پسند کی۔۔؟" وہ شاک کے سبب
پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ جبکہ آسیہ بیگم نے کچھ
الچھ کر اسے دیکھا تھا۔

"ابراہیم کی اور کس بیٹا۔۔" اور اسکا دل نئے
سرے سے سلگنے لگا۔ کیا عجیب شخص تھا وہ اپنی
ہی بیوی کو اپنی پسند کی چیز دوسروں کے نام
سے دیتا تھا۔

"اوکے۔۔ م میں پہن لیتی ہوں۔۔" وہ بغیر کسی
بحث کے الجھی الجھی کچن سے نکل گئی۔ مگر یہ

"ابراہیم کی اور کس بیٹا۔۔" اور اسکا دل نئے
سرے سے سلگنے لگا۔ کیا عجیب شخص تھا وہ اپنی
ہی بیوی کو اپنی پسند کی چیز دوسروں کے نام
سے دیتا تھا۔

"اوکے۔۔ م میں پہن لیتی ہوں۔۔" وہ بغیر کسی
بحث کے الجھی الجھی کچن سے نکل گئی۔ مگر یہ
نہ بتا سکی کہ اسکے شوہر نے تو ان کے نام
سے وہ تحفہ دیا تھا۔

"اوکے۔۔م میں پہن لیتی ہوں۔۔" وہ بغیر کسی
بحث کے الجھی الجھی کچن سے نکل گئی۔ مگر یہ
نہ بتا سکی کہ اسکے شوہر نے تو ان کے نام
سے وہ تحفہ دیا تھا۔

کمرے میں آئی تو ابراہیم کہیں موجود نہ تھا۔
یقیناً برابر والے کمرے میں فائلوں میں غرق
ہوگا۔ ان کے برابر والا کمرہ ایکسٹرا تھا۔ جسے
ابراہیم اکثر دیر رات تک آفس کے کام

کمرے میں آئی تو ابراہیم کہیں موجود نہ تھا۔
یقیناً برابر والے کمرے میں فائلوں میں غرق
ہوگا۔ ان کے برابر والا کمرہ ایکسٹرا تھا۔ جسے
ابراہیم اکثر دیر رات تک آفس کے کام
کے لیے استعمال کرتا تھا۔ اور اسے سکون سے
سونے کا موقع مل جاتا تھا۔ کبڈ سے جلدی سے
اپنے لیے کپڑے نکالے تھے۔ مسلسل کچن میں
گھسے رہنے سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا جبکہ
پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔ بھلا اسے کہاں
عادت تھی ایسے کاموں کی۔ کپڑے لے کر ہاتھ

ابراہیم اسر دیر رات تک اس کے کام
کے لیے استعمال کرتا تھا۔ اور اسے سکون سے
سونے کا موقع مل جاتا تھا۔ کبڈ سے جلدی سے
اپنے لیے کپڑے نکالے تھے۔ مسلسل کچن میں
گھسے رہنے سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا جبکہ
پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔ بھلا اسے کہاں
عادت تھی ایسے کاموں کی۔ کپڑے لے کر ہاتھ
لینے چلی گئی۔ بلیک لانگ شرٹ اور پلارزو میں
ملبوس ٹاول بالوں میں لپیٹی باہر نکلی تو وہ بیڈ پر
نیم دراز اپنی کنپٹیاں دبا رہا تھا۔ وہ نگاہیں پھیرتی
ڈرینگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔

"کب سے انتظار کر رہا تھا میں۔۔ کہاں
تھیں۔۔" تولیا سائیڈ میں ڈالتی وہ اپنے لائے
بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔ جب ابراہیم
نے اس سے کہا۔ اسکا بالوں میں برش پھیرتا
ہاتھ لحظہ بھر کے لیے رکا تھا۔ مگر لب بھینچتی
واپس اپنے کام میں لگ گئی۔

"تم سے کہہ رہا ہوں۔۔" اسے اپنی جانب
متوجہ نہ پا کر وہ جھنجھلاتا اٹھ بیٹھا۔

"آپ کو معلوم ہے نیچے تھی۔۔ اس لیے اس

"آپ کو معلوم ہے نیچے تھی۔۔ اس لیے اس
بے تکے سوال کا کیا جواب دوں۔۔؟" بے تاثر
لہجے میں کہتی اسکی جانب دیکھے بغیر ڈرینگ پر
پڑا لوشن ہاتھوں پر لگانے لگی۔ مگر یہ نہیں
معلوم تھا وہ اسکے اگنور کرنے پر تنکتا سر پر جا
پہنچے گا۔

"میرے بہن بھائی سے زیادہ تمہیں نہیں لگتا
میرے بھی کچھ حقوق ہیں۔۔" کہنی سے تھام
کر اپنی سمت موڑتا اسکے چہرے پر ناگواری
ابھرا گیا۔ جسے ابراہیم نے پوری شدت سے

پڑا لون ہاسوں پر لکے سی۔ مریہ میں
معلوم تھا وہ اسکے اگنور کرنے پر تنکتا سر پر جا
پہنچے گا۔

"میرے بہن بھائی سے زیادہ تمہیں نہیں لگتا
میرے بھی کچھ حقوق ہیں۔" کہنی سے تھام
کر اپنی سمت موڑتا اسکے چہرے پر ناگواری
ابھرا گیا۔ جسے ابراہیم نے پوری شدت سے
محسوس کیا تھا۔ یہی تو ہوتا چلا آرہا تھا۔ دونوں
کے درمیان اس سرد جنگ نے شادی شدہ
زندگی کے ان گداز و خوبصورت احساسات کو

"میرے بہن بھائی سے زیادہ تمہیں نہیں لگتا
میرے بھی کچھ حقوق ہیں۔۔" کہنی سے تھام
کر اپنی سمت موڑتا اسکے چہرے پر ناگواری
ابھرا گیا۔ جسے ابراہیم نے پوری شدت سے
محسوس کیا تھا۔ یہی تو ہوتا چلا آرہا تھا۔ دونوں
کے درمیان اس سرد جنگ نے شادی شدہ
زندگی کے ان گداز و خوبصورت احساسات کو
انا کے میناروں تلے دفن کر دیا تھا۔

"آخر چاہتے کیا ہیں آپ۔۔؟" اپنی کہنی چھڑانی
جاہی۔ کیونکہ اسے ارد گرد خطرے کی گھنٹاں

"جی تو اب بھی یہی چاہ رہا ہوگا۔ اس بات کا
تو سو فیصد یقین ہے مجھے۔!" اسکی کہنی کمر
سے لگاتا مزید سلگا گیا۔ "مگر کیا کریں ہر جگہ تو
بس نہیں چل سکتا نا تمہارا۔ خاص کر مجھ
پر۔" عبیر ضبط سے جبرے بھینچے دیوار میں
نصب ایل سی ڈی کو گھورتی کہنی کو مسلسل
حرکت دے رہی تھی۔ اس وقت چاہتی تو سخت
جواب دے سکتی تھی۔ مگر کوئی فائدہ نہ تھا۔ وہ
شخص اس پر پھر بھی اسی طرح حق جتاتا۔

شخص اس پر پھر بھی اسی طرح حق جتاتا۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔!"

"کل زرین نے ہمیں اپنے گھر ڈنر پر انوائٹ کیا ہے۔۔" اسکی مزاحمت یکدم ہی ختم گئی۔ اور چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔
جاری ہے

تیری رہگزر

قسط 22

"ہاتھ چھوڑیں۔۔!"

"کل زرین نے ہمیں اپنے گھر ڈنر پر
انوائٹ کیا ہے۔۔" اسکی مزاحمت یکدم ہی
تھم گئی۔ اور چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

"ہا کھ چھوڑیں۔۔!"

"کل زرین نے ہمیں اپنے گھر ڈنر پر
انوائٹ کیا ہے۔۔" اسکی مزاحمت یکدم ہی
تھم گئی۔ اور چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کس لیے۔۔؟"

"ہماری خانہ بربادی کی خوشی میں۔۔" اسکے
کان کے نزدیک جھک کر پر تپش لہجے میں
بولتا اسے خفت کا شکار کر گیا۔ اس سے پہلے

"ہماری خانہ بربادی کی خوشی میں۔۔" اس کے
کان کے نزدیک جھک کر پر تپش لہجے میں
بولتا اسے خفت کا شکار کر گیا۔ اس سے پہلے
کہ وہ مزید جھکتا عبیر اسے پرے دھکیلتی
دور ہٹ گئی۔

"پھر تو ایسی بربادی کی دعوتیں مجھ سے
ہضم نہیں ہو سکتیں۔۔!" بے نیازی سے کہتی
دور ہٹنے لگی مگر ابراہیم لبوں پر مبہم سی
مسکراہٹ لیے فاصلے سمیٹ گیا۔

کہ وہ مزید جھکتا عبیر اسے پرے دھکیلتی
دور ہٹ گئی۔

"پھر تو ایسی بربادی کی دعوتیں مجھ سے
ہضم نہیں ہو سکتیں۔۔!" بے نیازی سے کہتی
دور ہٹنے لگی مگر ابراہیم لبوں پر مبہم سی
مسکراہٹ لیے فاصلے سمیٹ گیا۔

"ہضم تو مجھ سے بھی نہیں ہوتی تمہاری یہ
بے نیازی۔۔ بولو کیا کروں۔۔؟" اسکی گھمبیر

مسکراہٹ لیے فاصلے سمیٹ گیا۔

"ہضم تو مجھ سے بھی نہیں ہوتی تمہاری یہ
بے نیازی۔۔ بولو کیا کروں۔۔؟" اسکی گھمبیر
ہوتی آواز پر عبیر نے تھوک نگلتے گرفت
سے نکلنا چاہا۔ ابراہیم اسکا چہرہ ہاتھوں کے
پیالوں میں بھر گیا۔ "اور برباد تو میں ہو رہا
ہوں تمہاری آنکھوں کے شعلوں میں جل
کر۔۔ جو ہر پل بس مجھے راکھ کرنے کے

منہ سے جاتے ہیں۔۔۔ اسکا

ہوئی اور پر بیرے سونے سے مرمت
سے نکلنا چاہا۔ ابراہیم اسکا چہرہ ہاتھوں کے
پیالوں میں بھر گیا۔ "اور برباد تو میں ہو رہا
ہوں تمہاری آنکھوں کے شعلوں میں جل
کر۔۔ جو ہر پل بس مجھے راکھ کرنے کے
منصوبے بناتی رہتیں ہیں۔۔" اسکی جذبوں
سے پر آنکھوں میں لحظہ بھر کے لیے دیکھا
تھا۔ اور لب بھینچتے نگاہوں کا زاویہ بدل
دیا۔ جب اسے ابراہیم کا لمس اپنی ٹھوڑی پر
محسوس ہوا تھا۔ اگلے ہی پل اسے پرے

سے پر اسوں میں خطہ بھرے لیے دیکھا
تھا۔ اور لب بھینچتے نگاہوں کا زاویہ بدل
دیا۔ جب اسے ابراہیم کا لمس اپنی ٹھوڑی پر
محسوس ہوا تھا۔ اگلے ہی پل اسے پرے
دھکیلتی دور ہو گئی۔ ابراہیم نے چونکتے اسکے
وجود سے خالی اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر
کچھ فاصلے پر اسکی سرخ ہوتی رنگت کو جو
حیا سے زیادہ اس وقت غصے سے سرخ
ہو رہی تھی۔ اس کے اندر کچھ ہوا تھا کچھ
بہت عجیب۔۔

کچھ فاصلے پر اسکی سرخ ہوتی رنگت کو جو
حیا سے زیادہ اس وقت غصے سے سرخ
ہو رہی تھی۔ اس کے اندر کچھ ہوا تھا کچھ
بہت عجیب۔۔

"میں ایسی کسی دعوت میں نہیں جاؤں گی
آپ میری طرف سے معذرت کر لیجیے
گا۔" اسکے خود سر انداز پر ابراہیم کے
جبرٹوں میں حرکت ہوئی تھی۔

گا۔" اسلے خود سر انداز پر ابراہیم لے
جبرٹوں میں حرکت ہوئی تھی۔

"کس لیے معذرت کروں۔۔؟ اور یہ
فار میلیٹیز تو ہمیں پوری کرنی ہوں گی۔"

"ہمیں نہیں صرف آپ کو۔۔!! کیونکہ میں
تو جانتی بھی نہیں یہ محترم ہستی ہیں
کون۔۔ صرف ایک بار ریسٹورینٹ میں دیکھنے
کا ہی اتفاق ہو سکا ہے۔" اس نے بھی تاک
کے لیے انتظار کیا۔

"کس لیے معذرت کروں۔۔؟ اور یہ
فار میلیٹیز تو ہمیں پوری کرنی ہوں گی۔۔"

"ہمیں نہیں صرف آپ کو۔۔!! کیونکہ میں
تو جانتی بھی نہیں یہ محترم ہستی ہیں
کون۔۔ صرف ایک بار ریسٹورینٹ میں دیکھنے
کا ہی اتفاق ہو سکا ہے۔۔" اس نے بھی تاک
کر نشانہ لگایا تھا۔ جو شاید ٹارگیٹ پر لگ بھی
گیا تھا۔ ابراہیم آنکھیں چھوٹی کیے اب اسے

گھبراہٹ

لون۔۔ صرف ایک بار ریسٹورینٹ میں دیکھنے
کا ہی اتفاق ہو سکا ہے۔۔ "اس نے بھی تاک
کر نشانہ لگایا تھا۔ جو شاید ٹارگیٹ پر لگ بھی
گیا تھا۔ ابراہیم آنکھیں چھوٹی کیے اب اسے
گھور رہا تھا۔

"تمہاری بکو اس سننے کے لیے نہیں بتایا۔۔
کل سات بجے تک ریڈی رہنا۔۔ آفس سے
واپسی کے بعد اسکے گھر جانا ہے۔۔ بہت دل
سے بلایا ہے اس نے۔۔"

"تمہاری بکواس سننے کے لیے نہیں بتایا۔۔
کل سات بجے تک ریڈی رہنا۔۔ آفس سے
واپسی کے بعد اسکے گھر جانا ہے۔۔ بہت دل
سے بلایا ہے اس نے۔۔"

"دل سے۔۔؟ واقعی۔۔ پھر تو ضرور جانا
چاہیے۔۔ آپکو۔۔" آنکھیں جھپکاتی وہ اسے
سلگانے کے ساتھ اس قدر حسین لگی تھی۔
کہ عجیب بے چینیاں کروٹیں بدلنے لگیں۔

وایسی کے بعد اے سحر جانا ہے۔۔ بہت دس
سے بلایا ہے اس نے۔۔"

"دل سے۔۔؟ واقعی۔۔ پھر تو ضرور جانا
چاہیے۔۔ آپکو۔۔" آنکھیں جھپکاتی وہ اسے
سلگانے کے ساتھ اس قدر حسین لگی تھی۔
کہ عجیب بے چینیاں کروٹیں بدلنے لگیں۔

"تمہارے تو اچھے بھی چلیں گے۔۔" ایک
بار پھر اسکے سر پر پہنچتا دانت پر دانت جما
کر بولا تھا عیسے نے فوراً ایک جانے سے

سلگانے کے ساتھ اس قدر سین لپی تھی۔
کہ عجیب بے چینیاں کروٹیں بدلنے لگیں۔

"تمہارے تو اچھے بھی چلیں گے۔" ایک
بار پھر اسکے سر پر پہنچتا دانت پر دانت جما
کر بولا تھا۔ عبیر نے فوراً ایک جانب سے
نکلنا چاہا۔ وہ اسکے اتنا نزدیک ہونے پر ہرگز
اتنا کھل کر جواب نہیں دے سکتی تھی۔ اس
کے لیے فاصلے کی ضرورت تھی۔ مگر ابراہیم
دیوار بنتا اسے ڈرینگ سے لگا گیا۔

اساں سر بواب میں دے دی۔ اس
کے لیے فاصلے کی ضرورت تھی۔ مگر ابراہیم
دیوار بنتا اسے ڈرینگ سے لگا گیا۔

"کیوں آپ کہہ دیجیے گا۔ وہ آرہی تھی
مگر افسوس راستے میں سیڑھیوں سے گر
گئی۔" اسے پرے دھکیلنے کے لیے اپنے گداز
ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر زور لگایا تھا۔ مگر
وہ ایک انچ نہ ہلا اس نے زچ ہوتے سر
اٹھایا۔ وہ بے انتہا سنجیدگی کے ساتھ اسے

"کیوں آپ کہہ دیجیے گا۔ وہ آرہی تھی
مگر افسوس راستے میں سیڑھیوں سے گر
گئی۔" اسے پرے دھکیلنے کے لیے اپنے گداز
ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر زور لگایا تھا۔ مگر
وہ ایک انچ نہ ہلا اس نے زچ ہوتے سر
اٹھایا۔ وہ بے انتہا سنجیدگی کے ساتھ اسے
دیکھ رہا تھا۔ اسے بے اختیار اپنا حلق خشک
ہوتا محسوس ہوا۔ ابراہیم ایک بار پھر جھکتا
فاصلے سمیٹ گیا تھا۔ عبیر نے گھبراتے دور
ہونا حال اس وقت تو وہ اسکی جانب سے

اٹھایا۔ وہ بے انتہا سنجیدگی کے ساتھ اسے
دیکھ رہا تھا۔ اسے بے اختیار اپنا حلق خشک
ہوتا محسوس ہوا۔ ابراہیم ایک بار پھر جھکتا
فاصلے سمیٹ گیا تھا۔ عبیر نے گھبراتے دور
ہونا چاہا۔ اس وقت تو وہ اسکی جانب سے
ایک اور تیر ایکسپیکٹ کیے بیٹھی تھی۔

دروازے پر ہوتی دستک پر ابراہیم نے علیحدہ
ہوتے اسکی تپتی رنگت دیکھی۔ وہ اس قدر
حسین تھی کہ کسی کو بھی چٹکیوں میں اپنا
گرویدہ کر سکتی تھی۔ کوئی بھی مجنوں ہو کر

ایک اور میرا پچھتاوے کی سی سی۔
دروازے پر ہوتی دستک پر ابراہیم نے علیحدہ
ہوتے اسکی پتی رنگت دیکھی۔ وہ اس قدر
حسین تھی کہ کسی کو بھی چٹکیوں میں اپنا
گرویدہ کر سکتی تھی۔ کوئی بھی مجنوں ہو کر
اسکے قدموں کی خاک بن سکتا تھا۔ وہ تھی
ہی ملاؤں جیسے حسن کی مالک۔ اس پر بلا کی
جھجک اور گریز۔ ابراہیم جنید اسکی قربت
میں جس طرح خود کو اپنے آپے میں رکھتا
تھا یہ بس اسی کا کمال تھا۔

"میں نے پہلے بھی کہا ہے مجھ سے فضول
باتوں سے گریز کیا کرو۔۔ میرا ضبط اتنا آزماؤ
جتنا برداشت کر سکو۔۔" وہ اڑے ہو اس لیے
اسکے رعب دار سنجیدہ تاثرات دیکھ رہی
تھی۔ جب ایک بار پھر دستک ہوئی
تھی۔ "بھابھی نیچے زینب آپی اور اسید بھائی
آئے ہیں۔۔" ارہا اطلاع دے کر جا چکی
تھی۔ اور وہ اب ابراہیم کی تنبیہ بھلائے
حیرت میں کھڑی تھی۔

ہی۔ جب ایک بار پھر دستک ہوئی
تھی۔ "بھابھی نیچے زینب آپنی اور اسید بھائی
آئے ہیں۔۔" ارہا اطلاع دے کر جاچکی
تھی۔ اور وہ اب ابراہیم کی تنبیہ بھلائے
حیرت میں کھڑی تھی۔

"تمہارے 'اپنے' آگئے ہیں۔۔۔ چاہو تو
شکایت کر سکتی ہو میری۔۔" اس پر ایک
گہری نگاہ ڈالتا دروازے کی سمت بڑھ گیا۔
عبیر نے چونک کر اسکی پشت کو دیکھا اور

اے ہیں۔۔۔" ارہا اطلاع دے کر جا چکی
تھی۔ اور وہ اب ابراہیم کی تنبیہ بھلائے
حیرت میں کھڑی تھی۔

"تمہارے 'اپنے' آگئے ہیں۔۔۔ چاہو تو
شکایت کر سکتی ہو میری۔۔۔" اس پر ایک
گہری نگاہ ڈالتا دروازے کی سمت بڑھ گیا۔
عبیر نے چونک کر اسکی پشت کو دیکھا اور
ماتھے پر سلوٹیں پڑھنے لگیں۔

وہ نیچے آئی تو لاؤنچ میں زینب اور اسید
 سب کے ساتھ بیٹھے باتوں میں مصروف
 تھے۔ بھائی کو اتنے دن بعد دیکھ کر دل بھر
 آیا تھا۔ مگر خود پر ضبط کرتی ان کی جانب
 قدم بڑھا گئی۔ البتہ یہاں آنے سے پہلے وہ
 آسیہ بیگم کی ہدایت پر عمل کرنا نا بھولی
 تھی۔ اب گلے میں گولڈ کا لاکٹ بھی تھا۔
 کانوں میں گولڈ کے نفیس ٹاپس اور بانیں

ہی۔ اب ملے میں گولڈ کا لالٹ بھی تھا۔
کانوں میں گولڈ کے نفیس ٹاپس اور بانیں
ہاتھ میں گولڈ رنگ اور بریسلٹ۔ یہ ساری
جیولری سسرال کی تھی۔ اسکے پاس اپنی
ڈھیر ساری گولڈ اور ڈائمنڈ کی جیولری
تھی۔ مگر اس نے آسیہ بیگم کا مان رکھنے
کے لیے سب پہنا تھا۔ مگر ناک میں ڈائمنڈ
کی نوز رنگ وہ اپنی پہنی ہوئی تھی کیونکہ
اسے اتارنے میں اسے کوفت محسوس ہو رہی
تھی۔

اسے اتارنے میں اسے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔" قریب آتے اس نے مدھم آواز میں سلام کیا تو سب ہی اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔ مگر ابراہیم کی نگاہ اس پر اٹھی تو واپس پلٹنا بھول گئی۔ اس میں ہونے والی یہ ذرا سی تبدیلی بھی اس سے چھپ نہ سکی تھی۔ اسکی نگاہیں اسکے گلے

سے متنیات اٹھانے کا گنبد تھیں۔

جانب مسوجہ ہوئے تھے۔ مگر ابراہیم کی نگاہ
اس پر اٹھی تو واپس پلٹنا بھول گئی۔ اس میں
ہونے والی یہ ذرا سی تبدیلی بھی اس سے
چھپ نہ سکی تھی۔ اسکی نگاہیں اسکے گلے
سے ہوتیں ہاتھوں تک گئیں تھیں۔ جہاں
اسکی جانب سے دی گئیں ان معمولی چیزوں
کو آج پہلی بار پہنا گیا تھا۔ انہیں مان بخشا
گیا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ چیزیں اسکے شیانِ شان
نہ تھیں وہ اس سے کئی گناہ زیادہ قیمتی اشیاء
پہنے کی عادی تھی۔ ایک عجیب سا خیال اس

اسکی جانب سے دی گئیں ان معمولی چیزوں
کو آج پہلی بار پہنا گیا تھا۔ انہیں مان بخشا
گیا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ چیزیں اسکے شیانِ شان
نہ تھیں وہ اس سے کئی گنا زیادہ قیمتی اشیاء
پہنے کی عادی تھی۔ ایک عجیب سا خیال اس
پل اسکے ذہن سے گزرا تھا آخر اسکے ماں
باپ نے اسی کا انتخاب کیوں کیا تھا۔؟ کیا
انہیں معلوم نہیں تھا کہ اسکا اسٹیٹس کیا ہے
وہ گھر کا اکلوتا کفیل ہے ایسے میں ان کی

باپ نے اسی کا انتخاب کیوں کیا تھا۔۔؟ کیا
انہیں معلوم نہیں تھا کہ اسکا اسٹیٹس کیا ہے
وہ گھر کا اکلوتا کفیل ہے ایسے میں ان کی
ناموں پٹی بیٹی اسکے ساتھ کیسے گزارا کرے
گی۔۔؟ اور اس گزارے پر اسکے اپنے اندر
ایک عجب احتجاج سر اٹھانے لگا۔

"وعلیکم اسلام۔۔ کیسا ہے میرا بچہ۔۔" اسید
نے اٹھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔ اسکی
آنکھیں اتنے دن بعد اپنے بھائی کے لمس پر

"وعلیکم اسلام۔۔ کیسا ہے میرا بچہ۔۔" اسید
نے اٹھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔ اسکی
آنکھیں اتنے دن بعد اپنے بھائی کے لمس پر
نم ہونے لگیں۔

"ٹھیک ہوں۔۔" آنسوؤں سے پھنسی آواز
میں بولتی جدا ہوئی۔

"بلکل پرانی ہو گئیں۔۔ آنٹی ایسا بھی کیا جادو
کر دیا آہ لوگوں نے۔۔" زینب نے بھی

"بلکل پرانی ہو گئیں۔۔ آنٹی ایسا بھی کیا جادو
کر دیا آپ لوگوں نے۔۔" زینب نے بھی
اسے گلے سے لگاتے بھینچ لیا۔ "صحیح کہہ
رہے ہیں اسید۔۔ ورنہ ہم تو سمجھ رہے
تھے۔۔ دو دن بعد ہی میکے رکنے آجاؤ
گی۔۔" وہ زینب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔
ابراہیم اور اسید سامنے والے صوفوں پر
براجمان تھے۔

"تم بھی تو ہفتہ وار مسٹر شکر رکھاتی ہو ہم تو

تھے۔۔ دو دن بعد ہی میلے رکنے آجاؤ
گی۔۔ "وہ زینب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔
ابراہیم اور اسید سامنے والے صوفوں پر
براجمان تھے۔

"تم بھی تو ہفتوں میں شکل دکھاتی ہو ہم تو
شکایت نہیں کرتے۔۔" ابراہیم نے خاموشی
سے بیٹھی عبیر سے نظر ہٹاتے ہلکا پھلکا سچی
سنوری بہن کو دیکھا۔

"تم بھی تو ہفتوں میں شکل دکھاتی ہو ہم تو شکایت نہیں کرتے۔۔" ابراہیم نے خاموشی سے بیٹھی عبیر سے نظر ہٹاتے ہلکا پھلکا سچی سنوری بہن کو دیکھا۔

"اب تو تب ہی آؤں گی جب عبیر ایک ہفتے کے لیے رکنے آئے۔۔ بھئی ہمارا گھر تو بالکل ہی خاموش ہو گیا۔۔"

"اور تم جاہتی ہو میں اپنی بیٹی کو بھیج کر

"اب تو تب ہی آؤں لی جب عبیر ایک
ہفتے کے لیے رکنے آئے۔۔ بھی ہمارا گھر تو
بلکل ہی خاموش ہو گیا۔۔"

"اور تم چاہتی ہو میں اپنی بیٹی کو بھیج کر
اپنا گھر سونا کر لوں۔۔" آسیہ بیگم نے محبت
لٹاتی نگاہوں سے بہو کو دیکھا جس نے انکی
بات مانتے خود کو تھوڑا بہت سجا لیا تھا۔

"مگر آنٹی آپ یقین نہیں کریں گی۔۔ جب

سے جیسی جبر سے نظر ہٹائے ہلکا پھلکا جی
سنوری بہن کو دیکھا۔

"اب تو تب ہی آؤں گی جب عبیر ایک
ہفتے کے لیے رکنے آئے۔۔۔ بھئی ہمارا گھر تو
بلکل ہی خاموش ہو گیا۔۔"

"اور تم چاہتی ہو میں اپنی بیٹی کو بھیج کر
اپنا گھر سونا کر لوں۔۔" آسیہ بیگم نے محبت
لٹاتی نگاہوں سے بہو کو دیکھا جس نے انکی

اپنی انتہائی خیریت کو تھپتھپاتا ہوا

"اب تو تب ہی آؤں لی جب عبیر ایک
ہفتے کے لیے رکنے آئے۔۔ بھی ہمارا گھر تو
بلکل ہی خاموش ہو گیا۔۔"

"اور تم چاہتی ہو میں اپنی بیٹی کو بھیج کر
اپنا گھر سونا کر لوں۔۔" آسیہ بیگم نے محبت
لٹاتی نگاہوں سے بہو کو دیکھا جس نے انکی
بات مانتے خود کو تھوڑا بہت سجا لیا تھا۔

"مگر آنٹی آپ یقین نہیں کریں گی۔۔ جب

سہا کو دیکھا جس نے اس
بات مانتے خود کو تھوڑا بہت سجا لیا تھا۔

"مگر آنٹی آپ یقین نہیں کریں گی۔۔ جب
سے ہماری عبیر گئی ہے۔۔ کوئی کان کھانے
والا ہی نہیں ہے۔۔ ایسا لگتا ہے گھر کا ایک
فرد نہیں بلکہ بہت سارے لوگ گھر سے
چلے گئے ہوں۔۔" اسید کے چھیڑنے پر
جہاں سب ہنس پڑے تھے۔ عبیر نے گھور
کر بھائی کو دیکھا جو اسکی خاموشی کا ناجائز

چلے لئے ہوں۔۔" اسید کے پھیڑنے پر
جہاں سب ہنس پڑے تھے۔ عبیر نے گھور
کر بھائی کو دیکھا جو اسکی خاموشی کا ناجائز
فائدہ اٹھا رہا تھا۔

"آپ تو خوش ہو گئے ہوں گے۔۔ یہی تو
چاہتے تھے آپ۔۔" روٹھے روٹھے انداز میں
کہتے اسکی نظر اسید کے برابر میں بیٹھے
ابراہیم سے جا ملی جو اس وقت اسے ہی
بڑی گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً

"آپ تو خوش ہو گئے ہوں گے۔۔ یہی تو
چاہتے تھے آپ۔۔" روٹھے روٹھے انداز میں
کہتے اسکی نظر اسید کے برابر میں بیٹھے
ابراہیم سے جالمی جو اس وقت اسے ہی
بڑی گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً
نظریں پھیر گئی۔

"نہیں یار اب اتنی خاموشی بھی اچھی نہیں
لگ رہی۔۔ ماما بھی بہت یاد کر رہی ہیں۔۔"

ابراہیم سے جانی بواں وقت اسے ہی
بڑی گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً
نظریں پھیر گئی۔

"نہیں یا اب اتنی خاموشی بھی اچھی نہیں
لگ رہی۔۔۔ ماما بھی بہت یاد کر رہی ہیں۔۔۔"

"بابا کب واپس آرہے ہیں۔۔۔؟"

"کل تک آجائیں گے۔۔۔"

"بابا کب واپس آرہے ہیں۔۔؟"

"کل تک آجائیں گے۔۔"

"حفصہ بہن کو بھی ساتھ لے لاتے وہ
کیوں نہیں آئیں بیٹا۔۔" آسیہ بیگم نے اسید
سے پوچھا۔

"بس انہیں آنی کی طرف چکر لگانا تھا۔۔ ہم
نے سوچا ذرا عبیر کی خبر لے آئیں۔۔ کہیں

"بس اہیں آنی کی طرف چکر لگانا تھا۔۔ ہم
نے سوچا ذرا عبیر کی خبر لے آئیں۔۔ کہیں
زیادہ تنگ تو نہیں کر رہی آپ لوگوں
کو۔۔"

"بس آپکو مجھ سے مسئلے ہی رہیں
گے۔۔" عبیر نے خفگی سے کہا۔

"آج تو بھابھی نے ہمارے لیے کھیر اور
بریانی بنائی ہے اسید بھائی۔۔ انہیں پن نہ

"بس آپکو مجھ سے مسئلے ہی رہیں
گے۔۔" عبیر نے خفگی سے کہا۔

"آج تو بھابھی نے ہمارے لیے کھیر اور
بریانی بنائی ہے اسید بھائی۔۔ انہیں پن نہ
کریں ورنہ وہ ٹیسٹ کرنے نہیں دیں
گی۔۔"

"کیا۔۔!!!" اسامہ کے چٹخارے ہر اسید
زنب اور ابراہیم تینوں کے حہرے مرٹا

"آج تو بھابھی نے ہمارے لیے کھیر اور
بریانی بنائی ہے اسید بھائی۔۔ انہیں پن نہ
کریں ورنہ وہ ٹیسٹ کرنے نہیں دیں
گی۔۔"

"کیا۔۔!!!" اسامہ کے چٹخارے ہر اسید
زینب اور ابراہیم تینوں کے چہرے پر بڑا
گہرا شاک ابھرا تھا۔

"زینب میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔ یقیناً

"زینب میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔ یقیناً تمہارا بھائی سنگین مذاق کر رہا ہے۔۔" اسید کی بے یقینی بالکل بجا تھی۔ ابراہیم نے ایک نظر ماں کی جانب ڈالی جو اسے بڑی جتنی نگاہوں سے دیکھ رہیں تھیں۔ وہ فوراً نظریں چراتا موبائل کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"اسید بد تمیزی نہیں کریں۔۔ ہماری عبیر نے فرسٹ ٹائم کچھ بنایا ہے۔۔" زینب نے فوراً اسکی حمایت لی تھی۔

لی بے یقینی بدل بجا سگی۔ ابراہیم نے ایک
نظر ماں کی جانب ڈالی جو اسے بڑی جتنی
نگاہوں سے دیکھ رہیں تھیں۔ وہ فوراً نظریں
چراتا موبائل کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"اسید بد تمیزی نہیں کریں۔۔ ہماری عبیر نے
فرسٹ ٹائم کچھ بنایا ہے۔۔" زینب نے فوراً
اسکی حمایت لی تھی۔

"صحیح کہہ رہا ہے اسامہ کسی بھی ان

گٹھا کے ساتھ ساتھ کچھ اور کچھ

"صحیح کہہ رہا ہے اسامہ کسی بھی ان
گریٹفل کو ہمارا کھانا ٹیسٹ کرنے کی
ضرورت نہیں۔۔ اپنے لیے باہر سے آرڈر
کر لیں۔۔" ناراضگی سے کہتی اٹھ کر کچن کی
جانب بڑھ گئی۔ اور بظاہر موبائل کی سمت
متوجہ ابراہیم بخوبی سمجھ گیا تھا یہ 'کسی بھی'
کس کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ باہر۔۔ اور یہ آنٹی ہمارے
گھر کیوں آئیں ہیں۔۔" شام کے سات بج
رہے تھے۔ چھٹی کا دن تھا اسی لیے آج وہ
اپنے دوستوں میں نکلا تھا مگر واپس آیا تو
الگ ہی منظر دیکھنے کو ملا حفصہ صاحبہ بھی
آئی ہوئیں تھیں۔ اور وہ عورت بھی جو عبیر
کی بارات والے دن مارہ میں خوب
انٹرسٹ لے رہی تھی۔ زوہیب جھنجھلاتا ہوا
سدھا کچن میں، حال آبا حوال، مارہ ماہم اور

سیدھا پن میں چلا آیا جہاں مارہ ماہم اور
خسیب تینوں ہی موجود تھے۔ اور ٹیبل کے
گرد بیٹھے پاستا اور کولڈ ڈرنک سے لطف
اندوز ہو رہے تھے۔ سوائے مارہ کے جو سینے
پر ہاتھ باندھی مسلسل ایک ٹانگ ہلا رہی
تھی۔

"آپکو نہیں پتا۔؟ ماما کی فرینڈ ہیں کوئی
پرانی۔۔ سب کے لیے گفٹس لے کر آئیں ہیں
خاص طور پر مارہ آپ کی لیے۔" زوہیب

خاص طور پر مارہ اپی لے لے۔۔ "زوہیب
کو چہک کر بتاتے ماہم نے معنی خیزی سے
مارہ کو دیکھا تھا۔

"مجھے ان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ
رہے۔۔ کیونکہ جتنے گفٹس ہمارے لیے نہیں
ہیں اس سے کہیں زیادہ آپی کے لیے
ہیں۔۔"

"نیک بول پاگل۔۔ مجھے تو لگتا ہے کسی نیک

آپی کے لیے۔۔

"نیک بول پاگل۔۔ مجھے تو لگتا ہے کسی نیک ارادے سے آئی ہیں۔۔" خجیب کے معنی خیز انداز پر زوہیب نے سلگ کر مائرہ کو دیکھا۔ جو لب بھینچے بیٹھی ماہم کو گھور رہی تھی۔

"بھائی مجھے تو لگتا ہے آپ کا بوریا بستر لپٹنے کا وقت آچکا ہے۔" ہاتھ جھاڑتے خسیب نے کالڈ ڈرنک کا گلاس اٹھالیا۔ جیسی ماثرہ

"بھائی مجھے تو لگتا ہے آپ کا بوریا بستر لیٹنے
کا وقت آچکا ہے۔۔" ہاتھ جھاڑتے خسیب
نے کالڈ ڈرنک کا گلاس اٹھالیا۔ جیہی مارہ
نے اسکے سر پر چماٹ لگایا۔

"اپنی بکواس بند کرلو ورنہ میں تمہارا بستر
گول کردوں گی۔۔"

"لیں یہ تو خوشی کا وقت ہے اور زیادہ
ڈرامے نہ کریں۔۔ ابھی خوشی کے مارے

"لیس یہ تو خوشی کا وقت ہے اور زیادہ
ڈرامے نہ کریں۔۔ ابھی خوشی کے مارے
میک اپ کی کٹ چیک کر رہی تھیں۔۔ دل
ہی دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں مجھے اچھی
طرح پتا ہے۔۔" اسکی بکواس پر مارہ خوا مخواہ
ہی گڑ بڑا گئی۔ اور لال ٹماٹر ہوتے زوہیب کو
دیکھا۔

"وہ میرا گفٹ تھا اسلیے چیک کر رہی تھی"

"وہ میرا گفٹ تھا اسلیے چیک کر رہی تھی"

"بس بس رہنے دیں۔۔ پھر ان کے آنے پر
آپ گھبرائی کیوں تھیں۔۔؟ بھائی آپ نے
دیکھا تھا شادی میں رابعہ آنٹی کے سپوت
کو۔۔؟ آخر ہمیں بھی تو پتا چلے کہ کیسے
ہیں۔۔" میسنے انداز میں نگاہیں گھوماتا اسے وہ
سخت زہر لگا تھا۔

"بتائیں نا زوہیب بھائی۔۔ سب سے بڑی

"بتائیں نا زوہیب بھائی۔۔۔ سب سے بڑی
خوشی کی خبر تو یہ آپ کے لیے ہوگی اگر
آپی کا پتہ صاف ہوا تو۔۔۔" چیر کی پشت پر
کہنی ٹکاتی ماہم اسکی جانب مڑی۔

"میں منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔ یہ کیسی
باتیں لے کر بیٹھے ہو تم لوگ کونسا لڑکا
کیسی خوشی کی خبر۔۔۔" وہ واقعی جھنجھلا اٹھی
تھی۔

سہیں۔۔ "زوہیب کے سللتے انداز پر مارہ
دانت پیستی الٹا اسے گھورنے لگی مگر وہ چیئر
زوردار طریقے سے دھکیلتا کچن سے نکل گیا
تھا۔ ماہم اور خبیب نے حیرت سے اسے جاتا
دیکھا تھا۔ پھر کندھے اچکاتے اپنی باتوں میں
لگ گئے۔ مگر مارہ کے سر پر ایک نئی ٹینشن
سوار ہو چکی تھی۔

کھانے کی ٹیبل پر سب خوشگوار ماحول میں
ڈنر کر رہے تھے۔ بھائی کی آمد پر اسکے موڈ
میں بھی تبدیلی آگئی تھی۔ بریانی کے ساتھ
کباب بھی فرمائے کر لیے تھے۔ سب ہی نے
دل کھول کر تعریف کی تھی۔ مگر اس نے
سارا کریڈٹ ساس کو دے دیا تھا۔ کیونکہ
اس نے تو صرف سیکھا تھا آج۔ اصل تو
انہی کا کمال تھا۔ جبکہ ابراہیم نے کوئی بھی
تبصرہ کرنے سے گریز کیا تھا۔ عبیر لاشعوری
شخص کے کسے ننگا

بصرہ کمرے سے فریر لیا تھا۔ بصرہ لاہور

طور پر اس شخص کے منہ سے کسی نیگیٹو

کو مینٹ کی منتظر رہی تھی۔ مگر ایسا نہ ہوا

تھا۔ کھیر بھی سب نے شوق سے کھائی تھی

بلکہ زینب تو حفصہ صاحبہ کے لیے پیک کروا

کر بھی لے کر گئی تھی۔ گیارہ بجے کے

قریب وہ لوگ رخصت ہو گئے تھے۔ ان

کے جانے کے بعد ابراہیم کمرے میں واپس

جاچکا تھا کیونکہ اسے صبح آفس جانا تھا۔ مگر

وہ وہیں ا رہا وغیرہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اسکا

کے جانے کے بعد ابراہیم کمرے میں واپس
جاچکا تھا کیونکہ اسے صبح آفس جانا تھا۔ مگر
وہ وہیں ارہا وغیرہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اسکا
ابھی کمرے میں جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔
کم از کم اس وقت تک جب تک وہ نہ سو
جاتا۔ کیونکہ آج سارا وقت جتنا اس نے اپنی
نگاہوں سے اسے کنفیوز کیا تھا۔ اسے خود
بخود ہی گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی۔

آسیہ بیگم تو دوائی کھائی ہوئیں تھیں۔ اس

نگاہوں سے اسے کنفیوز کیا تھا۔ اسے خود
بخود ہی گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی۔

آسیہ بیگم تو دوائی کھائی ہوئیں تھیں۔ اس
لیے تھوڑی دیر میں ہی کمرے میں چلی
گئیں تھیں۔ مگر ارہا اور اسامہ بارہ بجے تک
اسکے ساتھ بیٹھے اپنے بچپن کے قصے اور
جھگڑے سناتے رہے۔ اور وہ بھی اپنی حسین
یادیں ان دونوں سے شیر کرتی تھی۔ لیکن
جب ان دونوں کو بھی صبح کا الج اور اسکول

پہلے ان دونوں کو اس کا حال اور اس کا
جاننا تھا لہذا عبیر کو ان پر ترس آگیا تھا۔ اور
کمرے میں جانے کا کہہ دیا تھا۔ جس وقت
وہ اٹھے سوا بارہ ہو رہے تھے۔ اسے یقین تھا
ابراہیم اب تک گہری نیند سو چکا ہوگا
کیونکہ عموماً وہ اس وقت تک سو جاتا تھا۔
دروازہ احتیاط سے کھولتی کمرے میں داخل
ہوئی تو اندھیرا چھایا تھا۔ اور اسے بیڈ پر لیٹا
دیکھ اس نے گہری سانس بھرتے انتہائی
احتیاط سے دروازہ بند کیا۔ اور دبے قدموں

وہ اسے سوا بارہ ہو رہے تھے۔ اسے سینا تھا

ابراہیم اب تک گہری نیند سو چکا ہوگا
کیونکہ عموماً وہ اس وقت تک سو جاتا تھا۔
دروازہ احتیاط سے کھولتی کمرے میں داخل
ہوئی تو اندھیرا چھایا تھا۔ اور اسے بیڈ پر لیٹا
دیکھ اس نے گہری سانس بھرتے انتہائی
احتیاط سے دروازہ بند کیا۔ اور دبے قدموں
کبڈ کی جانب بڑھ گئی۔ اب وہ اندھیرے
میں بھی کمرے کے چپے چپے سے مانوس
ہو چکی تھی۔ اپنا نائٹ ویئر لے کر کبڈ بند

اصطیاط کے دروازہ بند کیا۔ اور دبے قدموں

کبڈ کی جانب بڑھ گئی۔ اب وہ اندھیرے
میں بھی کمرے کے چپے چپے سے مانوس
ہو چکی تھی۔ اپنا نائٹ ویئر لے کر کبڈ بند
ہی کر رہی تھی کہ ابراہیم کی سخت آواز
اسکے قدم وہیں جما گئی۔

"کچھ احساس ہے تمہیں مجھے کل آفس جانا
ہے۔۔ اور تم گھنٹوں باتیں کرنے کے بعد
اب آئی ہو۔۔؟" اس نے پلٹ کر دیکھا وہ

نہیں جانتی تھی کہ اس کا دل اس کے

ہو چکی تھی۔ اپنا ٹاسٹ ویز لے کر لبد ببد
ہی کر رہی تھی کہ ابراہیم کی سخت آواز
اسکے قدم وہیں جما گئی۔

"کچھ احساس ہے تمہیں مجھے کل آفس جانا
ہے۔۔ اور تم گھنٹوں باتیں کرنے کے بعد
اب آئی ہو۔۔؟" اس نے پلٹ کر دیکھا وہ
نیم دراز ہوتا اپنی جانب کا لیپ آن کر رہا
تھا۔

مگر میں نے تو نہیں کہا آ

"مگ۔۔ مگر میں نے تو نہیں کہا آپ
جاگیں۔۔!" لب تر کرتی پھنسی پھنسی آواز
میں بولی۔

"چاہے تم ساری رات گپے مارتی رہو۔۔ اور
میں پاگلوں کی طرح ویران کمرے میں
سو جاؤں۔۔ اور صبح بیوقوفوں کی طرح اٹھ
کر چلا جاؤں۔۔" اسکی نئی شکایت پر عبیر کے
ماتھے پر نا سمجھی سے بل پڑے۔

کر چلا جاؤں۔۔" اسکی نئی شکایت پر عبیر کے
ماتھے پر نا سچھی سے بل پڑے۔

"تو آپ چاہتے ہیں میں صبح آفس چلوں
آپکے ساتھ۔۔؟"

"تم جیسی عقل کل سے اسی جواب کی توقع
کی جاسکتی ہے۔۔ تمہیں احساس ہے کہ میں
کتنے دن سے بغیر ناشتے اور لंच لیے آفس
جارہا ہوں۔۔؟ امی کی کنڈیشن ایسی نہیں کہ

صبح بٹکے کے مجھے ناشتہ دے سکے۔

کتنے دن سے بغیر ناشتے اور لچ لیے آفس
جارہا ہوں۔۔؟ امی کی کنڈیشن ایسی نہیں کہ
اب وہ صبح اٹھ کر مجھے ناشتہ بنا کر دیں۔۔ یا
مجھے چیزیں مہیا کریں۔۔ چلو ناشتہ نہ سہی تم
اٹھ تو سکتی ہو اس وقت میرے لیے۔۔" وہ
کیا کہہ رہا تھا عبیر بخوبی اسکا مطلب سمجھ
گئی تھی۔

"لل۔۔ لیکن میں۔۔ میں اتنی صبح کیسے اٹھوں
گی۔۔؟"

مجھے چیزیں مہیا کریں۔۔ چلو ناشتہ نہ سہی تم
اٹھ تو سکتی ہو اس وقت میرے لیے۔۔" وہ
کیا کہہ رہا تھا عبیر بخوبی اسکا مطلب سمجھ
گئی تھی۔

"لل۔۔ لیکن میں۔۔ میں اتنی صبح کیسے اٹھوں
گی۔۔؟"

"تو میں نے تو نہیں کہا میرے بہن بھائی
سے رات کے ایک بجے تک دنیا جہان کی
اتنی کہ وہ جس تک میرے

سو جاؤں۔۔" عبیر نے بے یقینی کے عالم میں
اس شخص کو دیکھا تھا جو اسکے منہ پر بات
مارتا واپس لیمپ آف کر کے کروٹ کے بل
لیٹ گیا تھا۔ وہ چوری پکڑی جانے پر مرے
مرے قدموں سے کپڑے تبدیل کرنے
چلی گئی۔ واشروم سے باہر نکلنے تک اسکا دماغ
ابراہیم کی نئی ڈیمانڈز پر بری طرح الجھ چکا
تھا۔ وہ آج تک خود کبھی یونیورسٹی جانے
کے لیے نہیں اٹھی تھی۔ اسے کیا خاک
اٹھاتی۔ کوئی الارم ایسا نہ تھا جو اسکی گہری

ابراہیم کی نئی ڈیمانڈز پر بری طرح الجھ چکا
تھا۔ وہ آج تک خود کبھی یونیورسٹی جانے
کے لیے نہیں اٹھی تھی۔ اسے کیا خاک
اٹھاتی۔ کوئی الارم ایسا نہ تھا جو اسکی گہری
نیند میں خلل ڈال دیتا۔ ہمیشہ حفصہ صاحبہ
نے ہی اسے اٹھایا تھا۔ جب اچانک ہی اسکے
لوٹن ملتے ہاتھ تھمے تھے۔ اسے اس پل
شدت سے اپنی ماں یاد آئی تھی۔ کتنی محبت
کرتی تھیں وہ اس سے۔۔ کتنا خیال رکھتی
تھیں اسکا۔ ہمیشہ اسکے ناز نخرے اٹھاتی

شدت سے اپنی ماں یاد آئی تھی۔ کتنی محبت
کرتی تھیں وہ اس سے۔۔ کتنا خیال رکھتی
تھیں اسکا۔ ہمیشہ اسکے ناز نخرے اٹھاتی
تھیں۔ اور آج وہ اسی ماں سے ناراض تھی۔
جس پر بری طرح پشیمان ہو رہی تھی اس
وقت۔ اسی پل اس نے عہد کیا تھا۔ کل
سب سے پہلے ماں سے ڈھیر ساری باتیں
کرے گی۔ اور یہ سوچتے ہی اسکا دل کچھ
بہتر ہوا تھا۔ کمفرٹر سائیڈ میں کرتی اپنی جگہ
لٹ گئی اور بے گھر کے مقابلے میں اس

بہتر ہوا تھا۔ کمفرٹر سائیڈ میں کرتی اپنی جگہ
لیٹ گئی۔ پورے گھر کے مقابلے میں اس
کمرے میں یہ اچھی بات تھی کہ ہر وقت
اے سی آن رہتا تھا۔ نجانے اس شخص کو
گرمی زیادہ لگتی تھی یا بجلی کے بل کی اسے
فکر نہیں تھی یا شاید۔۔! ایک تیسرا خیال
بھی اسکے ذہن میں ابھرا تھا۔ اور دل کی
اس خوش فہمی پر وہ فوراً سر جھٹک گئی
تھی۔

ارہا اور اسامہ کے کمرے میں روم کولر لگے
تھے۔ اور آسیہ بیگم گھٹنوں کے درد کے
سبب اپنے روم کا اے سی استعمال ہی نہیں
کرتی تھیں۔ گھر کا خرچ اگرچہ اسکے گھر جیسا
نہ تھا۔ مگر ایک مڈل کلاس فیملی جیسا بھی
ہر گز نہ تھا۔ گھر میں ہر آرام کی چیز موجود
تھی۔ کپڑے دھونے سے لے کر برتن اور
صفائی ستھرائی کی کام والیاں لگیں تھیں۔
اسے نہیں معلوم تھا ابراہیم کی کیا سیلیری
تھی مگر جس حد تک اسے گھر کا خرچہ کرتا

لری سیں۔ ہر کا خرچہ اسے ہر جیسا
نہ تھا۔ مگر ایک مڈل کلاس فیملی جیسا بھی
ہر گز نہ تھا۔ گھر میں ہر آرام کی چیز موجود
تھی۔ کپڑے دھونے سے لے کر برتن اور
صفائی ستھرائی کی کام والیاں لگیں تھیں۔
اسے نہیں معلوم تھا ابراہیم کی کیا سیلیری
تھی مگر جس حساب سے گھر کا خرچہ کرتا
تھا۔ اس سے اسے کچھ نہ کچھ اندازہ ہو گیا
تھا۔ جب اچانک ہی اندھیرے میں ابراہیم
نے اسے بازو سے تھامتے نزدیک کیا تھا۔

تھا۔ جب اچانک ہی اندھیرے میں ابراہیم
نے اسے بازو سے تھامتے نزدیک کیا تھا۔

"اگر تمہارا ساری رات یونہی الوؤں کی
طرح جاگنے کا موڈ ہے تو میرے پاس اس
سے بہتر پلانز ہیں۔" اسکے گرد حصار
باندھتا وہ تکیے میں منہ دیے خمار آلود آواز
میں بولا تھا۔ اور عبیر کا دل دھک سے رہ
گیا۔ وہ اتنے اندھیرے میں اسکی کھلی آنکھیں
کیسے دیکھ سکتا تھا۔؟ اس نے جواب دینے

میں بولا تھا۔ اور عبیر کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ اتنے اندھیرے میں اسکی کھلی آنکھیں کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔؟ اس نے جواب دینے کے بجائے سختی سے آنکھیں بند کر لیں۔ یہی اس شخص کے سوال کا جواب تھا بس۔۔!

"عبیر اٹھو۔۔ لیٹ ہو رہا ہوں میں۔۔!" اسے دور کہیں سے آوازیں سنائی دے رہیں تھیں۔ کوئی اس سے بات نہ کر رہا تھا۔۔۔

"عبیر اٹھو۔۔ لیٹ ہو رہا ہوں میں۔۔!" اسے
 دور کہیں سے آوازیں سنائی دے رہیں
 تھیں۔ کوئی اسے پکارتا ہلا رہا تھا۔ وہ نیند میں
 ہی کروٹ بدل رہی تھی کہ کوئی پوری
 شدت سے اس پر جھکتا اسکا دم گھونٹ گیا۔
 عبیر کی نیند بھک سے اڑی تھی۔ خود پر جھکے
 اس بوجھ کو پرے دھکیلتے خوابیدہ پھٹی پھٹی
 آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔ ابراہیم ایک

ہی کروٹ بدل رہی تھی کہ کوئی پوری
شدت سے اس پر جھکتا اسکا دم گھونٹ گیا۔
عبیر کی نیند بھک سے اڑی تھی۔ خود پر جھکے
اس بوجھ کو پرے دھکیلتے خوابیدہ پھٹی پھٹی
آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔ ابراہیم ایک
سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کپڑے نکالو میرے۔۔ لیٹ ہو رہا
ہوں۔۔" خفا خفا سا ٹاول لے کر واشروم کی
جانب بڑھ گیا۔ جبکہ عبیر۔۔! وہ اسی پوزیشن

"کپڑے نکالو میرے۔۔ لیٹ ہو رہا ہوں۔۔" خفا خفا سا ٹاول لے کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ عبیر۔۔! وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔ اس کے دماغ نے ابھی ورک ہی کرنا شروع نہیں کیا تھا۔ چند منٹ بعد جب حواس بحال ہوئے تو والکلک میں وقت دیکھا۔ جہاں سوا آٹھ ہو رہے تھے۔ اور سر واپس تکیے میں دیتی آنکھیں موند گئی۔ مگر اگلے ہی پل پٹ سے آنکھیں کھلی تھیں۔

• ۱۱۱ •

میں بیٹھی تھی۔ اسکے دماغ نے ابھی ورک
ہی کرنا شروع نہیں کیا تھا۔ چند منٹ بعد
جب حواس بحال ہوئے تو والکلک میں وقت
دیکھا۔ جہاں سوا آٹھ ہو رہے تھے۔ اور سر
واپس تکیے میں دیتی آنکھیں موند گئی۔ مگر
اگلے ہی پل پٹ سے آنکھیں کھلی تھیں۔
اور نگاہ واشروم کی سمت گئی جہاں وہ بند
تھا۔ "کیا مسئلہ ہے۔۔" جھنجھلاتی بالوں کو
جوڑے کی شکل میں لپیٹتی کبڈ کی سمت بڑھ
گئی۔

اور نگاہ واشروم کی سمت گئی جہاں وہ بند
تھا۔ "کیا مسئلہ ہے۔۔" جھنجھلاتی بالوں کو
جوڑے کی شکل میں لپیٹتی کبڈ کی سمت بڑھ
گئی۔

"روز جیسے میں نکال کر دیتی ہوں
انہیں۔۔" اسکا تھری پیس نکال کر بیڈ پر
ڈالتی وہیں بیٹھ گئی۔ آنکھیں نیند کے سبب
ہلکی ہلکی سرخ ہو رہیں تھیں۔ بھلا اسے کہاں
عادت تھی اتنی صبح اٹھنے کی۔ یونیورسٹی ختم

"روز جیسے میں نکال کر دیتی ہوں
 انہیں۔۔" اسکا تھری پیس نکال کر بیڈ پر
 ڈالتی وہیں بیٹھ گئی۔ آنکھیں نیند کے سبب
 ہلکی ہلکی سرخ ہو رہیں تھیں۔ بھلا اسے کہاں
 عادت تھی اتنی صبح اٹھنے کی۔ یونیورسٹی ختم
 ہوئے بھی تین ماہ سے زیادہ ہو چکے تھے۔
 کچھ دیر یونہی روبوٹ کی طرح بیٹھے رہنے
 کے بعد کچھ سوچتی اٹھی تھی اور دوپٹہ
 اوڑھ کر نیچے آگئی۔ کیونکہ نائٹ ویئر ڈیسنٹ

ہلکی ہلکی سرخ ہو رہیں تھیں۔ بھلا اسے کہاں
عادت تھی اتنی صبح اٹھنے کی۔ یونیورسٹی ختم
ہوئے بھی تین ماہ سے زیادہ ہو چکے تھے۔
کچھ دیر یونیورسٹی کی طرح بیٹھے رہنے
کے بعد کچھ سوچتی اٹھی تھی اور دوپٹہ
اوڑھ کر نیچے آگئی۔ کیونکہ نائٹ ویئر ڈیسنٹ
تھا۔ اور ابھی کپڑے بھی تبدیل نہیں کرنا
چاہتی تھی کیونکہ دوبارہ سونا بھی تو تھا۔

"اب کیا بناؤں۔۔ مجھے کیا پتہ کیا ناشتہ

اوڑھ کر نیچے آگئی۔ کیونکہ نائٹ ویئر ڈیسنٹ تھا۔ اور ابھی کپڑے بھی تبدیل نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ دوبارہ سونا بھی تو تھا۔

"اب کیا بناؤں۔۔ مجھے کیا پتہ کیا ناشتہ کرتے ہیں یہ۔۔" ہاتھ دھو کر کمر پر رکھتی کچن میں پریشان کھڑی تھی۔ ناشتہ لانے کی ذمہ داری اسامہ کی تھی وہ روز رات کو لا کر رکھتا تھا۔ اس نے فرج سے بریڈ اور انڈے نکالے۔ اور پین میں ہاف فرائی

ذمہ داری اسامہ کی تھی وہ روز رات کو
لاکر رکھتا تھا۔ اس نے فرج سے بریڈ اور
انڈے نکالے۔ اور پین میں ہاف فرائی
انڈے تلنے لگی۔ اتنے کم وقت میں وہ
آملیٹ نہیں بنا سکتی تھی۔ ٹوسٹر میں پیس
ڈال کر چائے کا پانی رکھا۔ ناشتہ بنانا کوئی اتنا
مسئلہ نہیں تھا اس کے لیے۔ کیونکہ دیر سے
اٹھ کر اب وہ ناشتہ خود ہی کرتی تھی۔
اصل مسئلہ اتنی جلدی اٹھنے کا تھا۔ پندرہ
منٹ میں اسکا ہسٹ درٹ میں ناشتہ تیار ہوا

انڈے تلنے لگی۔ اتنے لم وقت میں وہ
آملیٹ نہیں بنا سکتی تھی۔ ٹوسٹر میں پیس
ڈال کر چائے کا پانی رکھا۔ ناشتہ بنانا کوئی اتنا
مسئلہ نہیں تھا اس کے لیے۔ کیونکہ دیر سے
اٹھ کر اب وہ ناشتہ خود ہی کرتی تھی۔
اصل مسئلہ اتنی جلدی اٹھنے کا تھا۔ پندرہ
منٹ میں اسکا ہبڑ دبڑ میں ناشتہ تیار ہوا
تھا۔ چائے کپ میں نکال رہی تھی اتنے میں
کریم ڈریس شرٹ پر ڈارک براؤن ٹائی اور
پینٹ میں ملبوس کلائی پر کوٹ ڈالے

منٹ میں اسکا ہبڑ دہڑ میں ناستہ تیار ہوا
تھا۔ چائے کپ میں نکال رہی تھی اتنے میں
کریم ڈریس شرٹ پر ڈارک براؤن ٹائی اور
پینٹ میں ملبوس کلائی پر کوٹ ڈالے
دوسرے ہاتھ میں بریف کیس لیے۔ نکھرا
نکھرا وہ چلا آیا تھا۔ اس وقت وہ اس قدر
دلکش اور وجیہہ لگ رہا تھا۔ کہ اسکا چائے
نکالتا ہاتھ نجانے کیسے چھلکا تھا اور چائے
اس کی انگلیوں پر گرا گیا۔

دوسرے ہاتھ میں بریف بیس لیے۔ مہرا
نکھرا وہ چلا آیا تھا۔ اس وقت وہ اس قدر
دلکش اور وجیہہ لگ رہا تھا۔ کہ اسکا چائے
نکالتا ہاتھ نجانے کیسے چھلکا تھا اور چائے
اس کی انگلیوں پر گرا گیا۔۔

"اففف میرے اللہ۔۔ تو ہی پوچھ ان
سے۔۔" بڑبڑاتی جلدی سے ہاتھ تھامی سنک
کی جانب بڑھی اور نل کے نیچے ہاتھ کر
دیا۔

ابراہیم جو کمرے میں اسکی غیر موجودگی
دیکھ حیرت کا شکار ہوا تھا۔ اسے کچن میں دیکھ
حیرت خوشگواریت میں بدل چکی تھی۔ ایک
نظر اسے دیکھتا چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔ ٹیبل پر
دو خوش رنگ ہاف فرائے اور سکے ہوئے
ٹوسٹ دیکھ کر اسے ایک اور حیرت کا شدید
جھٹکا لگا تھا۔ وہ اس سے یہ قطعاً ایکسپیکٹ
نہیں کر سکتا تھا۔ مانا کہ کل اس نے اسکی
ماں کے ساتھ مل کر کھانا پکایا تھا۔ مگر وہ

نظر اسے دیکھتا چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔ میبل پر
دو خوش رنگ ہاف فرائے اور سکے ہوئے
ٹوسٹ دیکھ کر اسے ایک اور حیرت کا شدید
جھٹکا لگا تھا۔ وہ اس سے یہ قطعاً ایکسپیکٹ
نہیں کر سکتا تھا۔ مانا کہ کل اس نے اسکی
ماں کے ساتھ مل کر کھانا پکایا تھا۔ مگر وہ
آسیہ بیگم کی مدد کے ساتھ بنا تھا۔ مگر آج
اسکی ماں نہیں جاگ رہی تھی۔ پھر کیسے۔۔؟
ایک متجسس نگاہ اسکی پشت پر ڈالتا ناشتے کی
جانب متوجہ ہو گیا۔ عبیر نے چائے کا بھرا

جھٹکا لگا تھا۔ وہ اس سے یہ قطعاً ایکسپیکٹ
نہیں کر سکتا تھا۔ مانا کہ کل اس نے اسکی
ماں کے ساتھ مل کر کھانا پکایا تھا۔ مگر وہ
آسیہ بیگم کی مدد کے ساتھ بنا تھا۔ مگر آج
اسکی ماں نہیں جاگ رہی تھی۔ پھر کیسے۔۔؟
ایک متجسس نگاہ اسکی پشت پر ڈالتا ناشتے کی
جانب متوجہ ہو گیا۔ عبیر نے چائے کا بھرا
مگ ٹیبل پر رکھتے کن اکھیوں سے اسے
دیکھا۔ وہ خاموشی سے کھا رہا تھا۔ وہ کچن سے
نکلنے لگی مگر اسکی بیکار پر رکی تھی۔

جانب متوجہ ہو گیا۔ عبیر نے چائے کا بھرا
مگ ٹیبل پر رکھتے کن اکھیوں سے اسے
دیکھا۔ وہ خاموشی سے کھا رہا تھا۔ وہ کچن سے
نکلنے لگی مگر اسکی پکار پر رکی تھی۔

"بلیک پیپر دو۔۔" اور واپس مڑتے سلیب
سے بلیک پیپر اٹھا کر ٹیبل پر رکھ دی تھی۔

"کیوں بھاگنے کی لگی ہوئی ہے۔۔ جب چلا
جاؤں سو جانا۔۔" اسے پھر سے نکلتا دیکھ

کے ساتھ ساتھ بھینختے چمکے

"کیوں بھاگنے کی لگی ہوئی ہے۔۔ جب چلا
جاؤں سو جانا۔۔" اسے پھر سے نکلتا دیکھ
ڈپٹ کر بولا تو وہ لب بھینختی چیئر کھسکا کر
بیٹھ گئی۔ ایک تو نیند سے برا حال تھا دوسرا
اس شخص کی ہر وقت جانچتی نگاہیں۔۔ اس
نے منہ پر ہاتھ رکھتے جمائی روک کر اسے
دیکھا۔ جس کی نگاہیں ناشتہ کرتے ہوئے بھی
اسی پر جمی تھیں۔

"کیا ہوا۔۔؟"

دیکھا۔ جس کی نگاہیں ناشتہ کرتے ہوئے بھی
اسی پر جمی تھیں۔

"کیا ہوا۔؟"

"کاش میری بیوی کی زبان بھی اتنی میٹھی
ہوتی جتنی یہ چائے ہے تو مجھے ڈائٹک
ہونے میں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔" اس پر
اپنی ذہین نگاہیں جمائے چائے کے سپ
بھرتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ اسکے لطیف طنز

"کاش میری بیوی کی زبان بھی اتنی میٹھی
ہوتی جتنی یہ چائے ہے تو مجھے ڈائسٹک
ہونے میں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔" اس پر
اپنی ذہین نگاہیں جمائے چائے کے سپ
بھرتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ اسکے لطیف طنز
پر عبیر کے رخسار دہک اٹھے۔

"آپ کی زبان پر میٹھاس اثر کرتی ہے؟
حیرت ہے۔۔!" وہ اینٹ کا جواب پتھر سے
دینا جانتی تھی۔ ابراہیم گھنی مونچھوں تلے

اپنی ذہین نگاہیں جمائے چائے کے سپ
بھرتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ اسکے لطیف طنز
پر عبیر کے رخسار دہک اٹھے۔

"آپ کی زبان پر میٹھاس اثر کرتی ہے؟
حیرت ہے۔۔!" وہ اینٹ کا جواب پتھر سے
دینا جانتی تھی۔ ابراہیم گھنی مونچھوں تلے
اچانک اٹھ آنے والی مسکراہٹ کپ لبوں
سے لگتا چھپا کر اسے گھورنے لگا۔ وہ نگاہیں
پھیر گئی تھی اگر یہ دلکش مسکراہٹ دیکھ

"آپ کی زبان پر میٹھاس اثر کرتی ہے؟
حیرت ہے۔۔!" وہ اینٹ کا جواب پتھر سے
دینا جانتی تھی۔ ابراہیم گھنی مونچھوں تلے
اچانک اٹھ آنے والی مسکراہٹ کپ لبوں
سے لگتا چھپا کر اسے گھورنے لگا۔ وہ نگاہیں
پھیر گئی تھی اگر یہ دلکش مسکراہٹ دیکھ
لیتی یقیناً اپنا دل تھام لیتی۔ مگر وہ انجان رہی
تھی۔۔ دو تین سپ اور بھرتے اس نے
رسٹ وایچ میں وقت دیکھا تھا۔ اور اٹھ کھڑا

قسط 23

اس وقت وہ سخت پریشانی کے عالم میں بیٹھی سامنے ڈرینگ کے برابر میں رکھے گفٹ بیگز دیکھ رہی تھی جو کل شام سے یونہی رکھے تھے۔ ماہم نے کھولنا بھی چاہا مگر اس نے سختی سے منع کر دیا تھا۔ نہ تو اسے ان گفٹس میں دلچسپی تھی نہ ہی وہ

مگر اس نے سختی سے منع کر دیا تھا۔ نہ تو
اسے ان گفتگوں میں دلچسپی تھی نہ ہی وہ
اپنے کمرے میں لائی تھی۔ موبائل
گھورتے اس نے ایک بار پھر زوہیب کو
کال ملائی جو ساڑھے پانچ بجنے کے باوجود
اب تک نہیں لوٹا تھا۔ ورنہ روز اس
وقت تک دونوں مرد حضرات کے ساتھ
آفس سے آجاتا تھا۔

کل شام کو وہ اس پر طنز کے تیر چلاتا

کال ملائی جو ساڑھے پانچ بجنے کے باوجود
اب تک نہیں لوٹا تھا۔ ورنہ روز اس
وقت تک دونوں مرد حضرات کے ساتھ
آفس سے آجاتا تھا۔

کل شام کو وہ اس پر طنز کے تیر چلاتا
گھر سے ہی نکل گیا تھا۔ اور رات کو
نجانے کب لوٹا تھا۔ کیونکہ بارہ بجے تک
تو اس نے انتظار کیا تھا۔ اور صبح اسکے
اٹھنے سے پہلے آفس نکل چکا تھا۔ اس نے

نجانے کب لوٹا تھا۔ کیونکہ بارہ بجے تک
تو اس نے انتظار کیا تھا۔ اور صبح اسکے
اٹھنے سے پہلے آفس نکل چکا تھا۔ اس نے
دن بھر کالز اور میسجز بھی کیے۔ مگر اس
نے کسی ایک کا بھی رپلائے نہیں کیا تھا۔

"آپی جاؤ ماما کہہ رہی ہیں۔۔ چائے بناؤ
بابا وغیرہ آگے ہیں۔۔" ماہم نے کمرے
میں جھانک کر سمیرا صاحبہ کا پیغام اس
تک پہنچا تھا۔

میں جھانک کر سمیرا صاحبہ کا پیغام اس
تک پہنچایا تھا۔

"زوہیب بھی آگیا۔۔؟" اسکے لبوں سے
بے ساختہ ہی نکلا تھا۔ مگر اب دیر ہو چکی
تھی کیونکہ ماہم حیرت سے اسے دیکھ رہی
تھی۔

"آپ کب سے زوہیب بھائی کا پوچھنے
لگیں۔۔؟" مارہ گڑ بڑاتی جگہ سے اٹھ

"آپ کب سے زوہیب بھائی کا پوچھنے
لگیں۔۔؟" مارہ گڑ بڑاتی جگہ سے اٹھ
کھڑی ہوئی۔

"وہ۔۔ ممیرا مطلب ہے خبیث غائب ہے
پتہ نہیں کب سے اتنے دن ہو گئے ہم
کہیں گئے نہیں۔۔"

"ہاں یہ تو ہے۔۔ خیر وہ بھی آچکے
ہیں۔۔ آکر دو دو ہاتھ کر لیں۔۔" اسکا

"ہاں یہ تو ہے۔۔ خیر وہ بھی آچکے
ہیں۔۔ آکر دو دو ہاتھ کر لیں۔۔" اس کے
واپس مڑنے پر مائرہ نے بے اختیار سکون
کا سانس بھرا تھا۔ اور بیڈ پر پڑا بے بی
پنک شیفون کا دوپٹہ اٹھاتی کمرے سے
نکل گئی۔ نیچے آئی تو دونوں مرد حضرات
اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔

"کب سے بلوا رہی ہوں۔۔ جاؤ جلدی
جائے بناؤ۔۔ اور زوہب کے سر میں درد

نکل لئی۔ نیچے آئی تو دونوں مرد حضرات
اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔

"کب سے بلوا رہی ہوں۔۔ جاؤ جلدی
چائے بناؤ۔۔ اور زوہیب کے سر میں درد
ہے اسکی چائے کچھ اسنیکس کے ساتھ
کمرے میں بھجوا دینا۔۔" کوئی اور وقت
ہوتا تو ماں کے اس حکم پر تنک اٹھتی مگر
اس وقت 'جی اچھا' کر کے کچن میں آگئی
تھی۔ ملازمہ کباب فرمائے کر رہی تھی۔ اس

لمرے میں بجوا دینا۔۔۔" لولی اور وقت
ہوتا تو ماں کے اس حکم پر تنک اٹھتی مگر
اس وقت 'جی اچھا' کر کے کچن میں آگئی
تھی۔ ملازمہ کباب فرائے کر رہی تھی۔ اس
نے چائے کا پانی چڑھا دیا۔ دس منٹ میں
سب کی چائے ریڈی تھی۔ چائے اور باقی
لوازمات ٹرالی میں رکھ کر اس نے ملازمہ
کو روانہ کر دیا تھا۔ اور زوہیب کے لیے
چھوٹی سی ٹرے تیار کی تھی۔ جس میں
چائے کا کپ، سینڈویچ، کباب اور نگیٹس

چائے کا لپ، سینڈویچ، لہاب اور میس
تھے۔ فرسٹ فلور پر سب سے آخر میں
بنے اسکے کمرے کے دروازے کا ہینڈل
گھوماتی بغیر اجازت داخل ہو گئی۔ بچپن سے
ساتھ رہے تھے یہ فار میلیٹیز پائی ہی
نہیں جاتی تھیں۔

"ہاں یار کرتا ہوں کچھ پلان۔۔" اندر
داخل ہوئی تو اسکے کانوں میں زوہیب کی
تھکی تھکی آواز ابھری تھی۔ جبکہ وہ خود

"ہاں یار کرتا ہوں کچھ پلان۔۔" اندر
داخل ہوئی تو اسکے کانوں میں زوہیب کی
تھکی تھکی آواز ابھری تھی۔ جبکہ وہ خود
بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے لیٹا تھا۔ اور اب تک
آفس ڈریسنگ میں ہی ملبوس تھا۔ اس پر
نظر پڑتے ہی کال کاٹا اٹھ بیٹھا۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔" اور میسنرز ذرا
چھو کر نہیں گزرے۔۔ کبھی آیا ہوں میں
تو اس کے بعد اس طرح لے گیا۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔ اور میسنرز ذرا
چھو کر نہیں گزرے۔۔ کبھی آیا ہوں میں
تمہارے کمرے میں اس طرح بغیر ناک
کیے۔۔" ناگواری سے کہتا اسے گھور رہا
تھا۔ جواباً مائرہ نے اس سے کہیں زیادہ
خفگی سے اسے گھورا تھا۔

"یہ لیسٹیوڈ کس کو دکھا رہے ہو
ہاں۔۔؟ کل سے بات کرنے کی کوشش

"یہ لیٹیٹیوڈ کس کو دکھا رہے ہو
ہاں۔۔؟ کل سے بات کرنے کی کوشش
کر رہی ہوں۔۔ مگر وہی مرنے کی ایک
ٹانگ۔۔" قریب آتے بیڈ پر پٹخنے والے
انداز میں ٹرے رکھی تھی۔ زوہیب نے
ایک تیز نگاہ اس پر ڈالی اور اٹھ کھڑا
ہوا۔

"میرا دماغ مت گھوماؤ جاؤ یہاں سے۔۔"

"میرا دماغ مت گھوماؤ جاؤ یہاں سے۔۔"

"تمہارا جگہ پر کب ہوتا ہے۔۔ عجیب
بیوقوفوں کی طرح منہ پھلا کر بیٹھے ہو۔۔
بندا دوسرے کی بات بھی تو سنے۔۔"

"اچھا۔۔!! کیا بات ہے دوسرے کی ذرا
میں بھی سنوں۔۔" طنزیہ لہجے میں کہتا
پشت پر ہاتھ باندھ گیا۔ مارہ نے تیوری پر
بل ڈالتے اسکی جانب دیکھا۔

"اچھا۔!! کیا بات ہے دوسرے کی ذرا
میں بھی سنوں۔۔" طنزیہ لہجے میں کہتا
پشت پر ہاتھ باندھ گیا۔ مارہ نے تیوری پر
بل ڈالتے اسکی جانب دیکھا۔

"کل وہ آنٹی سب کے لیے گفٹس لائیں
تھیں۔۔ صرف میرے لیے نہیں۔۔ اور
مجھے کیا معلوم تھا وہ میرے لیے اتنے
سارے لائیں گی یہ بات تو ماما نے مجھے
تاکے تھے کچھ عرصہ آگے۔۔"

مجھے کیا معلوم تھا وہ میرے لیے اتنے
سارے لائیں گی یہ بات تو ماما نے مجھے
بتائی تھی کچن میں آکر۔۔ اب بولو میری
کہاں غلطی ہے۔۔؟"

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں۔۔
کل جس طرح چہرہ کھل رہا تھا میں اچھی
طرح سے جانتا ہوں۔۔" اسکے دانت پینے
پر مارہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"یہ نیچرل گلو ہے پاگل۔۔ دیکھو میں تو
اب بھی کھل رہی ہوں۔۔ حالانکہ سخت
غصے میں ہوں۔۔" ایک ادا سے اپنی پونی
ٹیل پیچھے کی تھی۔

"گفٹس کہاں ہیں وہ۔۔؟" اسکی بات
نظر انداز کرتا نیا سوال کر گیا۔ جبکہ اسکی
سنجیدہ نگاہوں پر مائرہ کے تیور بدلنے لگے
تھے۔ لب بے اختیار تر کیے تھے۔ "کچھ

"گفٹس کہاں ہیں وہ۔۔؟" اسکی بات
نظر انداز کرتا نیا سوال کر گیا۔ جبکہ اسکی
سنجیدہ نگاہوں پر مائرہ کے تیور بدلنے لگے
تھے۔ لب بے اختیار ترکیے تھے۔ "کچھ
پوچھ رہا ہوں۔۔ بولو۔۔؟"

"دیکھو۔۔ میں نے۔۔"

"میں نے پوچھا گفٹس کہاں ہیں۔۔؟"

"میں نے پوچھا گفٹس کہاں ہیں۔۔؟"

"دیکھو۔۔ میں نے۔۔"

"میں نے پوچھا گفٹس کہاں ہیں۔۔؟"

"میرے روم میں۔۔!! مگر میں نے

نہیں رکھے۔۔ ماما نے رکھوائے۔۔"

"گیٹ آؤٹ۔۔"

"زوہیب میں سچ کہہ۔۔"

"گیٹ آؤٹ۔۔"

"زوہیب میں سچ کہہ۔۔"

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔ گیٹ

آؤٹ۔۔" اس بار خاصے تیز اور غصیلے
لہجے میں بولا تھا۔ مائرہ حیران پریشان رہ
گئی۔

"تم سن کیوں نہیں رہے جب میں کہہ

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔ گیٹ
آؤٹ۔۔" اس بار خاصے تیز اور غصیلے
لہجے میں بولا تھا۔ مائرہ حیران پریشان رہ
گئی۔

"تم سن کیوں نہیں رہے جب میں کہہ
رہی ہوں مجھے کوئی انٹرسٹ۔۔"

"تم جارہی ہو یا سب کو جمع کروں کہ
پھر میری واڈروپ کو آگ لگانے

"تم جارہی ہو یا سب کو جمع کروں کہ
پھر میری واڈروب کو آگ لگانے
آگئی۔۔" اسے بازو سے دروازے کی
جانب دھکیلا۔ غصے سے اس وقت اسکا
چہرہ بالکل سرخ ہو رہا تھا۔ مگر اب ماڑہ کا
میٹر بھی گھوم چکا تھا۔

"تم سب کو جمع کرو گے۔۔؟" اپنا بازو
اسکی گرفت سے نکالا۔

"تم سب کو جمع کرو گے۔۔؟" اپنا بازو
اسکی گرفت سے نکالا۔

"ہاں اگر اگلے دس سیکنڈ میں غائب نہیں
ہوئیں۔۔ سب سے دماغ درست کروا دوں
گا۔۔"

"دماغ درست کرنے کی مجھے نہیں تمہیں
ضرورت ہے۔۔ دفع ہو۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔۔
لعنت ہو مجھ پر جو اب تم سے بات

"دماغ درست کرنے کی مجھے نہیں تمہیں
ضرورت ہے۔۔ دفع ہو۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔۔
لعنت ہو مجھ پر جو اب تم سے بات
کرنے کی کوشش کروں۔۔" اسکی آنکھوں
میں دیکھتی چیخنی تھی۔ "اور اچھا ہے اب
تو۔۔ رابعہ آنٹی آئیں اور میرا ہاتھ مانگ
کر لے جائیں۔۔" غصے سے پاگل ہوتی
دروازے کی سمت بڑھ گئی زوہیب بھی
پچھے لگا تھا۔

"میں جان سے مار دوں گا اگر تم نے
بکواس کی۔۔" اسے بازو سے پکڑ کر روکنا
چاہا مگر وہ جھٹکے سے چھڑاتی دروازہ اسکے
منہ پر بند کر کے نکل گئی تھی۔

"ارے ماشاء اللہ۔۔ میری بیٹی کتنی پیاری
لگ رہی ہے۔۔" ڈارک بلو کاٹن سلک کی
گٹھنے کے ساتھ ساتھ گٹھنے کے ساتھ ساتھ

"ارے ماشاء اللہ۔۔ میری بٹی کتنی پیاری
لگ رہی ہے۔۔" ڈارک بلو کاٹن سلک کی
لانگ شرٹ اور ٹراؤز کے ساتھ ہمرنگ
اوگینزا کا دوپٹہ اوڑھے۔ عبیر تیار ہو کر
نیچے آئی تو آسیہ بیگم تعریف کیے بغیر نہ
رہ سکیں۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہیں بھابھی
آپ۔۔" ارہا نے بھی دل کھول کر

او گینزا کا دوپٹہ اوڑھے۔ عبیر تیار ہو کر
نیچے آئی تو آسیہ بیگم تعریف کیے بغیر نہ
رہ سکیں۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہیں بھابھی
آپ۔۔" ارہا نے بھی دل کھول کر
تعریف کی۔ وہ مسکراتی نازک ہیل میں
مقید پاؤں انہی کی جانب بڑھا گئی۔ آج وہ
بڑی دلجمعی سے تیار ہوئی تھی۔ آنکھوں
میں مکاریاں، رخسار پر بلش، آنکھوں اور لبوں پر

مقید پاؤں انہی کی جانب بڑھا گئی۔ آج وہ
بڑی دلجمعی سے تیار ہوئی تھی۔ آنکھوں
میں مسکارا۔ رخسار پر بلش آن اور لبوں پر
مہرون لپ اسٹک۔ جو اسکی چاند جیسی
صورت کو مزید جلا بخش گئی تھی۔ اس
نے پرل کی مالا اور ٹاپس پہنے تھے۔ جبکہ
ہاتھوں میں وہی گولڈ بریسلٹ اور رنگ
اور ناک میں نوز پن تھی۔

"نہ دیکھو ذرا۔ تمہیں تیار کروا دیا مگر

مہرون لپ اسٹک۔ جو اسکی چاند جیسی
صورت کو مزید جلا بخش گئی تھی۔ اس
نے پرل کی مالا اور ٹاپس پہنے تھے۔ جبکہ
ہاتھوں میں وہی گولڈ بریسلٹ اور رنگ
اور ناک میں نوز پن تھی۔

"یہ دیکھو ذرا۔ تمہیں تیار کروا دیا مگر
خود اب تک نہیں آئے۔" گھڑی میں
پونے سات بجتے دیکھ وہ خفگی سے

"یہ دیکھو ذرا۔۔ تمہیں تیار کروا دیا مگر
خود اب تک نہیں آئے۔۔" گھڑی میں
پونے سات بجتے دیکھ وہ خفگی سے
بولیں۔

"امی میں کیا کروں گی اکیلے جا کر۔۔ آپ
بھی چلتیں۔۔" اس نے الجھن کا شکار
ہوتے ان سے کہا۔

"امی میں کیا کروں گی اکیلے جا کر۔۔ آپ
بھی چلتیں۔۔" اس نے الجھن کا شکار
ہوتے ان سے کہا۔

"ارے بیٹا یہ میاں بیوی کی دعوت
ہے۔۔ اور مجھ سے کہاں اٹینڈ ہوتیں یہ
دعوتیں۔۔"

"لیکن میں تو جانتی بھی نہیں۔۔ اس طرح
کے۔۔"

"کیوں فکر کر رہی ہو۔۔ بہت اچھی خوش
اخلاق اور نرم مزاج لڑکی ہے۔۔ ابراہیم
کی بہت پرانی دوست ہے یونیورسٹی کے
زمانے سے۔۔ تمہیں مل کر اچھا لگے
گا۔۔" اور اس بار وہ چونکی تھی۔

"مگر وہ تو ان کے آفس میں۔۔؟"

"ہاں آفس تو بعد میں جوائن کیا ہے۔۔
جس شہر کا ڈسٹرکٹ ہوئی معصومہ کا غم

"ہاں آفس تو بعد میں جوائن کیا ہے۔۔
جب شوہر کی ڈیوٹی ہوئی۔۔ معصوم بڑا غم
اٹھایا ہے اتنی سی عمر میں بیوگی اور پھر
ساتھ ننھی بچی۔۔" ان کے افسوس سے
بتانے پر اسے بھی دکھ ہوا۔ اور اسی
احساس کے نتیجے میں وہ باقی تمام سوچیں
جھٹک گئی تھیں۔

"تم نے کال کی ابراہیم کو۔۔؟ معلوم تو

"تم نے کال کی ابراہیم کو۔۔؟ معلوم تو
کرو"

"بھاجن آگے۔۔!" کار کے ہارن پر ارہا
فوراً جگہ سے اٹھی تھی۔ اور عبیر کو
نجانے کیوں اپنا دل تیزی سے دھڑکتا
محسوس ہوا۔ پہلو بدلتے دوپٹہ درست کیا
تھا۔ وہ پہلی بار سسرال میں یوں سچی
سنوری تھی۔ اور کہیں جا رہی تھی وہ بھی

"بھاجن آگے۔۔!" کار کے ہارن پر ارہا
فوراً جگہ سے اٹھی تھی۔ اور عبیر کو
نجانے کیوں اپنا دل تیزی سے دھڑکتا
محسوس ہوا۔ پہلو بدلتے دوپٹہ درست کیا
تھا۔ وہ پہلی بار سسرال میں یوں سچی
سنوری تھی۔ اور کہیں جارہی تھی وہ بھی
ابراہیم کے ساتھ۔ اسامہ بھی ابراہیم کے
ساتھ ہی باتیں کرتا لاؤنج میں داخل ہوا
تھا۔ وہ بھی ابھی کوچنگ سے لوٹا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔!"

"و علیکم اسلام۔۔ بیٹا اتنی دیر کر دی۔۔ عبیر
کب سے تیار بیٹھی ہے۔۔" ابراہیم کے
سلام کا جواب دیتے آسیہ بیگم نے
استفسار کیا تو اس کی نظر بے اختیار ہی
اس تک گئی۔ مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا
یہ نگاہ پلٹنا ہی بھول جائے گی۔ نفیس
کپڑوں میں سچی وہ اس قدر دلکش لگ
تھی کہ اس نے اس کی طرف سے

کپڑوں میں سچی وہ اس قدر دلکش لگ
رہی تھی۔ کہ ابراہیم اپنی ماں اور بہن
بھائی کی موجودگی ایک لمحے کے لیے بھول
گیا تھا۔ اور اسکی پر تپش نگاہیں عبیر کو بے
وجہ ہی اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے پر مجبور
کر گئیں۔

"واہ بھابھی۔۔ لنگ بیوٹیفل۔۔" اسامہ نے
صوفے پر بیٹھتے چھیڑا تھا۔ اور اسکی آواز
پر ابراہیم چونکا تھا اور بے اختیار اپنی

وجہ ہی اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے پر مجبور
کر گئیں۔

"واہ بھابھی۔۔ لنگ بیوٹیفل۔۔" اسامہ نے
صوفے پر بیٹھتے چھیڑا تھا۔ اور اسکی آواز
پر ابراہیم چونکا تھا اور بے اختیار اپنی
بے اختیاری پر خود کو جھڑکا۔

"بس کچھ مصروفیت تھی۔۔ عبیر میرے
کپڑے آکر نکالو۔۔" ماں کو جواب دیتے

پر ابراہیم چونکا تھا اور بے اختیار اپنی
بے اختیاری پر خود کو جھڑکا۔

"بس کچھ مصروفیت تھی۔۔ عبیر میرے
کپڑے آکر نکالو۔۔" ماں کو جواب دیتے
گھمبیر لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ عبیر نے
نگاہ اٹھاتے اسکی سمت دیکھا تھا۔

"میں نکال چکی ہوں۔۔ بیڈ پر رکھے
ہیں۔۔" اتنا کہتی فوراً نظر پھیر گئی۔ وہ

"بس کچھ مصروفیت تھی۔۔ عبیر میرے
کپڑے آکر نکالو۔۔" ماں کو جواب دیتے
گھمبیر لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ عبیر نے
نگاہ اٹھاتے اسکی سمت دیکھا تھا۔

"میں نکال چکی ہوں۔۔ بیڈ پر رکھے
ہیں۔۔" اتنا کہتی فوراً نظر پھیر گئی۔ وہ
سب کی موجودگی میں بھی ان گہری
نگاہوں کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔

سب کی موجودگی میں بھی ان گہری
نگاہوں کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔

"مگر مجھے۔۔"

"بیٹا جاؤ ریڈی ہو۔۔ وہ ہیلز پہنی ہوئی
ہے۔۔ کیسے دوبارہ اوپر جائے گی۔۔؟" آسیہ
بیگم کی مداخلت پر ابراہیم نے ایک
خاموش مگر خفگی بھری نگاہ بیوی پر ڈالی
تھی مگر وہ بالکل انجان بنی ساس کے پہلو

سے چپکی بیٹھی رہی۔ اسے بخوبی اندازہ تھا
یہ شخص کیوں اسے بلا رہا تھا۔

اسکی خاموشی پر وہ سلگتا لمبے لمبے ڈگ
بھر کر نکل گیا تھا۔ اس کے اوپر جانے
کے بعد وہ لوگ باتوں میں مصروف
ہو گئے تھے۔ تقریباً بیس منٹ بلیک ڈریس
پینٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس نم
بالوں کو سلیقے سے پیچھے کی جانب سیٹ
کے نیچے چلا آیا تھا۔ عبیر بھی اسے دیکھتی

کے بعد وہ لوگ باتوں میں مصروف
ہو گئے تھے۔ تقریباً بیس منٹ بلیک ڈریس
پینٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس نم
بالوں کو سلیقے سے پیچھے کی جانب سیٹ
کیے نیچے چلا آیا تھا۔ عبیر بھی اسے دیکھتی
ہینڈ بیگ لے کر جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔

"خیر سے جاننا۔ اور میرا سلام کہنا سعیدہ
کو اور فرمال کو بہار کرنا۔" وہ خدا حافظ

"خیر سے جانا۔ اور میرا سلام کہنا سعیدہ
کو اور فریال کو پیار کرنا۔" وہ خدا حافظ
کرتے پونے آٹھ بجے گھر سے نکل گئے
تھے۔ کار میں بیٹھنے کے بعد اس نے عقبی
نشست پر رکھے کچھ گفٹس اور ایک مکس
گلابوں کا بکے بھی دیکھا تھا۔ تو پورے
اہتمام سے جایا جا رہا تھا۔ اس کا دل نجانے
کیوں صرف یہ معمولی تحفے دیکھ کر ہی
سلگ اٹھا تھا۔ آج کی پوری شام کس

"حیر سے جانا۔۔ اور میرا سلام لہنا سعیدہ
کو اور فریال کو پیار کرنا۔" وہ خدا حافظ
کرتے پونے آٹھ بجے گھر سے نکل گئے
تھے۔ کار میں بیٹھنے کے بعد اس نے عقبی
نشست پر رکھے کچھ گفٹس اور ایک مکس
گلابوں کا بکے بھی دیکھا تھا۔ تو پورے
اہتمام سے جایا جا رہا تھا۔ اس کا دل نجانے
کیوں صرف یہ معمولی تحفے دیکھ کر ہی
سلگ اٹھا تھا۔ آج کی پوری شام کس
طرح کی باتیں کرتے گئے۔ نہ

اہتمام سے جایا جا رہا تھا۔ اس کا دل نجانے
کیوں صرف یہ معمولی تحفے دیکھ کر ہی
سلگ اٹھا تھا۔ آج کی پوری شام کس
طرح برداشت کرے گی اسے نہیں
معلوم تھا۔ لب بھینچتے ایک نگاہ
ڈرائیونگ میں مصروف اسے مکمل طور پر
نظر انداز کرتے ابراہیم پر ڈالی تھی۔ اس
نے ایک بار بھی اسکی سمت نہ دیکھا تھا۔
جیسے وہ کار میں موجود ہی نہ تھی۔ اپنی

طرح برداشت کرے گی اسے نہیں
معلوم تھا۔ لب بھینچتے ایک نگاہ
ڈرائیونگ میں مصروف اسے مکمل طور پر
نظر انداز کرتے ابراہیم پر ڈالی تھی۔ اس
نے ایک بار بھی اسکی سمت نہ دیکھا تھا۔
جیسے وہ کار میں موجود ہی نہ تھی۔ اپنی
جلتی نگاہیں پھیرتی باہر دوڑتے بھاگتے
مناظر دیکھنے لگی۔ وہ صحیح سوچتی تھی اس
شخص کے بارے میں اس کے لیے وہ

صرف تنہائی کے لمحوں کی ساتھی تھی۔
گداز جذبات، نرم لہجہ یا محبت کے بول
اس شخص نے کسی اور کے لیے ہی محفوظ
کر رکھے تھے۔

'میں بھی کیا بچکانہ باتیں کر رہی ہوں۔۔
اور اس شخص سے توقع بھی کیوں رکھ
رہی ہوں کہ مجھے سراہا گا۔'

تمہیں نہیں لگتا کہ یہ شٹ کے

’میں بھی کیا بچگانہ باتیں کر رہی ہوں۔۔
اور اس شخص سے توقع بھی کیوں رکھ
رہی ہوں کہ مجھے سراہا گا۔‘

”تمہیں نہیں لگتا لپ اسٹک شیڈ کچھ
ڈارک ہے۔۔؟“ کار میں گونجتی اسکی گھمبیر
آواز پر اس نے چونک کر اسکی سمت رخ
کیا۔ مگر ابراہیم کی نگاہیں ونڈ اسکرین کے
پار تھیں۔

"واٹ ڈو یو مین۔۔؟" اسکے ناگوار لہجے پر
ابراہیم نے ایک نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

"مقصد یہ ہے ہم کسی فنکشن میں نہیں
جارہے۔۔ شی لیوز ود ہر مدر اینڈ ڈاٹر۔۔
اسکے لیے میرا نہیں خیال کہ۔۔" ابھی
ابراہیم کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی
کہ اس نے ڈیش بارڈ پر پڑے ٹشو باکس
سے تین چار ٹشو نکالے تھے۔ اور ہونٹوں

اسکے لیے میرا نہیں خیال کہ۔۔" اُجھی
ابراہیم کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی
کہ اس نے ڈیش بارڈ پر پڑے ٹشو باکس
سے تین چار ٹشو نکالے تھے۔ اور ہونٹوں
سے لپ اسٹک رگڑ ڈالی۔ ابراہیم اسکے اس
قدر شدید ری ایکشن پر ایک پل کے لیے
ششدر رہ گیا۔ اس نے ایک بہت عام
سی بات عام سے انداز میں کی تھی۔ اس
میں اتنا اوور ری ایکٹ کرنے کی کیا

سے لپ اسٹک رگڑ ڈالی۔ ابراہیم اسکے اس
قدر شدید ری ایکشن پر ایک پل کے لیے
ششدر رہ گیا۔ اس نے ایک بہت عام
سی بات عام سے انداز میں کی تھی۔ اس
میں اتنا اور ری ایکٹ کرنے کی کیا
ضرورت تھی۔؟

"اب ٹھیک ہے۔۔ یا جیولری بھی اتار
دوں۔۔؟" رخسار سے بلش صاف کرتے
اسکے سے یہ سب کچھ اس وقت ہوا کہ

"اب ٹھیک ہے۔۔ یا جیولری بھی اتار
دوں۔۔؟" رخسار سے بلش صاف کرتے
اسکی سمت دیکھا۔ جو اس وقت ضبط کے
کڑے مراحل میں تھا۔ مگر صرف وہ ہی
نہیں عبیر بھی خود پر پہرے بٹھائی ہوئی
تھی۔ "بولیں۔۔؟ یہ جیولری بھی اتار
دوں۔۔ اگر آپ یہ بات دس منٹ پہلے
بولتے میں ڈریس بھی بدل لیتی۔۔"

"انف۔۔! اگر تمہاری فضول باتیں بند
ہو گئیں تو مرر میں فیس دیکھو۔۔ کچھ اور
کہانی بتا رہا ہے۔۔ حالانکہ میرا اس لپ
اسٹک کے حشر میں کوئی ہاتھ بھی
نہیں۔۔" اس کے ڈپٹے مگر ذو معنی انداز
پر عبیر ہٹھکی تھی۔ بھنویں سکیرتے اپنی
جانب کا شیشہ نیچے کیا تو شرم سے گرٹھ
کر رہ گئی جبکہ چہرہ سرخ اناری ہو چکا تھا۔

اسٹک کے حشر میں کوئی ہاتھ بھی
نہیں۔۔۔" اس کے ڈپٹے مگر ذو معنی انداز
پر عبیر ٹھٹھکی تھی۔ بھنویں سکیرتے اپنی
جانب کا شیشہ نیچے کیا تو شرم سے گرٹھ
کر رہ گئی جبکہ چہرہ سرخ اناری ہو چکا تھا۔
لبوں کی مٹی مٹی لپ اسٹک جو کناروں
سے بھی پھیل چکی تھی۔ اس نے عبیر کو
بولنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔ پھر وہ
زرین کے فلیٹس پہنچنے تک اپنا چہرہ صاف

پر عبیر کھٹھکی تھی۔ بھنویں سکیرتے اپنی
جانب کا شیشہ نیچے کیا تو شرم سے گرٹھ
کر رہ گئی جبکہ سرخ اناری ہو چکا تھا۔
لبوں کی مٹی مٹی لپ اسٹک جو کناروں
سے بھی پھیل چکی تھی۔ اس نے عبیر کو
بولنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔ پھر وہ
زرین کے فلیٹس پہنچنے تک اپنا چہرہ صاف
اور درست کرتی رہی تھی۔ زرین کا گھر
ان سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا بیس منٹ

زرین کے فلیٹس پہنچنے تک اپنا چہرہ صاف
اور درست کرتی رہی تھی۔ زرین کا گھر
ان سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا بیس منٹ
کی ڈرائیو کے بعد ان کی گاڑی اسکے
فلیٹ کے نیچے کھڑی تھی۔

"یہ بکے پکڑو۔۔ میں گفٹس نکال رہا
ہوں۔۔" عبیر خاموشی سے بکے تھامتی
باہر نکل گئی۔ ارد گرد کا جائزہ لیا۔ صاف

ستھرے باؤنڈری وال والے فلیٹس تھے۔
مین گیٹ پر بھی واچ مین کھڑا تھا۔ گفٹس
نکالنے کے بعد دونوں فلیٹ کی سیڑھیوں
کی سمت بڑھ گئے تھے۔ زیادہ چلنا نہیں
پڑا تھا کیونکہ فلیٹ دوسرے فلور پر ہی
تھی۔ ابراہیم کے ڈور بیل بجانے پر چند
لمحوں بعد ہی دروازہ کھول دیا گیا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔!" دروازہ کھولنے والی

"اسلام و علیکم۔۔!" دروازہ کھولنے والی
کوئی اور نہیں بلکہ زرین ہی تھی۔ ڈارک
گرین خوبصورت کڑھائی سے سجے کرتا
پاجامہ پر شیفون کا دوپٹہ اوڑھے تھی۔
گندمی رنگت پر تیکھے نقوش والی لڑکی دور
سے زیادہ اس وقت قریب سے اٹریکٹو لگی
تھی اسے۔ لبوں پر پنک کا کوئی شیڈ لگا
تھا۔ کانوں میں گولڈ کے ٹاپس۔

"اسلام و علیکم۔۔!" دروازہ کھولنے والی
کوئی اور نہیں بلکہ زرین ہی تھی۔ ڈارک
گرین خوبصورت کڑھائی سے سجے کرتا
پاجامہ پر شیفون کا دوپٹہ اوڑھے تھی۔
گندمی رنگت پر تیکھے نقوش والی لڑکی دور
سے زیادہ اس وقت قریب سے اٹریکٹو لگی
تھی اسے۔ لبوں پر پنک کا کوئی شیڈ لگا
تھا۔ کانوں میں گولڈ کے ٹاپس۔

سے زیادہ اس وقت قریب سے اٹریکٹو لگی
تھی اسے۔ لبوں پر پنک کا کوئی شیڈ لگا
تھا۔ کانوں میں گولڈ کے ٹاپس۔

"وعلیکم اسلام۔۔! کب سے انتظار کر رہی
ہوں۔۔ فریال نے تو پوچھ پوچھ کر پریشان
کر دیا کہ انکل کب آئیں گے۔۔" انہیں
لیے خوبصورتی سے سچے لاؤنج میں آگئی۔

"بس آفس سے نکلتے نکلتے دیر ہو گئی۔۔ یہ
فریال کے لیے۔۔ رکھو انہیں۔۔"

"اسکی کیا ضرورت تھی۔۔؟" اس سے
گفٹس لیتے ناراضگی سے بولی۔

"کیوں ضرورت نہیں تھی۔۔
عبیر۔۔" ابراہیم نے اسے بکے دینے کا
اشارہ کیا جو خاموش کھڑی بس ان دونوں

"کیوں ضرورت نہیں تھی۔۔"

عبیر۔۔ "ابراہیم نے اسے بکے دینے کا اشارہ کیا جو خاموش کھڑی بس ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔"

"یہ آپ کے لیے۔۔"

"تھینک یو سو مچ عبیر۔۔" زرین آگے بڑھتی اسکے گلے سے لگ گئی۔ عبیر کی نگاہ راختار ہی ابراہیم تک گئی تھی جو بڑی

"یہ آپ کے لیے۔۔"

"تھینک یو سو مچ عبیر۔۔" زرین آگے
بڑھتی اسکے گلے سے لگ گئی۔ عبیر کی نگاہ
بے اختیار ہی ابراہیم تک گئی تھی۔ جو بڑی
جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بہت افسوس ہے میں تم دونوں کی
شادی میں نہ آسکی۔۔ مگر میں نے پکس

"تھینک یو سوچ عبیر۔۔" زرین آ کے
بڑھتی اسکے گلے سے لگ گئی۔ عبیر کی نگاہ
بے اختیار ہی ابراہیم تک گئی تھی۔ جو بڑی
جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بہت افسوس ہے میں تم دونوں کی
شادی میں نہ آسکی۔۔ مگر میں نے پکس
دیکھی ہیں بہت پیاری لگ رہیں تھیں
تم۔۔" اسکا ہاتھ تھامتی لاؤنج میں رکھے
صوفوں کی سمت بڑھ گئی۔ جی بھی ایک

"مجھے بہت افسوس ہے میں تم دونوں کی
شادی میں نہ آسکی۔۔ مگر میں نے پکس
دیکھی ہیں بہت پیاری لگ رہیں تھیں
تم۔۔" اسکا ہاتھ تھامتی لاؤنج میں رکھے
صوفوں کی سمت بڑھ گئی۔ جی بھی ایک
کمرے سے پنک کالر کی فراک میں ملبوس
ایک چھوٹی سی معصوم سی چار سالہ بچی
بھاگتی ہوئی ان تک آئی تھی۔ بلکہ ابراہیم
تک۔۔

ایک چھوٹی سی معصوم سی چار سالہ بچی
بھاگتی ہوئی ان تک آئی تھی۔ بلکہ ابراہیم
تک۔۔

"انکل۔۔!!"

"ارے انکل کا بچہ کہاں تھا۔۔؟" ابراہیم
نے بوسہ دیتے اسے گود میں بٹھا لیا۔

"نانو پونی باندھ رہیں تھیں۔۔" اپنی

"نانو پونی باندھ رہیں تھیں۔۔" اپنی
کندھوں تک آتی پونیاں ہلا کر اسے بتایا۔
ایک پروقار سی خاتون جو کہ زرین کی
ماں تھیں وہ بھی وہیں آ گئیں تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔ آنٹی۔۔"

"ارے بیٹھو بیٹا۔۔" ابراہیم کو منع کرتیں
عبیر کی جانب بڑھ گئیں۔ اس نے بھی

"اسلام وعلیکم۔۔ آنٹی۔۔"

"ارے بیٹھو بیٹا۔۔" ابراہیم کو منع کرتیں
عبیر کی جانب بڑھ گئیں۔ اس نے بھی
اٹھ کر نرمی سے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔۔ ماشاء اللہ۔۔ اللہ جوڑی
سلامت رکھے۔۔" سر پر ہاتھ پھیرتیں
وہیں بیٹھ گئیں۔

"وعلیکم اسلام۔۔ ماشاء اللہ۔۔ اللہ جوڑی
سلامت رکھے۔۔" سر پر ہاتھ پھیرتیں
وہیں بیٹھ گئیں۔

"صبح سے پوچھ پوچھ کر ناک میں دم کیا
ہوا تھا فری نے انکل کب آئیں گے۔۔
انکل کب آئیں گے۔۔"

"اچھا مجھے نہیں پتہ تھا فری اتنا مس کیا

آج مجھے پتہ چلا کہ میں کتنی

"اچھا مجھے نہیں پتہ تھا فری اتنا مس کیا
آپ نے مجھے۔۔؟" زرین کے بتانے پر
ابراہیم نے اس سے پوچھا تو وہ سر اثبات
میں ہلاتی شرما گئی۔

"انکل یہ گفٹس اور چاکلیٹس میری
ہیں۔۔؟"

"جی بلکل۔۔"

"ساری۔۔؟ یو مین نو شیرنگ۔۔؟" اسکے
مشکوٰۃ انداز پر ابراہیم ہنس پڑا۔ زرین اور
سعیدہ صاحبہ بھی مسکرا رہیں تھیں۔ جبکہ
عبیر صرف اس شخص کا ایک الگ روپ
دیکھ رہی تھی۔

"جی بلکل نو شیرنگ۔۔"

"یاہو۔۔! کین آئی ٹیسٹ اٹ۔۔؟"

"یاہو۔۔! کین آئی ٹیسٹ اٹ۔۔؟"

"نو فری۔۔ ڈنر کرنا ہے نا ابھی۔۔"

"نو ماما ابھی۔۔"

"مت کرو منع۔۔ بچی ہے۔۔" ابراہیم نے

زرین کو نرمی سے منع کر دیا تھا۔ اور

چاکلیٹ کا باکس فریال کی جانب بڑھا

"مت کرو منع۔۔ بچی ہے۔۔" ابراہیم نے
زرین کو نرمی سے منع کر دیا تھا۔ اور
چاکلیٹ کا باکس فریال کی جانب بڑھا
دیا۔

"فریال بہت پسند کرتی ہے ابراہیم کو۔۔
ورنہ کسی باہر والے سے اس طرح کھل
کر بات نہیں کرتی۔۔" سعیدہ صاحبہ نے
اسے بتاتا تو وہ نرمی سے مسکرا دی۔

"فریال بہت پسند کرتی ہے ابراہیم کو۔۔
ورنہ کسی باہر والے سے اس طرح کھل
کر بات نہیں کرتی۔۔" سعیدہ صاحبہ نے
اسے بتایا تو وہ نرمی سے مسکرا دی۔

"میں بہت شرمندہ ہوں ولیمے والے دن
مجھے ابراہیم کو کال کرنی پڑی۔۔" عبیر نے
نگاہ زرین کی جانب کی۔ "مجھے سمجھ ہی
نہیں آتا تھا۔۔۔ فریال کی کنڈیشہ ز...

"میں بہت شرمندہ ہوں ولیمے والے دن
مجھے ابراہیم کو کال کرنی پڑی۔" عبیر نے
نگاہ زرین کی جانب کی۔ "مجھے سمجھ ہی
نہیں آرہا تھا۔ فریال کی کنڈیشن نے مجھے
بلکل بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔" اسکے
شرمندگی سے کہنے پر عبیر کو اپنے اندر
موجود گلٹ مزید بڑھتا محسوس ہوا۔ اس
نے کتنا غلط سوچا تھا۔ یہاں تک کہ
ابراہیم سے جھگڑا مول لیا تھا۔" اگر

ابراہیم اس رات وقت پر نہ پہنچتا میں تو
کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔"

"آپ پلیز یہ کہہ کر مجھے شرمندہ نہ
کریں۔۔ ابراہیم نے ہمیں آگاہ کر دیا تھا
فریال کی کنڈیشن سے "اسکے لبوں سے
بمشکل اتنا ہی نکل سکا۔ اس دن کے بعد
سے وہ سامنے بیٹھے شخص کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالنے کے قابل کہاں رہی
تھی۔۔۔۔۔"

"اللہ کا شکر ہے اب تو ٹھیک ہے۔۔ اللہ
آگے بھی صحیح رہے۔۔"

"آنٹی بالکل فکر نہیں کرنی آپ نے۔۔
ہماری بچی بہت بریو ہے۔۔" ابراہیم نے
چاکلیٹ کھاتی فریال کے بال سنورتے
انہیں حوصلہ دیا تھا۔ جب سعیدہ صاحبہ
ڈاکٹر کی باتیں ابراہیم کو بتانے لگیں۔ عبیر
کو دل سے افسوس تھا اپنے روپے پر مگر

چاکلیٹ کھائی فریاں کے بال سنورتے
انہیں حوصلہ دیا تھا۔ جب سعیدہ صاحبہ
ڈاکٹر کی باتیں ابراہیم کو بتانے لگیں۔ عبیر
کو دل سے افسوس تھا اپنے رویے پر مگر
شکر تھا فریاں کا بخار اس لیول پر نہیں
گیا تھا کہ دماغ پر چڑھ جاتا۔ مگر ڈاکٹروں
نے اسکی صحت کے حوالے سے سخت
ہدایات دیں تھیں۔ جب اس نے ایک
نظر زرین کو دیکھا اور اسکی نگاہ ٹھٹھک
گئی۔

لئی۔ وہ کھو ہو کر سامنے دلیہ رہی تھی۔

اس نے نگاہوں کا تعاقب کیا جہاں
ابراہیم اور فریال بیٹھے باتیں کر رہے
تھے۔ مگر زرین اسی پل نظر پھیرتی اسکی
جانب متوجہ ہو گئی۔ عبیر کو کچھ عجیب لگا
تھا مگر اپنا فتور سمجھتی سر جھٹک گئی۔
تھوڑی دیر بعد زرین نے کھانا ٹیبل پر لگا
دیا تھا۔

"آنٹی! مری ماما کی جگہ سے۔۔۔" وہ

"آنٹی یہ میری ماما کی جگہ ہے۔۔" وہ
ابراہیم کے برابر میں ٹیبل پر بیٹھ رہی
تھی جب فریال اسکے پاس آگئی۔ کچن سے
نکلتی زرین بھی سن چکی تھی۔

"نو بیٹا آنٹی کو بیٹھنے دو۔۔"

"بٹ ماما یہ آپکی جگہ ہے۔۔" فریال نے
ناراضگی سے ماں کو دیکھا۔ جبکہ عبیر کشمکش
کے ساتھ تھی۔

"نو بیٹا آنٹی کو بیٹھنے دو۔"

"بٹ ماما یہ آپکی جگہ ہے۔۔" فریال نے
ناراضگی سے ماں کو دیکھا۔ جبکہ عبیر کشمکش
میں کھڑی تھی۔

"ماما نانو کے ساتھ بیٹھ جائیں گی۔۔ آپ
بیٹھیں بیٹا۔۔" سعیدہ صاحبہ نے نواسی کو
سمجھاتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ماما نانو کے ساتھ بیٹھ جائیں گی۔۔ آپ
بیٹھیں بیٹا۔۔" سعیدہ صاحبہ نے نواسی کو
سمجھاتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"نو۔۔!!" اسکے ضدی انداز پر زرین اور
سعیدہ صاحبہ دونوں نے گھورا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔ عبیر تم یہاں بیٹھ
جاؤ۔۔" ابراہیم نے فریال کی کنڈیشن کا

"کوئی بات نہیں۔۔ عبیر تم یہاں بیٹھ جاؤ۔۔" ابراہیم نے فریال کی کنڈیشن کا سوچتے عبیر کو اپنی دوسری سائیڈ والی چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ارے نہیں ابر۔۔ یہ تو ہر وقت بس ایسے ہی ضدیں کرتی رہتی ہے۔۔" زرین نے انکار کرنا چاہا۔ جبکہ عبیر تو 'ابر' پر ٹھہر گئی تھی۔

"اب بچے ضدیں نہیں کریں گے تو تم
کرو گی۔۔؟" اس کے مسکراتے لہجے پر
زرین بھی الجھن میں پڑتی ہنس پڑی۔ عبیر
لب بھینچتی اسکی دوسری جانب بیٹھ گئی
تھی۔ سارا کھانا ٹیبل پر لگا کر زرین بھی
ابراہیم کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔ اور
فریال کھلکھلاتی ماں کی گود میں چڑھ
گئی۔

"تم لوگوں کے آنے پر کچھ زیادہ ہی اچھا
موڈ ہو گیا ہے ان کا۔" زرین نے بیٹی کو
چھیڑا تھا۔

"تم بھی لے آیا کرو گھر۔۔ امی بھی کہہ
رہیں تھیں۔۔ بچی کو باہر نکالا کرو۔۔"

"تم تو جانتے ہو آفس کے بعد وقت
کہاں بچتا ہے۔۔ پھر اسکے کاموں میں باقی

"تم تو جانتے ہو آفس کے بعد وقت
کہاں بچتا ہے۔۔ پھر اسکے کاموں میں باقی
وقت نکل جاتا ہے۔۔"

"سٹر ڈے سنڈے بھی آتا ہے۔۔ آنٹی یہ
بہت آلسی ہو چکی ہے۔۔"

"رہنے دو بس میرا منہ مت کھلواؤ۔۔ عبیر
تمہیں پتہ ہے ابھی تو یہ بوس بن گیا
مے سب کا اس لے اتنا اسٹرکٹ مے۔۔"

"سٹر ڈے سنڈے بھی آتا ہے۔۔ آنٹی یہ
بہت آلسی ہو چکی ہے۔۔"

"رہنے دو بس میرا منہ مت کھلواؤ۔۔ عبیر
تمہیں پتہ ہے ابھی تو یہ بوس بن گیا
ہے سب کا اس لیے اتنا اسٹرکٹ ہے۔۔
مگر یونیورسٹی میں ہم سب اپنے پروجیکٹ
سمیٹ کروا دیتے تھے۔۔ یہ سب سے
آخری ہوتا تھا۔۔" وہ جو خاموش بیٹھی

"رہنے دو بس میرا منہ مت کھلواؤ۔۔ عبیر
تمہیں پتہ ہے ابھی تو یہ بوس بن گیا
ہے سب کا اس لیے اتنا اسٹرکٹ ہے۔۔
مگر یونیورسٹی میں ہم سب اپنے پروجیکٹ
سمٹ کروا دیتے تھے۔۔ یہ سب سے
آخری ہوتا تھا۔" وہ جو خاموش بیٹھی
پلیٹ میں موجود کباب کو کانٹے کی مدد
سے ذرا ذرا سا حلق میں اتار رہی تھی۔
اسکی مات پر سر ہلکا سا ٹیڑھا کرتے زرسن

آخری ہوتا تھا۔ "وہ جو خاموش بیٹھی
پلیٹ میں موجود کباب کو کانٹے کی مدد
سے ذرا ذرا سا حلق میں اتار رہی تھی۔
اسکی بات پر سر ہلکا سا ٹیڑھا کرتے زرین
کی سمت دیکھا۔ لیکن سامنے کا منظر اسکی
آنکھوں میں مرجیں بھرنے لگا۔ وہ زرین
اور فریال تینوں ساتھ بیٹھے ایک مکمل اور
خوشحال فیملی کا پوٹریٹ لگ رہے تھے۔
اسکی نگاہیں خود کو دیکھتے ابراہیم سے جا

آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگا۔ وہ زرین
اور فریال تینوں ساتھ بیٹھے ایک مکمل اور
خوشحال فیملی کا پوٹریٹ لگ رہے تھے۔
اسکی نگاہیں خود کو دیکھتے ابراہیم سے جا
میلیں۔

"آپ لوگ ساتھ پڑھتے تھے۔۔؟ مجھے علم
نہیں تھا۔۔" حالانکہ آسیہ بیگم آنے سے
پہلے بتا چکیں تھیں اسے۔

"ڈونٹ ٹیل می۔۔ ابر تم نے بتایا ہی
نہیں عبیر کو کہ تم اور میں ساتھ یونی
میں ہوتے تھے۔۔"

"میرے ذہن سے نکل گیا۔۔" ابراہیم
نے بغور اسکے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔ جو
خوشگوار تو بالکل نہ تھے۔ یعنی یہ لڑکی پھر
اسکی جانب سے غلط گمان پال چکی تھی۔

"میرے ذہن سے نکل گیا۔" ابراہیم
نے بغور اسکے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔ جو
خوشگوار تو بالکل نہ تھے۔ یعنی یہ لڑکی پھر
اسکی جانب سے غلط گمان پال چکی تھی۔

"ہم نے دو سال ساتھ پڑھا ہے۔۔ مگر
پھر میری شادی ہو گئی تھی۔۔ لیکن اتفاق
دیکھو۔۔ میں اسی کی کمپنی میں جاب
کر رہی ہوں۔۔"

"تم نے پیچھا نہیں چھوڑا میرا۔" ابراہیم
کا انداز سراسر چھیڑتا ہوا تھا۔ زرین بے
ساختہ ہنس پڑی۔ جبکہ عبیر کو اپنے اندر
اندر تک زہر اترتا محسوس ہوا تھا۔ اس
وقت اپنا آپ کسی تھرڈ پرسن سے زیادہ
نہ لگا تھا۔ کیونکہ کھانے کے دوران صرف
وہی دونوں باتیں کر رہے تھے۔ یا کبھی
کبھی فریال بھی بول دیتی تھی۔

"انکل مجھے بھی۔۔" ابراہیم کولڈ ڈرنک پی رہا تھا جب فریال ممنونائی تھی۔ اور ابراہیم نے اپنا گلاس اسے دے دیا۔

"تم اسکی عادتیں بگاڑ رہے ہو۔۔ مجھے تنگ کرے گی بعد میں۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔ میری پرنسز کو میرے پاس چھوڑ دینا اگر زیادہ تنگ کرے

"یے۔۔ انکل آسکریم بھی کھانے چلیں
گے۔۔"

"فری۔۔!" زرین نے تنبیہی لہجے میں
پکارا۔

"بلکل کھانا فنش کرو پہلے۔۔ پھر ساتھ
چلیں گے۔۔" ابراہیم نے زرین کو
خاموش ہونے کا اشارہ کر دیا تھا۔ کھانے

"فری۔۔!" زرین نے تنبیہی لہجے میں
پکارا۔

"بلکل کھانا فنش کرو پہلے۔۔ پھر ساتھ
چلیں گے۔۔" ابراہیم نے زرین کو
خاموش ہونے کا اشارہ کر دیا تھا۔ کھانے
کے بعد زرین نے سب کے لیے چائے
جبکہ ابراہیم کے لیے اسپیشل کافی بنائی
تھی۔

"یہ لو تمہاری گرما گرم کافی۔۔"

"تھینکس۔۔" عبیر سعیدہ صاحبہ کے ساتھ
ہی اپنا چائے کا کپ لیے بیٹھی تھی جبکہ
ابراہیم سنگل صوفے پر تھا۔ اور فریال
کبھی اسکی ٹانگوں میں جھولتی کبھی سینے
سے لگ جاتی۔ اسکی محبت بے ساختہ تھی۔
یہی وجہ تھی کہ ابراہیم کو یہ ننھا پھول
اتنا پسند تھا۔ اور سب سے بڑی وجہ وہ

ابراہیم سنگل صوفے پر تھا۔ اور فریال
کبھی اسکی ٹانگوں میں جھولتی کبھی سینے
سے لگ جاتی۔ اسکی محبت بے ساختہ تھی۔
یہی وجہ تھی کہ ابراہیم کو یہ ننھا پھول
اتنا پسند تھا۔ اور سب سے بڑی وجہ وہ
اتنی سی عمر میں باپ کے سائے سے
محروم تھی۔

تیری رہگزر

قسط 24

گھر واپسی پر کار میں ایک عجیب تناؤ کا
ساما حول تھا۔ ٹرن لیتے ابراہیم نے اسکے
تنے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ جس کا
صرف سائیڈ پوز ہی نظر آیا تھا۔ وہ

گھر واپسی پر کار میں ایک عجیب تناؤ کا
ساما حول تھا۔ ٹرن لیتے ابراہیم نے اسکے
تنے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ جس کا
صرف سائیڈ پوز ہی نظر آیا تھا۔ وہ
مسلسل باہر دیکھتی سوچوں میں گم تھی۔
اس وقت اسکا دل و دماغ سلگ رہا تھا۔
آج کی دعوت قبول کرنا اسے اپنی زندگی
کی سب سے بڑی غلطی لگ رہا تھا۔
نہیں اسی سے بڑی غلطی اس شخص سے

صرف سائیڈ پوز ہی نظر آیا تھا۔ وہ
مسلسل باہر دیکھتی سوچوں میں گم تھی۔
اس وقت اسکا دل و دماغ سلگ رہا تھا۔
آج کی دعوت قبول کرنا اسے اپنی زندگی
کی سب سے بڑی غلطی لگ رہا تھا۔
نہیں اس سے بڑی غلطی اس شخص سے
شادی تھی۔ جس میں اسکی مرضی تک
شامل نہ تھی جو بالکل درست فیصلہ تھا۔

مگر آج کی دعوت میں اس نے صرف

شادی تھی۔ جس میں اسکی مرضی تک
شامل نہ تھی جو بالکل درست فیصلہ تھا۔

مگر آج کی دعوت میں اس نے صرف
اپنا خون جلایا تھا۔ چائے کافی سے جب
وہ فارغ ہوئے فریال نے آسکریم کا
شور مچا دیا تھا۔ اسے اس ننھی سی خواہش
پر کوئی اعتراض نہ تھا مگر خون تب کھولا
جب فریال نے اپنے اور ابراہیم کے
ساتھ زرین کو لے جانے کو کہا۔

ساتھ زرین کو لے جائے گا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ ماما تھک گئی ہیں۔۔۔" زرین
نے سلیقے سے بیٹی کو ٹالنا چاہا۔

"نو ماما نو۔۔۔ پلیز۔۔۔ چلیں۔۔۔"

"کیا ضد ہے یہ کوئی آئس کریم نہیں
کھائے گا پھر۔۔۔" سعیدہ صاحبہ نے نواسی
کو ڈپٹا تھا۔ جبکہ عبیر خاموشی سے تماشا
دیکھ رہی تھی۔ اسکا یہاں ہونا نہ ہونا

"نو ماما نو۔۔ پلینز۔۔ چلیں۔۔"

"کیا ضد ہے یہ کوئی آسکریم نہیں
کھائے گا پھر۔۔" سعیدہ صاحبہ نے نواسی
کو ڈپٹا تھا۔ جبکہ عبیر خاموشی سے تماشا
دیکھ رہی تھی۔ اسکا یہاں ہونا نہ ہونا
برابر تھا۔ فریال نانی کی ڈانٹ پر تڑپ
تڑپ کر رونے لگی۔

"ماما۔۔!!" ابراہیم نے آگے بڑھتے

آنٹی۔۔ وہ معصوم ہے آپ اسے ایسا
ٹریٹ نہ کریں۔۔ زرین آؤ۔۔ عبیر کیز
اٹھاؤ میری۔۔ "عبیر خاموشی سے کیز
اٹھاتی ان کے ساتھ بڑھی ہی تھی کہ
فریال کو نجانے کیا ہوا وہ بلک بلک کر
رونے لگی۔ اس بچی کو شاید ابراہیم کے
ساتھ یہ لڑکی اچھی نہیں لگی تھی۔۔

"نو ماما آپ۔۔ آپ چلیں۔۔"

ساتھ یہ لڑکی اچھی نہیں لگی تھی۔۔

"نو ماما آپ۔۔ آپ چلیں۔۔"

"میں چل رہی ہوں بیٹا۔۔"

"نو۔۔ نو بس آپ۔۔" عبیر کے چہرے
پر اب ناگواری پھیلنے لگی تھی۔ یہاں آکر
ایسی سچو نمیشن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ
سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"میں چل رہی ہوں پیٹا۔"

"نو۔۔ نو بس آپ۔۔" عبیر کے چہرے پر اب ناگواری پھیلنے لگی تھی۔ یہاں آکر ایسی سچوئیشن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"آپ لوگ جائیں میں یہیں آنٹی کے ساتھ ہوں۔" بچی کو روتا دیکھ وہ واپس جا کر بیٹھ گئی تھی اور اب ہم نے ٹھٹھک

"آپ لوگ جائیں میں یہیں آنٹی کے
ساتھ ہوں۔۔" بچی کو روتا دیکھ وہ واپس
جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔ ابراہیم نے ٹھٹھک
کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ جو ضبط سے اس
وقت سرخ ہو رہی تھی۔

"عبیر۔۔ اٹھو۔۔!" اس نے نرمی سے
اسے پکارا تھا۔ اس نے خود کبھی ایسی
سچو کمیشن فیس نہیں کی تھی۔ اور عبیر کو

جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔ ابراہیم نے ٹھٹھک کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ جو ضبط سے اس وقت سرخ ہو رہی تھی۔

"عبیر۔۔ اٹھو۔۔!" اس نے نرمی سے اسے پکارا تھا۔ اس نے خود کبھی ایسی سچوئیشن فیس نہیں کی تھی۔ اور عبیر کو چھوڑ کر زرین کے ساتھ جانا اسے کسی طور مناسب بھی نہ لگا تھا۔ مگر وہ خود پر لا تعلقی کا خول چڑھا چکی تھی۔

"عبیر۔۔ اھو۔۔!" اس نے نرمی سے
اسے پکارا تھا۔ اس نے خود کبھی ایسی
سچو کمیشن فیس نہیں کی تھی۔ اور عبیر کو
چھوڑ کر زرین کے ساتھ جانا اسے کسی
طور مناسب بھی نہ لگا تھا۔ مگر وہ خود پر
لا تعلقی کا خول چڑھا چکی تھی۔

"نہیں آپ لوگ جائیں۔۔ دیکھیں فریال
کتنا رو رہی ہے۔۔" اسکا انداز ایسا تھا کہ
زرین اور ابراہیم دونوں ہی طنز محسوس

چھوڑ کر زرین لے ساکھ جانا اسے کی
طور مناسب بھی نہ لگا تھا۔ مگر وہ خود پر
لا تعلقی کا خول چڑھا چکی تھی۔

"نہیں آپ لوگ جائیں۔۔ دیکھیں فریال
کتنا رو رہی ہے۔۔" اسکا انداز ایسا تھا کہ
زرین اور ابراہیم دونوں ہی طنز محسوس
کر گئے تھے۔ کیز ٹیبل سے اٹھاتے بس
ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی تھی اور
فریال کو لے کر دروازے کی سمت بڑھ

کر گئے تھے۔ کیز ٹیبل سے اٹھاتے بس
ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی تھی اور
فریال کو لے کر دروازے کی سمت بڑھ
گیا زرین بھی اسکے پیچھے تھی۔ سعیدہ
صاحبہ نے معذرت خواہانہ نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ مگر وہ خوبصورتی سے
چہرے پر مسکراہٹ سجائی ایسی بن گئی
جیسے اسے فرق ہی نہ پڑا ہو حالانکہ اس
وقت شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ ابھی
اٹھ کر گھر چلی جائے۔

دروازہ ہلا ہوا اور لب نیچے زرین اسے
واپس آتی نظر آئی تھی۔ اس نے تیوری
پر بل لیے ایک نظر اسکے سنجیدہ چہرے
اور پھر پیچھے بند دروازے کو دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔؟ گئیں نہیں۔۔؟"

"چلے گئے ابراہیم اور فری۔۔"

"ہیں یہاں تو بڑا شور کر رہی تھی
وہ۔۔؟" سعیدہ صاحبہ اور خود عبیر کو بھی

"کیا ہوا۔۔؟ گئیں نہیں۔۔؟"

"چلے گئے ابراہیم اور فری۔۔"

"ہیں یہاں تو بڑا شور کر رہی تھی
وہ۔۔؟" سعیدہ صاحبہ اور خود عبیر کو بھی
حیرت ہوئی۔

"بس ابراہیم نے پٹا لیا اور مجھے واپس
بھیج دیا۔۔" عبیر کے سامنے بیٹھتے انہیں

"بس ابراہیم نے پٹا لیا اور مجھے واپس
بھیج دیا۔" عبیر کے سامنے بیٹھتے انہیں
بتایا۔ عبیر نے بغور اس کے تاثرات دیکھے جو
کچھ کچھ بجھے بجھے سے لگے تھے۔ اسے اس
شخص سے کسی خیر کی توقع تو نہ تھی
مگر چلو کچھ تو پاس تھا اس رشتے کا جو
ان دونوں کے درمیان تھا۔ اس وقت
زرین کے تاثرات دیکھ دل کو گو نہ گو
سکون ملا تھا۔ ایک عجیب سی ٹسل تھی

کچھ بھبھے سے لے سھے۔ اسے اس
شخص سے کسی خیر کی توقع تو نہ تھی
مگر چلو کچھ تو پاس تھا اس رشتے کا جو
ان دونوں کے درمیان تھا۔ اس وقت
زرین کے تاثرات دیکھ دل کو گو نہ گو
سکون ملا تھا۔ ایک عجیب سی ٹسل تھی
جو اسے اس لڑکی سے ہو چکی تھی۔

زرین پھر تمام وقت اس سے ادھر ادھر
کی باتیں کرتی رہی۔ جس کا اس نے
مارے باندھے ہی جواب دیا تھا۔

لھٹے میں ہوئی تھی۔ فریال ڈھیر ساری
آئسکریمنز لے کر آئی تھی۔ زرین نے
عبیر سے بیٹی کے رویے پر معذرت بھی
کی تھی۔ جس کا سرسری سا جواب دیتی
وہ گھر چلنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔ کیونکہ گیارہ بج چکے تھے۔ دونوں
انہیں خدا حافظ کر کے نکل رہے تھے
مگر فریال کو تو عشق ہو چکا تھا ابراہیم
سے۔۔ اس لیے جاتے جاتے بھی ڈھیر
سارے پرامنز اس کے ساتھ باندھ دیے

کی تھی۔ جس کا سر سری سا جواب دیتی
وہ گھر چلنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔ کیونکہ گیارہ بج چکے تھے۔ دونوں
انہیں خدا حافظ کر کے نکل رہے تھے
مگر فریال کو تو عشق ہو چکا تھا ابراہیم
سے۔۔ اس لیے جاتے جاتے بھی ڈھیر
سارے پر اسز اس کے ساتھ باندھ دیے
تھے۔ فلیٹ سے نکلتے وقت ابراہیم نے
بے ارادہ ہی عبیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لا لیا تھا اس نے چونکا کہ اس کا سر

اگر زرین یا اسکی ماں نے یہ منظر دیکھا
بھی تھا تو اسے رتی برابر بھی فرق نہیں
پڑتا تھا۔

"بائے بائے۔۔ انکل۔۔ بائے بائے
آنٹی۔۔!!"

"بائے بائے نہیں اللہ حافظ کرتے ہیں
بیٹا۔۔" عبیر نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے
نرمی سے ٹوکا تھا۔ "اللہ حافظ۔۔"

بیٹا۔۔ "عبیر نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے
نرمی سے ٹوکا تھا۔ "اللہ حافظ۔۔
آئی۔۔!" اسے شدت سے ابراہیم کی
نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں
تھیں۔ مگر بغیر اسکی جانب دیکھے دروازہ
پار کر گئی تھی۔ نیچے آنے تک دونوں کے
درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ مگر
ابراہیم نے کار میں بیٹھ کر اسے مخاطب
کیا تھا۔

درمیان کوئی لفظ نہیں ہوئی تھی۔ مگر
ابراہیم نے کار میں بیٹھ کر اسے مخاطب
کیا تھا۔

"اس میں تمہارا فیورٹ فلیور
ہے۔۔!" ڈیش بارڈ پر رکھے شاپر کی
جانب اشارہ کیا۔ جس پر عبیر نے ایک
بار کے بعد دوبارہ نگاہ بھی نہ ڈالی تھی۔
کچھ کہہ کر اسکے منہ ہرگز نہیں لگنا
چاہتی تھی۔ اس وقت وہ اس سے قطعاً

"اس میں تمہارا فیورٹ فلیور

ہے۔۔!" ڈیش بارڈ پر رکھے شاپر کی
جانب اشارہ کیا۔ جس پر عبیر نے ایک
بار کے بعد دوبارہ نگاہ بھی نہ ڈالی تھی۔
کچھ کہہ کر اسکے منہ ہرگز نہیں لگنا
چاہتی تھی۔ اس وقت وہ اس سے قطعاً
کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کار گھر
کے باہر رکی تو ابراہیم نے ہارن بجایا
تھا۔ وہ چونکی تھی اور سامنے دیکھا جہاں
..... کے کا خا

تھا۔ وہ چونکی تھی اور سامنے دیکھا جہاں
اسامہ دروازہ کھول رہا تھا۔ کار اندر داخل
ہونے پر دروازہ کھولتی کار سے باہر نکل
گئی۔ ابراہیم نے ایک نظر اسے اور پھر
ڈیش بارڈ پر پڑے آئسکریم کے بیگ پر
ڈالی۔ جسے وہ یہیں بھول گئی تھی۔ گہری
سانس بھرتے بیگ اٹھاتا باہر نکل گیا۔
اندر آیا تو لاؤنج میں اندھیرا چھایا تھا۔
اسامہ کو دروازے لاک کرنے کا کہتا
خود بھی اور کی سے تھک گیا کہ

اندر آیا تو لاؤنج میں اندھیرا چھایا تھا۔
اسامہ کو دروازے لاک کرنے کا کہتا
خود بھی اوپر کی سمت بڑھ گیا۔ کمرے
میں آیا تو اندھیرا پڑا تھا جبکہ وہ موجود
نہ تھی۔ اس نے ماتھے پر بل ڈالتے
واشروم کی جانب دیکھا مگر وہاں سے
بھی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ آئسکریم
کا پاؤچ اسکی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور
رسٹ وائچ اتار کر ڈریسنگ پر ڈالی۔ جب
اسکی نگاہ ڈریسنگ پر بکھرے عبیر کے

بھی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ آئسکریم
کا پاؤچ اسکی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور
رسٹ وایچ اتار کر ڈریسنگ پر ڈالی۔ جب
اسکی نگاہ ڈریسنگ پر بکھرے عبیر کے
میک اپ پر پڑی۔ کمرے کی ہر شے پر
اب اس سے زیادہ اس لڑکی کا استحقاق
نظر آتا تھا۔ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر عبیر کی
نائٹ کریمز رکھیں تھیں۔ اور اسکی ڈرارز
میں اسکے اسنیکس بھرے تھے۔ وہ
بے وقت بھوک کی شوقین تھی۔ سارا

نظر آتا تھا۔ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر عبیر کی
نائٹ کریمز رکھیں تھیں۔ اور اسکی ڈرارز
میں اسکے اسنیکس بھرے تھے۔ وہ

بے وقت بھوک کی شوقین تھی۔ یہ سارا

سامان اس نے شاید اسامہ سے منگوایا

تھا۔ پوری دیوار جتنی کبڈ میں اس سے

زیادہ اس لڑکی کا سامان بھرا تھا۔ کبڈ

سے اپنے آرام دہ کپڑے نکال کر

واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ پانچ دس منٹ

بعد وضو کر کے باہر نکلا تو وہ کبڈ کھولے

زیادہ اس لڑکی کا سامان بھرا تھا۔ کبڈ
سے اپنے آرام دہ کپڑے نکال کر
واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ پانچ دس منٹ
بعد وضو کر کے باہر نکلا تو وہ کبڈ کھولے
کھڑی اپنے لیے کپڑے نکال رہی تھی۔

"ناول کہاں ہے میرا۔" اسے مڑنے پر
سیدھا ہاتھروم کی جانب بڑھتا دیکھ بلاوجہ
ہی مخاطب کیا حالانکہ اسے پتہ تھا۔ باہر
بالکنی میں لٹکا ہے۔۔ مگر وہ بغیر کوئی

بالکنی میں لٹکا ہے۔۔ مگر وہ بغیر کوئی
جواب دیے باتھ روم میں بند ہو گئی۔
دس پندرہ منٹ بعد لان کی آرام وہ
قمیض شلوار میں ملبوس باہر نکلی تو وہ
اپنی جائے نماز طے کر رہا تھا۔ اس نے
نگاہیں پھیرتے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر
منہ صاف کیا۔ اور اپنی جائے نماز بچھا کر
نماز پڑھنے لگی۔ ابراہیم نے تمام لائٹس
آف کر دیں تھیں۔ سوائے سائیڈ لیمپس

منہ صاف کیا۔ اور اپنی جائے نماز بچھا کر
نماز پڑھنے لگی۔ ابراہیم نے تمام لائٹس
آف کر دیں تھیں۔ سوائے سائیڈ لیمپس
کے۔ نماز پڑھ کر وہ فارغ ہوئی تو ابراہیم
اپنی جگہ پر لیٹا موبائل یوز کر رہا تھا۔
حالانکہ گھڑی کی سوئیاں سوا بارہ بجا رہی
تھیں۔ دوپٹہ تکیے کے پاس ڈالتی اپنی
سائیڈ کا لیمپ آف کر رہی تھی جب
اسکی نگاہ ایک بار پھر آئسکریم بیگ پر
پڑی مگر لب بھینچتی لٹ گئی۔ اسکا رخ

کے۔ نماز پڑھ کر وہ فارغ ہوئی تو ابراہیم
اپنی جگہ پر لیٹا موبائل یوز کر رہا تھا۔
حالانکہ گھڑی کی سوئیاں سوا بارہ بجا رہی
تھیں۔ دوپٹہ تکیے کے پاس ڈالتی اپنی
سائیڈ کالیپ آف کر رہی تھی جب
اسکی نگاہ ایک بار پھر آئسکریم بیگ پر
پڑی مگر لب بھینختی لیٹ گئی۔ اسکا رخ
ابراہیم کی مخالف تھا۔ اسے کوئی غرض نہ
تھی وہ ساری رات جاگتا رہتا۔ ابھی

پڑی مگر لب بھینچتی لیٹ گئی۔ اسکا رخ
ابراہیم کی مخالف تھا۔ اسے کوئی غرض نہ
تھی وہ ساری رات جاگتا رہتا۔ ابھی
آنکھیں بند ہی کر رہی تھی جب اسے
اپنے برابر میں بیڈ دھنستا محسوس ہوا۔ اس
نے آنکھیں بے اختیار میچ لیں۔

"تمہارا موڈ خراب ہے۔۔" ابراہیم کی
گھمبیر آواز اس کے دماغ میں تیر کی

"تمہارا موڈ خراب ہے۔۔" ابراہیم کی
گھمبیر آواز اس کے دماغ میں تیر کی
طرح لگی۔ پلٹ کر دیکھا وہ بالکل نزدیک
ہی تھا۔

"کس لیے۔۔؟" اپنے تکیے سے سر کی
تھی۔

"مجھے لگا تم فریال کی وجہ سے ڈسٹرب
ہوئے تھیں۔۔" اسے بازو سے تھام کر

"کس لیے۔۔؟" اپنے تکیے سے سر کی
تھی۔

"مجھے لگا تم فریال کی وجہ سے ڈسٹرب
ہوئیں تھیں۔۔" اسے بازو سے تھام کر
واپس سابقہ جگہ پر لے آیا۔ وہ آگ جو
بڑی مشکل سے اس نے بجھائی تھی۔ یہ
شخص پھر ہوا دے رہا تھا۔

بڑی مشکل سے اس نے بجھائی تھی۔ یہ
شخص پھر ہوا دے رہا تھا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔ غلط لگا
آپکو۔۔" اسکی گرفت سے اپنا بازو نکالا
تھا۔ "ہاں مگر ایسی بورنگ دعوت اٹینڈ
کرنے سے ضرور اعتراض ہے۔۔ آئندہ
مجھے لے جانے سے گریز کیجیے گا۔۔
کیونکہ یہ دعوت سراسر آپ کے لیے
تھی۔۔۔"

"نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔ غلط لگا

آپکو۔۔" اسکی گرفت سے اپنا بازو نکالا
تھا۔ "ہاں مگر ایسی بورنگ دعوت اٹینڈ
کرنے سے ضرور اعتراض ہے۔۔ آئندہ
مجھے لے جانے سے گریز کیجیے گا۔۔

کیونکہ یہ دعوت سراسر آپ کے لیے
تھی۔۔" نخوت بھرے لہجے میں کہتی
ابراہیم کی آنکھوں میں ناگواری ابھروا
گئی۔

کرنے سے ضرور اعتراض ہے۔۔ آئندہ
مجھے لے جانے سے گریز کیجیے گا۔
کیونکہ یہ دعوت سراسر آپ کے لیے
تھی۔۔ "نخوت بھرے لہجے میں کہتی
ابراہیم کی آنکھوں میں ناگواری ابھروا
گئی۔

"کسی کے خلوص اور محبت کی یہ اوقات
ہے تمہاری نظر میں۔۔؟"

کرنے سے ضرور اعتراض ہے۔۔ آئندہ
مجھے لے جانے سے گریز کیجیے گا۔
کیونکہ یہ دعوت سراسر آپ کے لیے
تھی۔۔ "نخوت بھرے لہجے میں کہتی
ابراہیم کی آنکھوں میں ناگواری ابھروا
گئی۔

"کسی کے خلوص اور محبت کی یہ اوقات
ہے تمہاری نظر میں۔۔؟"

"کسی کے خلوص اور محبت کی یہ اوقات
ہے تمہاری نظر میں۔۔؟"

"بالکل۔۔ یہ میری رائے ہے۔۔ میں جو
چاہے کہہ سکتی ہوں۔۔ آپکو مسئلہ ہے تو
مجھے اپنے معززین سے مت ملوایئے گا
دوبارہ۔۔" اپنا جواب اسکے منہ پر مارتی
کروٹ بدل گئی۔ ابراہیم نے سلگ کر
اسے دیکھا تھا۔ حالانکہ وہ غلط نہ تھی۔

کروٹ بدل گئی۔ ابراہیم نے سلگ کر
اسے دیکھا تھا۔ حالانکہ وہ غلط نہ تھی یہ
اسکی رائے تھی اور جو بیہویر فریال نے
آج اسکے ساتھ رکھا تھا۔ اس پر حق
بجانب بھی تھی۔ مگر اسکا انداز ابراہیم کو
واپسی سے چبھ رہا تھا۔ وہ اس سے بات
تک کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ اسکے لہجے
میں موجود حقارت اور بے نیازی اسے
اندر اندر تک جھلسا گئی تھی۔ اور اگلے

آج اسکے ساتھ رکھا تھا۔ اس پر حق
بجانب بھی تھی۔ مگر اسکا انداز ابراہیم کو
واپسی سے چھ رہا تھا۔ وہ اس سے بات
تک کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ اسکے لہجے
میں موجود حقارت اور بے نیازی اسے
اندر اندر تک جھلسا گئی تھی۔ اور اگلے
پل اسکی دونوں کلائیاں ابراہیم کی
گرفت میں تھیں۔ عبیر نے چونک کر
اسکے بھنچے جبرے دیکھے۔

تک لڑنا پسند نہیں لڑی سی۔ اسلے بچے
میں موجود حقارت اور بے نیازی اسے
اندر اندر تک جھلسا گئی تھی۔ اور اگلے
پل اسکی دونوں کلائیوں ابراہیم کی
گرفت میں تھیں۔ عبیر نے چونک کر
اسکے بھنچے جڑے دیکھے۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے
ساتھ۔۔؟" کلائیوں پر گرفت مضبوط کرتا
جاتے لہجے میں بولا۔ "تمہیں مجھ سے۔۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے
ساتھ۔۔؟" کلائیوں پر گرفت مضبوط کرتا
چلتے لہجے میں بولا۔ "تمہیں مجھ سے۔۔
میرے ملنے والوں سے۔۔ اتنے مسئلے
کیوں ہیں۔۔؟" اسکی آنکھوں سے نکلتے
شعلے اور لہجے میں محسوس ہوتی تپش
عبیر کے چلتے دل پر ٹھنڈے پھائے کا
کام کر گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں
آنکھوں سے نکلتے شعلے اور لہجے میں محسوس ہوتی تپش

تعلے اور لہجے میں محسوس ہونی پتہ
عبیر کے جلتے دل پر ٹھنڈے پھائے کا
کام کر گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالتے کلاسیاں چھڑاتی اٹھ بیٹھی۔
اسے جواب دینے کے لیے اس سے دور
ہونا تھا۔

"مسئلے۔۔۔؟؟ مجھے سرے سے فرق ہی
نہیں پڑتا۔۔ میں نے تو نہیں کہا تھا مجھے
لے کر جائیں۔۔ اس فضول دعوت

"مسئلے۔۔۔؟؟ مجھے سرے سے فرق ہی
نہیں پڑتا۔۔ میں نے تو نہیں کہا تھا مجھے
لے کر جائیں۔۔ اس فضول دعوت
میں۔۔ جہاں بس اپنی اس سوکالڈ دوست
سے اپنے ماضی کے قصے ہی ڈسکس
کرتے رہے۔۔ جیسے کوئی دو پریمی۔۔"

"انف۔۔۔!!" وہ اپنی رو میں بولتی چلی
جارہی تھی۔ مگر ابراہیم کے سرخ انگارہ

"انف۔۔۔!!" وہ اپنی رو میں بولتی چلی
جا رہی تھی۔ مگر ابراہیم کے سرخ انگارہ
ہوتے چہرے کو دیکھ اسکی زبان کو یکدم
ہی بریک لگا تھا۔ اس وقت ابراہیم کی
آنکھوں میں اس قدر اشتعال تھا۔ وہ
ایک پل کے لیے سہم گئی۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔
میرے کردار کے خلاف اگر اب کوئی

"میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔
میرے کردار کے خلاف اگر اب کوئی
بکواس کی۔۔" اسکی کلائی تھامتے نزدیک
کیا تھا۔ عبیر نے جبرے بھینچتے اپنی کلائی
چھڑانی چاہی۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔!!"

"تم ضد میں مجھ سے جیت نہیں

"تم ضد میں مجھ سے جیت نہیں
سکتیں۔۔" اسکی کلائی پشت سے لگانا
چیلنجنگ لہجے میں بولا۔ عبیر جلتی نگاہوں
سے اسے دیکھتی رہی۔ حلق میں ایک
گولہ سا اٹکا تھا۔

"یہی تو کر سکتے ہیں آپ بس۔۔ مجھے توڑ
مروڑ کر اپنی مرضی کے مطابق ہی تو
ڈھالنا چاہتے ہیں۔۔" ابراہیم کی نگاہیں ان

"تم مجھے تو اپنا تابع کر سکتی ہو مگر کبھی
میری تابے نہیں ہو سکتیں اتنا تو میں بھی
جانتا ہوں۔" ہاتھ بڑھاتے اسکی بکھری
لٹیں پیچھے کیں۔ عبیر نے اسکے لمس سے
دور ہونا چاہا تھا۔ جسے محسوس کرتا اسکی
ٹھوڑی گرفت میں لے گیا۔ "یہ آنکھیں
صرف میں پڑھنا جانتا ہوں۔۔ سنا تم نے
صرف میں۔۔ اور میں جانتا ہوں ان میں
کب ناگواری ہے۔۔ کب غصہ۔۔ کب

لٹیں پیچھے کیں۔ عبیر نے اسکے لمس سے
دور ہونا چاہا تھا۔ جسے محسوس کرتا اسکی
ٹھوڑی گرفت میں لے گیا۔ "یہ آنکھیں
صرف میں پڑھنا جانتا ہوں۔۔ سنا تم نے
صرف میں۔۔ اور میں جانتا ہوں ان میں
کب ناگواری ہے۔۔ کب غصہ۔۔ کب
اداسی اور کب بغاوت۔۔!! یہ تمہارے
دل کی کیفیت مجھے اچھی طرح بتا دیتی
ہیں۔۔" وہ بہت نزدیک جھکا اسکی تحریر
کھانسی۔

صرف میں پڑھنا جانتا ہوں۔۔ سنا تم نے
صرف میں۔۔ اور میں جانتا ہوں ان میں
کب ناگواری ہے۔۔ کب غصہ۔۔ کب
اداسی اور کب بغاوت۔۔!! یہ تمہارے
دل کی کیفیت مجھے اچھی طرح بتا دیتی
ہیں۔۔" وہ بہت نزدیک جھکا اسکی تحریر
سے پھیلتی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ وہ
اگلے ہی لمحے نگاہیں پھیرتی اپنی ٹھوڑی
اسکی گرفت سے نکالنے لگی۔

"ہونہہ۔۔ اتنے بڑے دعوے نہ
کریں۔۔ ضروری نہیں میری آنکھیں پڑھ
سکتے ہیں تو میرے دل تک بھی رسائی
مل جائے۔۔" اور اسکا انداز پھر وہی بے
نیازی لیا ہوا تھا۔ ابراہیم کی آنکھوں میں
سرخی اٹھنے لگی۔ جبرے سختی سے آپس
میں پیوست ہوئے تھے۔ اسکی یہی بے
نیازی تو ابراہیم جنید کی عقل کھا جاتی
تھی۔ اسکا رخ پھر اپنی جانب کیا۔

مل جائے۔۔" اور اسکا انداز پھر وہی بے
نیازی لیا ہوا تھا۔ ابراہیم کی آنکھوں میں
سرخی اٹھنے لگی۔ جبرے سختی سے آپس
میں پیوست ہوئے تھے۔ اسکی یہی بے
نیازی تو ابراہیم جنید کی عقل کھا جاتی
تھی۔ اسکا رخ پھر اپنی جانب کیا۔

"مل جائے نہیں۔۔!! میں ہی ہوں
یہاں۔۔!!" اسکے دل پر انگشتِ شہادت
ٹھونکتے دھونس کے ساتھ ماور کرواما

"مل جائے نہیں۔۔۔!! میں ہی ہوں
یہاں۔۔۔!!" اس کے دل پر انگشتِ شہادت
ٹھونکتے دھونس کے ساتھ باور کروایا
تھا۔ "اور یہ بات یاد رکھنا

ہمیشہ۔۔۔!!" ابراہیم کا پر جلال وارنگ
بھرا لہجہ اس کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی
دوڑا گیا۔ وہ ساکت بیٹھی اس کی شعلہ بار
آنکھیں دیکھ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ
وہ مزید جھکتا وہ اس کی گرفت سے نکلتی

دوڑا گیا۔ وہ ساکت بیٹھی اسکی شعلہ بار
آنکھیں دیکھ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ
وہ مزید جھکتا وہ اسکی گرفت سے نکلتی
اپنی جگہ رخ موڑ کر لیٹ گئی۔ ابراہیم
چند پل جلتی آنکھوں سے اسکی پشت پر
بکھرے بال گھورتا رہا۔ اس وقت یکدم
ہی ان کی نرمی محسوس کرنے کی خواہش
دل میں ابھری تھی۔ مگر پھر جبرے
بھینچتا اپنی جگہ لیٹ کر لیمپ آف

ہی ان کی نرمی محسوس کرنے کی خواہش
دل میں ابھری تھی۔ مگر پھر جبرے
بھینچتا اپنی جگہ لیٹ کر لیپ آف
کر گیا۔

"کس قدر بے غیرت ہو چکیں تم۔۔ ذرا
خیال نہیں کہ ایک چکر لگا لو۔۔" اس کے
کال یک کرتے ہی ماثرہ اس پر چڑھ

دوڑی۔ وہ اتنے دن سے اس سے اپنا
دل ہلکا کرنے کا سوچ رہی تھی۔ مگر
بات فیس ٹو فیس کرنا چاہتی تھی۔ لیکن
عبیر تھی کہ سسرال کی ہو کر رہ گئی
تھی۔ شادی کے بعد ایک بار بھی رکنے
نہیں آئی تھی۔

"تو اگر میں نہیں آرہی تم چکر لگا لو
منع تو نہیں ہے تمہارا یہاں آنا۔" عبیر

کھٹکتے آواز کے ساتھ کہنے کے ساتھ

"تو اگر میں نہیں آرہی تم چکر لگا لو
منع تو نہیں ہے تمہارا یہاں آنا۔" عبیر
کی ڈپٹی آواز پر وہ کہنی کے بل اٹھ
بیٹھی۔

"یعنی تم میکے نہیں آؤ گی۔؟ ایسا بھی
کیا عشق ہو چکا ہے ابراہیم بھائی سے کہ
ایک دن بھی چھوڑا نہیں جاسکتا۔؟"

"یعنی تم میکے نہیں آؤ گی۔۔؟ ایسا بھی
کیا عشق ہو چکا ہے ابراہیم بھائی سے کہ
ایک دن بھی چھوڑا نہیں جاسکتا۔۔؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ میری ماما سے کچھ
دیر پہلے بات ہوئی تھی شاید اس ویک
اینڈ پر آؤں۔۔" اسپیکر پر اسکی سپاٹ
آواز ابھری تھی۔

"پھر جیسی نہیں گزرنی چاہیے ویسے ہی
گزرتی ہے۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ۔۔"

"ہممم۔۔؟"

"ابراہیم بھائی کا کیسا رویہ ہے تم سے۔۔
مطلب محبت کرتے ہیں۔۔؟" اسکے محتاط
لہجے پر دوسری جانب بیٹھی عبیر کے
ذہن میں وہ سارے منظر گھوم گئے۔

ذہن میں وہ سارے منظر گھوم گئے۔
جب جب وہ دونوں جھگڑے تھے۔
جب جب اس شخص نے اسے سرد
نگاہوں سے دیکھا تھا۔ جب جب اس پر
زبردستی کا حق جتایا تھا۔

"ہاں بہت۔۔! بس مجھے ہی مسئلے رہتے
ہیں ان سے۔۔!" آخر منظر ایک ہفتے
پہلے زرین کے گھر کی دعوت کے بعد کا
اچھا تھا جس میں زبردستی اس کے دل

"ہاں بہت۔۔! بس مجھے ہی مسئلے رہتے
ہیں ان سے۔۔!" آخر منظر ایک ہفتے
پہلے زرین کے گھر کی دعوت کے بعد کا
ابھرا تھا۔ جب وہ زبردستی اس کے دل
پر تو اپنی حاکمیت کا اعلان کر رہا تھا۔ مگر
اپنا آپ اس پر اشکار کرنا پسند نہیں کرتا
تھا۔

"کیوں تنگ کرتی ہو انہیں۔۔ وہ تو

شعور ہے۔۔ مجھے یہ سنسنا

۷۰

"کیوں تنگ کرتی ہو انہیں۔۔ وہ تو شروع سے ہی مجھے بہت سینسیبل اور ذمے دار لگتے ہیں پھر بیوی کو کیوں خوش نہیں رکھیں گے۔۔؟"

"میری چھوڑو اپنی سناؤ۔۔ زوہیب سے کب تک لڑائیاں کرتی رہو گی۔۔؟"

"تم آؤ گھر اسی سلسلے میں فرصت سے

کر کے اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔
کیونکہ عبیر کو کوئی کام تھا شاید۔ اس نے
موبائل سائیڈ میں ڈالتے دس بجاتی
گھڑی کو دیکھا۔ اور سلیپرز پہنتی کمرے
سے باہر نکل گئی۔ ایک گھنٹے پہلے کھانے
کے لیے اسے بلایا گیا تھا مگر وہ منع
کر گئی تھی۔ لیکن اب بھوک لگ رہی
تھی۔ نیچے آئی تو زوہیب اور صائقہ بیگم
بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ وہ ابھی باہر

تھی۔ نیچے آئی تو زوہیب اور صائقہ بیگم
بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ وہ ابھی باہر
سے آیا تھا۔ اور موبائل پر متوجہ ماں کی
باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ وہ نظر انداز
کرتی سیدھی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ مگر
صائقہ بیگم کی پکار پر رکنا پڑا تھا۔

"ماں رہ کھانا کھا رہی ہو تو زوہیب کے لیے
بھی گرم کر دینا۔" بغیر مڑے جی کہتی
کے

پن میں س س س۔ ان دونوں میں ایک
ہفتے سے مکمل طور پر بات بند تھی۔ اس
نے دوبارہ اسے منانے یا بات کرنے کی
کوشش نہ کی تھی۔

کڑا ہی اور پلاؤ گرم کر کے اپنے لیے
نکال رہی تھی۔ جب بلو جینز اور وائٹ
ٹی شرٹ میں ملبوس زوہیب بھی اسے
کچن میں داخل ہوتا نظر آیا تھا۔ وہ
خاموشی سے اپنی پلیٹ لے کر کونے

کڑا ہی اور پلاؤ گرم کر کے اپنے لیے
نکال رہی تھی۔ جب بلو جینز اور وائٹ
ٹی شرٹ میں ملبوس زوہیب بھی اسے
کچن میں داخل ہوتا نظر آیا تھا۔ وہ
خاموشی سے اپنی پلیٹ لے کر کونے
میں رکھی ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔
زوہیب نے ایک نظر بلیک ٹاپ اور جینز
میں ملبوس بالوں کو جوڑے کی شکل میں
لپیٹی بے حس لڑکی کو دیکھا اور لب

جی بے سرق ہو دیکھا اور سب
بھینچتا اپنے لیے پلیٹ میں پلاؤ اور
کڑا ہی نکالتا وہیں اسکے سامنے آ بیٹھا۔

"سیلڈ کہاں ہے۔۔ اور راستہ بھی چاہیے
مجھے۔۔" ہاٹ پوٹ سے روٹی نکالتے
اسے مخاطب کیا۔ مائرہ کا پلاؤ منہ میں
لے جاتا چمچہ بیچ میں ہی ٹھہر گیا۔ ایک
ناگوار نگاہ سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی وہ
بھی تیوری پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا

لے جاتا چمچہ بیچ میں ہی ٹھہر گیا۔ ایک
ناگوار نگاہ سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی وہ
بھی تیوری پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا
تھا۔

"نوکر نہیں ہوں تمہاری۔۔ جو چاہیے خود
بناؤ۔" ٹکا سا جواب دیتی واپس کھانے
کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"ماما نے تم سے کہا ہے مجھے کھانا دینے

"کھانا گرم کرنے کی بات کی تھی۔۔ وہ
کرچکی اب میرے منہ مت لگو۔۔" اسے
پلاؤ کھاتا دیکھ زوہیب نے ایک تیز نگاہ
اس پر ڈالی اور اپنے لیے گلاس میں پانی
بھرنے لگا۔ "تم ہو بھی نہیں اس
لائق۔۔"

"اوہ۔۔ یہ تو میرے لیے بڑی صدمے
کی بات ہے۔۔ تمہاری بات میری بھوک
کھائے۔۔"

"اوہ۔۔ یہ تو میرے لیے بڑی صدمے
کی بات ہے۔۔ تمہاری بات میری بھوک
اڑا گئی۔" انتہائی افسردگی سے کہتی اپنے
لیے فرج سے کالڈ ڈرنک نکالنے
کے لیے اٹھ گئی۔ اس وقت زوہیب کو
سخت بری لگی تھی وہ۔ اسکی پشت
گھورتے ایک نظر ٹیبل پر پڑی بلیک سپر
اور نمک کی شیشیاں دیکھی تھیں جنہیں
اگلے لمحے اٹھاتا ڈھس ساری اسکے بلاؤں پر

اٹے مچے اٹھاتا ڈھیر ساری اسلے پلاؤ پر
چھڑک کر چمچے سے آہستہ سے مکس کر
گیا۔

'اب کھاؤ مزے سے میری جان۔۔' اب
وہ پرسکون ہوتا اپنے کھانے کی جانب
متوجہ ہو چکا تھا۔ گلاس میں برف اور
کوک بھر کر پلٹی تو اسے خاموشی سے
کھانا کھاتا دیکھ حیرت میں مبتلا ہوتی اپنی
جگہ پر آ بیٹھی۔ اور پلاؤ کی جانب متوجہ

چھڑک کر چمچے سے آہستہ سے مکس کر
گیا۔

'اب کھاؤ مزے سے میری جان۔۔' اب
وہ پرسکون ہوتا اپنے کھانے کی جانب
متوجہ ہو چکا تھا۔ گلاس میں برف اور
کوک بھر کر پلٹی تو اسے خاموشی سے
کھانا کھاتا دیکھ حیرت میں مبتلا ہوتی اپنی
جگہ پر آ بیٹھی۔ اور پلاؤ کی جانب متوجہ
ہو گئی تھی مگر ہلکی سی چمچ رنات

اب کھاؤ مزے سے میری جان۔۔ اب
وہ پرسکون ہوتا اپنے کھانے کی جانب
متوجہ ہو چکا تھا۔ گلاس میں برف اور
کوک بھر کر پلٹی تو اسے خاموشی سے
کھانا کھاتا دیکھ حیرت میں مبتلا ہوتی اپنی
جگہ پر آ بیٹھی۔ اور پلاؤ کی جانب متوجہ
ہو گئی تھی۔ مگر پہلے ہی تچھے پر ذائقہ
مکمل بدلا ہوا لگا۔ نمک کی زیادتی اور
مرچوں کی تیزی اسے حیران کر گئی۔

مرچوں کی تیزی اسے حیران کر گئی۔
ابھی تو صحیح کھا کر گئی تھی پھر
اچانک۔۔! اپنا شک دور کرنے کے لیے
ایک دو چمچے اور لیے مگر اب زبان پر
آگ لگنا شروع ہو چکی تھی۔ چمچہ پھینک
کر کالڈ ڈرنک کا گلاس منہ سے لگاتی
غٹا غٹ چڑھا گئی۔ گلاس پٹختے سرخ ہوتی
آنکھوں سے اپنی کیفیت سے لطف اندوز
ہوتے زوہیب کو دیکھا۔

"تم اپنی گھٹیا حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔۔؟" مارہ کی غصیلی آواز پر زوہیب نے پلیٹ سے سر اٹھاتے انجان بن کر اسے دیکھا۔

"تم مجھ سے مخاطب ہو۔۔؟"

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔ اگر میرا کھانا آئندہ ٹچ کیا تو۔۔"

"تم مجھ سے مخاطب ہو۔۔؟"

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔ اگر میرا
کھانا آئندہ ٹچ کیا تو۔۔"

"لگ رہا ہے کچھ زیادہ ہی بلیک پیپر
ڈال دی۔۔۔" اپنی پلیٹ سے بھر کر چمچہ
لیتا دھڑلے سے قبول کر گیا۔ جس سے
مارہ کو مزید آگ لگی تھی۔ اور ٹیبل پر

کھانے میں انڈیلنی چاہی مگر وہ سختی سے
اسکا ہاتھ تھام گیا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔" مگر وہ باآسانی اسکے
نازک ہاتھ سے شیشی لے گیا تھا۔

"یہ سزا ہے تمہاری میرا سکون برباد
کرنے کی۔ اگر آئندہ بھی کرتیں رہیں
میں تمہارا حقہ پانی بند کردوں
گا۔" اسکی دھمکی برائے کے ماتھے پر

گاہ۔ "اسکی دھمکی پر مارہ کے ماتھے پر
لا تعداد شکنیں پڑ گئیں۔

"ہونہہ۔۔!! ہو کون تم۔۔؟ اور تم
جانتے نہیں مجھ سے اگر یہ لڑائی شروع
کی تو انجام کیا ہوگا۔ سارا دن تم باہر
ہوتے ہو تمہارے کمرے میں گھس کر
تمہاری دل پسند ایک ایک شے کو برباد
کر سکتی ہوں۔۔" اسکی جوابی دھمکی پر وہ

کی تو انجام کیا ہوگا۔۔ سارا دن تم باہر
ہوتے ہو تمہارے کمرے میں گھس کر
تمہاری دل پسند ایک ایک شے کو برباد
کر سکتی ہوں۔۔ "اسکی جوابی دھمکی پر وہ
کرسی دھکیل کر اٹھتا اسکی طرف آگیا۔
مارہ اسکے تیور دیکھ کر بے ساختہ پیچھے
ہٹی تھی۔

"تو گھسو۔۔ روکا کس نے ہے۔۔ مگر

نقہ الیہ سے اسے اتار دیا ہوگا کہ وہ خود ک

"تو گھسو۔۔ روکا کس نے ہے۔۔ مگر
نقصان سراسر تمہارا ہوگا کیونکہ خود کو
برباد کرتے ذرا بھی خوشی نہیں ہوگی
تمہیں۔۔۔!" اسے کلائی سے تھامتا دوبارہ
اپنے مقابل کر گیا۔ مارہ نے نا سمجھی سے
بھنویں سکیرتے سے دیکھا تھا مگر جب
اسکی گہری بات کا مفہوم سمجھ آیا اسکے
چہرے پر غصے کے ساتھ اس بار شرم
سے بھی خوان سمٹ آیا تھا لیکن اگلے

"تو گھسو۔۔ روکا کس نے ہے۔۔ مگر
نقصان سراسر تمہارا ہوگا کیونکہ خود کو
برباد کرتے ذرا بھی خوشی نہیں ہوگی
تمہیں۔۔۔!" اسے کلائی سے تھامتا دوبارہ
اپنے مقابل کر گیا۔ مارہ نے نا سمجھی سے
بھنویں سکیرتے سے دیکھا تھا مگر جب
اسکی گہری بات کا مفہوم سمجھ آیا اسکے
چہرے پر غصے کے ساتھ اس بار شرم
سے بھی خون سمٹ آیا تھا۔ لیکن اگلے

پل سنبھلتی جھٹکے سے کلائی چھڑا گئی۔

"یہ فضول باتیں ان سے کرنا جو اس
میں آجائیں۔۔" اسکی ایک جانب سے
نکلنے لگی مگر وہ روک گیا۔

"آخر کب تک چلے گا یہ سب۔۔؟" اس
بار اسکی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی
تھی۔

"آخر کب تک چلے گا یہ سب۔۔؟" اس
بار اسکی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی
تھی۔

"یہ مجھ سے نہیں خود سے پوچھو کیونکہ
مسئلے تمہیں ہو رہے ہیں اب مجھ
سے۔۔" زوہیب کے تیوری کے بل
بڑھنے لگے۔ "مجھے مسئلے تم سے نہیں تم
پر کی گئیں عنایات سے ہو رہے ہیں۔۔"

سے۔۔ "زوہیب کے تیوری کے بل
بڑھنے لگے۔ "مجھے مسئلے تم سے نہیں تم
پر کی گئیں عنایات سے ہو رہے ہیں۔۔"

"تو روکو۔۔ کیونکہ میں تو اپنے منہ سے
ان عنایات سے انکار نہیں کر سکتی۔۔ تم
سے نہیں برداشت ہو رہا تو سب کے
سامنے کھل کر بات کرو۔۔ "زوہیب چند
لمحے اسکی چیلنج کرتی آنکھوں میں دیکھتا

"تو روکو۔۔ کیونکہ میں تو اپنے منہ سے
ان عنایات سے انکار نہیں کر سکتی۔۔ تم
سے نہیں برداشت ہو رہا تو سب کے
سامنے کھل کر بات کرو۔۔" زوہیب چند
لمحے اسکی چیلنج کرتی آنکھوں میں دیکھتا
رہا پھر سر ہلاتا فیصلہ کن انداز میں بولا۔
"صحیح کہہ رہی ہو اب مجھے ہی کچھ کرنا
پڑے گا۔۔" اسے دنگ کھڑا چھوڑ وہ

"صحیح کہہ رہی ہو اب مجھے ہی کچھ کرنا
پڑے گا۔" اسے دنگ کھڑا چھوڑ وہ
کچن سے نکل گیا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ابراہیم
گزشتہ تین روز کی طرح آج بھی
کمرے سے غائب تھا۔ نجانے کتنی رات

"صحیح کہہ رہی ہو اب مجھے ہی کچھ کرنا
پڑے گا۔" اسے دنگ کھڑا چھوڑ وہ
کچن سے نکل گیا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ابراہیم
گزشتہ تین روز کی طرح آج بھی
کمرے سے غائب تھا۔ نجانے کتنی رات

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ابراہیم
گزشتہ تین روز کی طرح آج بھی
کمرے سے غائب تھا۔ نجانے کتنی رات
تک وہ برابر والے کمرے میں بیٹھ کر
کام کرتا رہتا تھا۔ اب بھی بارہ بج رہے
تھے۔ وہ نماز وغیرہ پڑھ کر بیڈ پر آگئی
تھی۔ اس گھر آنے کے بعد اس میں اچھا
بدلاؤ آیا تھا اب وہ نماز کی پابند ہوتی
اسی تھی۔ فنی نین کی سیریا کٹ

تھے۔ وہ نماز وغیرہ پڑھ کر بیڈ پر آگئی
تھی۔ اس گھر آنے کے بعد اس میں اچھا
بدلاؤ آیا تھا اب وہ نماز کی پابند ہوتی
جارہی تھی۔ فجر نیند کی وجہ سے اکثر
چھوٹ جاتی تھی مگر ابراہیم کبھی فجر بھی
قضا نہیں کرتا تھا۔ شاید وہ الارم لگا کر
سوتا تھا۔ ورنہ اتنی رات تک کام کرنے
کے بعد کس کی آنکھ کھل سکتی تھی۔۔؟

اس نے گہرا سوتا تھا۔ اسے لاشیں لگاتی تھیں۔

کے بعد کس کی آنکھ کھل سکتی تھی۔؟

اپنے گداز ہاتھوں پر لوشن لگاتی انہیں
دیکھ رہی تھی جہاں آج بے دھیانی میں
کئے گئے کام کی وجہ سے گھی کی چند
چھینٹیں آگئیں تھیں۔ آسیہ بیگم نے فل
وقت برنال لگا دی تھی۔ مگر ایک دو
چھوٹے چھوٹے نشان پھر بھی آگئے
تھے۔ اب اسے تھوڑا تھوڑا کھانا بنانا آگیا

دیکھ رہی تھی جہاں آج بے دھیانی میں
کے گئے کام کی وجہ سے گھی کی چند
چھینٹیں آگئیں تھیں۔ آسیہ بیگم نے فل
وقت برنال لگا دی تھی۔ مگر ایک دو
چھوٹے چھوٹے نشان پھر بھی آگئے
تھے۔ اب اسے تھوڑا تھوڑا کھانا بنانا آگیا
تھا۔ کہ وہ آسیہ بیگم کو کچن میں گھسائے
بغیر بھی پکا لیتی تھی۔ مگر ریسپی انہی
سے پوچھتی تھی۔ نشانات پر انگلیاں

وقت برنال لگا دی تھی۔ مگر ایک دو
چھوٹے چھوٹے نشان پھر بھی آگئے
تھے۔ اب اسے تھوڑا تھوڑا کھانا بنانا آگیا
تھا۔ کہ وہ آسیہ بیگم کو کچن میں گھسائے
بغیر بھی پکا لیتی تھی۔ مگر ریسپی انہی
سے پوچھتی تھی۔ نشانات پر انگلیاں
پھیرتی وہ اپنی ہی دنیا میں گم ہو چکی
تھی۔ کیا شادی سے پہلے کبھی سوچ سکتی
تھی کہ وہ کسی کے لیے اس طرح

سے پوچھتی تھی۔ نشانات پر انگلیاں پھیرتی وہ اپنی ہی دنیا میں گم ہو چکی تھی۔ کیا شادی سے پہلے کبھی سوچ سکتی تھی کہ وہ کسی کے لیے اس طرح کھانے پکائے گی۔ گھر میں بھائی کو ایک کپ چائے بنا کر دینے میں موت آتی تھی۔ اور یہاں شوہر کی بغیر کسی حوصلہ افزائی یا سراہنے کی پرواہ کیے۔ وہ خود کھانا پکانے کی کوشش کرتی تھی۔

یہ آخر کس قسم کی زندگی تھی۔ وہ
دونوں ایک ہی کشتی کے دو الگ الگ
سروں پر بیٹھے اپنے اپنے قلعوں میں
مقید تھے۔ صبح وہ اکثر بغیر ناشتہ کیے
آفس چلا جاتا شام کو دیر سے لوٹتا اور
کھانا کھا کر دیر رات تک اپنے آفس کے
کام میں لگا رہتا۔ وہ نیچے اسامہ ارہا یا
آسیہ بیگم کے پاس ہوتی۔ دونوں میں
اک مضبوط کنکشن ہو کر بھی کوئی رابطہ

ایک مضبوط کنکشن ہو کر بھی کوئی رابطہ
نہ تھا۔ حالانکہ اب تو اسکی کبڈ کی اشیاء
کی دیکھ رکھ اسی نے سنبھال لی تھی۔

مگر اس پورے ہفتے میں ابراہیم نے
ایک یا دو بار ہی صبح ناشتے کے لیے
اسے اٹھایا تھا شاید وہ بھی روز ایک ہی
ناشتے سے اتنا چکا تھا اس لیے کبھی اسے
اٹھاتا تھا کبھی بغیر ناشتہ کیے آفس چلا

مگر اس پورے ہفتے میں ابراہیم نے
ایک یا دو بار ہی صبح ناشتے کے لیے
اسے اٹھایا تھا شاید وہ بھی روز ایک ہی
ناشتے سے اکتا چکا تھا اس لیے کبھی اسے
اٹھاتا تھا کبھی بغیر ناشتہ کیے آفس چلا
جاتا تھا۔ اس لیے اب کل سے اس نے
خود الارم لگا کر صبح اٹھنے کا فیصلہ کر لیا
تھا۔ کیونکہ آسیہ بیگم کچن میں برتن نہ
کے

اسے اٹھایا تھا شاید وہ بھی روز ایک ہی
ناشتے سے اتنا چکا تھا اس لیے کبھی اسے
اٹھاتا تھا کبھی بغیر ناشتہ کیے آفس چلا
جاتا تھا۔ اس لیے اب کل سے اس نے
خود الارم لگا کر صبح اٹھنے کا فیصلہ کر لیا
تھا۔ کیونکہ آسیہ بیگم کچن میں برتن نہ
دیکھ اس سے استفسار بھی کر لیتی تھیں
کہ ابراہیم نے ناشتہ کیوں نہیں کیا۔ اب
بھلا وہ انہیں کیا بتاتی اسکی آنکھ تو ان
کے سامنے کھلتی تھی

ہا۔ یومہ اسیہ نیم پن میں برن نہ
دیکھ اس سے استفسار بھی کر لیتی تھیں
کہ ابراہیم نے ناشتہ کیوں نہیں کیا۔ اب
بھلا وہ انہیں کیا بتاتی اسکی آنکھ تو ان
کے بیٹے کے جگانے سے ہی کھلتی تھی۔

اس نے یہ بھی محسوس کیا تھا۔ آسیہ بیگم
اپنے تینوں بچوں میں سب سے زیادہ
محبت بھی ابراہیم سے ہی کرتی تھیں۔
ایسے میں انکی فکر ناجائز نہ تھی۔ اسی پل

اس نے یہ بھی محسوس کیا تھا۔ آسیہ بیگم
اپنے تینوں بچوں میں سب سے زیادہ
محبت بھی ابراہیم سے ہی کرتی تھیں۔
ایسے میں انکی فکر ناجائز نہ تھی۔ اسی پل
فون پر بات کرتا ابراہیم کمرے میں
داخل ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں کوئی
فائل تھی۔

"تو تو چکر لگا بڑے دن ہو گئے۔۔۔ ہاں۔۔۔
تو اسے بھی لے آنا کہہ کر فکس

"تو تو چکر لگا بڑے دن ہو گئے۔۔ ہاں۔۔
 تو اسے بھی لے آنا۔۔ کب کی فکس
 ہو رہی ہے ڈیٹ۔۔؟" ایک نظر اس پر
 ڈالتا کمرے کا دروازہ بند کر کے وہیں بیڈ
 پر چلا آیا تھا۔ جس کا مقصد تھا آج کام
 جلدی نمٹا لیا تھا۔ عبیر اسی پوزیشن میں
 بیٹھی خواہ مخواہ ہی اپنی ہتھیلی کا انگوٹھے
 سے مساج کر رہی تھی۔ ابراہیم کی باتوں

جلدی نمٹا لیا تھا۔ عبیر اسی پوزیشن میں بیٹھی خواہ مخواہ ہی اپنی ہتھیلی کا انگوٹھے سے مساج کر رہی تھی۔ ابراہیم کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا وہ عثمان سے بات کر رہا ہے۔ اسکی اکثر زویا سے بات ہو جاتی تھی۔ خاصی ملنسار اور خوش مزاج لڑکی تھی۔ اسکے بھی علم میں آیا تھا کہ عثمان اور زویا کی ڈیٹ فکس ہونے والی تھی۔

"سوئیں کیوں نہیں اب تک۔۔؟" ابراہیم
 کی آواز پر اس نے چونک کر اسکی
 جانب دیکھا۔ موبائل اور فائل سائیڈ میں
 رکھتا وہ نیم دراز ہو رہا تھا۔

"یونہی۔۔!" کندھوں کو خفیف سی جنبش
 دیتی لاپرواہی سے بولی۔ ابراہیم اسے دیکھتا
 رہا گرین قمیض شلوار میں ملبوس اپنے

اگرچہ اس نے اس کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔

"یونہی۔۔!" کندھوں کو خفیف سی جنبش
دیتی لاپرواہی سے بولی۔ ابراہیم اسے دیکھتا
رہا گرین قمیض شلوار میں ملبوس اپنے
سیاہ لانے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑی
ہوئی تھی۔ شاداب چہرے پر بلا کا حزن
تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے چھن سے
کئی ماہ پرانا زینب کی مایوں کا منظر ابھرا
تھا۔ جب پہلی بار اس پھولوں جیسی لڑکی
کو دیکھا تھا۔ مگر تب کی کھلندڑی دوشیزہ

کئی ماہ پرانا زینب کی مایوں کا منظر ابھرا
تھا۔ جب پہلی بار اس پھولوں جیسی لڑکی
کو دیکھا تھا۔ مگر تب کی کھلندڑی دوشیزہ
اور اب کی بے نیاز و باوقار لڑکی میں
زمین آسمان کا فرق تھا۔ وہ کبھی سوچ
بھی نہیں سکتا تھا یہ لڑکی یوں بھی بدل
سکتی تھی۔ تو کیا اس تبدیلی کی وجہ وہ
تھا۔؟

اور اب کی بے نیاز و باوقار لڑکی میں
زمین آسمان کا فرق تھا۔ وہ کبھی سوچ
بھی نہیں سکتا تھا یہ لڑکی یوں بھی بدل
سکتی تھی۔۔ تو کیا اس تبدیلی کی وجہ وہ
تھا۔۔؟

جاری ہے

تیری رہگزر

قسط 25

اسکی آنکھوں کے سامنے چھن سے کئی ماہ
پرانا زینب کی مایوں کا منظر ابھرا تھا۔ جب
پہلی بار اس پھولوں جیسی لڑکی کو دیکھا تھا۔
مگر تب کی کھلندڑی دوشیزہ اور اب کی
بے نیاز و باوقار لڑکی میں زمین آسمان کا

مرتب کی ہلندڑی دو تیزہ اور اب کی
بے نیاز و باوقار لڑکی میں زمین آسمان کا
فرق تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ
لڑکی یوں بھی بدل سکتی تھی۔۔ تو کیا اس
تبدیلی کی وجہ وہ تھا۔؟

وہ یقین ہی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ اسی لڑکی
کا روپ تھا۔ وہ شوخ چنچل ہر وقت
کھلکھلانے والی لڑکی اور یہ تو اسے مسکراتی
ہوئی بھی نظر نہیں آتی تھی۔ جب اسکی نگاہ
اسکے استغناء سے جھکتے پسینے والے بدن پر پڑتی

ہونی بھی نظر نہیں آتی تھی۔ جب اسکی نگاہ
اسکے ماتھے پر چمکتی پسینے کی بوندوں پر پڑی۔
اور اسے اے سی کے بند ہونے کا احساس
ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کتنی حساس اور نازک
تھی وہ۔ گرمی کی شدت کیا کبھی دھوپ کی
تپش بھی نہ سہی ہوگی اس نے۔۔ پھر اب
کیوں خود کو گھونٹ رہی تھی۔۔؟ کیا خود کو
سزا دے رہی تھی۔۔؟ اور یہ خیال آتے ہی
اسکے دل میں یکدم ہی بے چینی کی لہریں
موجزن ہوئیں تھیں۔

مزا دے رہی تھی۔۔؟ اور یہ خیال آتے ہی
اسکے دل میں یکدم ہی بے چینی کی لہریں
موجزن ہوئیں تھیں۔

"اے سی کیوں آن نہیں کیا۔۔؟" سائیڈ
ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر اے سی فل اسپیڈ
پر آن کر دیا۔ اس وقت اگر کچھ چاہتا تھا تو
اس لڑکی کی پسینے کے ننھے قطروں سے
پاک جبیں۔ وہ اسی اینگل سے بیٹھی رہی
جس سے ابراہیم کو اس کا سائیڈ پوز نظر

"اے سی کیوں آن نہیں کیا۔؟" سائیڈ
ٹیبیل سے ریموٹ اٹھا کر اے سی فل اسپیڈ
پر آن کر دیا۔ اس وقت اگر کچھ چاہتا تھا تو
اس لڑکی کی پسینے کے ننھے قطروں سے
پاک جبیں۔ وہ اسی اینگل سے بیٹھی رہی
جس سے ابراہیم کو اس کا سائیڈ پوز نظر
آ رہا تھا۔

"ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔"


"ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔۔"

"بچپن سے اے سی میں سونے والی کو ایسی
قیامت خیز گرمی میں اے سی کی ضرورت
محسوس نہیں ہوئی۔۔؟ کچھ عجیب نہیں
یہ۔۔؟" اسکی کھوجتی آواز کے ساتھ عبیر کو
اسکے ہاتھوں کا لمس بھی اپنی زلفوں میں
محسوس ہوا تھا۔ وہ بری طرح چونکی تھی۔ اور
گردن ہلکی سی ترچھی کرتے اسکی سمت
دیکھا۔ مگر وہ اسے نہیں اسکے بالوں کو دیکھ

یہ۔۔؟" اعلیٰ ھو جی اواز لے ساٹھ مجیر لو
اسکے ہاتھوں کا لمس بھی اپنی زلفوں میں
محسوس ہوا تھا۔ وہ بری طرح چونکی تھی۔ اور
گردن ہلکی سی ترچھی کرتے اسکی سمت
دیکھا۔ مگر وہ اسے نہیں اسکے بالوں کو دیکھ
رہا تھا جو ابھی اسکی گرفت میں ہی تھے۔

"اس میں عجیب کیا ہے۔۔؟" ابراہیم نے
نگاہیں اسکے بالوں سے ہٹاتے اسکی آنکھوں
کی سمت کیں۔

کی سمت میں۔

"کیا عجیب نہیں یہ۔۔ بلکہ حیرت انگیز ہے۔۔ کہ اس وقت تم عبیر جہانگیر نہیں بلکہ عبیر ابراہیم بنی بیٹھی ہو۔۔ جو صرف میری ہے۔۔" وہ ساکت بیٹھی  ک باندھ کر ان گہری سنجیدہ آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ ابراہیم واپس اسکے بالوں کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"تمہیں لمبے بال رکھنے کا شوق ہے۔۔؟"

میری ہے۔۔" وہ سالت نیھیں باندھ لے
ان گہری سنجیدہ آنکھوں میں دیکھتی رہی۔
ابراہیم واپس اسکے بالوں کی سمت متوجہ
ہو گیا۔

"تمہیں لمبے بال رکھنے کا شوق ہے۔۔؟"

"نہیں خود بڑھ جاتے ہیں۔۔" اس پر سے
نگاہیں ہٹاتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو
گھورنے لگی۔

"تمہیں لمبے بال رکھنے کا شوق ہے۔۔؟"

"نہیں خود بڑھ جاتے ہیں۔۔" اس پر سے
نگاہیں ہٹاتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو
گھورنے لگی۔

"مجھے پسند ہیں۔۔!" عبیر ٹھٹھکی تھی۔ آج
اسکی ہر دوسری بات پر ٹھٹھک رہی تھی۔
اس نے واپس ابراہیم کو دیکھا تھا۔ "یہ لمبے
ہی رہنے چاہیں اب۔۔" تمام بالوں کو مٹھی

میں جکڑتے ہوئے ایک ایک بال کو ملتا تھا۔

"مجھے پسند ہیں۔۔!" عبیر ہلکی ہلکی آج
اسکی ہر دوسری بات پر ٹھٹھک رہی تھی۔
اس نے واپس ابراہیم کو دیکھا تھا۔ "یہ لمبے
ہی رہنے چاہیں اب۔۔" تمام بالوں کو مٹھی
میں جکڑتے ہلکا سا جھٹکا دیتا اسے مکمل طور
پر اپنی سمت متوجہ کر گیا۔ اسکے لہجے میں بلا
کی دھونس تھی۔ عبیر لب سے لبس اسے
دیکھتی رہی۔ وہ پہلی بار یوں اسے اسکی ذات
کے حوالے سے کوئی حکم دے رہا تھا۔ ورنہ
قربت کے لمحوں میں تعریفیں تو عام سی

اس نے واپس ابراہیم کو دیکھا تھا۔ یہ ہے
ہی رہنے چاہیں اب۔۔ "تمام بالوں کو مٹھی
میں جکڑتے ہلکا سا جھٹکا دیتا اسے مکمل طور
پر اپنی سمت متوجہ کر گیا۔ اسکے لہجے میں بلا
کی دھونس تھی۔ عبیر لب سیے بس اسے
دیکھتی رہی۔ وہ پہلی بار یوں اسے اسکی ذات
کے حوالے سے کوئی حکم دے رہا تھا۔ ورنہ
قربت کے لمحوں میں تعریفیں تو عام سی
بات تھی۔ مگر عبیر جہانگیر کو اس شخص کے
وہ جھوٹے جملے بھی اچھے لگتے تھے۔

قربت کے لمحوں میں تعریفیں تو عام سی بات تھی۔ مگر عبیر جہانگیر کو اس شخص کے وہ جھوٹے جملے بھی اچھے لگتے تھے۔

"آج اس قدر خاموش ہو کہ خاموشیاں شور کر رہی ہیں۔۔" بے اختیار جسارت کرتا اسے حیا کے ساتھ خفت میں مبتلا کر گیا۔ "آج کوئی تیر کمان میں کیسے نہیں۔۔؟" اس بار عبیر نے سلگ کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اور ابراہیم کے لطف لیتے تاثرات اسے مزید

"آج اس قدر خاموش ہو کہ خاموشیاں شور
کر رہی ہیں۔۔" بے اختیار جسارت کرتا اسے
حیا کے ساتھ خفت میں مبتلا کر گیا۔ "آج
کوئی تیر کمان میں کیسے نہیں۔۔؟" اس بار
عبیر نے سلگ کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اور
ابراہیم کے لطف لیتے تاثرات اسے مزید
آگ لگا گئے۔

"بال چھوڑیں۔۔ نیند آرہی ہے مجھے۔۔" اسکی
گرفت سے بال نکالنے چاہے مگر ابراہیم

عبیر نے سلگ کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اور
ابراہیم کے لطف لیتے تاثرات اسے مزید
آگ لگا گئے۔

"بال چھوڑیں۔۔ نیند آرہی ہے مجھے۔۔" اسکی
گرفت سے بال نکالنے چاہے مگر ابراہیم
نے نہ چھوڑا۔

"مگر مجھے نہیں آرہی۔۔"

"مگر مجھے نہیں آرہی۔۔"

"تو یہ آپکا مسئلہ ہے۔۔ جا کر کام کریں
پھر۔۔"

"وہی کر رہا ہوں۔۔" اسکا مخمور لہجہ عبیر کو
الٹ کر گیا تھا۔ ابراہیم کی مضبوط مردانہ
انگلیاں اسے اپنے بالوں میں دھیرے
دھیرے سرائیت کرتی محسوس ہو رہیں
تھیں۔ یہ شخص جال بننا اور اس میں پھنسانا

وہی سر رہا ہوں۔۔ اس کا مور بچہ بیرو
الرٹ کر گیا تھا۔ ابراہیم کی مضبوط مردانہ
انگلیاں اسے اپنے بالوں میں دھیرے
دھیرے سرایت کرتی محسوس ہو رہیں
تھیں۔ یہ شخص جال بننا اور اس میں پھنسانا
اچھی طرح جانتا تھا۔

صبح کے سات بج رہے تھے جب اسکی آنکھ
معمول کے مطابق کھل چکی تھی۔ ایک نظر

صبح کے سات بج رہے تھے جب اسکی آنکھ
معمول کے مطابق کھل چکی تھی۔ ایک نظر
برابر میں بے خبر سوئی عبیر پر ڈالی جو اسکی
جانب سے کروٹ کیے بیڈ کے بالکل

کنارے پر سو رہی تھی۔ دونوں کے درمیان
اتنی جگہ تھی کہ کوئی تیسرا آکر لیٹ جاتا۔

اور یہ کوئی اتفاق نہ تھا۔ بلکہ روز ایسا ہی

ہوتا تھا وہ اسی طرح اس سے دور ہو کر

لیٹی تھی کہ غلطی سے بھی ٹچ نہ ہو جائے

فرا سہ فاصلہ اسکے لہر کوئی معنی نہیں

جانب سے لروٹ لیے بیڈ کے بلبل
کنارے پر سو رہی تھی۔ دونوں کے درمیان
اتنی جگہ تھی کہ کوئی تیسرا آکر لیٹ جاتا۔
اور یہ کوئی اتفاق نہ تھا۔ بلکہ روز ایسا ہی
ہوتا تھا وہ اسی طرح اس سے دور ہو کر
لیٹتی تھی کہ غلطی سے بھی ٹچ نہ ہو جائے
یہ ذرا سا فاصلہ اسکے لیے کوئی معنی نہیں
رکھتا تھا۔ مگر اسکا گریز اب ابراہیم کو ایک
عجیب سی ناگواری میں مبتلا کرنے لگا تھا۔
ویسے بھی وہ محسوس کر رہا تھا۔ وہ اسکی

اور یہ کوئی اتفاق نہ تھا۔ بلکہ روز ایسا ہی
ہوتا تھا وہ اسی طرح اس سے دور ہو کر
لیٹتی تھی کہ غلطی سے بھی ٹچ نہ ہو جائے
یہ ذرا سا فاصلہ اسکے لیے کوئی معنی نہیں
رکھتا تھا۔ مگر اسکا گریز اب ابراہیم کو ایک
عجیب سی ناگواری میں مبتلا کرنے لگا تھا۔
ویسے بھی وہ محسوس کر رہا تھا۔ وہ اسکی
موجودگی میں بالکل بدلی ہوئی ہو جاتی تھی۔
اسکی فیملی سے گھل مل کر رہتی ہنسی مذاق
کرتی۔ اسامہ یا اربا میں سے کسی ایک کے

یہ ذرا سا فاصلہ اسلے لیے لوی سستی ہمیں
رکھتا تھا۔ مگر اسکا گریز اب ابراہیم کو ایک
عجیب سی ناگواری میں مبتلا کرنے لگا تھا۔
ویسے بھی وہ محسوس کر رہا تھا۔ وہ اسکی
موجودگی میں بالکل بدلی ہوئی ہو جاتی تھی۔
اسکی فیملی سے گھل مل کر رہتی ہنسی مذاق
کرتی۔ اسامہ یا اربا میں سے کسی ایک کے
ساتھ مل کر دوسرے کو تنگ کرتی۔ مگر
اسکے آتے ہی اپنے خول میں سمٹ جاتی یا
منظر سے ہی غائب ہو جاتی۔ اس پل تکیے پر

سامجھ میں کر دوسرے کو تنک لری۔ مگر
اسکے آتے ہی اپنے خول میں سمٹ جاتی یا
منظر سے ہی غائب ہو جاتی۔ اس پل تکیے پر
بکھرے اسکے بالوں کو گرفت میں لینے کی
ایک بار پھر خواہش جاگی تھی۔ اسکا چہرہ تھام
کر سوال کرنے کی شدت سے خواہش
ابھری تھی۔ کیا وہ اتنا برا لگتا تھا اسے۔؟
کیا یہ لڑکی دن کے کسی لمحے میں اس کے
بارے میں نہیں سوچتی تھی کہ اسکے آتے
ہی کہیں غائب ہو جاتی۔ جیسے وہ اسکے سارے

لایا یہ ساری دن کے لیے میں اس کے
بارے میں نہیں سوچتی تھی کہ اسکے آتے
ہی کہیں غائب ہو جاتی۔ جیسے وہ اسکے سارے
دن کا سب سے بے معنی اور بیزاریت بھرا
لمحہ ہو۔

گھڑی کی بھاگتی سوئیوں پر نظر پڑتے ہی
گہری سانس بھرتا سوالوں کے سیشن کا ارادہ
تبدیل کر کے واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ بیس
منٹ بعد وہ ہاتھ لے کر باہر نکلا تو عبیر
نند میں جھومتی اس نے بال فوٹ کر رہی تھی

گھڑی کی بھاگتی سوئیوں پر نظر پڑتے ہی
گہری سانس بھرتا سوالوں کے سیشن کا ارادہ
تبدیل کر کے واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ بیس
منٹ بعد وہ ہاتھ لے کر باہر نکلا تو عبیر
نیند میں جھومتی اپنے بال فولڈ کر رہی تھی۔

"نیند میں چلنا شروع تو نہیں کر دیا اس
نے۔" کیونکہ ابراہیم نے اتنے دنوں میں
ایک بار بھی اسے خود اٹھتے نہیں دیکھا تھا۔
وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اٹھانے والوں میں سے

"نہیں چلنا شروع تو نہیں کر دیا اس
نے۔۔" کیونکہ ابراہیم نے اتنے دنوں میں
ایک بار بھی اسے خود اٹھتے نہیں دیکھا تھا۔
وہ جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اٹھانے والوں میں سے
تھی۔

عبیر بغیر اسکی موجودگی کا نوٹس لیے نیم وا
آنکھوں سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا کیچر ٹٹولتی
اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیچر لگا کر باتھ روم کی
سمت بڑھنے لگی مگر ابراہیم بازو تھامتاروک

عبیر عبیر اسی موبودی کا نوس یے یم وا
آنکھوں سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا کیچر ٹٹولتی
اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیچر لگا کر باتھ روم کی
سمت بڑھنے لگی مگر ابراہیم بازو تھامتا روک
گیا۔

"ہوش میں ہو نیند میں چلنا کب سے
شروع کر دیا۔؟" اسکی خشمگین آواز پر عبیر
کی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں۔

"جاگ رہی ہوں چھوڑیں۔۔"

"جاگ رہی ہوں چھوڑیں۔۔"

"کیسے جاگ گئیں۔۔ میں نے تو نہیں
اٹھایا۔۔"

"چھوڑیں نا۔۔" جھنجھلائے ہوئے لہجے میں
کہتی باتھ روم چلی گئی اس نے بند
دروازے کو گھورا اور بال رگڑتا کبڈ کی
سمت بڑھ گیا۔

"نہ کہا کر رہے ہیں۔۔" عبیر باہر نکلی تو

"چھوڑیں نا۔" جھنجھلائے ہوئے لہجے میں
کہتی باتھ روم چلی گئی اس نے بند
دروازے کو گھورا اور بال رگڑتا کبڈ کی
سمت بڑھ گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔" عبیر باہر نکلی تو
اسے کبڈ کا بربادا کرتا دیکھ صدمے سے چیخ
اٹھی۔

"کپڑے نکال رہا ہوں۔۔ اچھا بھلا سنبھال رہا

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔" عبیر باہر نکلی تو اسے کبڈ کا بربادا کرتا دیکھ صدمے سے چیخ اٹھی۔

"کپڑے نکال رہا ہوں۔۔ اچھا بھلا سنبھال رہا تھا امی نے تمہیں تھانے درانی بنا دیا۔ اب ہر چیز پوچھ کر نکالو۔۔" وہ بھی جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں بولا مگر عبیر تیزی سے اسی جانب آگئی۔

"پڑے نکال رہا ہوں۔۔ اچھا بھلا سنبھال رہا
تھا امی نے تمہیں تھانے درانی بنا دیا۔۔ اب
ہر چیز پوچھ کر نکالو۔۔" وہ بھی جھنجھلاہٹ
بھرے انداز میں بولا مگر عبیر تیزی سے
اسی جانب آگئی۔

"کل دو گھنٹے لگا کر سکینہ سے کبڈ سیٹ
کروائی ہے۔۔ میری محنت برباد کرنے کی
ضرورت نہیں آپ کو۔۔" اپنی ہی جون میں
اسکے مضبوط بازو پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا
کھٹکھٹاتا ہوا نکلا۔

"کل دو گھنٹے لگا کر سکینہ سے کبڈ سیٹ
کروائی ہے۔۔ میری محنت برباد کرنے کی
ضرورت نہیں آپ کو۔۔" اپنی ہی جون میں
اسکے مضبوط بازو پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا
چاہا۔ ابراہیم نے کھٹکھٹاتے اپنے بازو پر رکھے
ہاتھ کو اور پھر اسے دیکھا۔ مگر اس نے یہ
لمحہ محسوس ہی نہ کیا تھا جبکہ ابراہیم جنید
کے لیے کچھ خاص تھا بہت خاص۔۔ وہ چاہے
رشتہ ازدواج میں منسلک ایک دوسرے کا
لہذا اس بن حکم تھے مگر کچھ لمحہ الگ ہی

اسے مضبوط بازو پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا
 چاہا۔ ابراہیم نے کھٹکتے اپنے بازو پر رکھے
 ہاتھ کو اور پھر اسے دیکھا۔ مگر اس نے یہ
 لمحہ محسوس ہی نہ کیا تھا جبکہ ابراہیم جنید
 کے لیے کچھ خاص تھا بہت خاص۔۔ وہ چاہے
 رشتہ ازدواج میں منسلک ایک دوسرے کا
 لباس بن چکے تھے مگر کچھ لمحے الگ ہی
 اہمیت رکھتے تھے۔ جسے اس انجان لڑکی نے
 محسوس تک نہ کیا تھا۔

تھی۔ اور نگاہ اٹھا کر اسکی مخمور نگاہوں میں
دیکھا۔ جو الگ ہی پیغام دے رہیں تھیں۔ اسکا
دل بے اختیار ڈوبنے لگا یہ کونسا وقت تھا
اسکے موڈ بدلنے کا۔؟

"کک۔۔ کیا ہوا۔۔؟" اسکی طویل خاموشی پر
کسمسا کر ہاتھ چھڑانا چاہا۔ ابراہیم اسکے کان
کے نزدیک جھکا تھا۔ عبیر بے ساختہ آنکھیں
میچ گئی۔

وہ بے اختیار دو بے لگایہ ٹوسا وٹھا
اسکے موڈ بدلنے کا۔؟

"کک۔۔ کیا ہوا۔۔؟" اسکی طویل خاموشی پر
کسما کر ہاتھ چھڑانا چاہا۔ ابراہیم اسکے کان
کے نزدیک جھکا تھا۔ عبیر بے ساختہ آنکھیں
میچ گئی۔

"ٹائی بھی نکال دو۔۔ ورنہ پھر تمہیں مسئلے
ہوں گے۔۔" گھمبیر مگر مسکراتی آواز میں
کہتا پیچھے ہٹ گیا۔ عبیر کی آنکھیں پٹ سے

اہمیت رکھتے تھے۔ جسے اس ارجان سرنی نے
محسوس تک نہ کیا تھا۔

"یہ لیں۔۔" سلیقے سے لٹکیں شرٹس اور
کوٹ پینٹ میں سے ایک اسکے حوالے کرتی
ایک جانب سے نکلنے لگی۔ مگر ابراہیم روکتا
کبڈ سے لگا گیا۔ اب پہلی بار عبیر چونکی
تھی۔ اور نگاہ اٹھا کر اسکی مخمور نگاہوں میں
دیکھا۔ جو الگ ہی پیغام دے رہیں تھیں۔ اسکا
دل بے اختیار ڈوبنے لگا یہ کونسا وقت تھا
اسکے موڈ پر لڑکا؟

"ٹائی بھی نکال دو۔۔ ورنہ پھر مہیں مسئلے
ہوں گے۔۔" گھمبیر مگر مسکراتی آواز میں
کہتا پیچھے ہٹ گیا۔ عبیر کی آنکھیں پٹ سے
کھلیں تھیں۔ اسکی کلائی ابراہیم کے لمس سے
خالی تھی۔ اس پر ایک گہری نگاہ ڈالتا وہ بیڈ
پر کپڑے ڈال کر ڈریسنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گیا تھا۔ عبیر دانت پیستی ڈرار سے ایک
ٹائی نکال کر بیڈ پر ڈالتی کمرے سے نکل
گئی۔ کچن میں جا کر فریج سے انڈے پیاز اور
مرچیں نکال کر اس کے لیے آملیٹ اور

میں ہیں۔ اسی طای ابراہیم کے اس سے
خالی تھی۔ اس پر ایک گہری نگاہ ڈالتا وہ بیڈ
پر کپڑے ڈال کر ڈریسنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گیا تھا۔ عبیر دانت پیستی ڈرار سے ایک
ٹائی نکال کر بیڈ پر ڈالتی کمرے سے نکل
گئی۔ کچن میں جاکر فریج سے انڈے پیاز اور
مرچیں نکال کر اس کے لیے آملیٹ اور
چائے بنائی۔ دو فروزین پراٹھے سینکے تب تک
نک سک سے تیار وہ بھی نیچے چلا آیا۔ عبیر
نے خاموشی سے اسکے سامنے ناشتہ رکھا اور

بڑھ لیا تھا۔ عبیر دانت پیسی ڈرار سے ایک
ٹائی نکال کر بیڈ پر ڈالتی کمرے سے نکل
گئی۔ کچن میں جا کر فریج سے انڈے پیاز اور
مرچیں نکال کر اس کے لیے آملیٹ اور
چائے بنائی۔ دو فروزین پراٹھے سینکے تب تک
نک سک سے تیار وہ بھی نیچے چلا آیا۔ عبیر
نے خاموشی سے اسکے سامنے ناشتہ رکھا اور
سامنے ہی بیٹھ گئی۔ اب اسے عادت ہو چکی
تھی۔ ابراہیم کو اسے کہنے کی ضرورت نہیں
پڑتی تھی۔

چائے بنائی۔ دو کروڑین پر اٹھے میسے سب تک
نک سک سے تیار وہ بھی نیچے چلا آیا۔ عبیر
نے خاموشی سے اسکے سامنے ناشتہ رکھا اور
سامنے ہی بیٹھ گئی۔ اب اسے عادت ہو چکی
تھی۔ ابراہیم کو اسے کہنے کی ضرورت نہیں
پڑتی تھی۔

"میرا ساتھ دو بہت زیادہ ہے یہ سب۔۔
رزق ضائع کرنا اچھی بات نہیں۔۔" اسکے
نئے فرمان پر وہ بدکی تھی۔

"نہیں ورنہ میری نیند اڑ جائے گی۔" اس کے
صاف جواب پر ابراہیم نے نوالہ توڑتے
اسکی سمت دیکھا۔ "کس بیوقوف نے کہا ہے
کہ بھرے ہوئے پیٹ میں نیند نہیں
آتی۔؟"

"بیوقوف کی کیا بات۔۔ بس مجھے نہیں کرنا
ابھی۔۔"

"تم چاہ رہی ہو میں اپنے ہاتھوں سے
کھاؤں؟" اسکا راجہ کی رضیہ عسم کا

کہ بھرے ہوئے پیٹ میں میدان
آتی۔۔؟"

"بیوقوف کی کیا بات۔۔ بس مجھے نہیں کرنا
ابھی۔۔"

"تم چاہ رہی ہو میں اپنے ہاتھوں سے
کھلاؤں۔۔؟" اسکی بلاوجہ کی ضد پر عبیر کا
منہ کھل گیا۔ "میں بھلا ایسا کیوں چاہوں
گی۔۔؟" نخوت سے سر جھٹکا۔ اصل اسے اس
وقت ابراہیم کی ڈرینگ کھل رہی تھی۔

"تم چاہ رہی ہو میں اپنے ہاتھوں سے
کھلاؤں۔۔؟" اسکی بلاوجہ کی ضد پر عبیر کا
منہ کھل گیا۔ "میں بھلا ایسا کیوں چاہوں
گی۔۔؟" نخوت سے سر جھٹکا۔ اصل اسے اس
وقت ابراہیم کی ڈرینگ کھل رہی تھی۔
جب وہ بیوی ہو کر اسے ٹکٹکی باندھ کر
دیکھ سکتی تھی جس کے ساتھ وہ اتنا روڈ
رہتا تھا آفس میں تو کلیگز اسکے آگے بچھی
جاتی ہوں گی۔ اور زرین۔۔!! وہ بھی تو
روز آفس میں اس سے ملتی تھی۔ روز

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

وقت ابراہیم کی ڈرینگ کھل رہی تھی۔
جب وہ بیوی ہو کر اسے ٹکٹکی باندھ کر
دیکھ سکتی تھی جس کے ساتھ وہ اتنا روڈ
رہتا تھا آفس میں تو کلنگز اسکے آگے بچھی
جاتی ہوں گی۔ اور زرین۔۔!! وہ بھی تو
روز آفس میں اس سے ملتی تھی۔ روز
دونوں نجانے کتنا ٹائم ساتھ اسپینڈ کرتے
ہوں گے۔! اسکا دل ہر نئی سوچ پر تلملا
رہا تھا۔ وہ خود کو کتنا بھی بے نیاز ظاہر
کرتا تھا۔

رہا تھا۔ وہ خود کو سنا سنی ہے بیار ظاہر
کر لیتی۔ اس رشتے سے اس شخص سے تو
نہیں بھاگ سکتی تھی۔ جو اسکی رگ و پے
میں کسی وائرس کی طرح سرایت کرتا جا رہا
تھا۔

"بحث کا وقت نہیں ہے میرے
پاس۔" نوالہ بناتے اسکی سمت بڑھایا تھا مگر
وہ لب بھینچتی اسکا بڑھا ہاتھ نظر انداز کر کے
پراٹھا توڑ کر اپنا نوالہ بنانے لگی۔ ابراہیم نے
ایک نظر اسے نوالہ لے کی سمت دیکھا تھا مگر

میں کسی وائرس کی طرح سرایت کرتا جا رہا تھا۔

"بحث کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔" نوالہ بناتے اسکی سمت بڑھایا تھا مگر وہ لب بھینچتی اسکا بڑھا ہاتھ نظر انداز کر کے پراٹھا توڑ کر اپنا نوالہ بنانے لگی۔ ابراہیم نے ایک نظر اپنے نوالے کی سمت دیکھا تھا مگر پھر خاموشی سے ہاتھ پیچھے کھینچتا اپنے ناشتے کی سمت متوجہ ہو گیا۔ آملیٹ میں مرچیں

میں کسی وائرس کی طرح سرایت کرتا جا رہا تھا۔

"بحث کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔" نوالہ بناتے اسکی سمت بڑھایا تھا مگر وہ لب بھینچتی اسکا بڑھا ہاتھ نظر انداز کر کے پراٹھا توڑ کر اپنا نوالہ بنانے لگی۔ ابراہیم نے ایک نظر اپنے نوالے کی سمت دیکھا تھا مگر پھر خاموشی سے ہاتھ پیچھے کھینچتا اپنے ناشتے کی سمت متوجہ ہو گیا۔ آملیٹ میں مرچیں

"بحث کا وقت نہیں ہے میرے

پاس۔۔" نوالہ بناتے اسکی سمت بڑھایا تھا مگر وہ لب بھینچتی اسکا بڑھا ہاتھ نظر انداز کر کے پراٹھا توڑ کر اپنا نوالہ بنانے لگی۔ ابراہیم نے ایک نظر اپنے نوالے کی سمت دیکھا تھا مگر پھر خاموشی سے ہاتھ پیچھے کھینچتا اپنے ناشتے کی سمت متوجہ ہو گیا۔ آملیٹ میں مرچیں تھوڑی زیادہ تھیں مگر کھانے لائق تھا۔ ایک بات اس نے نوٹس کی تھی ابراہیم کھانوں میں کبھی برائی نہیں نکالتا تھا چاہے جیسے

نہایت سوجھ بوجھ ہو گیا۔ اس وقت میں سرزمین
تھوڑی زیادہ تھیں مگر کھانے لائق تھا۔ ایک
بات اس نے نوٹس کی تھی ابراہیم کھانوں
میں کبھی برائی نہیں نکالتا تھا چاہے جیسے
بھی بنے ہوں ہمیشہ خاموشی سے کھا لیتا تھا
جو اسکے لیے بڑے اطمینان کی بات تھی۔

"یہ لو۔۔" ابراہیم نے والٹ سے دو پانچ
پانچ ہزار والے نوٹ نکال کر اسکی سمت
بڑھائے تھے۔ عبیر نے بھنویں سکیرٹے
نوٹوں کو اور پھر اسے دیکھا۔

"یہ لو۔۔" ابراہیم لے والٹ سے دو پانچ
پانچ ہزار والے نوٹ نکال کر اسکی سمت
بڑھائے تھے۔ عبیر نے بھنویں سکیرتے
نوٹوں کو اور پھر اسے دیکھا۔

"کس لیے۔۔؟"

"کیا مطلب کس لیے۔۔ پاکٹ منی کس لیے
ہوتی ہے۔۔؟"

"مجھے ضرورت نہیں۔۔" لب بھینچتی آملیٹ

"جھے ضرورت نہیں۔۔" لب نیچی آلیٹ
کی سمت متوجہ ہو گئی۔

"عبیر۔۔!!" ابراہیم نے وارنگ بھرے
لہجے میں اسے پکارا تھا۔

"مجھے جب ضرورت ہوگی میں لے لوں
گی۔۔"

"ضرورت ہو یا نہ ہو جس طرح امی کو
اسامہ کو ارہا کو دیتا ہوں تمہارا بھی حق

"بھے جب ضرورت ہوئی میں نے لوں
گی۔۔"

"ضرورت ہو یا نہ ہو جس طرح امی کو
اسامہ کو ارہا کو دیتا ہوں تمہارا بھی حق
ہے۔۔" اسکے دو ٹوک اور بے انتہا سنجیدہ
انداز پر عبیر نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

"پکڑو فوراً۔۔ بحث نہیں ہوگی اس پر۔۔ ہاں
اگر اماؤنٹ ڈسکس کرنا چاہو کر سکتی
ہو۔۔" اسکے ڈٹنے پر اسے بادل نخواستہ پیسے

اندر پر جیرے شک کر اسے دیکھا۔

"پکڑو فوراً۔۔ بحث نہیں ہوگی اس پر۔۔ ہاں
اگر اماؤنٹ ڈسکس کرنا چاہو کر سکتی
ہو۔۔" اسکے ڈپٹنے پر اسے بادل نحواستہ پیسے
تھامنے پڑے تھے۔

"اور اگر میں بھول جاؤں والٹ تمہارے
سامنے ہوتا ہے جب چاہو نکال سکتی ہو۔۔
بیوی ہو کوئی غیر نہیں۔۔ جس طرح میں
تم پر حق رکھتا ہوں تم بھی مجھ پر اسی

پہرہ اور۔۔۔ جت میں ہوں اس پر۔۔۔ ہاں
اگر اماؤنٹ ڈسکس کرنا چاہو کر سکتی
ہو۔۔۔ "اسکے ڈپٹنے پر اسے بادل نخواستہ پیسے
تھامنے پڑے تھے۔

"اور اگر میں بھول جاؤں والٹ تمہارے
سامنے ہوتا ہے جب چاہو نکال سکتی ہو۔۔۔
بیوی ہو کوئی غیر نہیں۔۔۔ جس طرح میں
تم پر حق رکھتا ہوں تم بھی مجھ پر اسی
طرح حق رکھتی ہو۔۔۔" عبیر کو لگا وہ چکرا
کہ گم جائے گی اس شخص کو اجاگر ہوا

"پترو تورا۔۔ جت میں ہوئی اس پر۔۔ ہاں
اگر اماؤنٹ ڈسکس کرنا چاہو کر سکتی
ہو۔۔" اسکے ڈپٹنے پر اسے بادل نخواستہ پیسے
تھامنے پڑے تھے۔

"اور اگر میں بھول جاؤں والٹ تمہارے
سامنے ہوتا ہے جب چاہو نکال سکتی ہو۔۔
بیوی ہو کوئی غیر نہیں۔۔ جس طرح میں
تم پر حق رکھتا ہوں تم بھی مجھ پر اسی
طرح حق رکھتی ہو۔۔" عبیر کو لگا وہ چکرا
کہ گم جائے گی اس شخص کو اجاگر ہوا

"اور اگر میں بھول جاؤں والٹ تمہارے
سامنے ہوتا ہے جب چاہو نکال سکتی ہو۔۔
بیوی ہو کوئی غیر نہیں۔۔ جس طرح میں
تم پر حق رکھتا ہوں تم بھی مجھ پر اسی
طرح حق رکھتی ہو۔۔" عبیر کو لگا وہ چکرا
کر گر جائے گی۔ یہ اس شخص کو اچانک ہوا
کیا تھا اور کب سے اسکے حوالے سے اتنا
سوچنے لگا تھا۔۔؟ ناشتے سے فارغ ہو کر
چائے کے سپ بھرتا موبائل چیک کر رہا
تھا۔ جب وہ بولی۔

سوچے گا تھا۔۔! ماسے سے فارغ ہو کر
چائے کے سپ بھرتا موبائل چیک کر رہا
تھا۔ جب وہ بولی۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے آج۔۔" ابراہیم نے
بھنویں سکیرتے اسکی جانب دیکھا۔

"اپنے گھر میں ہی ہو۔۔!" یہ سمجھایا گیا تھا
یا دماغ میں ڈالا گیا تھا عبیر کی سمجھ سے
باہر تھا۔

"مجھے اپنے۔۔ میرا مطلب ہے ماما کے گھر
جانا ہے وہ بلا رہی ہیں مجھے۔۔"

"کس لیے۔۔؟"

"کیا مطلب کس لیے وہ مس کر رہی ہیں
مجھے۔۔" اسکی پوچھ گچھ اسے کھلی۔ ابراہیم چند
پل یو نہی اسکے تیکھے چتون دیکھتا رہا پھر
موبائل کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"ابھی وقت نہیں مے رے ماس۔۔"

"کیا مطلب کس لیے وہ مس کر رہی ہیں
مجھے۔۔" اسکی پوچھ گچھ اسے کھلی۔ ابراہیم چند
پل یونہی اسکے تیکھے چتون دیکھتا رہا پھر
موبائل کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"ابھی وقت نہیں میرے پاس۔۔!"

"تو میں اسامہ کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔ یا
کیب کرلوں گی۔۔" اسکے حل پر ابراہیم نے
ایک تپتی نگاہ اس پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ابھی وقت نہیں میرے پاس۔۔!"

"تو میں اسامہ کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔ یا
کیب کرلوں گی۔۔" اسکے حل پر ابراہیم نے
ایک تپتی نگاہ اس پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔۔ ویک اینڈ پر میں
لے چلوں گا۔۔"

"میں رکوں گی کچھ دن۔۔" وہ جو کچن سے
نکل رہا تھا اچانک پلٹا تھا۔ اسکے پیچھے ہی آتی

ایک پی نگاہ اس پر ڈالی اور اٹھ ہٹا ہوا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔۔ ویک اینڈ پر میں
لے چلوں گا۔"

"میں رکوں گی کچھ دن۔۔" وہ جو کچن سے
نکل رہا تھا اچانک پلٹا تھا۔ اس کے پیچھے ہی آتی
عبیر کا سر بے اختیار اس کے سینے سے ٹکرا
گیا۔ "اف۔۔!"

"کوئی ضرورت نہیں میرے ساتھ ہی واپس

"میں رکوں گی کچھ دن۔۔" وہ جو کچن سے
نکل رہا تھا اچانک پلٹا تھا۔ اس کے پیچھے ہی آتی
عبیر کا سر بے اختیار اس کے سینے سے ٹکرا
گیا۔ "اف۔۔!"

"کوئی ضرورت نہیں میرے ساتھ ہی واپس
آؤ گی۔۔ میں پاگل نہیں بیٹھا
یہاں۔۔" بڑبڑاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ عبیر
دانت پیستی اس کے پیچھے لپکی تھی مگر اسے
پورچ میں جاتا دیکھ خون کا گھونٹ اندر اتار

وہی ضرورت میں میرے ساتھ ہی واپس

آؤ گی۔۔ میں پاگل نہیں بیٹھا

یہاں۔۔ "بڑبڑاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ عبیر

دانت پیستی اسکے پیچھے لپکی تھی مگر اسے

پورچ میں جاتا دیکھ خون کا گھونٹ اندر اتار

گئی۔ یہ بحث کا صحیح وقت نہ تھا۔ ایک تو

اتنے دن سے اپنے گھر نہیں گئی تھی۔ اور

اب بھی شرطوں پر ملوانے لے کر جا رہا

تھا۔

"اور زنی سے ڈسکس کر نہ کر قطعاً

اتنے دن سے اپنے گھر نہیں گئی تھی۔ اور
اب بھی شرطوں پر ملوانے لے کر جا رہا
تھا۔

"اور زینی سے ڈسکس کرنے کی قطعاً
ضرورت نہیں میرے پروگرام میں چینجنگ
بھی آسکتی ہے۔۔" وہ اسکے کار میں بیٹھنے تک
ضبط کیے گھورتی رہی۔ اگر مین گیٹ نہ بند
کرنا ہوتا یہیں سے مڑ جاتی۔ مگر اسامہ کو
بھی کالج یونیفارم میں باہر آتا دیکھ وہ سکھ کا

کرنا ہوتا یہیں سے مڑ جاتی۔ مگر اسامہ کو
بھی کالج یونیفارم میں باہر آتا دیکھ وہ سکھ کا
سانس بھرتی بغیر ابراہیم کی جانب دیکھے
پلٹ گئی۔ "گیٹ لاک کر کے جانا۔"

"جی بھا بھی۔۔" ارہا کے پیپرز ہونے والے
تھے اس لیے اسکی چھٹیاں چل رہیں تھیں۔
یہی وجہ تھی کہ صرف ابراہیم ناشتہ کرتا
تھا۔ اور اسامہ مرضی کا مالک تھا کبھی جاتا تھا
کبھی نہیں۔ اسکا ماننا تھا کوچنگ والے اسکا

صاف بھری میرا ہیم کی جانب دیے
پلٹ گئی۔ "گیٹ لاک کر کے جانا۔"

"جی بھا بھی۔" ارہا کے پیپر ہونے والے
تھے اس لیے اسکی چھٹیاں چل رہیں تھیں۔
یہی وجہ تھی کہ صرف ابراہیم ناشتہ کرتا
تھا۔ اور اسامہ مرضی کا مالک تھا کبھی جاتا تھا
کبھی نہیں۔ اسکا ماننا تھا کوچنگ والے اسکا
کورس کور کروا رہے تھے۔

"یہ زوہیب کو دو۔" سمیرا صاحبہ نے ماہم کو قیمے کی ڈش زوہیب کے آگے رکھنے کو کہا۔ اس وقت گھر کے تمام افراد رات کے کھانے پر بیٹھے تھے اتفاق سے زوہیب بھی آج موجود تھا۔ کھانے کے ساتھ وہ باپ اور چچا کے ساتھ بزنس کے کسی پروجیکٹ کے بارے میں سنجیدگی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر بہن کے ساتھ بیٹھی ماہرہ کی تمام توجہ غم محسوس انداز میں اس پر

لھائے پر بیٹھے تھے انفاق سے زوہیب بنی
آج موجود تھا۔ کھانے کے ساتھ وہ باپ اور
چچا کے ساتھ بزنس کے کسی پروجیکٹ کے
بارے میں سنجیدگی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس
سے کچھ فاصلے پر بہن کے ساتھ بیٹھی ماثرہ
کی تمام توجہ غیر محسوس انداز میں اسی پر
تھی۔ جو آفس جانے کے بعد بالکل ہی بدل
گیا تھا۔ ایک سنجیدگی اور رعب تھا جو اسکی
شخصیت کا حصہ بن چکا تھا۔ وہ پرانا ہنسی
مذاق کا دور جب وہ عبیر اور زوہیب مل کر

۷۔ جو اس جگہ سے بعد بس بس میں بدیں
گیا تھا۔ ایک سنجیدگی اور رعب تھا جو اسکی
شخصیت کا حصہ بن چکا تھا۔ وہ پرانا ہنسی
مذاق کا دور جب وہ عبیر اور زوہیب مل کر
ہنسی کھلی کرتے تھے۔ ٹھٹھے لگا کر ایک
دوسرے کو تنگ کرتے تھے ایسا لگتا تھا
ماضی کی کوئی بہت پرانی بات ہو۔

اب تو وہ گھر پر ہی کم نظر آتا تھا۔ وہ
شوخیاں اور شرارتیں ہی کہیں گم ہو چکیں
تھیں۔ ورنہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا

ہاں ہاں ہاں بہت پر اس بات ہو۔

اب تو وہ گھر پر ہی کم نظر آتا تھا۔ وہ
شوخیاں اور شرارتیں ہی کہیں گم ہو چکیں
تھیں۔ ورنہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا
جب ان کی چھوٹی موٹی بات پر ہی سہی مگر
روز لڑائی نہ ہوتی ہو۔ کل رات دونوں کے
بیچ ہوئی گفتگو کے بعد ایک عجیب سی
خاموشی تھی۔ اسکے ذہن میں اب تک
زوہیب کا فیصلہ کن لہجہ گونج رہا تھا۔ اگر
اس نے سب کے سامنے یہ بات کی۔۔ کہا

زوہیب کا فیصلہ کن لہجہ گونج رہا تھا۔ 'اگر
اس نے سب کے سامنے یہ بات کی۔۔ کیا
رد عمل ہوگا ان سب کا۔۔؟' دونوں مرد
حضرات کھانے سے فارغ ہو کر اٹھ گئے
تھے۔ زوہیب کی نگاہ بھی کب سے سوچوں
میں گم بیٹھی مائرہ پر بھٹک رہی تھی۔

"ابھی کچھ دیر پہلے میری بات ہوئی تھی
رابعہ سے۔۔ اس ویک اینڈ پر آنا چاہ رہی
ہے وہ۔۔" سمیرا صاحبہ کی پر مسرت آواز پر

"اسی چھ دیر پہلے میری بات ہوئی تھی
رابعہ سے۔ اس ویک اینڈ پر آنا چاہ رہی
ہے وہ۔" سمیرا صاحبہ کی پر مسرت آواز پر
مائرہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔ چونکا تو
زوہیب بھی تھا اور خود بخود ہی ماتھے پر بل
پڑنے لگے۔

"تم نے مظہر کو بتایا۔؟" صائقہ بیگم نے
ان سے پوچھا۔ مائرہ کی نگاہیں زوہیب پر
اٹھیں تھیں جس کے چہر پر ناگواری صاف
نظر آ رہی تھی۔

"م کے سطر کو بتایا۔۔؟" صائقہ بیٹم کے

ان سے پوچھا۔ مائہ کی نگاہیں زوہیب پر
اٹھیں تھیں جس کے چہر پر ناگواری صاف
نظر آرہی تھی۔

"نہیں۔۔ مگر انہیں پچھلے وزٹ کا تو معلوم
ہی ہے۔۔"

"کس لیے آرہی ہیں ماما رابعہ آنٹی۔۔؟" ماہم
نے متجسس ہوتے پوچھ ہی لیا۔

"نہیں۔۔ مگر انہیں پچھلے وزٹ کا تو معلوم
ہی ہے۔۔"

"کس لیے آرہی ہیں ماما رابعہ آنٹی۔۔؟" ماہم
نے متجسس ہوتے پوچھ ہی لیا۔

"انہیں اپنے بیٹے کے لیے مائرہ پسند آگئی
ہے۔۔" سمیرا صاحبہ نے مسکراتے ہوئے بیٹی
کو دیکھا۔ جس کی رنگت پھیکی پڑتی جا رہی
تھی۔

"اے! میں اپنے بیٹے کے لیے مارہ پسند امی
ہے۔۔" سمیرا صاحبہ نے مسکراتے ہوئے بیٹی
کو دیکھا۔ جس کی رنگت پھیکی پڑتی جا رہی
تھی۔

"سچ۔۔!! یعنی ہمارا اندازہ صحیح تھا آپ کا
حقہ پانی اٹھنے والا ہے۔۔" خبیب بھی چہکا
تھا۔ جبکہ مارہ کی نگاہیں غصے سے سرخ
پڑتے زوہیب پر تھیں۔ اس نے نظروں ہی
نظروں میں منت بھری نگاہوں سے اسے
دیکھتا نامہ شہینہ کا اشارہ کیا تھا۔

"سچ۔۔!! یعنی ہمارا اندازہ صحیح تھا آپ کا
حقہ پانی اٹھنے والا ہے۔۔" خسیب بھی چہکا
تھا۔ جبکہ مارہ کی نگاہیں غصے سے سرخ
پڑتے زوہیب پر تھیں۔ اس نے نظروں ہی
نظروں میں منت بھری نگاہوں سے اسے
دیکھتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"کیا فضول باتیں کر رہے ہو۔۔ پٹو
گے۔۔" صائقہ بیگم نے بیٹے کو ڈپٹا تھا۔ جبکہ
زوہیب یکدم ہی جگہ سے اٹھا تھا۔ ساتھ

"کیا فضول بائیں کر رہے ہو۔۔ پٹو
گے۔۔" صائقہ بیگم نے بیٹے کو ڈپٹا تھا۔ جبکہ
زوہیب یکدم ہی جگہ سے اٹھا تھا۔ ساتھ
مارہ بھی اٹھ گئی اس سے پہلے کہ وہ کچھ
کہتا وہ خود ہی بول پڑی۔

"مجھے نہیں کرنی ابھی شادی۔۔" سب نے
چونک کر اسے دیکھا۔ مگت سمیرا صاحبہ نے
بیٹی کو گھورا تھا۔

"کما مطلب آخر کس نہیں کرنی عیسٰی

چونک کر اسے دیکھا۔ مگت سمیرا صاحبہ نے
بیٹی کو گھورا تھا۔

"کیا مطلب آخر کب نہیں کرنی۔۔ عبیر
تمہارے ساتھ کی ہے اسکی شادی ہوگئی تو
تمہیں کیوں نہیں کرنی۔۔"

"بس میں نے کہہ دیا مجھے ابھی شادی نہیں
کرنی۔۔ آپ زبردستی نہیں کر سکتیں۔۔" بیٹی
کی ضد پر انہوں نے ناگواری سے اسے

"بس میں نے کہہ دیا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔ آپ زبردستی نہیں کر سکتیں۔۔" بیٹی کی ضد پر انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"ابھی شادی نہیں ہو رہی صرف بات چکی کرنے کی بات ہو رہی ہے۔۔"

"مجھے نہیں کرنی ابھی۔۔ نہ رشتہ پکا کرنا ہے۔۔" اسکی کمزور دلیلوں پر زوہیب نے حلقہ غصیل بنگاموں سے اسکی آستینا

"مجھے نہیں کرنی ابھی۔۔ نہ رشتہ پکا کرنا
ہے۔۔" اسکی کمزور دلیلوں پر زوہیب نے
جتاتی غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ مگر
وہ خوفزدہ ہوتی سر نفی میں ہلا رہی تھی۔
اسکی بزدلی پر وہ کچھ اور سلگا تھا۔ اور مزید
کچھ سنے چیئر دھکیلتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر
نکل گیا۔

"اپنی فضول باتیں بند کرو۔۔ سنڈے کو
آرہی ہے رابعہ بات کرنے۔۔"

"اپنی فضول باتیں بند کرو۔۔ سٹڈے کو
آرہی ہے رابعہ بات کرنے۔۔"

"سمیرا۔۔! یہ کیا طریقہ ہے۔۔؟" صائقہ بیگم
نے بھانجی کی اڑتی رنگت دیکھ بہن کو
سرزنش کی۔ اور مائرہ کی جانب متوجہ
ہوئیں۔

"بیٹا گھبرانے کی بات نہیں۔۔ تم لڑکا دیکھ
لو۔۔ اگر تمہیں سمجھ آیا تو صحیح ورنہ منع
کر دوں گا۔"

بیٹا سبرائے کی بات ہیں۔۔۔ م ر ہ د ی تھ
لو۔۔ اگر تمہیں سمجھ آیا تو صحیح ورنہ منع
کردیں گے"

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ آپ۔۔؟" سمیرا
صاحبہ کو بہن کی بات بالکل پسند نہیں آئی۔
مگر انہوں نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا
تھا۔ جبکہ ماڑہ کی نگاہیں لاؤنج کے خارجی
دروازے کی سمت تھیں جہاں سے وہ ابھی
گزر رہی تھی۔

مر رہے تھے۔ مائے جانوں کے ہاں اسرارہ کیا
تھا۔ جبکہ مائے جانوں کی نگاہیں لاؤنج کے خارجی
دروازے کی سمت تھیں جہاں سے وہ ابھی
گزر رہا تھا۔

"میں۔۔ میں سوچ کر بتاؤں گی۔۔ لیکن اگر
آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھے بغیر ان
لوگوں کو بلایا میں منہ پر انکار کردوں
گی۔۔" انہیں حیران پریشان چھوڑ وہ بھی
وہاں سے نکل گئی تھی۔ اس وقت اپنی
حالت پر شدت سے رونا آ رہا تھا۔

"میں۔۔ میں سوچ کر بتاؤں کی۔۔ لیکن اگر
آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھے بغیر ان
لوگوں کو بلایا میں منہ پر انکار کردوں
گی۔۔" انہیں حیران پریشان چھوڑ وہ بھی
وہاں سے نکل گئی تھی۔ اس وقت اپنی
حالت پر شدت سے رونا آرہا تھا۔

شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے۔ اسکائے
بلو اور وائٹ کلم کے جس تراش تراش کر

شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے۔ اسکائے
 بلو اور وائٹ کلر کے جدید تراش خراش کے
 لگژری لان کے سوٹ میں ملبوس ہلکا پھلکا
 تیار ہوئی۔ بالوں کو ہائی ٹیل میں جکڑی کب
 سے ابراہیم کا انتظار کر رہی تھی۔ آج اتوار کا
 دن تھا اور کل رات کو وہ حفصہ صاحبہ سے
 اپنے آنے کا کنفرم کر چکی تھی۔ مگر ابراہیم
 دوپہر سے ہی نہ جانے کہاں غائب تھا۔

نیار ہوئی۔ بالوں کو ہائی میں میں جبری لب
سے ابراہیم کا انتظار کر رہی تھی۔ آج اتوار کا
دن تھا اور کل رات کو وہ حفصہ صاحبہ سے
اپنے آنے کا کنفرم کر چکی تھی۔ مگر ابراہیم
دوپہر سے ہی نجانے کہاں غائب تھا۔
حالانکہ وہ رات کے بعد صبح ناشتے پر بھی
سب کے سامنے شام کو میکے جانے کا ذکر
کر چکی تھی۔

آج بے چینی ہی الگ تھی۔ وہ کبھی اپنی فیملی

سے الگ رہنے سے استغناء کر رہی تھی۔

سب نے سامنے سام لوہیے جالے کا ذر
کر چکی تھی۔

آج بے چینی ہی الگ تھی۔ وہ کبھی اپنی فیملی
سے ماں باپ سے اتنے دن دور رہی ہی نہ
تھی۔ اور کچھ دن کے لیے کہیں جاتی بھی
تھی تو ہر وقت رابطے میں رہتی تھی۔ مگر
اب گزشتہ پورا ماہ تو اس نے ناراضگی میں
ماں باپ سے صحیح طرح بات ہی نہ کی
تھی۔ لیکن اب شدت سے یاد آرہی تھی
اب اس کا فکر کرنا آگ پیچھ بھنا

کھی تو ہر وقت رابطے میں رہتی تھی۔ مگر
اب گزشتہ پورا ماہ تو اس نے ناراضگی میں
ماں باپ سے صحیح طرح بات ہی نہ کی
تھی۔ لیکن اب شدت سے یاد آرہی تھی
ماں۔ ان کا فکر کرنا اسکے آگے پیچھے پھرنا۔
کبھی ڈپٹنا۔ کبھی لاڈ اٹھانا۔ کبھی نصیحتیں
دینا۔ اور اکثر تو وہ جھنجھلا جاتی تھی۔ لیکن
اب احساس ہو رہا تھا ماں کتنا بڑا سایہ ہوتی
تھی۔ ماں کی آغوش ایک نعمت تھی جس
سے وہ دور ہو چکی تھی۔ اور جہانگیر صاحب

ماں باپ سے صحیح طرح بات ہی نہ کی
تھی۔ لیکن اب شدت سے یاد آرہی تھی
ماں۔ ان کا فکر کرنا اسکے آگے پیچھے پھرنا۔
کبھی ڈپٹنا۔۔۔ کبھی لاڈ اٹھانا۔۔۔ کبھی نصیحتیں
دینا۔۔۔ اور اکثر تو وہ جھنجھلا جاتی تھی۔ لیکن
اب احساس ہو رہا تھا ماں کتنا بڑا سایہ ہوتی
تھی۔۔۔ ماں کی آغوش ایک نعمت تھی جس
سے وہ دور ہو چکی تھی۔ اور جہانگیر صاحب
وہ تو شام کو آفس سے آکر سب سے پہلے
اسکا چہرہ دیکھتے تھے۔ اسکی ذرا سی دیر غیر

اب احساس ہو رہا تھا ماں کتنا بڑا سایہ ہوتی
تھی۔۔ ماں کی آغوش ایک نعمت تھی جس
سے وہ دور ہو چکی تھی۔ اور جہانگیر صاحب
وہ تو شام کو آفس سے آکر سب سے پہلے
اسکا چہرہ دیکھتے تھے۔ اسکی ذرا سی دیر غیر
موجودگی انہیں بے چین کر دیتی تھی۔ ایسی
کونسی خواہش تھی جسے اسکے لبوں پر آنے
سے پہلے انہوں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اور
اسکا بھائی وہ کب جان نہیں چھڑکتا تھا۔ ایک
الگ ہی بونڈنگ تھی ان دونوں کی۔ وہ اس

وہ تو شام کو آفس سے آکر سب سے پہلے
اسکا چہرہ دیکھتے تھے۔ اسکی ذرا سی دیر غیر
موجودگی انہیں بے چین کر دیتی تھی۔ ایسی
کوئی خواہش تھی جسے اسکے لبوں پر آنے
سے پہلے انہوں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اور
اسکا بھائی وہ کب جان نہیں چھڑکتا تھا۔ ایک
الگ ہی بونڈنگ تھی ان دونوں کی۔ وہ اس
سے چھ سات سال بڑا تھا۔ مگر ہمیشہ
دوستوں کی طرح رہتا۔ اس نے شدت سے
ان رشتوں کی حدائی محسوس کی تھی۔ اور

کونسی خواہش تھی جسے اسکے لبوں پر آنے
سے پہلے انہوں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اور
اسکا بھائی وہ کب جان نہیں چھڑکتا تھا۔ ایک
الگ ہی بونڈنگ تھی ان دونوں کی۔ وہ اس
سے چھ سات سال بڑا تھا۔ مگر ہمیشہ
دوستوں کی طرح رہتا۔ اس نے شدت سے
ان رشتوں کی جدائی محسوس کی تھی۔ اور
مائرہ اور زوہیب جو اسکے بہترین ساتھی تھے
وہ بھی تو نکچھڑ چکے تھے۔ وہ سارے ہنگامے
ساری شوخیاں سب کچھ ماضی بن چکے

الگ ہی بونڈنگ تھی ان دونوں کی۔ وہ اس
سے چھ سات سال بڑا تھا۔ مگر ہمیشہ
دوستوں کی طرح رہتا۔ اس نے شدت سے
ان رشتوں کی جدائی محسوس کی تھی۔ اور
مارہ اور زوہیب جو اسکے بہترین ساتھی تھے
وہ بھی تو نکچھڑ چکے تھے۔ وہ سارے ہنگامے
ساری شوخیاں سب کچھ ماضی بن چکے
تھے۔

اس وقت جو عبیر آئینے کے سامنے کھڑی

وہ بھی تو بچھڑ چکے تھے۔ وہ سارے ہنگامے
ساری شوخیاں سب کچھ ماضی بن چکے
تھے۔

اس وقت جو عبیر آئینے کے سامنے کھڑی
تھی وہ وہ تھی ہی نہیں جو شادی سے پہلے
تھی۔ ابراہیم جنید اپنا گہرا رنگ اسکی ذات پر
چڑھا چکا تھا۔ گہری سانس بھرتے والکلک کو
دیکھا جہاں سات بج رہے تھے۔

اگر کہہ جاؤ گے کہ یہ ہے

تھی۔ ابراہیم جنید اپنا گہرا رنگ اسکی ذات پر
چڑھا چکا تھا۔ گہری سانس بھرتے والکلک کو
دیکھا جہاں سات بج رہے تھے۔

'جان کر کہیں چلے گئے وہ چاہتے ہی نہیں
میں اپنے گھر جاؤں۔۔' بدگمان ہوتی مارہ کا
میج آپن کر گئی۔ جہاں وہ الگ اپنی پریشانیاں
لیے بیٹھی تھی۔ اسکا ارادہ گھر جانے کے بعد
خالاؤں کے گھر جانے کا بھی تھا۔ اور
زوہیب کا دماغ بھی سیٹ کرنا تھا۔ جو کچھ

میج آپن کر گئی۔ جہاں وہ الگ اپنی پریشانیاں
لیے بیٹھی تھی۔ اسکا ارادہ گھر جانے کے بعد
خالاؤں کے گھر جانے کا بھی تھا۔ اور
زوہیب کا دماغ بھی سیٹ کرنا تھا۔ جو کچھ
ان دونوں کے بیچ چل رہا تھا۔ اس سے اتنی
انجان بھی نہیں تھی وہ۔ بس یہ ہوا تھا کہ
اسے فرصت نہیں مل رہی تھی۔ سسرال کی
زندگی میکے کی عیاشیوں بھری زندگی سے
بلکل مختلف تھی۔ حالانکہ آسیہ بیگم اسکا بہت
خیال رکھتی تھیں۔ مگر وہ تو پھولوں کی طرح

زندگی میکے کی عیاشیوں بھری زندگی سے
بلکل مختلف تھی۔ حالانکہ آسیہ بیگم اسکا بہت
خیال رکھتی تھیں۔ مگر وہ تو پھولوں کی طرح
پلی تھی۔ اسکے کپڑوں سے لے کر کھانے
پینے تک کی ہر ذمہ داری ملازمین کی تھی۔
اس نے آج تک اپنے کپڑوں پر بھی پریس
نہیں کی تھی۔ جبکہ یہاں خود کرنی پڑتی
تھی۔ ابراہیم کے ہفتے بھر کے کپڑوں پر
سکینہ استری کرتی تھی۔ ایک دو بار ہی ایسا
ہوا تھا کہ اسے اسکی شرٹس پریس کرنی پڑی

تھی۔ ابراہیم کے ہفتے بھر کے کپڑوں پر
سکینہ استری کرتی تھی۔ ایک دو بار ہی ایسا
ہوا تھا کہ اسے اسکی شرٹس پریس کرنی پڑی
تھیں وہ بھی اس وجہ سے کہ اگر استری
شدہ شرٹ کا بٹن وغیرہ ٹوٹا ہو۔ کیونکہ اب
اسے سلائی تو بالکل نہیں آتی تھی خاص کر
بٹن ٹانگنا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے
موبائل سے سر اٹھایا تھا۔ ٹی شرٹ اور جینز
میں ملبوس کمرے داخل ہوا تھا اور دروازہ
بند کر گیا عیسے پر ایک نظر ڈالتا کنز سائنڈ

ہوا تھا کہ اسے اسکی شرٹس پر پس کرنی پڑی
تھیں وہ بھی اس وجہ سے کہ اگر استری
شدہ شرٹ کا بٹن وغیرہ ٹوٹا ہو۔ کیونکہ اب
اسے سلائی تو بالکل نہیں آتی تھی خاص کر
بٹن ٹانگنا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے
موبائل سے سر اٹھایا تھا۔ ٹی شرٹ اور جینز
میں ملبوس کمرے داخل ہوا تھا اور دروازہ
بند کر گیا۔ عبیر پر ایک نظر ڈالتا کیز سائیڈ
ٹیبل پر پھینک کر بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ عبیر
خود کو یوں نظر انداز کیے جانے پر لب تپتی

موبائل سے سر اٹھایا تھا۔ لی تترٹ اور جینز
میں ملبوس کمرے داخل ہوا تھا اور دروازہ
بند کر گیا۔ عبیر پر ایک نظر ڈالتا کیز سائیڈ
ٹیبل پر پھینک کر بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ عبیر
خود کو یوں نظر انداز کیے جانے پر لب تپتی
بیڈ کے نزدیک آگئی۔

"میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔ ماما
انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔" اسے آنکھیں بند
کرتا دیکھ وہ بولے بنا نہ رہ سکی۔

"میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔ ماما
انتظار کر رہی ہوں گی۔۔" اسے آنکھیں بند
کرتا دیکھ وہ بولے بنا نہ رہ سکی۔

"آپ سے کہہ رہی ہوں۔۔" نا چاہتے
ہوئے بھی بہت تحمل سے مخاطب ہوئی۔ اگر
اس وقت لڑائی مول لیتی تو یقیناً اس شخص
کو روکنے کا بہانہ مل جاتا۔ ابراہیم نے
آنکھیں کھولتے اس دلکشی کے پیکر کو دیکھا۔
جہاں ہمیشہ کی طرح آج بھی اسکے لیے

روکھا پن اور خفگی تھی۔ اسکائے بلو اور
وائٹ کاہمینیشن اس پر خوب کھل رہا تھا۔
آج تو میکے جانے کے لیے خوب اہتمام کیا
گیا تھا۔ گجرا پلکوں پر مسکارا لبوں پر ہلکا
مہرون رنگ اور اپنے حسین بالوں کو پونی
ٹیل میں جکڑی وہ اس وقت چھوٹی سی
ضدی پنکی لگ رہی تھی۔

"یہاں آؤ۔" اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے
لیٹے لیٹے اپنا بایاں ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔

ٹیل میں جکڑی وہ اس وقت چھوٹی سی
ضدی پنکی لگ رہی تھی۔

"یہاں آؤ۔" اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے
لیٹے لیٹے اپنا بایاں ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔
عبیر نے چونک کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اور
اس سے نگاہیں ملتے ہی اسے لگا قدم زمین
میں جم گئے ہوں۔ ان نگاہوں میں کیا پیغام
تھا وہ بخوبی جانتی تھی۔ اس لیے ایک قدم
بھی اسکی سمت نہ بڑھایا۔

"تم سے کیا کہہ رہا ہوں۔۔ سنائی نہیں دے
رہا۔۔" اسے اپنی جگہ جما دیکھ اسکے گھمبیر
لہجے میں ہلکی سی سختی در آئی۔

"دیکھیں ہم لیٹ۔۔"

"میں نے کہا یہاں۔۔ آؤ۔۔" اسکے جذبول
سے بھاری ہوتے لہجے اور دھونس پر عبیر
کے قدم خود بخود زمین سے اکھڑنے لگے۔
وہ کتنی بھی بہادر کیوں نہ بن جاتی اندر ہی

"میں نے کہا یہاں ___ آؤ ___" اس کے جذبول
سے بھاری ہوتے لہجے اور دھونس پر عبیر
کے قدم خود بخود زمین سے اکھڑنے لگے۔
وہ کتنی بھی بہادر کیوں نہ بن جاتی اندر ہی
اندر اس شخص کی قربتوں سے سہمنے لگی
تھی۔

جاری ہے

تیری رہگزر

قسط 26

"میں نے کہا یہاں__ آؤ__" اس کے جذبوں
سے بھاری ہوتے لہجے اور دھونس پر عبیر
کے قدم خود بخود زمین سے اکھڑنے لگے۔ وہ
کتنی بھی بہادر کیوں نہ بن جاتی اندر ہی اندر
اس شخص کے قتل سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

اس شخص کی قربتوں سے سہمنے لگی تھی۔

قدم آگے بڑھائے تھے۔ مگر بیڈ کی پابندی کے
پاس آکر ٹھہر گئی تھی۔ ابراہیم تھوڑے فاصلے
پر بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے جوتے پہنے لیٹا
تھا۔ اسکے ہاتھ کی چوڑی ہتھیلی کو وہ سرے
سے نظر انداز کر گئی تھی۔ مزید فاصلہ سمیٹنے کی
وہ قائل نہ تھی۔ جبکہ ابراہیم اسکی ڈھٹائی پر
جبرے بھینچتا اٹھا تھا اور اسے کلائی سے
گھسٹاتا رہا۔

تھا۔ اسکے ہاتھ لی چوڑی سیلی کو وہ سرے
سے نظر انداز کر گئی تھی۔ مزید فاصلہ سمیٹنے کی
وہ قائل نہ تھی۔ جبکہ ابراہیم اسکی ڈھٹائی پر
جبرے بھینچتا اٹھا تھا اور اسے کلائی سے
گھسیٹتا اپنے برابر میں ہی گرا گیا۔

"بہت بے چین ہو یہاں سے فرار
کے لیے۔" بازو سے تھامتے اپنی سمت رخ
کیا۔ عمیر اس اچانک افتاد پر اچھی خاصی بوکھلا
چکی تھی۔ اپنے خشک پڑتے لب تر کرتے

جبرے بھینچتا اٹھا تھا اور اسے کلائی سے
گھیٹتا اپنے برابر میں ہی گرا گیا۔

"بہت بے چین ہو یہاں سے فرار
کے لیے۔" بازو سے تھامتے اپنی سمت رخ
کیا۔ عبیر اس اچانک افتاد پر اچھی خاصی بوکھلا
چکی تھی۔ اپنے خشک پڑتے لب تر کرتے
کہنی کے بل اٹھ کر اسکی تھکن سے ہلکی
سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔

چلی ھی۔ اپنے خشک پڑتے لب تر کرتے
کہنی کے بل اٹھ کر اسکی تھکن سے ہلکی
سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔

"یہاں تو قید و ظلم میں رکھا ہوا ہے میں
نے کھل کر سانس بھی نہیں لے
سکتیں۔۔" فاصلے مزید مختصر کیے تھے۔ اس
وقت واقعی عبیر نے سانس روک لی تھی۔
مگر جواب دینے کا حوصلہ نہ تھا۔ کیونکہ اس
شخص کا حرف حرف سچا تھا۔ نگاہیں اسکے

وقت واقعی عبیر نے سانس روک لی تھی۔
مگر جواب دینے کا حوصلہ نہ تھا۔ کیونکہ اس
شخص کا حرف حرف سچا تھا۔ نگاہیں اسکے
چوڑے شانوں پر جماتے ایک بار پھر فاصلے
پر ہونا چاہا۔ وہ ٹھوڑی تھامتا واپس اپنی جانب
متوجہ کر گیا۔ اور بغور اسکے چہرے کے اتار
چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

"یہ عارضی سہارے کب تک ڈھونڈو
گی۔؟" اسکا جلتا لمس اپنے نقوش پر محسوس

چوڑے شانوں پر جماتے ایک بار پھر فاصلے
پر ہونا چاہا۔ وہ ٹھوڑی تھامتا واپس اپنی جانب
متوجہ کر گیا۔ اور بغور اسکے چہرے کے اتار
چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

"یہ عارضی سہارے کب تک ڈھونڈو
گی۔۔؟" اسکا جلتا لمس اپنے نقوش پر محسوس
کرتی عبیر بے اختیار آنکھیں میچنے پر مجبور
مجبور ہو گئی۔ جبکہ ابراہیم جنید اس کی آتش
زدہ قربت میں خود کو جلتا محسوس کر رہا تھا۔

کر لی عبیر بے اختیار آنکھیں میچنے پر مجبور
مجبور ہو گئی۔ جبکہ ابراہیم جنید اس کی آتش
زدہ قربت میں خود کو جلتا محسوس کر رہا تھا۔
یہ لڑکی اسکی طلب کے ساتھ عادت بنتی جا
رہی تھی۔ اس کمرے کا ایک اہم حصہ۔۔
جس کے بغیر یہ کمر کسی دشت کی طرح
ویران تھا۔ اسکے وجود سے اٹھتی شیمپو اور
باڈی اسپرے کی بھیننی بھیننی خوشبو اسکے
تھکن زدہ اعصاب پر الگ ہی سرور طاری
کر رہی تھیں۔ اسے پیچھے نہ ہٹتے دیکھ عبیر کی

زده قربت میں خود کو جلتا محسوس کر رہا تھا۔
یہ لڑکی اسکی طلب کے ساتھ عادت بنتی جا
رہی تھی۔ اس کمرے کا ایک اہم حصہ۔۔
جس کے بغیر یہ کمرہ کسی دشت کی طرح
ویران تھا۔ اس کے وجود سے اٹھتی شیمپو اور
باڈی اسپرے کی بھیننی بھیننی خوشبو اس کے
تھکن زدہ اعصاب پر الگ ہی سرور طاری
کر رہی تھیں۔ اسے پیچھے نہ ہٹتے دیکھ عبیر کی
مزاحمت بڑھنے لگی تھی۔ مگر وہ اسکی کلائی
باآسانی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ اسکی

باڈی اسپرے کی بھیننی بھیننی خوشبو اسکے
تھکن زدہ اعصاب پر الگ ہی سرور طاری
کر رہی تھیں۔ اسے پیچھے نہ ہٹتے دیکھ عبیر کی
مزاحمت بڑھنے لگی تھی۔ مگر وہ اسکی کلائی
باآسانی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ اسکی
نگاہیں تو اسکی بے داغ ہنس جیسی گردن میں
پڑے اس گولڈ کے لاکٹ پر تھیں۔ جو اسکی
گردن میں سج کر اپنی قسمت پر نازاں تھا۔
نگاہیں اٹھاتے اسکی قابلِ رحم ہوتی حالت
دیکھی۔ اور چین اپنی انگلی میں لپیٹنے لگا۔ عبیر

نگاہیں اٹھاتے اسکی قابلِ رحم ہونی حالت
دیکھی۔ اور چین اپنی انگلی میں لپیٹنے لگا۔ عبیر
کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا
تھا۔

"تم ابھی میرے ساتھ جاؤ گی اور رات کو
واپس بھی میرے ساتھ ہی آؤ گی۔۔۔ سمجھ
آ رہی ہے میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟" اسکی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے حتمی لہجے میں
بولتا اٹھ کر واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ جبکہ

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے حتمی لہجے میں
بولتا اٹھ کر واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ جبکہ
وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی اسے جاتا دیکھتی
رہی مگر دروازہ بند ہوتے ہی نخوت سے سر
جھٹک گئی۔ اس وقت اسکے چہرے پر سخت
باغیانہ تاثرات تھے۔ یعنی ماضی کی عبیر اب
بھی اس میں زندہ تھی۔

عبیر کے گھر پہنچے تو انکا بڑا پر تپاک استقبال
کیا گیا تھا۔ داماد اور بیٹی پہلی بار آئے تھے۔
حفصہ صاحبہ کے تو قدم زمین پر نہیں تھے۔
کچن سے لے کر ڈائننگ روم تک صبح سے
ہی تیاریاں چل رہیں تھیں۔ آج انہوں نے
ہر کام ملازمین سے اپنی نگرانی میں کروایا
تھا۔ کھانے کی ایک ایک ڈش بڑے اہتمام
سے بنائی گئی تھی۔ زینب بھی ان کے ساتھ
لگی تھی۔ جبکہ اسید ماں کے اس جوش و

تھا۔ کھانے کی ایک ایک ڈش بڑے اہتمام
سے بنائی گئی تھی۔ زینب بھی ان کے ساتھ
لگی تھی۔ جبکہ اسید ماں کے اس جوش و
خروش پر مسکراتا پھر رہا تھا۔

"آسیہ آپا کیسی ہیں۔۔" ابراہیم جہانگیر
صاحب اور اسید کے ساتھ ڈرائنگ روم میں
بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔ زینب کچن میں
کھانے کے انتظامات دیکھ رہی تھی۔ اور وہ
ماں بیٹی اس وقت لاؤنج میں بیٹھیں تھیں۔

ی۔ ج۔ جبکہ اسید ماں کے اس بوس و
خروش پر مسکراتا پھر رہا تھا۔

"آسیہ آپا کیسی ہیں۔۔" ابراہیم جہانگیر
صاحب اور اسید کے ساتھ ڈرائنگ روم میں
بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔ زینب کچن میں
کھانے کے انتظامات دیکھ رہی تھی۔ اور وہ
ماں بیٹی اس وقت لاؤنج میں بیٹھیں تھیں۔
"ٹھیک ہیں۔۔ سلام کہہ رہیں تھیں آپکو۔۔"

کھانے کے انتظامات دیکھ رہی تھی۔ اور وہ
ماں بیٹی اس وقت لاؤنچ میں بیٹھیں تھیں۔

"ٹھیک ہیں۔۔ سلام کہہ رہیں تھیں آپکو۔۔"

"خوش ہو۔۔؟" انہوں نے بغور بیٹی کا جائزہ
لیا۔ چاند سی تو وہ تھی۔ کچھ روپ شادی شدہ
ہونے کے بعد بھی آگیا تھا۔ لیکن چہرے کی
سنجیدگی انہیں نجانے کیوں بے چین کر رہی
تھی۔ اور اسکا ولیمے والے دن کا رویہ بھولی
تو تھیں۔ وہ حاکم کے سوال پر نگاہیں

ہونے کے بعد بھی آگیا تھا۔ سلیمن چہرے کی
سنجیدگی انہیں نجانے کیوں بے چین کر رہی
تھی۔ اور اسکا ویسے والے دن کا رویہ بھولی
تو نہ تھیں وہ۔ جبکہ وہ ماں کے سوال نگاہیں
پھیرتی سامنے ٹیبل پر رکھا واز گھورنے لگی۔

"پتہ نہیں۔۔"

"کیا مطلب پتہ نہیں۔۔؟ یہ کیسا جواب
ہوا۔۔ ابراہیم خوش نہیں رکھتے تمہیں۔۔؟
کیا اسکا پتہ ہے؟" عیسے نے نگاہ اٹھا کر

تو نہ کھیں وہ۔ جبکہ وہ ماں کے سوال نگاہیں
پھیرتی سامنے ٹیبل پر رکھا واز گھورنے لگی۔

"پتہ نہیں۔۔"

"کیا مطلب پتہ نہیں۔۔؟ یہ کیسا جواب
ہوا۔۔ ابراہیم خوش نہیں رکھتے تمہیں۔۔؟
کیسا رویہ ہے انکا۔۔؟" عبیر نے نگاہ اٹھاتے
ماں کی جانب دیکھا جہاں تفکر کی پرچھائیاں
تھیں۔

"اگر سسرال کی طرف سے پریشان ہیں تو
اسکی فکر نہیں کریں وہ سب بہت اچھے
ہیں۔۔"

"میں سسرالیوں کا نہیں ابراہیم کا پوچھ رہی
ہوں بیٹا۔۔ ان کا رویہ تم سے کیسا ہے۔۔
خیال نہیں رکھتے تمہارا۔۔؟"

"سپوز اگر ایسا ہے بھی تو کیا کریں گے اب
آپ لوگ۔۔؟" اس نے بات کو ہلکا پھلکا

"میں سرالیوں کا نہیں ابراہیم کا پوچھ رہی
ہوں بیٹا۔ ان کا رویہ تم سے کیسا ہے۔۔
خیال نہیں رکھتے تمہارا۔؟"

"سپوز اگر ایسا ہے بھی تو کیا کریں گے اب
آپ لوگ۔۔؟" اس نے بات کو ہلکا پھلکا
رنگ دیتے جان کر ہنس کر پوچھا۔ حفصہ
صاحبہ کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا
یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔ ابھی شادی کو دن
ہی کتنے ہوئے تھے

صاحبہ کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا
یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔ ابھی شادی کو دن
ہی کتنے ہوئے تھے۔

"عبیر سچ بتاؤ مجھے۔۔ یہ پہیلیاں مت
بجھاؤ۔۔"

"تو میں نے بھی رائے ہی مانگی ہے کہ کیا
کریں گے آپ لوگ اگر وہ آپکی ایسیکٹیشنز
پر نہ اترے۔۔"

"تو میں نے بھی رائے ہی مانگی ہے کہ کیا
کریں گے آپ لوگ اگر وہ آپکی ایکسیکٹیشنز
پر نہ اترے۔۔"

"تمہارے بابا سے بات کروں گی۔ تاکہ وہ
داماد سے بات کریں۔ اس لیے تو تمہیں ان
کے حوالے نہیں کیا تھا۔ ہمیں تو خاصے
شریف اور سلجھے ہوئے لگے تھے۔ کہ
تمہاری قدر کریں گے۔۔" اور یہ سچ ہی تھا
جہانگیر صاحب نے اسی لیے بیٹی کی شادی

"تمہارے بابا سے بات کروں گی۔ تاکہ وہ
داماد سے بات کریں۔ اس لیے تو تمہیں ان
کے حوالے نہیں کیا تھا۔ ہمیں تو خاصے
شریف اور سلجھے ہوئے لگے تھے۔ کہ
تمہاری قدر کریں گے۔" اور یہ سچ ہی تھا
جہانگیر صاحب نے اسی لیے بیٹی کی شادی
اس خاندان میں کی تھی کہ اسے کسی قسم
کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ورنہ
امیر کبیر رشتوں کی کیا کمی تھی اسے۔ مگر

اس خاندان میں کی تھی کہ اسے کسی قسم
کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔ ورنہ
امیر کبیر رشتوں کی کیا کمی تھی اسے۔ مگر
بات وہی تھی برابری کے رشتے میں لڑکا
اپنی منواتا اور ان کی بیٹی کو دبا کر رکھتا۔ جبکہ
ابراہیم کی جانب سے کوئی ڈیمانڈ نہیں آئی
تھی۔

"پتہ نہیں ماما۔۔۔ مجھے خود سمجھ نہیں
آتا۔" اسکی نگاہ بے خیالی میں ڈرائنگ روم

"پتہ نہیں ماما۔۔ مجھے خود سمجھ نہیں آتا۔۔" اسکی نگاہ بے خیالی میں ڈرائنگ روم کی سمت اٹھی تھی جہاں سے مرد حضرات کی باتوں کی آوازیں آرہیں تھیں۔ "عجیب دھوپ چھاؤں سا رویہ ہے ان کا کبھی اتنے اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں۔۔ اور کبھی نرمی آجاتی لہجے میں۔۔ گھر کو سنبھال رہے ہیں مگر اپنا رشتہ بیلنس کرنا نہیں آرہا۔۔ میں کنفیوز ہوں۔۔" حفصہ صاحبہ نے اسکے الجھن بھرے تاثرات پر لے اختار آنے ساتھ لگا

کی باتوں کی اواریں اریں۔ بیس
دھوپ چھاؤں سا رویہ ہے ان کا کبھی اتنے
اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں۔۔ اور کبھی نرمی
آجاتی لہجے میں۔۔ گھر کو سنبھال رہے ہیں
مگر اپنا رشتہ بیلنس کرنا نہیں آ رہا۔۔ میں
کنفیوز ہوں۔۔ "حفصہ صاحبہ نے اس کے الجھن
بھرے تاثرات پر بے اختیار اپنے ساتھ لگا
لیا۔ نجانے کیوں انہیں اپنا دل بیٹھتا محسوس
ہوا تھا۔

"بٹا ہم ز ہمیشہ تمہاری خوشیوں کی دعا کی

بھرے تاثرات پر بے اختیار اپنے ساتھ لگا
لیا۔ نجانے کیوں انہیں اپنا دل بیٹھتا محسوس
ہوا تھا۔

"بیٹا ہم نے ہمیشہ تمہاری خوشیوں کی دعا کی
ہے۔۔ کہ تم ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ
خوش رہو مگر یہ بھی یاد رکھنا اللہ نہ کرے
زندگی میں کبھی کچھ بھی اونچ نیچ ہو
تمہارے ماں باپ ہمیشہ تمہارے ساتھ
کھڑے ہوں گے۔۔" نرمی سے اسکے ماتھے پر

بوسہ دیا تھا۔ اور عبیر کو لگا ان کے ایک
جملے نے اسے اندر اندر تک شانت کر دیا
ہو۔

"ساس خوش ہیں تم سے۔۔ تگ تو نہیں
کرتیں انہیں۔۔؟" ماں کے مسکراتے لہجے پر
اس نے شکایتی نگاہ ان پر ڈالی۔

"یہ بات مجھ سے نہیں اپنے داماد سے
پوچھیں۔۔"

"ساس خوش ہیں تم سے۔۔ تنگ تو نہیں
کرتیں انہیں۔۔؟" ماں کے مسکراتے لہجے پر
اس نے شکایتی نگاہ ان پر ڈالی۔

"یہ بات مجھ سے نہیں اپنے داماد سے
پوچھیں۔۔"

"ساس کے بارے میں ان سے پوچھنا اچھا
لگے گا بھلا۔۔؟"

"تو یہ کہہ کر..."

"یہ بات مجھ سے نہیں اپنے داماد سے
پوچھیں۔۔"

"ساس کے بارے میں ان سے پوچھنا اچھا
لگے گا بھلا۔۔؟"

"تو آپ کو میری بات پر تو یقین نہیں آئے
گا کہ وہ میری بلائیں لیتیں نہیں
تھکتیں۔۔" اس کے روٹھے روٹھے انداز پر حفصہ
صاحبہ مسکرا دیں۔

"تو آپ کو میری بات پر تو یقین نہیں آئے
یگا کہ وہ میری بلائیں لیتیں نہیں
تھکتیں۔۔" اس کے روٹھے روٹھے انداز پر حفصہ
صاحبہ مسکرا دیں۔

"ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ ویسے
بڑی سادہ خاتون ہیں تم بھی ان سے اسی
طرح محبت کرنا۔۔!"

"آپ کو پتا ہے انہوں نے مجھے کھانا پکانا

"آپ کو پتا ہے انہوں نے مجھے کھانا پکانا سکھایا ہے۔۔"

"ہاں مجھے معلوم ہے۔۔ زینب ہر وقت بتاتی رہتی ہے کہ آپا کے ساتھ تم نے کیا کیا بنایا۔۔ ابراہیم کو کیسا لگتا ہے کھانا۔۔"

"کیا مطلب کیسا لگتا ہے کیسا بھی لگے انہیں میں تو بنا رہی ہوں نا۔۔ اور شروع شروع تو کچھ مسٹیکس ہوتی ہی ہیں۔۔" اسے اپنا کل کا

"ہاں مجھے معلوم ہے۔۔ زینب ہر وقت بتاتی
رہتی ہے کہ آپا کے ساتھ تم نے کیا کیا
بنایا۔۔ ابراہیم کو کیسا لگتا ہے کھانا۔۔"

"کیا مطلب کیسا لگتا ہے کیسا بھی لگے انہیں
میں تو بنا رہی ہوں نا۔۔ اور شروع شروع تو
کچھ مسٹیکس ہوتی ہی ہیں۔۔" اسے اپنا کل کا
جلا ہوا قیمہ یاد آگیا جسے وہ تیز آنچ پر بھننے
چھوڑ گئی تھی۔ اور اُن سب نے جس طرح
چپ ہو کر کھایا تھا یہ انہی کے معدے

"کیا مطلب کیا لگتا ہے کیا بھی لگے انہیں
میں تو بنا رہی ہوں نا۔ اور شروع شروع تو
کچھ مسٹیکس ہوتی ہی ہیں۔" اسے اپنا کل کا
جلا ہوا قیمہ یاد آگیا جسے وہ تیز آنچ پر بھنے
چھوڑ گئی تھی۔ اور اُن سب نے جس طرح
چپ ہو کر کھایا تھا یہ انہی کے معدے
جانتے تھے کیونکہ اس سے دو تین نوالوں
سے زیادہ نہیں کھایا گیا تھا۔ اور اپنے لیے
بعد میں کباب فرائے کیے تھے۔ جبکہ ابراہیم
نے سٹاکس سے خاموشی سے کہا تھا

جلا ہوا قیمہ یاد آگیا جسے وہ تیز آنچ پر بھنے
چھوڑ گئی تھی۔ اور اُن سب نے جس طرح
چپ ہو کر کھایا تھا یہ انہی کے معدے
جانتے تھے کیونکہ اس سے دو تین نوالوں
سے زیادہ نہیں کھایا گیا تھا۔ اور اپنے لیے
بعد میں کباب فرائے کیے تھے۔ جبکہ ابراہیم
نے سیلڈ سے خاموشی سے کھالیا تھا۔

"شادی سے پہلے کہتی تھی سیکھ لو کچھ۔۔ مگر
ماں کی بات کہاں سمجھ آتی ہے۔۔"

"شادی سے پہلے کہتی تھی سیکھ لو کچھ۔۔ مگر
ماں کی بات کہاں سمجھ آتی ہے۔۔"

"آپ اب لیکچر مت شروع کیجیے گا۔۔ میری
ساس کو مجھ سے ایسا کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔
جو بنتا ہے کھا لیتی ہیں بلکہ الٹا ساتھ لگی رہتی
ہیں" کشن گود پر رکھتی ان کے کندھے سے
سر ٹکا گئی۔

"دوپہر میں تو تم اٹھ کر ناشتہ کرتی ہو پھر

ہیں "لشن گود پر رھتی ان کے کندھے سے
سر ٹکا گئی۔

"دوپہر میں تو تم اٹھ کر ناشتہ کرتی ہو پھر
ساس نند کب ناشتہ کرتی ہیں۔۔؟" انہوں
نے اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔ فون پر
اتنی تفصیل سے بات ہی نہیں ہو پاتی تھی۔

"وہ دونوں تو دس بجے تک اٹھ جاتی ہیں۔۔
پھر دوپہر میں جب اسامہ آتا رات کا کھانا
ہی گم کر کے کھاتے ہیں۔ کبھی کبھی

"دوپہر میں تو تم اٹھ کر ناشتہ کرتی ہو پھر
ساس نند کب ناشتہ کرتی ہیں۔۔؟" انہوں
نے اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔ فون پر
اتنی تفصیل سے بات ہی نہیں ہو پاتی تھی۔

"وہ دونوں تو دس بجے تک اٹھ جاتی ہیں۔۔
پھر دوپہر میں جب اسامہ آتا رات کا کھانا
ہی گرم کر کے دے دیتیں۔۔ یا کبھی کچھ بنا
لیتیں۔۔ اسامہ اور ارہا سے تو بہت اچھی
بونڈنگ ہے میری۔۔ شام میں ہم حاروں

نے اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔ فون پر
اتنی تفصیل سے بات ہی نہیں ہو پاتی تھی۔

"وہ دونوں تو دس بجے تک اٹھ جاتی ہیں۔۔
پھر دوپہر میں جب اسامہ آتا رات کا کھانا
ہی گرم کر کے دے دیتیں۔۔ یا کبھی کچھ بنا
لیتیں۔۔ اسامہ اور ارہا سے تو بہت اچھی
بونڈنگ ہے میری۔۔ شام میں ہم چاروں
چائے بھی ساتھ پیتے۔۔ مگر پھر ابراہیم آتے
تو انہیں میں الگ سے بنا کر دیتی ہوں۔۔"

چائے بھی ساتھ پیتے۔۔ مگر پھر ابراہیم آتے
تو انہیں میں الگ سے بنا کر دیتی ہوں۔۔"

"میری بچی تو بڑی سمجھدار ہو گئی ہے۔۔" ان
کے مسکراتے انداز پر اس نے ان کے
کندھے سے سر اٹھایا۔

"آپ کے داماد کہتے ہیں میں بچی نہیں
ہوں۔۔"

"بالکل مگر اپنی ماں کے لئے تو ہمیشہ بچی ہی

اپ کے داماد ہے ہیں میں پی ہیں

ہوں۔۔"

"بلکل مگر اپنی ماں کے لیے تو ہمیشہ بچی ہی
رہو گی۔۔" اتنے دن بعد ماں کی محبت اور
لمس پاتے ہی اسکا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ یہی تو
سب سے زیادہ مس کرتی تھی سسرال
میں۔۔

"اچھا ساس کو تو بتا دیا تھا نا یہاں رکنے کے
بارے میں۔۔؟"

سب سے زیادہ مس کرتی تھی سسرال
میں۔۔

"اچھا ساس کو تو بتا دیا تھا نا یہاں رکنے کے
بارے میں۔۔؟"

"جی شام میں ہی بتا دیا تھا کہ چار پانچ دن
رکوں گی۔۔ وہ تو خود اتنے دن سے کہہ
رہیں تھیں کہ مل آؤ ابراہیم کی اتنی بھی نہ
سنا کرو۔۔" اور واقعی نہ سچ تھا وہ آسہ بیگم

"اچھا ساس کو تو بتا دیا تھا نا یہاں رکنے کے
بارے میں۔۔؟"

"جی شام میں ہی بتا دیا تھا کہ چار پانچ دن
رکوں گی۔۔ وہ تو خود اتنے دن سے کہہ
رہیں تھیں کہ مل آؤ ابراہیم کی اتنی بھی نہ
سنا کرو۔۔" اور واقعی یہ سچ تھا وہ آسیہ بیگم
کو بتا کر آئی تھی سوائے ابراہیم کے۔ جسے
یہاں سے اکیلا جاتے وقت پتہ چلنے والا تھا۔

"جی شام میں ہی بتادیا تھا کہ چار پانچ دن
رکوں گی۔۔ وہ تو خود اتنے دن سے کہہ
رہیں تھیں کہ مل آؤ ابراہیم کی اتنی بھی نہ
سنا کرو۔۔" اور واقعی یہ سچ تھا وہ آسیہ بیگم
کو بتا کر آئی تھی سوائے ابراہیم کے۔ جسے
یہاں سے اکیلا جاتے وقت پتہ چلنے والا تھا۔

"اور ابراہیم سے پوچھ لیا تھا۔۔؟"

"ہاں پہلے انہی سے ہی کہا تھا۔۔"

"اور ابراہیم سے پوچھ لیا تھا۔؟"

"ہاں پہلے انہی سے ہی کہا تھا۔"

"چلو اچھی بات ہے۔۔" وہ دونوں اٹھ گئیں
تھیں کیونکہ زینب نے کھانے کی ٹیبل
لوازمات سے سجوا دی تھی۔ مرد حضرات کے
آنے پر سب اکٹھے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے
تھے۔ عبیر ابراہیم کے برابر میں ہی بیٹھی
تھی۔

آنے پر سب اکھٹے ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے
تھے۔ عبیر ابراہیم کے برابر میں ہی بیٹھی
تھی۔

"آئی سچ بتائیں ان میں سے کتنی ڈشیز زینی
نے بنائی ہیں۔۔" بریانی پلیٹ میں نکالتے
ابراہیم نے پوچھا۔

"میری بہو تو ہر فن مولا ہے۔۔ یہ سیخ
کباب ٹیسٹ کریں اسی نے بنائے ہیں۔۔" وہ
فہم لے کر ہنستے ہوئے

"میری بہو تو ہر فن مولا ہے۔۔ یہ سیخ
کباب ٹیسٹ کریں اسی نے بنائے ہیں۔۔" وہ
بڑے فخر سے بولیں تھیں۔

"رہنے دیں ماما انہیں اب کہاں میرے ہاتھ
کے کھانے اچھے لگیں گے۔۔ عبیر کے
کھانوں کا ذائقہ لگ چکا ہے۔۔" ابراہیم کی
بے اختیار نگاہ برابر میں بیٹھی عبیر تک گئی
جس کا سر پلیٹ پر جھکا تھا۔

"میری بہو تو ہر فن مولا ہے۔۔ یہ سیخ
کباب ٹیسٹ کریں اسی نے بنائے ہیں۔۔" وہ
بڑے فخر سے بولیں تھیں۔

"رہنے دیں ماما انہیں اب کہاں میرے ہاتھ
کے کھانے اچھے لگیں گے۔۔ عبیر کے
کھانوں کا ذائقہ لگ چکا ہے۔۔" ابراہیم کی
بے اختیار نگاہ برابر میں بیٹھی عبیر تک گئی
جس کا سر پلیٹ پر جھکا تھا۔

"رہنے دیں ماما انہیں اب کہاں میرے ہاتھ
کے کھانے اچھے لگیں گے۔۔ عبیر کے
کھانوں کا ذائقہ لگ چکا ہے۔۔" ابراہیم کی
بے اختیار نگاہ برابر میں بیٹھی عبیر تک گئی
جس کا سر پلیٹ پر جھکا تھا۔

"کیوں ابراہیم کو امتحان میں ڈال رہی ہو۔۔
حقیقت بھی نہیں بتا سکتا کہ بیوی ناراض
ہو جائے گی اور جھوٹ بھی نہیں بول سکتا
کہ اپنے کھانوں پر مطمئن ہو جائے

بے اختیار نگاہ برابر میں بیٹھی عبیر تک گئی
جس کا سر پلیٹ پر جھکا تھا۔

"کیوں ابراہیم کو امتحان میں ڈال رہی ہو۔۔
حقیقت بھی نہیں بتا سکتا کہ بیوی ناراض
ہو جائے گی اور جھوٹ بھی نہیں بول سکتا
کہ اپنے کھانوں پر مطمئن ہو جائے
گی۔۔" اسید نے قہقہہ لگاتے عبیر کو چھیڑا تھا۔
حاضرین مسکرا دیے تھے۔ جبکہ عبیر نے سلگ
کر بھائی کو دیکھا تھا۔

"میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔؟ زینی مجھے
چٹکی لو۔۔ یہ اب تک عبیر کی کلاشکوف سے
کوئی گولی نکل کر مجھے یا ابراہیم کو کیوں
نہیں لگی۔۔؟" اسکی خاموشی پر وہ ایک بار
پھر چھیڑے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ زینی نے
مسکراہٹ ضبط کرتے شوہر کو گھورا تھا۔

"اسید میری لاڈلی کو تنگ نہیں
کرو۔۔" جہانگیر صاحب نے مداخلت کی۔ "ایسا
نہ ہو وہ تمہاری یہ چلتی بندوق ناکارہ

نہیں لی۔۔؟" اسکی خاموشی پر وہ ایک بار
پھر چھیڑے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ زینی نے
مسکراہٹ ضبط کرتے شوہر کو گھورا تھا۔

"اسید میری لاڈلی کو تنگ نہیں
کرو۔۔" جہانگیر صاحب نے مداخلت کی۔ "ایسا
نہ ہو وہ تمہاری یہ چلتی بندوق ناکارہ
کردے۔۔"

"واہ آپ تو ہیں ہی ہمیشہ سے اسکی پارٹی
میں۔۔۔" ابراہیم تم یقیناً نہیں کرے گا۔ گریسی

اکاؤنٹس صرف شاپنگس میں خالی کیے ہیں
اس نے۔۔ اپنا کریڈٹ کارڈ بچا کر رکھنا۔۔
کسی دن 'ایمٹی اکاؤنٹ' کا نوٹیفیکیشن
موبائل پر آرہا ہوگا۔۔ "وہ عبیر کو بولنے پر
اکسانے کے لیے کچھ حد تک مبالغہ آرائی
کر رہا تھا۔ ابراہیم نے ابرو اچکاتے کباب
کانٹے سے توڑتی عبیر کو دیکھا۔

"یہ اطلاع میرے لیے نئی ہے۔۔"

"کیا کہہ رہے ہو میں مان ہی نہیں سکتا یہ
اتنے دن شاپنگ کے بغیر رہ لی۔۔"

"اما چپ کرائیں انہیں۔۔ ورنہ میں بھابھی کو
بتادوں گی کہ انہوں نے لاسٹ برتھ ڈے
پر بھابھی کو جو 'اپنے' نام سے گفٹس دیے
تھے وہ سب مجھ سے خریدوائے
تھے۔۔" عبیر کی بھی اب بس ہو چکی تھی۔
اسکے بھانڈا پھوڑنے پر اسید نے گڑ بڑاتے
زینب کے شاک سے کھلتے منہ کو دیکھا۔ جبکہ

"اما چپ کرائیں انہیں۔۔ ورنہ میں بھابھی کو
بتادوں گی کہ انہوں نے لاسٹ برتھ ڈے
پر بھابھی کو جو 'اپنے' نام سے گفٹس دیے
تھے وہ سب مجھ سے خریدوائے

تھے۔۔" عبیر کی بھی اب بس ہو چکی تھی۔

اسکے بھانڈا پھوڑنے پر اسید نے گڑ بڑاتے
زینب کے شاک سے کھلتے منہ کو دیکھا۔ جبکہ
ماں باپ کے لیے بیٹے کی حالت بڑی دلچسپ
تھی۔ ابراہیم نے نگاہیں ترچھی کرتے بھائی کو
خفگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا کہ اس کا تعلق اس سے

تھے وہ سب مجھ سے خریدوائے
تھے۔۔ "عبیر کی بھی اب بس ہو چکی تھی۔
اسکے بھانڈا پھوڑنے پر اسید نے گڑ بڑاتے
زینب کے شاک سے کھلتے منہ کو دیکھا۔ جبکہ
ماں باپ کے لیے بیٹے کی حالت بڑی دلچسپ
تھی۔ ابراہیم نے نگاہیں ترچھی کرتے بھائی کو
خفگی سے دیکھتی بیوی کو دیکھا تھا۔ لبوں کے
کناروں پر ایک مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی
تھی۔

"میں نے کیا کہا تھا تم سے۔۔؟" جہانگیر
صاحب نے ہنستے ہوئے اپنی بات یاد دلائی
تھی۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہے زینبی۔۔"

"ہاں بھابھی بالکل جھوٹ۔۔!" اسید نے اسے
کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جو اس
وقت بڑے دل جلانے والے انداز میں
مسکرا رہی تھی۔ جب اسے برابر میں بیٹھے

"ہاں بھابھی بالکل جھوٹ۔۔!" اسید نے اسے
کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جو اس
وقت بڑے دل جلانے والے انداز میں
مسکرا رہی تھی۔ جب اسے برابر میں بیٹھے
شخص کی نگاہیں خود پر جمی محسوس ہوئیں
تھیں۔ اس نے چونکتے اسکی جانب دیکھا۔
نگاہیں بس ایک پل کے لیے ان گہری
نگاہوں سے ملیں تھیں مگر اگلے پل فوراً
سیدھی ہوتی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

سیدھی ہوتی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

اسید بھی دل مسوتا کھانے کی جانب متوجہ
ہو گیا تھا اب ان سب کے بیچ تو بیوی کو منا
نہیں سکتا تھا۔ دراصل ہوا یوں تھا کہ اسے
لڑکیوں کی شاپنگ کی کوئی نالج نہ تھی اسی
لیے منگنی کے بعد زینب کی برتھ ڈے پر
گفٹ دینا چاہتا تھا جسکی ذمہ داری عبیر پر
ڈال گیا تھا۔ جو بغیر کسی اعتراض کے ایک
بڑی رقم لے کر اس کام پر راضی ہو گئی

لڑکیوں کی شاپنگ کی کوئی نالج نہ تھی اسی
لیے منگنی کے بعد زینب کی برتھ ڈے پر
گفٹ دینا چاہتا تھا جسکی ذمہ داری عبیر پر
ڈال گیا تھا۔ جو بغیر کسی اعتراض کے ایک
بڑی رقم لے کر اس کام پر راضی ہو گئی
تھی۔

کھانے کے بعد قہوے اور چائے کا دور چلا
تھ

کھانے کے بعد قہوے اور چائے کا دور چلا
تھا۔ چائے عبیر نے ہی بنائی تھی۔ وہ سارے
لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔
ابراہیم کال کے سبب ڈرائنگ روم میں چلا
گیا تھا۔ عبیر کو اسکی چائے وہیں لانی
پڑی۔ "بس چائے پیتے ہی چلنے کی کرو۔۔
گیارہ بج رہے ہیں۔۔" موبائل رکھ کر چائے
کا سپ بھرتے برابر میں بیٹھی بیوی کو

لاؤں میں بیٹھے بائوں میں مصروف تھے۔

ابراہیم کال کے سبب ڈرائنگ روم میں چلا
گیا تھا۔ عبیر کو اسکی چائے وہیں لانی

پڑی۔ "بس چائے پیتے ہی چلنے کی کرو۔"

گیارہ بج رہے ہیں۔۔ "موبائل رکھ کر چائے

کا سپ بھرتے برابر میں بیٹھی بیوی کو

مخاطب کیا تھا۔ جو اپنی چائے لیے بیٹھی محض

پہلو بدل گئی تھی۔ وہ سب کے بیچ سے یہاں

اس لیے آئی تھی کہ سکون سے معاملہ حل

کر سکے۔

مخاطب کیا تھا۔ جو اپنی چائے لیے بیٹھی محض
پہلو بدل گئی تھی۔ وہ سب کے بیچ سے یہاں
اس لیے آئی تھی کہ سکون سے معاملہ حل
کر سکے۔

"گیارہ ہی تو بجے ہیں بس۔۔"

"اگر پہنچتے پہنچتے دیر ہو جائے گی۔۔ صبح آفس
بھی جانا ہے اور تمہیں اٹھانا کوئی آسان کام
ہے۔۔"

"کیا ہسپر پھسر لر رہے ہیں میری بھابھی کے
کان میں۔۔۔؟" زینب ڈرائنگ روم میں داخل
ہوتی وہیں آکر بیٹھ گئی۔ صوفہ ٹو سیٹر تھا
ناچار عبیر کو ابراہیم کی جانب سرکنا پڑا۔
ابراہیم نے ایک گہری نگاہ اسکے دلکش
چہرے پر ڈالتے ہوئے کی جانب دیکھا۔

"مجھے کھسر پھسر کی ضرورت نہیں۔۔۔ گھر
جانے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔" اسی پل حفصہ
صاحبہ بھی چلی آئیں۔

"مجھے کھسر پھسر کی ضرورت نہیں۔۔ گھر
جانے کی بات کر رہا ہوں۔۔" اسی پل حفصہ
صاحبہ بھی چلی آئیں۔

"بیٹا اتنی جلدی کیوں۔۔ کچھ دیر اور
رکیں۔۔"

"نہیں آنٹی صبح آفس جانا ہے۔۔ یہاں سے
گھر جانے میں بھی خاصا وقت لگ جائے
گا۔۔"

"بیٹا اتنی جلدی کیوں۔۔ کچھ دیر اور
رکیں۔۔"

"نہیں آنٹی صبح آفس جانا ہے۔۔ یہاں سے
گھر جانے میں بھی خاصا وقت لگ جائے
گا۔۔"

"ہاں ماما پھر صبح آنکھ نہیں کھل سکے گی ان
کی۔۔ اور میں بھی یہاں ہوں تو مسئلہ
ہو جائے گا انہیں پھر۔۔" عبیر نے ترنت کسی

"نہیں آنٹی صبح آفس جانا ہے۔۔ یہاں سے
گھر جانے میں بھی خاصا وقت لگ جائے
گا۔۔"

"ہاں ماما پھر صبح آنکھ نہیں کھل سکے گی ان
کی۔۔ اور میں بھی یہاں ہوں تو مسئلہ
ہو جائے گا انہیں پھر۔۔" عبیر نے ترنت کسی
ذمہ دار بیوی کی کمال اداکاری کرتے بات کو
اپنی مرضی سے مکمل کیا تھا۔ ابراہیم نے
چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی

"نہیں آنٹی صبح آفس جانا ہے۔۔ یہاں سے
گھر جانے میں بھی خاصا وقت لگ جائے
گا۔۔"

"ہاں ماما پھر صبح آنکھ نہیں کھل سکے گی ان
کی۔۔ اور میں بھی یہاں ہوں تو مسئلہ
ہو جائے گا انہیں پھر۔۔" عبیر نے ترنت کسی
ذمہ دار بیوی کی کمال اداکاری کرتے بات کو
اپنی مرضی سے مکمل کیا تھا۔ ابراہیم نے
چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی

"ہاں ماما پھر صبح آنکھ نہیں کھل سکے گی ان کی۔۔ اور میں بھی یہاں ہوں تو مسئلہ ہو جائے گا انہیں پھر۔۔" عبیر نے ترنت کسی ذمہ دار بیوی کی کمال اداکاری کرتے بات کو اپنی مرضی سے مکمل کیا تھا۔ ابراہیم نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی اس نے۔۔؟

"ہاں بات تو صحیح ہے۔۔ مگر بیٹا پورا دن تو گزارنا تھا نا۔۔" حفصہ صاحبہ زور سے

چونکہ کر اسکی جانب دیکھا۔ کیا کہا تھا ابھی
اس نے۔۔؟

"ہاں بات تو صحیح ہے۔۔ مگر بیٹا پورا دن تو گزارنا تھا نا۔" حفصہ صاحبہ زرینہ سے قہوے کی کیٹل اور خشک میوہ جات ٹیبل پر رکھوانے لگیں۔

"ویسے عبیر مسئلہ تو پھر بھی ہوگا۔ اب تم تو چار پانچ دن یہیں ہو۔ بھاجن کو تمہاری

"ہاں بات تو صحیح ہے۔۔ مگر بیٹا پورا دن تو گزارنا تھا نا۔" حفصہ صاحبہ زرینہ سے قہوے کی کیٹل اور خشک میوہ جات ٹیبل پر رکھوانے لگیں۔

"ویسے عبیر مسئلہ تو پھر بھی ہوگا۔۔ اب تم تو چار پانچ دن یہیں ہو۔۔ بھاجن کو تمہاری یاد کے ساتھ کمرے کی تنہائی بھی کاٹے گی۔۔" زینب نے ہنسی ضبط کرتے ابراہیم کو چھیڑا تھا۔ مگر وہ اس وقت کسی قسم کے

قہوے کی کیٹل اور خشک میوہ جات ٹیبل
پر رکھوانے لگیں۔

"ویسے عبیر مسئلہ تو پھر بھی ہوگا۔ اب تم
تو چار پانچ دن یہیں ہو۔ بھاجن کو تمہاری
یاد کے ساتھ کمرے کی تنہائی بھی کاٹے
گی۔" زینب نے ہنسی ضبط کرتے ابراہیم کو
چھیڑا تھا۔ مگر وہ اس وقت کسی قسم کے
مذاق کے موڈ میں نہ تھا بلکہ جبرے بھینچے
پر تپش نگاہوں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

یاد کے ساتھ کمرے کی تنہائی بھی کاٹے
گی۔۔ "زینب نے ہنسی ضبط کرتے ابراہیم کو
چھیڑا تھا۔ مگر وہ اس وقت کسی قسم کے
مذاق کے موڈ میں نہ تھا بلکہ جڑے بھینچے
پر تپش نگاہوں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔
جس نے پورا منصوبہ اسکی پیٹھ پیچھے بنایا
تھا۔ 'چار پانچ دن۔۔' یعنی اسکے منع کرنے
کے باوجود سب ہی اس ٹرپ سے آگاہ
تھے۔!! عبیر نے اسکی جانب دیکھنے کی غلطی
بلکل نہیں کی تھی۔ اسکی غصیلی نگاہیں اسے

جس نے پورا منصوبہ اسکی پیٹھ پیچھے بنایا
تھا۔ 'چار پانچ دن۔۔' یعنی اسکے منع کرنے
کے باوجود سب ہی اس ٹرپ سے آگاہ
تھے۔!! عبیر نے اسکی جانب دیکھنے کی غلطی
بلکل نہیں کی تھی۔ اسکی غصیلی نگاہیں اسے
اپنا چہرہ جھلساتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس
نے یہ قدم انجام کا سوچے بغیر اٹھایا تھا۔

"میری خیر ہے مگر تمہاری بھابھی 'چار پانچ
دن' فرار حاصل کر کے جو عیش سوچے بیٹھی

تھے۔!! عبیر نے اسکی جانب دیکھنے کی غلطی
بلکل نہیں کی تھی۔ اسکی غصیلی نگاہیں اسے
اپنا چہرہ جھلساتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس
نے یہ قدم انجام کا سوچے بغیر اٹھایا تھا۔

"میری خیر ہے مگر تمہاری بھابھی 'چار پانچ
دن' فرار حاصل کر کے جو عیش سوچے بیٹھی
ہیں قیمت بھی وہی ادا کریں گی۔۔"

"اووو۔۔۔ آپ تو ابھی سے عبیر کے ہجر میں

جان لگے ہو۔۔۔

"میری خیر ہے مگر تمہاری بھابھی 'چار پانچ دن' فرار حاصل کر کے جو عیش سوچے بیٹھی ہیں قیمت بھی وہی ادا کریں گی۔۔"

"اووو۔۔ آپ تو ابھی سے عبیر کے ہجر میں جلنے لگے۔ دیکھ رہی ہو عبیر۔۔؟" عبیر کیا دیکھتی اسے تو اپنے پسینے چھٹتے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ بخوبی اس کے جلتے لہجے کا مفہوم سمجھ گئی تھی۔

"انہوں نے خود ہی مشورہ دیا تھا رکنے
کا۔" خود کو اکورڈ سچویشن سے بچانے
کے لیے بے ساختہ ایک اور جھوٹ منہ سے
نکلا تھا۔ ابراہیم یکدم ہی جگہ سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ عبیر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا
تھا۔ مگر وہ اسکی ماں کی جانب متوجہ تھا۔

"اچھا آنٹی اجازت دیں اب۔۔" انہیں خدا
حافظ کر کے زینب کو پیار کرتا باہر لاؤنج کی
جانب بڑھ گیا۔ یقیناً سسر اور سالے سے

جی ملنا تھا۔

"کیا گھونگھی بنی بیٹھی ہو۔۔ جاؤ سی آف تو کرو۔۔" اسے اپنی جگہ جما دیکھ زینب نے ڈپٹا۔

"ہاں عبیر جاؤ شاہاش۔۔" حفصہ صاحبہ نے بھی مسکراتے ہوئے جانے کو کہا۔ اور ڈرائنگ روم سے نکل گئیں تھیں۔ مگر عبیر تو اسی جگہ جمی بیٹھی تھی۔ اس وقت ابراہیم سے جا کر بات کرنا گواہی کے منہ میں

لو اسی جملہ بی بی بیسی سی۔ اس وقت ابراہیم
سے جا کر بات کرنا گویا شیر کے منہ میں
ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔

"کر۔۔ کر تو دیا ابھی۔۔"

"پاگل لڑکی وہ اتنے دن تمہیں مس کریں
گے۔۔ تنہائی میں دو بول تو بول لو ان
سے۔۔" زینب نے زبردستی اسے صوفے سے
اٹھایا تھا۔ عبیر لب کاٹتی اسکے ساتھ باہر
آگئی۔ ابراہیم ان لوگوں سے الوادع لیتا خارجی

ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔

"کر۔۔ کر تو دیا ابھی۔۔"

"پاگل لڑکی وہ اتنے دن تمہیں مس کریں گے۔۔ تنہائی میں دو بول تو بول لو ان سے۔۔" زینب نے زبردستی اسے صوفے سے اٹھایا تھا۔ عبیر لب کاٹتی اسکے ساتھ باہر آگئی۔ ابراہیم ان لوگوں سے الوداع لیتا خارجی دروازے کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اسے ڈرائنگ روم سے باہر نکلتا دیکھ کر بھی راسخ قدم نہ

"جاؤ۔۔!" زینب نے اسے باہر جانے کا اشارہ
کیا تو وہ مرتی کیا نہ کرتی کی مصداق باہر کی
جانب قدم بڑھا گئی۔ یہ الگ بات تھی اس
وقت شدت سے دعا کی تھی کہ وہ تیز
قدموں سے سیدھا کار میں جا کر بیٹھ گیا
ہو۔ مگر وہ باہر آئی تو وہ پورچ کی سیڑھیاں
اتر رہا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔!!" ابراہیم اس کی مدھم آواز
پر ٹھہرا تھا اور پلٹ کر جن نگاہوں سے

"اللہ حافظ۔۔!!" ابراہیم اس کی مدھم آواز
پر ٹھہرا تھا اور پلٹ کر جن نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا عبیر نے بے اختیار اپنے لب
تر کیے تھے۔

"مم۔۔ میں آپ سے۔۔"

"شٹ اپ۔۔ اگر ایک ورڈ بھی منہ سے
نکالا بغیر لحاظ کیے ہاتھ پکڑ کر لے جاؤں
گا۔۔" اسکی طیش بھری دھمکی پر عبیر بے

"مم۔۔ میں آپ سے۔۔"

"شٹ اپ۔۔ اگر ایک ورڈ بھی منہ سے نکالا بغیر لحاظ کیے ہاتھ پکڑ کر لے جاؤں گا۔۔" اسکی طیش بھری دھمکی پر عبیر بے ساختہ پیچھے ہٹی۔ اس شخص سے کچھ بعید نہ تھی۔ اور اسکے یکدم پیچھے ہٹنے پر وہ کچھ اور سلگا تھا۔ اور ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "اس حرکت کے بعد تم مجھ سے کسی قسم کی نرمی کی توقع مت رکھنا۔۔ یاد رکھنا

ساختم پچھے ہٹی۔ اس شخص سے کچھ بعید نہ
تھی۔ اور اسکے یکدم پچھے ہٹنے پر وہ کچھ اور
سلگا تھا۔ اور ملامتی نگاہوں سے اسے
دیکھا۔ "اس حرکت کے بعد تم مجھ سے کسی
قسم کی نرمی کی توقع مت رکھنا۔ یاد رکھنا
یہاں جتنے بھی تم رکو گی میری مرضی کے
اگینسٹ رکو گی" عبیر کے ماتھے پر بل پڑے
تھے۔

"تو آپکا تو ارادہ ہی نہیں تھا مجھے میرے میکے

دیکھا۔ "اس حرکت کے بعد تم مجھ سے کسی
قسم کی نرمی کی توقع مت رکھنا۔ یاد رکھنا
یہاں جتنے بھی تم رکو گی میری مرضی کے
اگینسٹ رکو گی" عبیر کے ماتھے پر بل پڑے
تھے۔

"تو آپکا تو ارادہ ہی نہیں تھا مجھے میرے میکے
چھوڑنے کا۔۔ پھر میں کیا کرتی۔۔؟" اسے خود
کو گھورتا دیکھ نگاہیں پھیرتی مدھم مگر ضدی
لہجے میں بولی۔ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے

"تو آپکا تو ارادہ ہی نہیں تھا مجھے میرے میکے
چھوڑنے کا۔۔ پھر میں کیا کرتی۔۔؟" اسے خود
کو گھورتا دیکھ نگاہیں پھیرتی مدھم مگر ضدی
لہجے میں بولی۔ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے
گھورتا رہا پھر مزید کوئی بات کیے بنا لمبے
لمبے ڈگ بھرتا کار کی سمت بڑھ گیا۔ مین
گیٹ سے نکلنے تک وہ اسکی کار کو گھورتی
رہی۔ وہی ہوا تھا جسکا اندیشہ تھا۔ گہری سانس
بھرتی وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ ابھی جیسے
تیور دیکھا کر وہ نکلا تھا صاف ظاہر کر رہا تھا

گیٹ سے نکلنے تک وہ اسکی کار کو گھورتی
رہی۔ وہی ہوا تھا جسکا اندیشہ تھا۔ گہری سانس
بھرتی وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ ابھی جیسے
تیور دیکھا کر وہ نکلا تھا صاف ظاہر کر رہا تھا
اس حرکت نے کتنی آگ لگائی تھی اسے۔۔

"تمہیں بھی تو اندازہ ہو ابراہیم جنید۔۔
تمہاری کشتلی نہیں ہوں میں۔۔!!"

"تمہیں بھی تو اندازہ ہو ابراہیم جنید۔۔
تمہاری کشتلی نہیں ہوں میں۔۔!!"

"کہاں چھپے ہو بے غیرت انسان۔۔ باہر
نکلو۔۔!! ابھی دماغ درست کرتی ہوں
تمہارا۔۔" وہ کلوزیٹ میں تھا جب کمرے کا
دروازہ دھاڑ سے کھلنے کی آواز آئی تھی۔ اور
جو محترمہ کمرے میں داخل ہوئیں اسے بے

دروازہ دھاڑ سے کھلنے کی آواز آئی تھی۔ اور
جو محترمہ کمرے میں داخل ہوئیں اسے بے
یقین ہی تو کر گئی تھیں۔

"کمینی تو۔۔!!" باہر نکلتا بے اختیار اسکی جانب
بڑھا۔ مگر عبیر تیکھے چتون لیے اسے گھور
رہی تھی۔

"ہاں میں۔۔!!"

"اس بھانک سربراہ کی وجہ۔۔!!" اسکے

"کمینی تو۔۔!!" باہر نکلتا بے اختیار اسکی جانب
بڑھا۔ مگر عبیر تیکھے چتون لیے اسے گھور
رہی تھی۔

"ہاں میں۔۔!!"

"اس بھیانک سرپرائز کی وجہ۔۔!" اسکے
چھیڑنے پر عبیر نے اپنا شولڈر بیگ کھینچ کر
اسے مارا۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے حفصہ صاحبہ
اور زینب کے ساتھ یہاں آئی تھی۔ اور سب

"اس بھیانک سرپرائز کی وجہ۔۔!" اس کے
چھیڑنے پر عبیر نے اپنا شولڈر بیگ کھینچ کر
اسے مارا۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے حفصہ صاحبہ
اور زینب کے ساتھ یہاں آئی تھی۔ اور سب
سے پہلے مارہ سے ملی تھی جو اس بیوقوف
شخص کا روگ لگائے بیٹھی تھی۔ اس لیے وہ
سیدھی یہیں آگئی۔

"تمہارا دماغ سیٹ کرنا ہے۔۔ کیا یہ وجہ کافی
نہیں۔۔؟"

اور زینب کے ساتھ یہاں آئی تھی۔ اور سب
سے پہلے ماثرہ سے ملی تھی جو اس بیوقوف
شخص کا روگ لگائے بیٹھی تھی۔ اس لیے وہ
سیدھی یہیں آگئی۔

"تمہارا دماغ سیٹ کرنا ہے۔۔ کیا یہ وجہ کافی
نہیں۔۔؟"

"کیوں میں نے کیا کیا۔۔؟" زوہیب نے
حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہارا دماغ سیٹ کرنا ہے۔۔ کیا یہ وجہ کافی
نہیں۔۔؟"

"کیوں میں نے کیا کیا۔۔؟" زوہیب نے
حیرت سے اسے دیکھا۔

"اچھا۔۔!!! یہ کیا ڈرامے لگائے ہوئے ہیں
تم نے۔۔ کیوں میری مائر کو پریشان کر کے
رکھا ہوا ہے۔۔؟" زوہیب نے لب بھینچتے
ناگوارے سے کہا۔

"اچھا۔۔!!! یہ کیا ڈرامے لگائے ہوئے ہیں
تم نے۔۔ کیوں میری مائے کو پریشان کر کے
رکھا ہوا ہے۔۔؟" زوہیب نے لب بھینچتے
ناگواری سے کہا۔

"وہ اسی لائق ہے اور تم میرے سامنے اسکی
طرفداری نہیں کرو گی۔۔"

"مگر اس بیچاری کا قصور بھی تو پتا چلے ایویں
تم نے تنگ کیا ہوا ہے۔۔"

"وہ اسی لائق ہے اور تم میرے سامنے اسکی
طرفداری نہیں کرو گی۔"

"مگر اس بیچاری کا قصور بھی تو پتا چلے ایویں
تم نے تنگ کیا ہوا ہے۔"

"میں نے تنگ کیا ہوا ہے۔؟ پوچھو جا کر
اپنی چہیتی سے میں تو بات بھی نہیں کر رہا
اتنے دن سے اس سے۔۔" غصیلے لہجے میں
کہتا بیڈ پر جا بیٹھا۔ جب سے سمیرا صاحبہ نے
کے منہ کے ٹپا کے منہ کے ٹپا کے منہ کے ٹپا کے

"مگر اس بیچاری کا قصور بھی تو پتا چلے ایویں
تم نے تنگ کیا ہوا ہے۔۔"

"میں نے تنگ کیا ہوا ہے۔۔؟ پوچھو جا کر
اپنی چہیتی سے میں تو بات بھی نہیں کر رہا
اتنے دن سے اس سے۔۔" غصیلے لہجے میں
کہتا بیڈ پر جا بیٹھا۔ جب سے سمیرا صاحبہ نے
کھانے کی ٹیبل پر ماڑہ کے رشتے کا ذکر کیا
تھا۔ ان کی تب سے بات بند تھی کیونکہ
ماڑہ اپنی بیوقوفیوں اور ڈر کی وجہ سے فلحال

مارہ اپنی بیوقوفیوں اور ڈر کی وجہ سے فلحال
گھر والوں سے بات کرنے سے منع کر چکی
تھی۔

"بڑا تیر مارا ہے۔۔ وہ بیچاری عجیب عذاب
میں گھری ہے آنی الگ اسے پریشراز کر رہی
ہیں اور یہاں تم۔۔!" عبیر کو اس پر غصہ
چڑھ گیا۔ بھلا وہ کہاں اپنی بیسٹ فرینڈ کو
یوں اداس دیکھ سکتی تھی۔

"کوئی عذابوں میں مبتلا نہیں ہے۔۔ اپنی رابعہ
آنٹی کے دیے ہوئے گفٹس سے مزے اڑاتی
پھر رہی ہے۔۔" اسکے سلگ کر دانت پیسنے پر
عبیر بے ساختہ ہنس پڑی۔ آج بڑے دن بعد
اپنے بیسٹ فرینڈز سے ملی تھی۔

"اب گفٹس واپس تو نہیں کر سکتی نا۔۔؟ ظاہر
ہے مزے تو لے گی۔۔" زوہیب نے گھور
کر اسے دیکھا۔

عبیر بے ساختہ ہنس پڑی۔ آج بڑے دن بعد
اپنے بیسٹ فرینڈز سے ملی تھی۔

"اب گفٹس واپس تو نہیں کر سکتی نا۔؟ ظاہر
ہے مزے تو لے گی۔۔" زوہیب نے گھور
کر اسے دیکھا۔

"تو اسی کی طرف داری کر۔۔ اور اس سے بول
جا کر رابعہ آنٹی کے اس ایکس وائے زی کو
بلا لے اب۔۔ کیونکہ گھر والوں سے مجھے
بات کرنے سے روکا تو اب یہاں ہی لگ رہا

"تو اسی کی طرفداری کر۔۔ اور اس سے بول
جا کر رابعہ آنٹی کے اس ایکس وائے زی کو
بلا لے اب۔۔ کیونکہ گھر والوں سے مجھے
بات کرنے سے روکا تو اب بہانا ہی لگ رہا
ہے مجھے اسکے کچھ ارادے تو کچھ اور۔۔"

"جسٹس شٹ اپ۔۔!!" زوہیب نے چونک
کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔ جہاں سرخ
ہوتا چہرہ لیے ماڑہ کھڑی تھی۔ یقیناً اسکی بات
سننے کے بعد ہی شٹ اپ کال دی گئی

جائے اب۔۔۔ یومہ سر داؤں کے سے
بات کرنے سے روکا تو اب بہانا ہی لگ رہا
ہے مجھے اسکے کچھ ارادے تو کچھ اور۔۔۔"

"جسٹس شٹ اپ۔۔۔!!" زوہیب نے چونک
کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔ جہاں سرخ
ہوتا چہرہ لیے مارہ کھڑی تھی۔ یقیناً اسکی بات
سننے کے بعد ہی شٹ اپ کال دی گئی
تھی۔ اور پھر عبیر کو دیکھا جو غداری کی اعلیٰ
مثال قائم کرتی مزے سے بیٹھی تھی۔ "میں
تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر میرے خلاف

سننے کے بعد ہی شٹ اپ کال دی لئی
تھی۔ اور پھر عبیر کو دیکھا جو غداری کی اعلیٰ
مثال قائم کرتی مزے سے بیٹھی تھی۔ "میں
تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر میرے خلاف
کوئی بات کی۔" وہ قدم بڑھاتی قریب چلی
آئی۔ اتنے دن سے اسکی بے اعتنائی سہتے وہ
تھک چکی تھی۔

"اور میں ہاتھ توڑ دوں گا۔۔ ٹچ تو کرو
مجھے۔" اسکے مقابل آتا وہ بھی طیش بھرے

لہجے میں بولا۔

"میرے متعلق بکواس کرنے کی ضرورت
نہیں سمجھ آئی۔!!"

"نہیں تو کیا ہاں۔۔ سچ ہی تو کہا ہے اتنی
آگ کیوں لگ رہی ہے۔۔" ماحول گرم ہوتا
دیکھ عبیر فوراً دونوں کے بیچ میں آئی۔ "کیا
ہو گیا ہے تم دونوں کو۔!!"

"... سمجھ ..."

آگ کیوں لگ رہی ہے۔۔" ماحول گرم ہوتا
دیکھ عبیر فوراً دونوں کے بیچ میں آئی۔ "کیا
ہو گیا ہے تم دونوں کو۔۔!!"

"سب کو اپنی طرح مت سمجھو۔۔ نجانے
کتنے افسر چلا لیے۔۔ اور میرے سامنے بھولا
بن رہا ہے۔۔" مائرہ نے غصے سے پھرتے جو
منہ میں آیا بول دیا تھا۔ جبکہ زوہیب کا دماغ
آؤٹ ہو گیا۔ ہاتھ بڑھاتا اسکا بازو اپنے آہنی
شکنجے میں لے گیا۔ "کیا۔۔! کیا بکواس

سہ میں آیا بوس دیا تھا۔ جبکہ زوہیب کا دماغ
آؤٹ ہو گیا۔ ہاتھ بڑھاتا اسکا بازو اپنے آہنی
شکنجے میں لے گیا۔ "کیا۔۔! کیا بکواس
کی۔!!!"

"زوہیب۔۔!" عبیر نے اس بار غصے سے
اسے پرے دھکیلا تھا۔ "تم دونوں کا دماغ
خراب ہو گیا ہے بچوں کی طرح لڑ رہے
ہو۔!!" زوہیب بری طرح مائرہ کو گھور رہا
تھا۔ وہ بھی اسے گھورتی بازو سہلاتے واپس
ملٹ رہی تھی مگر عبیر روک گئی۔

ہو۔۔!!"زوہیب بری طرح مارہ کو گھور رہا
تھا۔ وہ بھی اسے گھورتی بازو سہلاتے واپس
پلٹ رہی تھی مگر عبیر روک گئی۔

"اگر تم دونوں نے اب کوئی ڈرامہ کیا میں
ابھی واپس چلی جاؤں گی۔" اور اس کی
دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔ مارہ دیوار سے
لگے صوفے پر جا بیٹھی تھی جبکہ زوہیب
وہیں ونڈو سے ٹیک لگا گیا۔ عبیر نے دونوں
کو کڑی نظروں سے دیکھا۔

ہو۔۔!!"زوہیب بری طرح مارہ کو گھور رہا
تھا۔ وہ بھی اسے گھورتی بازو سہلاتے واپس
پلٹ رہی تھی مگر عبیر روک گئی۔

"اگر تم دونوں نے اب کوئی ڈرامہ کیا میں
ابھی واپس چلی جاؤں گی۔" اور اس کی
دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔ مارہ دیوار سے
لگے صوفے پر جا بیٹھی تھی جبکہ زوہیب
وہیں ونڈو سے ٹیک لگا گیا۔ عبیر نے دونوں
کو کڑی نظروں سے دیکھا۔

لگے صوفے پر جا بیٹھی تھی جبکہ زوہیب
وہیں ونڈو سے ٹیک لگا گیا۔ عبیر نے دونوں
کو کڑی نظروں سے دیکھا۔

"یہ۔۔ ایسے حالات میں شادی کرو گے تم
دونوں۔۔؟" اس نے جھنجھلاتے دونوں کی
جانب اشارہ کیا۔ مائرہ سرخ پڑتی بے ساختہ
جگہ سے اٹھی تھی۔ اور مائرہ کے چہرے کا
رنگ بدلتا دیکھ زوہیب کو اپنا غصہ جھاگ
کی طرح بیٹھتا محسوس ہوا۔

"کیا بول رہی ہو۔۔؟" مارہ نے دانت پیستے
ایک چور نگاہ زوہیب کی سمت ڈالی تھی۔

"مجھے بتاؤ آخر چل کیا رہا ہے۔۔؟ تم بات
کیوں کرنے نہیں دے رہیں اسے۔۔ کیا چاہ
رہی ہو رابعہ آنٹی اپنے سپوت سمیت گھر پر
نازل ہو جائیں۔۔؟" مارہ نے لب کاٹتے ایک
بار پھر زوہیب کی جانب دیکھا تھا۔ جو اب
سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھ۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے عبیر۔۔ گھر والے
پتہ نہیں کیا کہیں۔۔"

"بھگا کر نہیں لے جا رہا۔۔ سب کے سامنے
شادی کروں گا۔۔" وہ مزید چپ نہ رہ سکا۔
عبیر نے مائرہ کی سرخ ٹماٹر ہوتی گھبرائی
ہوئی شکل دیکھتے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔
اور قدم اسکی سمت بڑھا دیے۔

"مائرہ۔۔ بات تو کرنے دو۔۔ اگر اس طرح

ہوئی شکل دیکھتے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔
اور قدم اسکی سمت بڑھا دیے۔

"مائر۔۔ بات تو کرنے دو۔۔ اگر اس طرح
کرتی رہو گی آنی تو رشتہ طے کر دیں گی۔۔"

"میں نے وقت مانگا ہے ان سے۔۔" وہ
آہستہ سے منمنائی۔

"اس سے ہو گا کیا۔۔؟ مسئلے کا حل نکل

ہو گا۔۔۔ خود تیرا کیا ہے۔۔۔

"میں نے وقت مانگا ہے ان سے۔۔" وہ
آہستہ سے منمنائی۔

"اس سے ہوگا کیا۔۔؟ مسئلے کا حل نکل
جائے گا اور وہ خود تمہاری اور میری بات
پکی کر دیں گی۔۔؟" اسکی بوگھس دلیل پر وہ
چٹخ اٹھا۔

"تم کرو بات یہ کچھ نہیں کہے گی اب۔۔
بلکہ ایسا کرو ابھی صرف بڑی آنی سے

"تم کرو بات یہ کچھ نہیں کہے گی اب۔۔
بلکہ ایسا کرو ابھی صرف بڑی آنی سے
سیپرٹلی بات کرو۔۔ انہیں راضی کرو وہ
راضی ہو گئیں تو پھر تو مسئلہ ہی کوئی
نہیں" مارہ نے پریشانی کے عالم میں ان
دونوں کو دیکھا تھا۔ مگر کچھ بولنے کے بجائے
خاموشی سے باہر نکل گئی۔ عبیر بھی زوہیب
کو تسلی دیتی اسی کے پیچھے نکل گئی تھی۔

"مری کافی بھولاؤ" زوہیب کی آواز

دونوں کو دیکھا تھا۔ مگر کچھ بولنے کے بجائے
خاموشی سے باہر نکل گئی۔ عبیر بھی زوہیب
کو تسلی دیتی اسی کے پیچھے نکل گئی تھی۔

"میری کافی بھجواؤ۔" زوہیب کی آواز
دونوں نے ہی سن لی تھی۔

"سن لی اسکی فرمائش۔" عبیر نے چھیڑتے
اسکے کندھے سے کندھا ٹکرایا۔ مارہ نے جواباً
اسے گھورا تھا اور نیچے آتی اسے اپنے ساتھ
کیچن میں گھسٹ گئی۔

"سن لی اسکی فرمائش۔۔" عبیر نے چھیڑتے
اسکے کندھے سے کندھا ٹکرایا۔ ماڑہ نے جواباً
اسے گھورا تھا اور نیچے آتی اسے اپنے ساتھ
کچن میں گھیٹ گئی۔

"کس قدر بے باک ہو گئی ہو شادی کے بعد
تم۔۔" ماڑہ اسکے کھلے جملوں پر اب تک
سرخ ہو رہی تھی۔

"تمہارا دماغ ٹھکانے لگانے کا یہی طریقہ

"تمہارا دماغ ٹھکانے لگانے کا یہی طریقہ
تھا۔" پلیٹ سے کلب سینڈویچ اٹھاتی کھانے
لگی۔ دوپہر میں ناشتہ کیا تھا اور اب سخت
بھوک لگ رہی تھی۔

"ویسے یہ ابراہیم بھائی نے چھوڑ کیسے دیا۔
کتنے دن کے لیے آئی ہو۔؟"

"چار پانچ دن۔" سینڈویچ کھاتی بڑے
ریلیکس انداز میں بولی تھی۔

"ویسے یہ ابراہیم بھائی نے چھوڑ کیسے دیا۔
کتنے دن کے لیے آئی ہو۔؟"

"چار پانچ دن۔۔" سینڈ وچ کھاتی بڑے
ریلیکس انداز میں بولی تھی۔

"کیا۔۔!! چار پانچ دن۔۔ ایسی کونسی خد متیں
کردیں جو وہ اتنا مہربان ہو گئے۔۔؟" اسکی بے
یقینی بلکل بجا تھی۔ کیونکہ شادی کو ایک
ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود وہ صبح سے شام

"کیا۔۔!! چار پانچ دن۔۔ ایسی کو سی خد متیں
کر دیں جو وہ اتنا مہربان ہو گئے۔۔؟" اسکی بے
یقینی بلکل بجا تھی۔ کیونکہ شادی کو ایک
ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود وہ صبح سے شام
تک کے لیے بھی بس ایک دو بار ہی آئی
تھی۔ وہ بھی شروع دنوں میں۔۔

"بس انہوں نے خود ہی کہہ دیا تھا اور میں
آگئی۔۔ کل رات کو چھوڑ کر گئے تھے۔۔" وہ
مارہ کو یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ کل رات وہ

ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود وہ صبح سے شام
تک کے لیے بھی بس ایک دو بار ہی آئی
تھی۔ وہ بھی شروع دنوں میں۔۔

"بس انہوں نے خود ہی کہہ دیا تھا اور میں
آگئی۔۔ کل رات کو چھوڑ کر گئے تھے۔۔" وہ
مارہ کو یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ کل رات وہ
اسکے جھوٹ پر کس موڈ کے ساتھ گھر واپس
گیا تھا۔ اور پھر دوپہر میں ہونے والی ساس
سے گفتگو نے اسکا دل اور بٹھا دیا تھا۔

"تمہارے جانے کے بعد تو بالکل باولا ہو چکا
ہے ہر چیز کے لیے صبح سے شور مچایا ہوا
تھا۔ اور بغیر ناشتہ کیے ہی چلا گیا۔" انہوں
نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔ مگر عبیر کو بخوبی
اسکے غصے کا اندازہ ہو چکا تھا۔ کیونکہ ابراہیم
نے کل سے اس سے کوئی رابطہ بھی نہیں
کیا تھا۔ اور یقیناً اسکی غیر موجودگی میں اُس کا
اسی پریسٹنٹ غصہ بیچارے اسامہ یا گلی میں
پارک ہوئی گاڑیوں پر نکل رہا ہوگا۔

تیری رہنمائی

قسط 27

"کھانا کھاؤ۔۔ کب سے کام میں لگے ہو۔۔" آسیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ صوفے پر ٹانگیں پھیلانے لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف تھا۔ ماں کی آمد پر ایک نظر انہیں دیکھتا واپس کام میں لگ گیا۔

وہ صوفے پر ٹامیں پھیلائے لیپ ٹاپ پر
کام میں مصروف تھا۔ ماں کی آمد پر ایک
نظر انہیں دیکھتا واپس کام میں لگ گیا۔

"ابھی موڈ نہیں۔۔"

"کیوں موڈ نہیں صبح بھی ناشتہ کر کے نہیں
گئے دوپہر میں نجانے کیا کھایا ہوگا اور اب
دس بج رہے ہیں اٹھو۔۔" وہ ڈپٹ کر
بولیں تھیں۔

دس بج رہے ہیں اھو۔۔" وہ ڈپٹ کر
بولیں تھیں۔

"ابھی بھوک نہیں ہے امی۔۔"

"بیٹھے رہو بس پھر میں کھانے کے بعد
سونے جا رہی ہوں ارہا بھی پڑھائی میں لگی
ہے گرم کر کے کھا لینا۔۔" ابراہیم نے خفگی
سے انہیں دیکھا۔

"تو یہ اپنی لاڈلی کو اتنے دن چھٹی پر بھیجنے

ہے نرم لرے لھا لیتا۔۔۔" ابراہیم نے سہی
سے انہیں دیکھا۔

"تو یہ اپنی لاڈلی کو اتنے دن چھٹی پر بھیجنے
سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"

"تو بچی ایک بار بھی گھر نہیں گئی تھی کچھ
دن اسے بھی سکون لینے دو۔۔۔ یا بس وہ
تمہارے ہی آگے پیچھے پھرتی رہے۔۔۔؟"

"واہ۔۔۔ کیا خوب کہی میں یہاں گدھا ہوں

”مہارے ہی اے پیچھے پھری رہے۔۔؟“

”واہ۔۔ کیا خوب کہی میں یہاں گدھا ہوں
میرا سکون جو تباہ ہو چکا اسکی کسی کو فکر
نہیں۔۔ صبح سے روٹین ڈسٹرب ہے۔۔ مگر
ان کی بچی سکون میں آجائے۔۔ یہاں تو
اسے قید و بند میں رکھا ہوا تھا میں نے ہر
وقت۔۔“ آسہ بیگم نے بیٹے کے پھٹنے پر
حیرت سے دیکھا۔

”اک ڈرٹھ مہنے سہلے تک تو تم سب کچھ

اسے لید و بد میں رکھا ہوا تھا میں نے ہر
وقت۔۔ "آسیہ بیگم نے بیٹے کے پھٹنے پر
حیرت سے دیکھا۔

"ایک ڈیڑھ مہینے پہلے تک تو تم سب کچھ
خود ہی بیچ کرتے تھے۔۔ اور یہ۔۔ یہ دیکھو
ذرا کمرے کا حال۔۔" صوفے پر کل رات
کے کپڑے اور ٹراؤزر پڑا تھا۔ بیڈ پر ٹاول
اور آفس کے کپڑے اب تک وہیں پڑے
تھے۔ کمفرٹر آدھا بیڈ سے نیچے آ رہا تھا۔ بیڈ
شہر کے بازار میں شکار تھیں۔۔۔

"ایک ڈیڑھ مہینے پہلے تک تو تم سب کچھ
خود ہی بیچ کرتے تھے۔۔ اور یہ۔۔ یہ دیکھو
ذرا کمرے کا حال۔۔" صوفے پر کل رات
کے کپڑے اور ٹراؤزر پڑا تھا۔ بیڈ پر ٹاول
اور آفس کے کپڑے اب تک وہیں پڑے
تھے۔ کمفرٹر آدھا بیڈ سے نیچے آ رہا تھا۔ بیڈ
شیٹ پر لاتعداد شکنیں تھیں۔ ابراہیم نے
بھی ایک سرسری نگاہ ڈالی تھی اور واپس
لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔ وہ تو شکر
تھا انہوں نے ابھی کبڈ کھول کر نہیں

اور آفس کے کپڑے اب تک وہیں پڑے
تھے۔ کمفرٹر آدھا بیڈ سے نیچے آ رہا تھا۔ بیڈ
شیٹ پر لاتعداد شکنیں تھیں۔ ابراہیم نے
بھی ایک سرسری نگاہ ڈالی تھی اور واپس
لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔ وہ تو شکر
تھا انہوں نے ابھی کبڈ کھول کر نہیں
دیکھی تھی۔ "وہ معصوم بس تمہارے
پھیلاوے سمیٹتے سمیٹتے تھک جاتی
ہے۔۔" اس کے میلے کپڑے اٹھاتیں بالکنی میں
رکھی اس کے کپڑے کی سمیٹ رٹھ گئیں

تھا انہوں نے ابھی کبڈ کھول کر نہیں
دیکھی تھی۔ "وہ معصوم بس تمہارے
پھیلاوے سمیٹتے سمیٹتے تھک جاتی
ہے۔۔" اس کے میلے کپڑے اٹھاتیں بالکنی میں
رکھی باسکٹ کی سمت بڑھ گئیں۔

"اب صبح سکینہ ہی صفائی کرے گی میری
تو ہمت نہیں۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں اس سے کمرے کو

"کوئی ضرورت نہیں اس سے کمرے کو ہاتھ لگوانے کی۔۔ وہ آئے گی تو خود ہی کروالے گی۔۔"

"تمہارا تو دماغ خراب ہو چکا ہے کل سے
نجانے کیوں غصہ چڑھا ہوا ہے۔۔ ارے
بیویاں تو ہر ہفتے میکے جاتی ہیں۔۔ یہ معصوم
تو مہینے سے اوپر ہو گیا پھر گئی ہے۔۔" اس کے
تیوروں سے تنگ آچکی تھیں وہ۔

تو مہینے سے اوپر ہو گیا پھر گئی ہے۔۔" اس کے
تیوروں سے تنگ آچکی تھیں وہ۔

"تو میں کیا کہہ رہا ہوں اٹھا کر واپس لے
آیا کیا۔۔؟ رہ رہی ہے نارہے۔۔!! کرے
انجوائے۔۔ سب معلوم ہے کس لیے بھاگنے
میں لگی تھی۔" وہ عجیب چڑچڑا ہوتا لیپ
ٹاپ بند کر گیا۔ کل رات سے ہی اس کا دماغ
گھوما ہوا تھا یعنی وہ فل پروف پلاننگ کے
ساتھ اسکی ماں کو بھی بتا کر گئی تھی۔

"تو میں کیا کہہ رہا ہوں اٹھا کر واپس لے
آیا کیا۔۔؟ رہ رہی ہے نارہے۔۔!! کرے
انجوائے۔۔ سب معلوم ہے کس لیے بھاگنے
میں لگی تھی۔" وہ عجیب چڑچڑا ہوتا لپ
ٹاپ بند کر گیا۔ کل رات سے ہی اسکا دماغ
گھوما ہوا تھا یعنی وہ فل پروف پلاننگ کے
ساتھ اسکی ماں کو بھی بتا کر گئی تھی۔
صرف اس سے ہی چھپانے کی جو چال چلی
تھی وہ چاہتا تو رات کو ہی دماغ درست
کر سکتا تھا اسکا۔

صرف اس سے ہی چھپانے کی جو چال چلی
تھی وہ چاہتا تو رات کو ہی دماغ درست
کر سکتا تھا اسکا۔

"تم چھوڑو اسے اسے آنے میں تو تین چار
دن ہیں ابھی۔۔ کھانا کھاؤ بھوک ہڑتال
کیوں کی ہوئی ہے۔۔" اس بار وہ سلگ
اٹھا۔ وہ بھلا کیوں اس بیوقوف کے لیے
بھوک ہڑتال کرتا۔۔؟

"میں کیوں ایسا کروں گا۔؟ اسے میری
پرواہ نہیں اور آپ کہہ رہی ہیں میں اس
کے لیے بھوک ہڑتال___ اچھا آپ یہیں
کھانا بھجوا دیں۔۔" گہری سانس بھرتا بات
ہی ختم کر گیا۔ ورنہ وہ اسی طرح پیچھے پڑی
رہتیں اور سناتیں الگ۔ مگر واقعی اسکا کھانے
کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ آسیہ بیگم کمرے سے
نکل گئیں تھیں۔ کچھ دیر بعد ارہا اسکی
کھانے کی ٹرے لے آئی تھی۔ ناچار اسے
ہاتھ دھونے کے لیے اٹھنا پڑا۔

"میری بھابھی سے بات ہوئی تھی وہ مارہ
باجی کے گھر گئی ہوئی ہیں۔۔ وہیں کھانا
کھائیں گی۔۔" وہ واپس آکر بیٹھا تو ارہانے
اسے بتایا۔ ابراہیم ناگواری سے سر جھٹک
گیا۔

"ظاہر ہے سیر سپاٹوں کے لیے تو گئی
ہے۔۔"

"جی۔۔؟" اسکی بڑبڑاہٹ ارہانہ سن سکی
تھی۔

"کچھ کہیں یہ بتاؤ پیپرز کب سے شروع
ہو رہے ہیں۔۔؟"

"نیکسٹ ویک سے۔۔"

"اور پریپریشن کیسی چل رہی۔۔"

"اچھی ہے بس ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"کچھ نہیں ہوتا بی کانفیڈینٹ۔۔ کوئی بھی
بات ہو یا پرو بلم مجھ سے کہنا ہے ٹھیک

"اور پریپریشن کیسی چل رہی۔۔"

"اچھی ہے بس ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"کچھ نہیں ہوتا بی کانفیڈینٹ۔۔ کوئی بھی
بات ہو یا پرو بلم مجھ سے کہنا ہے ٹھیک
ہے۔۔؟"

"جی بھاجن۔۔" اسکے شفقت بھرے انداز
پر مسکراتی باہر نکل گئی تھی۔ اور وہ گہری
سانس بھرتا گرم گرم تندور کی روٹی اور

"کچھ نہیں ہوتا بی کانفیڈینٹ۔۔ کوئی بھی
بات ہو یا پرو بلم مجھ سے کہنا ہے ٹھیک
ہے۔۔؟"

"جی بھاجن۔۔" اسکے شفقت بھرے انداز
پر مسکراتی باہر نکل گئی تھی۔ اور وہ گہری
سانس بھرتا گرم گرم تندور کی روٹی اور
آلو گوشت کی جانب متوجہ ہو گیا۔ آج کافی
عرصے بعد وہ کمرے میں 'اکیلے' کھانا کھا رہا
تھا۔

اور دوستوں کا جواب دیا۔ اس کا
عرصے بعد وہ کمرے میں 'اکیلے' کھانا کھا رہا
تھا۔

رات کے کھانے کے بعد عبیر وغیرہ گھر
چلی گئیں تھیں۔ اسید انہیں لینے آیا تھا۔ اس
وقت وہ اپنے کمرے میں موجود بے چینی
سے چکر کاٹ رہا تھا۔ اسے صائقہ بیگم کا
انتظار تھا۔ جو روز رات کو گرم دودھ، شیک

رات کے کھانے کے بعد عبیر وغیرہ گھر
چلی گئیں تھیں۔ اسید انہیں لینے آیا تھا۔ اس
وقت وہ اپنے کمرے میں موجود بے چینی
سے چکر کاٹ رہا تھا۔ اسے صائقہ بیگم کا
انتظار تھا۔ جو روز رات کو گرم دودھ، شیک
یا کافی کچھ نہ کچھ دینے ضرور آتیں تھیں۔
مگر آج ان کا کوئی اتا پتا نہ تھا۔ ایک عجیب
سی گھبراہٹ تھی جو اس وقت اس پر
طاری تھی۔ کیونکہ جو بات آج وہ ان سے
کہنے والا تھا۔ اس گھر کے...

سے چلر کاٹ رہا تھا۔ اسے صافقہ بیہیم کا
انتظار تھا۔ جو روز رات کو گرم دودھ، شیک
یا کافی کچھ نہ کچھ دینے ضرور آتیں تھیں۔
مگر آج ان کا کوئی اتنا پتا نہ تھا۔ ایک عجیب
سی گھبراہٹ تھی جو اس وقت اس پر
طاری تھی۔ کیونکہ جو بات آج وہ ان سے
کرنے والا تھا وہ اس گھر کے درودیوار
ہلانے کے مترادف تھی۔ مائرہ اور اس کا
ایمیج جو گھر والوں کے سامنے بنا ہوا تھا۔ وہ
کسی طرح بھی نارمل نہ تھا۔ وہ ہمیشہ

مرے والا تھا وہ اس سرے درو دیوار
ہلانے کے مترادف تھی۔ مارہ اور اس کا
ایمبج جو گھر والوں کے سامنے بنا ہوا تھا۔ وہ
کسی طرح بھی نارمل نہ تھا۔ وہ ہمیشہ
جھگڑے فساد میں ہی منظرِ عام پر آتے
تھے۔ گھر والوں نے سب سے زیادہ انہی
کی لڑائیاں دیکھی تھیں۔

اور آج وہ اسی لڑکی کے لیے اپنی ماں سے
بات کرنے جا رہا تھا تو یہ گھبراہٹ تو فطری
تھی مگر جو بھی تھا اس نے نرم قدم اٹھانا

اور آج وہ اسی لڑکی کے لیے اپنی ماں سے
بات کرنے جا رہا تھا تو یہ گھبراہٹ تو فطری
تھی۔ مگر جو بھی تھا اس نے یہ قدم اٹھانا
تھا کیونکہ وہ اپنے ہی سامنے دل کے
قریب ہستی کو کسی اور کا ہوتے ہر گز
نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب وہ نہیں جانتا تھا وہ
پاگل جھگڑالو لڑکی کب اسکے دل میں اتری
تھی مگر یہ حادثہ گزرے بھی زمانہ گزر چکا
تھا۔

تھا کیونکہ وہ اپنے ہی سامنے دل کے
قریب ہستی کو کسی اور کا ہوتے ہر گز
نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب وہ نہیں جانتا تھا وہ
پاگل جھگڑالو لڑکی کب اسکے دل میں اتری
تھی مگر یہ حادثہ گزرے بھی زمانہ گزر چکا
تھا۔

وہ اسکول کے زمانے میں عبیر اور مائرہ سے
ایک سال آگے تھا مگر ٹائفائیڈ نے اسے ایسا
لپیٹ میں لیا کہ والدین کو سال ضائع

وہ اسکول کے زمانے میں عبیر اور مائرہ سے
ایک سال آگے تھا مگر ٹائفائیڈ نے اسے ایسا
لپیٹ میں لیا کہ والدین کو سال ضائع
کروانا پڑھ گیا۔ اور تب سے عبیر وہ اور
مائرہ ساتھ تھے۔ شروع شروع تو وہ بہت
چڑتا تھا اور مائرہ اور عبیر سے ہاتھ پائی والی
لڑائی بھی ہوتی تھی۔ مگر عبیر چونکہ
دوسرے گھر میں رہتی تھی اور مائرہ اسکے
ساتھ گھر آتی تھی تو ان کی روز کی لڑائیاں
معمول بن چکی تھیں۔ اور وقت گزرنے

پر جتانے لگا۔ جیسے جیسے وہ بڑے ہو رہے
 تھے۔ وہ ماؤرہ اور عبیر کے لیے بڑا بنتا جا رہا
 تھا۔ عبیر کو تو کسی کے باپ کا ڈر نہیں تھا
 اس لیے ڈنکے کی چوٹ پر ہر چیز کرتی
 تھی۔ جبکہ ماؤرہ اس کے شکایت لگانے کے ڈر
 سے لڑکوں میں بھی کم ہی گھلتی ملتی تھی۔
 وقت کچھ اور آگے بڑا تھا۔ اسکول سے پاس
 آؤٹ کر کے کالج میں راستے جدا ہوئے
 تھے۔ مگر ان تینوں کی بونڈنگ میں فرق نہ
 تھا۔

وقت کچھ اور آگے بڑا تھا۔ اسکول سے پاس
آؤٹ کر کے کالج میں راستے جدا ہوئے
تھے۔ مگر ان تینوں کی بونڈنگ میں فرق نہ
آیا تھا۔ چاہے کتنا بھی لڑتے جھگڑتے مگر
آؤٹنگز اور ہنگامے ساتھ ہی کرتے تھے۔ اور
دو سال کالج کے بعد وہ تینوں ایک بار پھر
ساتھ ہو چکے تھے۔ اور یہ لڑکی اسکے دل
میں اپنی جڑیں مضبوطی سے پھیلا چکی تھی۔
اسے معلوم تھا اُس کے دل میں بھی وہی
تھا۔ وہ اپنے محبوب کے احساسات بخوبی

اسے معلوم تھا اُس کے دل میں بھی وہی
تھا۔ وہ اپنے محبوب کے احساسات بخوبی
محسوس کرتا تھا۔ مگر ان کی محبت اتنی خالص
اور پاک تھی کہ زندگی میں کبھی ایک
دوسرے سے اس احساس کو لے کر کھل
کر بات نہیں ہوئی تھی۔ دروازہ کھلنے کی
آواز پر وہ بے اختیار دروازے کی جانب مڑا
مگر ماں کی جگہ خبیب کو دیکھ سلگ گیا۔

"تو یہاں کیا کر رہا ہے ماسی۔۔" اس کے ہاتھ

"تو یہاں کیا کر رہا ہے ماسی۔۔" اسکے ہاتھ
میں شیک کا گلاس دیکھ کر گھورا۔

"ماما نے بیسے بچے کے لیے دودو بھیجا ہے
پی لینا۔۔" ٹرے ٹیبل پر رکھتا واپس
دروازے کی سمت بڑھ گیا۔

"تیری تو۔۔" زوہیب اسکے پیچھے لپکا مگر وہ
چھلاوے کی طرح غائب ہو چکا تھا۔ وہ دھڑ
دھڑ سیڑھیاں اترتا نیچے آگیا جہاں ماڑہ اور
کچھ کھانے کی چیزیں تھیں۔

"تیری تو۔۔" زوہیب اس کے پیچھے لپکا مگر وہ
چھلاوے کی طرح غائب ہو چکا تھا۔ وہ دھڑ
دھڑ سیڑھیاں اترتا نیچے آگیا جہاں ماثرہ اور
وہ کچن کی لائٹ آف کرتیں باہر ہی نکل
رہیں تھیں۔

"کیا بات ہے روم میں شیک بھیجا تھا پیا
نہیں تم نے۔۔؟" ماثرہ نے بھی اس پل
اسکی جانب دیکھا۔ دونوں کی نگاہ ملی تھی مگر
وہ فوراً نظر جھکاتی سائیڈ سے نکلنے لگی۔

"کیا بات ہے روم میں شیک بھیجا تھا پیا
نہیں تم نے۔۔؟" مارہ نے بھی اس پل
اسکی جانب دیکھا۔ دونوں کی نگاہ ملی تھی مگر
وہ فوراً نظر جھکاتی سائیڈ سے نکلنے لگی۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔" اسکی
سنجیدہ آواز پر مارہ کے آگے بڑھتے قدم
ٹھہر گئے۔ ایسا لگا یکدم ہی اسکی ٹانگوں سے
جان نکلنے کی ہو مگر پلٹ کر دیکھنے کی ہمت
نہ تھی۔ اسلیے خاموشی سے سیڑھیوں کی

سہرے۔ ایسا لگا یلدم ہی اسی ٹانوں سے
جان نکلنے کی ہو مگر پلٹ کر دیکھنے کی ہمت
نہ تھی۔ اسلیے خاموشی سے سیڑھیوں کی
سمت بڑھ گئی۔ اسکا کمرہ ہی آخری جائے پناہ
تھا بس۔۔!

"کیا بات ہے۔۔؟"

"آپ بیٹھیں یہاں۔۔" انہیں لیے لاؤنج
میں رکھے صوفوں کے پاس آگیا۔ صائقہ
بیگم نے بغور مٹے کے سنجیدہ تاثرات

میں رکھے صوفوں کے پاس آگیا۔ صائقہ
بیگم نے بغور بیٹے کے سنجیدہ تاثرات
دیکھے۔

"زوہیب اگر کوئی الٹی سیدھی حرکت
کر چکے ہو تو میں باپ کے سامنے بالکل
نہیں بچاؤں گی۔" انہوں نے پہلے ہی ہاتھ
اٹھا لیے تھے۔ زوہیب نے ناراضگی سے
انہیں دیکھا۔

"ہمیں یہ بات نہیں ہے۔۔"

"تو پھر کیا بات ہے۔۔؟ بولو بھی میرا دل
ہول رہا ہے۔۔" زوہیب لب بھینچتا انکے
ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے گیا۔

"میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" ان کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالا پر اعتماد لہجے میں
بولا۔ صائقہ بیگم کی نا سمجھی سے بھنویں
سکڑیں تھیں۔ انہیں یقین ہی نہیں آیا تھا
مٹ نہ کہا کیا ہے

بیٹے نے کہا کیا ہے۔

"مذاق کر رہے ہو۔۔؟" انکی بے یقینی پر وہ
خفت زدہ ہوتا ہنس پڑا۔

"نہیں سچ کہہ رہا ہوں۔۔" اور اس بار
انہوں نے بغور اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا
تھا۔

"واقعی۔۔!! میرا بچہ۔۔!" نہال ہوتیں اسے
گلے سے لگا گئیں۔ "میں تو کب سے

"واقعی۔۔!! میرا بچہ۔۔!" نہال ہوتیں اسے
گلے سے لگا گئیں۔ "میں تو کب سے
بے تاب بیٹھی ہوں تیری دلہن لانے
کے لیے۔۔ اچھا بتا کس سے کرے گا۔۔ بس
ہاتھ رکھ اس لڑکی پر تیری ماں اسے ہی
بہو بنائے گی اپنی۔۔" زوہیب نے بغور
انہیں دیکھا۔

"سچ کہہ رہی ہیں۔۔؟"

"اگلا"

ہاتھ رکھ اس لڑکی پر تیری ماں اسے ہی
بہو بنائے گی اپنی۔۔ "زوہیب نے بغور
انہیں دیکھا۔

"سچ کہہ رہی ہیں۔۔؟"

"بالکل۔۔ اپنی ماں پر بھروسہ
نہیں۔۔؟" انہوں نے گھور کر بیٹے کو
دیکھا۔

"آپ پر بھروسہ نہیں ہوتا تو آپ سے

"آپ پر بھروسہ نہیں ہوتا تو آپ سے
کیوں کہتا پھر۔۔؟" ان کا ہاتھ چومتا محبت
بھرے لہجے میں بولا۔

"اچھا اب بتاؤ کوئی پسند ہے یا میں ڈھونڈنا
شروع کروں۔۔؟"

"نہیں اسکی ضرورت نہیں مجھے ایک لڑکی
پسند ہے بس آپکو اسکے پیرینٹس سے بات
کرنی ہے۔۔"

"اچھا اب بتاؤ لولی پسند ہے یا میں ڈھونڈنا
شروع کروں۔۔؟"

"نہیں اسکی ضرورت نہیں مجھے ایک لڑکی
پسند ہے بس آپکو اسکے پیرینٹس سے بات
کرنی ہے۔۔"

"اچھا۔۔؟ کون ہے یونیورسٹی کی ہے یا
آفس میں پسند کی۔۔" وہ متجسس ہوئیں
تھیں۔ زوہیب اب سنبھل کر بیٹھا تھا۔

"اچھا۔۔؟ کون ہے یونیورسٹی کی ہے یا
آفس میں پسند کی۔۔" وہ متجسس ہوئیں
تھیں۔ زوہیب اب سنبھل کر بیٹھا تھا۔

"نہ آفس کی ہے نہ یونی کی۔۔"

"پھر۔۔؟"

"گھر کی ہے۔۔!!!" صائقہ بیگم کو بیٹے کی
بات بالکل پلے نہ پڑی۔ "گھر کی۔۔ گھر میں
کوئی اور بکرم ہے؟ وہ جو نکلس

"گھر کی ہے۔۔۔!!!" صائقہ بیگم کو بیٹے کی
بات بالکل پلے نہ پڑی۔ "گھر کی۔۔ گھر میں
کون _____؟" اور یکدم ہی وہ چونکیں
تھیں اور بیٹے کی جانب دیکھا۔

"کیا کہہ رہے ہو دماغ درست ہے
تمہارا۔۔؟" انہیں بیٹے کے مذاق پر اچانک
غصہ ہی تو آگیا تھا اور اپنے ہاتھ چھڑانے
چاہے مگر اس نے نہیں چھوڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو دماغ درست ہے
تمہارا۔۔؟" انہیں بیٹے کے مذاق پر اچانک
غصہ ہی تو آگیا تھا اور اپنے ہاتھ چھڑانے
چاہے مگر اس نے نہیں چھوڑے۔

"اس میں کیا غلط ہے آپ بتائیں
مجھے۔۔؟"

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے اور کچھ
نہیں۔۔" وہ اٹھنے لگیں تھیں۔ مگر زوہیب

نہیں۔۔" وہ اٹھنے لگیں ننھیں۔ مگر زوہیب
نے واپس بٹھایا۔

"بلکل ٹھیک ہے میرا دماغ۔۔ میں صرف
مائرہ سے شادی کروں گا۔۔ !!! سن لیں
آپ"

"کیا بولے جارہے ہو آہستہ بولو۔۔" انہوں
نے آواز دھیمی رکھتے بے اختیار سیڑھیوں
کی سمت دیکھا۔ جہاں سے کچھ دیر پہلے مائرہ

ی۔ ج۔ جی ہو سہری بی بی سے
متعلق ایسے بے ہودہ مذاق پر کیا حشر خراب
کریں گے تمہارے بابا۔!!"

"کیسا مذاق یار میں اس سے شادی کی بات
کر رہا ہوں۔۔" وہ زچ ہو گیا۔ وہ اپنے دل کا
حال بتا رہا تھا اور یہ مذاق سمجھ رہیں
تھیں۔ اس بار انہوں نے بغور اس کے
جھنجھلاہٹ بھرے تاثرات دیکھے۔

"تمہارا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے۔۔ جس

میں۔ اس بار اہوں ے جور اے
جھنجھلاہٹ بھرے تاثرات دیکھے۔

"تمہارا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے۔۔ جس
لڑکی سے اللہ واسطے کا بیر ہے بچپن
سے۔۔ جہاں ساتھ ہوتے ہو چونچیں لڑانا
شروع کر دیتے ہو اور اسی سے
شادی۔۔!!"

"آئی لو ہر۔۔!!" نگاہیں پھیرتا بیچ میں رکھی
کانچ کی گول میز کو گھورنے لگا۔ "مجھے اسی

"ای تو ہر۔۔!!" نکاہیں پھیرتا بیچ میں رسی
کانچ کی گول میز کو گھورنے لگا۔ "مجھے اسی
سے شادی کرنی ہے۔۔ آنی سے بات کریں
آپ۔۔!!" اسکے اٹل اور بے باک انداز پر
صائقہ بیگم کا تو سکتہ ہی ختم نہیں ہو رہا
تھا۔ اور وہ انہیں شک پر شک دے رہا
تھا۔

"چلو مان بھی لیا تمہیں اچانک ہی وہ پسند
آگئی مگر پتہ نہیں کیسے میری تو سمجھ سے
..... جا بھ ان کا"

"چلو مان بھی لیا تمہیں اچانک ہی وہ پسند
آگئی مگر پتہ نہیں کیسے میری تو سمجھ سے
باہر ہے چلو پھر بھی پسند کر لیا تم نے اسے
لیکن مائرہ کیوں کرے گی تم سے
شادی۔۔؟ ضروری تو نہیں جو جذبات رات
و رات تمہارے دل میں گھر کر گئے اسکے
دل میں بھی ہوں۔۔!" انہوں نے بیٹے کو
حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا۔ مگر بیٹے کے
چہرے پر تفکر کے بجائے لبوں پر بڑی
دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔

دل میں جی ہوں۔۔!" اہوں لے بیٹے کو
حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا۔ مگر بیٹے کے
چہرے پر تفکر کے بجائے لبوں پر بڑی
دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اسکی فکر آپ نہ کریں بس آنی سے بات
کریں وہ نہ نہیں کہے گی۔۔" اسکا پر یقین
لہجہ انہیں دنگ ہی تو کر گیا تھا۔

"کیا۔۔ کیا مطلب وہ۔۔؟" زوہیب جواب
دینے کے بجائے مسکراتا رہا۔ "مجھے یقین

"کیا۔۔ کیا مطلب وہ۔۔؟" زوہیب جواب
دینے کے بجائے مسکراتا رہا۔ "مجھے یقین
نہیں آرہا۔!! دیکھ زوہیب اگر یہ مذاق
ہے تو ابھی بتادے۔۔ کیونکہ جس کا ذکر تو
کر رہا ہے وہ مجھے بیٹیوں کی طرح عزیز ہے
میری بہن کی بیٹی ہے یہ نہ ہو تیرا مذاق
ہو مگر یہاں رشتوں میں خرابی
آجائے۔۔" وہ متفکر اور تنبیہی انداز میں
بولیں تھیں۔ اور نتائج سے بھی آگاہ کیا تھا۔

میری بہن کی بی بی ہے یہ نہ ہو تیرا مذاق
ہو مگر یہاں رشتوں میں خرابی
آجائے۔۔" وہ متفکر اور تنبیہی انداز میں
بولیں تھیں۔ اور نتائج سے بھی آگاہ کیا تھا۔

"آپ کی فکر بالکل بجا ہے ماما مگر میں قسم
کھاتا ہوں وہ مجھے بھی بہت عزیز ہے آج
سے ہی نہیں بلکہ بہت پہلے سے جب مجھے
یہ فیئنگنز تک سمجھ نہیں آتیں تھیں مگر
اب احساس ہوا کہ اگر میں نے مزید دیر
کے آگے نہیں گئے تو مجھے کچھ

کے میں میں ہمہ بہت پہلے سے جب سے
یہ فیئنگز تک سمجھ نہیں آتیں تھیں مگر
اب احساس ہوا کہ اگر میں نے مزید دیر
کی آپ لوگ اسے مجھ سے دور کر دیں
گے۔۔ "بیٹے کی آنکھوں میں سچائی اور لہجے
کی سنجیدگی پر وہ اسے دیکھتی رہ گئیں۔
انہوں نے آج تک اپنے بیٹے کا یہ روپ
نہیں دیکھا تھا۔

وہ گہری نیند میں تھی جب موبائل کی بجتی
رنگ ٹون نے اسکی نیند میں خلل پیدا کیا
تھا۔ سائیڈ ٹیبل سے موبائل ٹول کر اٹھایا
اور آنکھیں چندھیاتے اسکرین کی جانب
دیکھا۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ اور
اسکرین پر جس کی ویڈیو کال جگمگا رہی
تھی۔ اسے حیران ہی تو کر گئی تھی۔ نیند
بھک سے آنکھوں سے اڑ چکی تھی۔ گزشتہ
چار دن کی خاموشی کے بعد بلاآخر اس

اور آنکھیں چندھیاتے اسکرین کی جانب
دیکھا۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ اور
اسکرین پر جس کی ویڈیو کال جگمگا رہی
تھی۔ اسے حیران ہی تو کر گئی تھی۔ نیند
بھک سے آنکھوں سے اڑ چکی تھی۔ گزشتہ
چار دن کی خاموشی کے بعد بلاآخر اس
شخص نے کال کی تھی۔ ورنہ دو دن پہلے
اس نے حفصہ صاحبہ کے کہنے پر کال کی
تھی تو تب بھی اس نے ریسونہ کی تھی۔
اپنے بکھرے بال چہرے سے ہٹاتی کال

سُحس نے کال کی سہی۔ ورنہ دو دن پہلے
اس نے حفصہ صاحبہ کے کہنے پر کال کی
تھی تو تب بھی اس نے ریسونہ کی تھی۔
اپنے بکھرے بال چہرے سے ہٹاتی کال
اٹینڈ کر گئی۔ مگر سامنے کا منظر اسکا دل
دھڑکا گیا تھا۔ وہ یقیناً ابھی باتھ لے کر آیا
تھا۔ اس کے بھگے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے
بکھرے تھے۔ وجیہہ چہرے پر معمول کی
طرح بلا کی سنجیدگی تھی۔

"ہی۔۔ہیلو۔۔!"

"میری وائٹ لائننگ والی شرٹ کہاں
ہے۔۔ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکا ہوں۔۔
آفس کی الگ دیر ہو رہی ہے۔۔!" اسکی
گھمبیر آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔ اور عبیر
دل محسوس کر رہ گئی۔ تو اس وجہ سے کال
کی تھی۔۔!"

"کبڈ میں ہی ہوگی۔۔"

عبیر اور اعبیر پر ابھری تھی۔ اور عبیر
دل محسوس کر رہ گئی۔ تو اس وجہ سے کال
کی تھی۔۔!

"کبڈ میں ہی ہوگی۔۔"

"اگر ہوتی تو میرا دماغ خراب تھا جو تمہیں
کال کرتا۔۔؟" اسکی ڈپٹی آواز پر عبیر لب
بھینچتی اسکرین دیکھنے لگی جہاں وہ اسکی اور
سکینہ کی گھنٹوں کی محنت کا کباڑہ دکھا رہا
تھا۔ اس کے جاتے ہی وہ یوری کبڈ تمہیں

کال کرتا۔۔۔ ۱۳۶ سی ڈی اوار پر بیمر لب
بھینچتی اسکرین دیکھنے لگی جہاں وہ اسکی اور
سکینہ کی گھنٹوں کی محنت کا کباڑہ دکھا رہا
تھا۔ اس کے جاتے ہی وہ پوری کبڈ تھس
نہس کر چکا تھا۔

"جو حشر آپ کبڈ کا کر چکے ہیں اسکے بعد تو
ملنی بھی نہیں۔۔۔" اسکے طنز پر ابراہیم نے
واپس فرنٹ کیمرہ آن کیا تھا۔ جو اس وقت
اسے خستہ نگین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔! تمہارے طنز سننے کے لیے
فون نہیں کیا۔۔ بتاؤ کہاں ہے شرٹ۔۔؟"

"اگر کبڈ میں نہیں تو سکینہ نے دھو دی
ہوگی۔۔ اگلے کپڑوں میں چیک
کریں۔۔" اسکے عقب سے ہی وہ کمرے کی
ابتر ہوئی حالت دیکھ سکتی تھی۔ بیڈ پر فائلز
بکھریں تھیں۔ فرش پر کاغذ مڑے تڑے
پڑے تھے۔ اور باقی کمرہ اسے ابھی نظر
نہیں آیا تھا۔

"اگر کبڈ میں ہمیں تو سکینہ نے دھو دی
ہوگی۔۔۔ اگلے کپڑوں میں چیک
کریں۔۔۔" اس کے عقب سے ہی وہ کمرے کی
ابتر ہوئی حالت دیکھ سکتی تھی۔ بیڈ پر فائلز
بکھریں تھیں۔ فرش پر کاغذ مڑے تڑے
پڑے تھے۔ اور باقی کمرہ اسے ابھی نظر
نہیں آیا تھا۔

"وہ کپڑے کہاں ہیں۔۔۔؟"

"امی! یہ دیکھو! اگر سکینہ نے کمرے میں

میں نہیں رکھوائے تو ابھی آپ کے اسٹڈی
والے کمرے میں رکھے ہوں گے۔" جمائی

روکتے اسے بتاتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا
گئی۔ بے بی پنک پی چیز میں ملبوس بال کھولی
وہ اس وقت چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی
تھی۔ ابراہیم لب بھینچتا گہری نگاہ اس پر
ڈالتا موبائل ہاتھ میں رکھے دوسرے

کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں اسے طے
ہوئے کپڑوں میں وہ شرٹ مل گئی تھی مگر

روکتے اسے بتائی بیڈ لراؤن سے ٹیک لگا
گئی۔ بے بی پنک پی چیز میں ملبوس بال کھولی
وہ اس وقت چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی
تھی۔ ابراہیم لب بھینچتا گہری نگاہ اس پر
ڈالتا موبائل ہاتھ میں رکھے دوسرے
کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں اسے طے
ہوئے کپڑوں میں وہ شرٹ مل گئی تھی مگر
اب مسئلہ ایئر ن کرنے کا تھا۔ جو وہ بخوبی
جانتی تھی۔ نچلا لب دانتوں تلے دباتی اسکی
خشمگین نگاہوں میں دیکھنے لگی۔

"کوئی اور سی پہن لیں۔۔" اس نے مدھم
آواز میں مشورہ دیا تھا۔ وہ اور سلگا۔

"بس میں ہی الو کا پٹھا رہ گیا ہوں۔۔ کسی
کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں۔۔ اور
تم۔۔!! تمہیں میں بتاؤں گا جب میں نے
منع کیا تھا رکنا نہیں ہے۔۔ تم جھوٹ بول
کر رکیں۔۔!!" اسے دیکھتے ہی ابراہیم کے
زخم پھر ہرے ہونے لگے۔ اپنا ہی کمر جس
طرح کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا یہ وہی

"بس میں ہی الو کا پٹھا رہ گیا ہوں۔۔ کسی
کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں۔۔ اور
تم۔۔!! تمہیں میں بتاؤں گا جب میں نے
منع کیا تھا رکنا نہیں ہے۔۔ تم جھوٹ بول
کر رکیں۔۔!!" اسے دیکھتے ہی ابراہیم کے
زخم پھر ہرے ہونے لگے۔ اپنا ہی کمر جس
طرح کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا یہ وہی
جانتا تھا۔ نیند الگ دو تین دن سے اڑی
ہوئی تھی۔

جاننا تھا۔ میدان دو دین دن سے اری
ہوئی تھی۔

"مم۔۔ ماما بہت دن سے کہہ رہیں
تھیں۔۔" وہ ہلکا سا منمنائی۔ وہ تو شکر تھا وہ
سامنے نہیں تھا ورنہ یہ ذرا سی آواز بھی
نہیں نکلتی تھی۔

"جھوٹ مت بولو۔۔ اتنے دن کا پلان تم
نے اپنی مرضی سے بنایا ہے۔۔ میں بھی
دیکھتا ہوں کتنے دن وہاں رک کر تم خود

"جھوٹ مت بولو۔ اتنے دن کا پلان تم
نے اپنی مرضی سے بنایا ہے۔ میں بھی
دیکھتا ہوں کتنے دن وہاں رک کر تم خود
کو محفوظ رکھتی ہو۔" وہ آج واقعی میں تپا
ہوا لگ رہا تھا۔ عبیر نے دھڑکتے دل کے
ساتھ جلدی سے کال کٹ کر دی۔ جب
ایک بار پھر کال آنی شروع ہو چکی تھی مگر
اس بار وائس کال تھی۔

"کال کس سے ہو چھ کر کھٹ کر تم

ساتھ جلدی سے کال کٹ کر دی۔ جب
ایک بار پھر کال آنی شروع ہو چکی تھی مگر
اس بار وائس کال تھی۔

"کال کس سے پوچھ کر کٹ کی تم
نے۔۔؟" اس کی طیش بھری آواز پر اس
نے آنکھیں میچ کر دوسرے ہاتھ کی مٹھی
ماتھے پر رکھی۔

"آپ۔۔ آپ لیٹ ہو رہے ہیں میں نے
سوچا "

"آپ۔۔ آپ لیٹ ہو رہے ہیں میں نے
سوچا۔۔"

"تم کب سے میرے بارے میں سوچنے
لگیں۔۔؟" اس بار لہجے میں طیش نہیں تھا
تو طنز تھا۔ "کچھ اندازہ ہے میری روٹین میرا
اسکیجوئل کس قدر ڈسٹرب ہو چکا ہے۔۔
پچھلے تین دن سے آفس لیٹ پہنچ رہا
ہوں۔۔" مگر مجھے پورا یقین ہے کوئی مائی کا
لعل آپ سے باز پرس کرنے والا نہ

ایسے بولیں کہ دردِ سرب ہو چکا ہے۔۔
پچھلے تین دن سے آفس لیٹ پہنچ رہا
ہوں۔۔ "مگر مجھے پورا یقین ہے کوئی مائی کا
لعل آپ سے باز پرس کرنے والا نہ
ہوگا۔۔ یہ بات صرف وہ دل میں ہی کہہ
سکی تھی۔ منہ پر بول دیتی تو اور پتنگے لگ
جاتے۔۔

"آج آپ اپنی مرضی سے لیٹ ہوں
گے۔۔ میں کب سے آپکو ریڈی ہونے کا

کہہ رہی ہوں۔۔"

"آج آپ اپنی مرضی سے لیٹ ہوں
گے۔۔ میں کب سے آپکو ریڈی ہونے کا
کہہ رہی ہوں۔۔"

"میری یہ جھوٹی فکر چھوڑ دو تم سمجھ
آئی۔۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں اس وقت
کال کٹ کر کے نیندیں پوری کرنی ہیں
جیسے میں یہاں سونے نہیں دیتا تھا۔۔" اسکا
آخری جملہ عبیر کو سرخ کر گیا۔ اس کی
طویل خاموشی پر اس سے پہلے کہ وہ خود

"میری یہ جھوٹی فکر چھوڑ دو تم سمجھ
آئی۔۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں اس وقت
کال کٹ کر کے نیندیں پوری کرنی ہیں
جیسے میں یہاں سونے نہیں دیتا تھا۔" اسکا
آخری جملہ عبیر کو سرخ کر گیا۔ اس کی
طویل خاموشی پر اس سے پہلے کہ وہ خود
کال کاٹ دیتا وہ فوراً روک گئی۔

"ایک سیکنڈ۔۔ ماما۔۔ ماما پوچھ رہیں تھیں آپ
آج مجھے لینے آئیں گے یا میں ڈرائیور کے

"ایک سیکنڈ۔۔۔ ماما۔۔۔ ماما پوچھ رہیں تھیں آپ
آج مجھے لینے آئیں گے یا میں ڈرائیور کے
ساتھ خود آجاؤں۔۔۔؟" خشک پڑتے لب تر
کرتی جھجھک کر بولی۔

"فارغ نہیں ہوں جو دوسروں کا ڈرائیور
ہی بنا رہوں۔۔۔ شام تک اسکیجنوئل دیکھوں
گا اگر فرصت ملی تو دیکھا جائے گا۔۔۔ اور
ڈرائیور کے ساتھ آنے کی قطعاً ضرورت
نہیں۔۔۔" اتنا کہتا کال کٹ کر گیا۔ عبیر نے

"فارغ نہیں ہوں جو دوسروں کا ڈرائیور
ہی بنا رہوں۔۔۔ شام تک اسکیجوب نل دیکھوں
گا اگر فرصت ملی تو دیکھا جائے گا۔۔۔ اور
ڈرائیور کے ساتھ آنے کی قطعاً ضرورت
نہیں۔۔۔" اتنا کہتا کال کٹ کر گیا۔ عبیر نے
موبائل کان سے ہٹاتے گھورا تھا۔ اس قدر
طنز اور طعنوں کے نشتر چلا رہا تھا جیسے وہ
پہلی لڑکی تھی جو میکے آئی تھی۔ واپس تکیے
پر ڈھیر ہوتی کمفرٹ اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اس
وقت سخت سردی آ رہی تھی، کوئی پچھلی جا

ڈرائیور کے ساتھ آنے کی قطعاً ضرورت
نہیں۔۔ "اتنا کہتا کال کٹ کر گیا۔ عبیر نے
موبائل کان سے ہٹاتے گھورا تھا۔ اس قدر
طنز اور طعنوں کے نشتر چلا رہا تھا جیسے وہ
پہلی لڑکی تھی جو میکے آئی تھی۔ واپس تکیے
پر ڈھیر ہوتی کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اس
وقت سخت نیند آرہی تھی کیونکہ پچھلی چار
راتوں سے اسکی نیندیں بھی اڑی ہوئیں
تھیں۔ بچپن سے جس کمرے میں رہتی آئی
تھی جو بستر اسکا بیسٹ کمفرٹ زون ہوا

صبر اور حسوں کے سر چلا رہا تھا جیسے وہ پہلی لڑکی تھی جو میکے آئی تھی۔ واپس تکیے پر ڈھیر ہوتی کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اس وقت سخت نیند آرہی تھی کیونکہ پچھلی چار راتوں سے اسکی نیندیں بھی اڑی ہوئیں تھیں۔ بچپن سے جس کمرے میں رہتی آئی تھی جو بستر اسکا بیسٹ کمفرٹ زون ہوا کرتا تھا اب جیسے یکدم ہی غیر آرام دہ ہو گیا تھا۔ اس شخص کے گھر اور کمرے نے اسے 'اپنا گھر اور کمرہ' ایک ڈیڑھ ماہ میں

وقت سخت نیند آرہی تھی لیونکہ چپھی چار
راتوں سے اسکی نیندیں بھی اڑی ہوئیں
تھیں۔ بچپن سے جس کمرے میں رہتی آئی
تھی جو بستر اسکا بیسٹ کمفرٹ زون ہوا
کرتا تھا اب جیسے یکدم ہی غیر آرام دہ
ہو گیا تھا۔ اس شخص کے گھر اور کمرے نے
اسے 'اپنا گھر اور کمرہ' ایک ڈیڑھ ماہ میں
ہی پرایا کر دیا تھا۔ اور یہی بات اسے
فرسٹریشن کا شکار کر رہی تھی۔

اسے 'اپنا گھر اور کمرہ' ایک ڈیڑھ ماہ میں
ہی پرایا کر دیا تھا۔ اور یہی بات اسے
فرسٹریشن کا شکار کر رہی تھی۔

شام کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔ آج
گھر واپس جانا تھا تو وہ تھوڑا بہت تیار ہو گئی
تھی۔ حفصہ صاحبہ اور زینب نے مل کر
ابراہیم کے پسندیدہ کھانے بھی تیار کر لیے
تھے۔ مگر وہ اب تک نہیں آیا تھا۔ عموماً وہ
آفس سے چھ ساڑھے چھ تک آ جاتا تھا اب

شام کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔ آج
گھر واپس جانا تھا تو وہ تھوڑا بہت تیار ہو گئی
تھی۔ حفصہ صاحبہ اور زینب نے مل کر
ابراہیم کے پسندیدہ کھانے بھی تیار کر لیے
تھے۔ مگر وہ اب تک نہیں آیا تھا۔ عموماً وہ
آفس سے چھ ساڑھے چھ تک آ جاتا تھا اب
تو ایک گھنٹہ اوپر ہو چکا تھا۔ اس نے اسے
کال ملا دی۔ حالانکہ صبح وہ اپنی مصروفیت کا
بہانہ گرٹھ چکا تھا۔ اور یہ بات وہ ماں اور
بھابھی کو بتا بھی چکی تھی مگر زینب نے یہ

ابراہیم نے پسندیدہ لہائے بی تیار کر لیے
تھے۔ مگر وہ اب تک نہیں آیا تھا۔ عموماً وہ
آفس سے چھ ساڑھے چھ تک آجاتا تھا اب
تو ایک گھنٹہ اوپر ہو چکا تھا۔ اس نے اسے
کال ملا دی۔ حالانکہ صبح وہ اپنی مصروفیت کا
بہانہ گرٹھ چکا تھا۔ اور یہ بات وہ ماں اور
بھابھی کو بتا بھی چکی تھی۔ مگر زینب نے یہ
کہہ کر ٹال دیا 'وہ آجائیں گے۔' مگر وہ
اب تک نہیں آیا تھا۔

ابراہیم نے پسندیدہ لہائے بی تیار کر لیے
تھے۔ مگر وہ اب تک نہیں آیا تھا۔ عموماً وہ
آفس سے چھ ساڑھے چھ تک آجاتا تھا اب
تو ایک گھنٹہ اوپر ہو چکا تھا۔ اس نے اسے
کال ملا دی۔ حالانکہ صبح وہ اپنی مصروفیت کا
بہانہ گرٹھ چکا تھا۔ اور یہ بات وہ ماں اور
بھابھی کو بتا بھی چکی تھی۔ مگر زینب نے یہ
کہہ کر ٹال دیا 'وہ آجائیں گے۔' مگر وہ
اب تک نہیں آیا تھا۔

اب تک نہیں آیا تھا۔

پہلی کال

دوسری کال

تیسری کال پر بلاآخر فون اٹھا لیا گیا تھا۔ مگر
اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی دوسری جانب
سے ابھرتی نسوانی آواز نے اسے ساکت
کر دیا۔

تیسری کال پر بلاآخر فون اٹھا لیا گیا تھا۔ مگر
اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی دوسری جانب
سے ابھرتی نسوانی آواز نے اسے ساکت
کر دیا۔

"ہیلو۔۔ اسلام وعلیکم عبیر۔۔!"

"یہ۔۔ یہ ابراہیم۔۔ ابراہیم کا موبائل ہے
شاید۔۔!"

"ہیلو۔۔ اسلام و علیکم عبیر۔۔!"

"یہ۔۔ یہ ابراہیم۔۔ ابراہیم کا موبائل ہے
شاید۔۔!"

"ہاں بالکل یہ اسی کا موبائل
ہے۔۔!" دوسری جانب سے جسکی مسکراتی
آواز ابھری تھی اسے وہ بخوبی پہچان گئی
تھی۔ زرین۔۔!!

"آئیں اس کے پاس سے الٹا"

"ہاں بالکل یہ اسی کا موبائل
ہے۔۔!" دوسری جانب سے جسکی مسکراتی
آواز ابھری تھی اسے وہ بخوبی پہچان گئی
تھی۔ زرین۔۔!!

"آپکے پاس کیا کر رہا ہے ان کا
فون۔۔؟" اس نے لہجے کی لرزش کو بمشکل
قابو کیا تھا۔

"وہ مجھے آج آفس سے واپسی میں فریال
کے کچھ پرٹے دے کر آئے تھے۔"

"آپکے پاس کیا کر رہا ہے ان کا
فون۔۔؟" اس نے لہجے کی لرزش کو بمشکل
قابو کیا تھا۔

"وہ مجھے آج آفس سے واپسی میں فریال
کی کچھ رپورٹس ریسو کرنی تھیں تو ابراہیم
مجھے وہیں لایا ہے۔۔ ایکجلی میری۔۔" زرین
کا لہجہ عام سا ہوتے ہی بھی بہت خاص
تھا۔ اسے اپنے گرد ہر چیز گردش کرتی
محسوس ہوئی وہ شاید کچھ اور بھی کہنا چاہ

کا ہجہ عام سا ہوئے ہی جی بہت حاس
تھا۔ اسے اپنے گرد ہر چیز گردش کرتی
محسوس ہوئی وہ شاید کچھ اور بھی کہنا چاہ
رہی تھی۔ مگر عبیر فون بند کر گئی۔ اسکی
گہری جھیل آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔
وہ دونوں ایک بار پھر ساتھ تھے۔!! کیا
آفس میں ساتھ وقت گزارنے کا کم موقع
ملتا تھا جو یہ الگ سے بھی گھومنے لگے
تھے۔ اور وہ شخص۔!!! اس کے پاس اسے
پک کرنے کے لیے ٹائم نہیں تھا مگر اپنی

اس میں ساکھ وقت لزارے کام موع
ملتا تھا جو یہ الگ سے بھی گھومنے لگے
تھے۔ اور وہ شخص۔۔۔!!! اسکے پاس اسے
پک کرنے کے لیے ٹائم نہیں تھا مگر اپنی
اس ہوتی سوتی کو لے کر پھر رہا تھا۔ آنسو
ضبط کرتے نچلا لب سختی سے دانتوں تلے
دبایا تھا۔ اس شخص کو تو کھلی چھوٹ مل گئی
تھی اسکے یہاں آنے سے۔ اب تو دن کی
قید تھی نہ رات کی۔ جب دل چاہتا اور
جب تک چاہتا اس زرین کے ساتھ وقت

دبایا تھا۔ اس حص کو تو ہلی چھوٹ مل لئی
تھی اسکے یہاں آنے سے۔ اب تو دن کی
قید تھی نہ رات کی۔ جب دل چاہتا اور
جب تک چاہتا اس زرین کے ساتھ وقت
گزار سکتا تھا۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ
گزشتہ چار دن اس شخص نے اسکی خبر
کیوں نہ لی تھی اسکی کال کیوں اٹینڈ نہیں
کی تھی۔

تیری رہگزر

قسط 28

وہ جیسے ہی ماں کے پاس سے کمرے میں
لوٹا۔ اسکا موبائل بجنا شروع ہو چکا تھا۔
ٹراؤزر کی پاکٹ سے موبائل نکالتے کالر
آئی ڈی دیکھی، جو اسکا توقع کر رہا

لوٹا۔ اسکا موبائل بجنا شروع ہو چکا تھا۔
ٹراؤزر کی پاکٹ سے موبائل نکالتے کالر
آئی ڈی دیکھی۔ جو اسکی توقع کے عین
مطابق ہی تھی۔ لبوں پر شوخ دھن بجاتا
کال ریسو کر گیا۔ مگر جیسے ہی ریسو کی آواز
میں سنجیدگی سمیٹ لایا۔

"کیا کہا آئی نے۔۔؟"

میں سنجیدگی سمیٹ لایا۔

"کیا کہا آنی نے۔۔؟"

"بتاؤ نا کیا کہا انہوں نے۔۔"

زوہیب۔۔!!"اسکی خاموشی پر مائرہ کی
گھبراتی آواز ابھری تھی۔

"مائرہ۔۔ ماما نے۔۔"

"مائَرہ۔۔ ماما نے۔۔"

"کیا ماما نے کیا۔۔؟ زوہیب میری جان
نکل رہی ہے بولو بھی۔۔"

"ماما نے کہہ دیا ہے کہ انہوں نے میرا
رشتہ کہیں طے کیا ہوا ہے۔۔" مائَرہ کو لگا
اسکے سر پر کمرے کی چھت آگری ہو۔

اللہ کے لئے دعا ہے کہ

"ماما نے کہہ دیا ہے کہ انہوں نے میرا
رشتہ کہیں طے کیا ہوا ہے۔۔" مائرہ کو لگا
اسکے سر پر کمرے کی چھت آگری ہو۔

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔ کس۔۔ کس
سے۔۔؟"

"پتہ نہیں کہہ رہیں تھیں کسی لڑکی کو
پسند کر رکھا ہے اور اسی سے شادی
کے لئے گئے۔"

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔ کس۔۔ کس
سے۔۔؟"

"پتہ نہیں کہہ رہیں تھیں کسی لڑکی کو
پسند کر رکھا ہے اور اسی سے شادی
کروائیں گی ہر صورت۔۔!"

"تو۔۔ تو تم نے بتایا نہیں انہیں کہ ہم۔۔
میرا مطلب ہے۔۔"

"تو۔۔ تو تم نے بتایا نہیں انہیں کہ ہم۔۔
میرا مطلب ہے۔۔"

"کیا ہم۔۔؟ تم نے منع نہیں کر دیا تھا
کہ میں ایسا کچھ نہ کہوں میں نے تو بس
یہ بتایا تھا کہ میں اپنی پسند سے شادی
کرنا چاہتا ہوں وہیں انہوں نے مجھے
خاموش کر دیا۔۔!!"

"لو۔۔ لو تم نے بتایا نہیں اب میں کہ ہم۔۔
میرا مطلب ہے۔۔"

"کیا ہم۔۔؟ تم نے منع نہیں کر دیا تھا
کہ میں ایسا کچھ نہ کہوں میں نے تو بس
یہ بتایا تھا کہ میں اپنی پسند سے شادی
کرنا چاہتا ہوں وہیں انہوں نے مجھے
خاموش کر دیا۔۔!!"

"اور تم نے یہ بھی کہہ دیا کہ آگے"

رنا چاہتا ہوں وہیں اہوں لے جھے
خاموش کر دیا۔۔!!"

"اور تم بی بے بچے بن کر آگئے۔۔ کہ
چلو اچھا ہے اماں نے لڑکی پسند کی ہوئی
ہے۔۔ نئی لڑکی ہاتھ لگ گئی۔۔ اب تم
مرو اور کرو اس لڑکی سے شادی میں
بھی صبح ماما کو رضا کے لیے ہاں کر دوں
گی۔۔" اس کے سلگتے پھاڑ کھانے والے انداز

کے ساتھ ساتھ اس کے

گی۔۔" اس کے سلگتے پھاڑ کھانے والے انداز سے زیادہ زوہیب کو اس لڑکے کے نام نے آگ لگائی تھی۔

"او ہیلو۔۔ بکو اس کی ضرورت نہیں اور یہ کہاں سے رابعہ آنٹی کا بیٹا تمہارے لیے رضا بن گیا۔۔؟ تم اسکی انفارمیشن حاصل کرتی پھر رہی ہو۔"

"اب تک تو نہیں کی تھی مگر اب تو تم
آنی کے فیصلے پر سر جھکا کر آچکے ہو تو
صبح سب سے پہلے یہی کروں گی۔ انسٹا
پر بھی اسکی ریکویسٹ پینڈنگ میں پڑی
ہے۔۔" وہ سیر تھا تو مارہ بھی سوا سیر
تھی۔

"مارہ اگر تم نے ایک ورڈ بھی مزید کہا
میں سیدھا تمہارے کمرے میں آجاؤں

"ماڑہ اگر تم نے ایک ورڈ بھی مزید کہا
میں سیدھا تمہارے کمرے میں آجاؤں
گا۔ اور سوچ بھی _____"

"اتنی ہمت ہوتی تو آنی کے سامنے میرا
نام لیتے۔۔ یہ گیدڑ بھپکیاں کسی اور کو
دینا۔۔"

"تو سن لو بات کرچکا ہوں میں ان سے

"اتنی ہمت ہوتی تو آنی کے سامنے میرا
نام لیتے۔۔ یہ گیدڑ بھپکیاں کسی اور کو
دینا۔۔"

"تو سن لو بات کرچکا ہوں میں ان سے
صبح آنی سے بات کریں گی وہ۔۔ اور
تمہاری یہ سڑی ہوئی شکل ساری زندگی
بھگتنی پڑے گی مجھے۔۔" اس کے چٹختے انداز
میں کی گئی بات پر مائرہ کی زبان تالو سے

میں کی گئی بات پر مائرہ کی زبان تالو سے
چپک گئی۔ دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔

"تم۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔"

"جھوٹ میں پہلے کہہ رہا تھا مگر تم نے
ریزرویشن بھی کر رکھی ہے۔۔ کہ فوراً
اس خبیث کی ریکویسٹ ایکسیپٹ کرلو
گی۔۔" اس کے سلگتے لہجے پر مائرہ لب کاٹتی
گئی۔

گی۔۔"اسکے سلگتے لہجے پر مائرہ لب کاٹتی
بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔

"تم نے مجھے غصہ دلایا تھا۔۔ اسلیے میں
نے بھی جھوٹ بول دیا بس۔۔"

"اب بیوقوف بناؤ مجھے۔۔" اس نے
بے اختیار دانت پیسے تھے۔ یہ لڑکی کہاں
اسے چین سے رہنے دے سکتی تھی۔

"اب بیوقوف بناؤ مجھے۔۔" اس نے
بے اختیار دانت پیسے تھے۔ یہ لڑکی کہاں
اسے چین سے رہنے دے سکتی تھی۔

"پرامس سچ کہہ رہی ہوں۔۔ مجھے تو پتا
بھی نہیں کہ وہ بندہ انسٹا پر ہے بھی یا
نہیں۔۔ اچھا مجھے بتاؤ آنی کا کیا ری ایکشن
تھا۔۔"

"وہ تو اب تم صبح ہی دیکھنا۔"

"کیا ہے بتاؤ ورنہ مجھے نیند نہیں آئے گی۔"

"مگر تمہیں شاید معلوم نہیں تمہاری نیند
اڑا کر مجھے بڑی مست نیند آئے
گی۔" اور بات مکمل کرتا رابطہ منقطع
کر گیا تھا۔ ماہرہ غصے سے بل کھا کر رہ گئی
تھ

"مگر تمہیں شاید معلوم نہیں تمہاری نیند

اڑا کر مجھے بڑی مست نیند آئے

گی۔۔" اور بات مکمل کرتا رابطہ منقطع

کر گیا تھا۔ مائرہ غصے سے بل کھا کر رہ گئی

تھی۔ دوبارہ کال کی رنگنگ ہو رہی تھی مگر

وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا جس کا مطلب تھا

موبائل سائلینٹ پر کرچکا تھا۔ "کمینہ۔۔

خبیث۔۔! میں چھوڑوں ہی نہیں

اسے۔۔" موبائل پٹختی پٹختی تھا۔

موبائل سالیٹ پر لرچکا تھا۔ "لمینہ۔۔۔
خبیث۔۔۔! میں چھوڑوں ہی نہیں
اسے" موبائل پٹختی تکیے میں منہ دے
گئی۔

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ گھر
میں داخل ہوا تھا۔ تھکے تھکے قدموں کے
ساتھ الفرنج میں ہی آ بیٹھا آج خاص

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ گھر
میں داخل ہوا تھا۔ تھکے تھکے قدموں کے
ساتھ لاؤنج میں ہی آبیٹھا۔ آج خاصہ
تھک گیا تھا وہ۔ صبح ناشتہ بھی کر کے
نہیں کیا تھا اور لنچ میں میٹنگ کے
دوران صرف کافی اور بسکٹس ہی کھاسکا
تھا۔ اسی لیے اس وقت سر میں شدید درد
ہو رہا تھا۔ ٹائی لوز کرتا صوفے کی پشت

"کیا ہوا تم کو تو عبیر کو پک کرنے جانا
تھا آج۔۔" ماں کی آواز پر اپنی سرخ
ڈورے بھری آنکھیں کھول گیا۔

"ہاں یاد ہے مجھے مگر دس گیارہ تک
جاؤں گا ورنہ وہ لوگ تکلفات میں پڑھ
جاتے ہیں۔۔" اسکی بیزاری پر آسیہ بیگم
نے گھورا تھا۔

"ہاں یاد ہے مجھے ملر دس کیا رہ تک
جاؤں گا ورنہ وہ لوگ تکلفات میں پڑھ
جاتے ہیں۔۔" اسکی بیزاری پر آسیہ بیگم
نے گھورا تھا۔

"تو یہ تو ان کی محبت ہے بیٹا اور
تمہارے اس طرح جانے پر خفا ہوں
گے۔۔"

"آپ چھوڑیں یہ باتیں۔۔ یہ بتائیں کھانے
میں کیا پکایا ہے۔۔؟"

"ابراہیم زینب اور عبیر دونوں ناراض
ہوں گی بیٹا۔۔ یہ غلط بات ہے۔۔"

"آپ کھانا دے رہیں ہیں یا نہیں۔۔
کیونکہ یہ تو طے ہے میں اسے لینے لیٹ
جاؤں گا اور کھانا ہر گز نہیں کھاؤں

"ابراہیم زینب اور حبیر دولوں ناراض
ہوں گی بیٹا۔۔ یہ غلط بات ہے۔۔"

"آپ کھانا دے رہیں ہیں یا نہیں۔۔
کیونکہ یہ تو طے ہے میں اسے لینے لیٹ
جاؤں گا اور کھانا ہر گز نہیں کھاؤں
گا۔" بات مکمل کرتا فریش ہونے اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ اسے بھی تو اس
لڑکی پر اپنی ناراضگی و غصہ نکالنے کا حق

کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ اسے بھی تو اس
لڑکی پر اپنی ناراضگی و غصہ نکالنے کا حق
تھا۔ اور ویسے بھی اسے اپنے لیے ہر وقت
کا اہتمام اور آؤ بھگت پسند نہ تھی۔ آسیہ
بیگم اسکی ضد پر خاموش ہوتیں کچن کی
سمت بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جینز اور
سفید ٹی شرٹ میں ملبوس نیچے آیا تو آسیہ
بیگم بھی ایک پلیٹ میں آلو قیمہ، دو گرما

بیگم بھی ایک پلیٹ میں آلو قیمہ، دو گرما
گرم گھر کی پکی روٹیاں اور سلاد ٹرے
میں رکھے وہیں آگئیں تھیں۔ کھانا دیکھ کر
اسکی بھوک چمک اٹھی۔

"آپ نے کیوں پکائی روٹی۔۔؟ اسامہ سے
منگوائی کیوں نہیں۔۔؟"

"وہ کمبائن اسٹڈی کے لیے دوست کے گھر

"آپ نے کیوں پکائی رولی۔۔؟ اسامہ سے
منگوائی کیوں نہیں۔۔؟"

"وہ کمبائن اسٹڈی کے لیے دوست کے گھر
گیا ہے۔۔ اور میں فارغ ہی تھی۔۔"

"آئندہ کوئی اور مصروفیت ڈھونڈ لیجیے
گا۔۔ مگر روٹی پکانے کی ضرورت
نہیں۔۔!"

"آئندہ کوئی اور مصروفیت ڈھونڈ لیجئے
گا۔۔ مگر روٹی پکانے کی ضرورت
نہیں۔۔!"

"باولے ہو گئے ہو۔۔ دنیا جہان کی عورتیں
روٹی پکاتی ہیں اس میں کیا انوکھا
ہے۔۔" وہ اسکے برابر والے صوفے پر ہی
بیٹھ گئیں تھیں۔

"مگر میں نے منع کر دیا نا۔ گھر کے باقی
کام کیا کم ہوتے ہیں۔۔؟" وہ گھر میں
روٹی پکوانے کے سخت خلاف تھا۔ جب
سے آسیہ بیگم کو ہائی بلڈ پریشر کا مسئلہ
ہوا تھا۔ اس نے انہیں منع کر دیا تھا۔ اور
تب سے روٹی ان کے گھر باہر سے ہی
آتی تھی۔

"اچھا چلو بحث میں کھانا ٹھنڈا نہ

"اچھا چلو بحث میں کھانا ٹھنڈا نہ
کرو۔۔" اسے کھانے کی جانب متوجہ
کرتیں پانی لانے کے لیے اٹھ گئیں
تھیں۔ اس نے ابھی پہلا نوالہ توڑا ہی تھا
کہ موبائل بج اٹھا۔ اور جس کی کال آرہی
تھی اسکے لبوں پر نرم مسکراہٹ بکھرا
گئی۔

"اسلام و علیکم۔۔!"

"اسلام و علیکم۔۔!"

"و علیکم اسلام۔۔ کہاں ہیں آپ

بھاجن۔۔؟"

"کیوں بھئی تمہیں کیا کرنا ہے جان

کر۔۔؟"

"بھئی بتائیں۔۔ عبیر نے بتایا ہے آپ آج

نہیں آسکیں گے کہوں کہ زین کے ساتھ

"جی بتائیں۔۔۔ بھر لے بتایا ہے آپ آج
نہیں آسکیں گے کیونکہ زرین کے ساتھ
مصروف ہیں۔۔۔" زینب کے آخری جملے پر
اسکا منہ میں نوالہ لے جاتا ہاتھ پیچ میں
ہی ٹھہر گیا۔

"کیا کہا ہے اس نے۔۔۔؟" اسے لگا اسے
سننے میں غلطی ہوئی ہو۔

"یہی کہ آج آج لے نہں آ رہے کسی

"یہی کہ آپ آج لینے نہیں آرہے کسی
کام میں مصروف ہیں۔۔ میں آپکو پہلے ہی
بتا رہی ہوں ایسا مت کیجیے گا میں نے
بہت محنت سے آپکے پسندیدہ کھانے
بنائے ہیں۔۔" وہ نجانے اور کیا کیا کہہ
رہی تھی۔ مگر ابراہیم کا دماغ تو اسی جملے
پر اٹکا تھا۔ آخر اسے کیسے پتہ چلا تھا۔
حالانکہ یہ ایسی کوئی خاص بات نہ تھی۔

بہت سخت سے اپنے پسندیدہ کھانے
بنائے ہیں۔۔ "وہ نجانے اور کیا کیا کہہ
رہی تھی۔ مگر ابراہیم کا دماغ تو اسی جملے
پر اٹکا تھا۔ آخر اسے کیسے پتہ چلا تھا۔
حالانکہ یہ ایسی کوئی خاص بات نہ تھی۔
آج شام آفس کی چھٹی سے پہلے انکی
فریال کے سلسلے میں ہلکی پھلکی گفتگو
ہو گئی تھی۔ ڈاکٹرز نے مزید کچھ ٹیسٹ
کروائے تھے۔ جنہیں ریسو کرنے جانے

پر اٹکا تھا۔ اس کے لیے پتہ چلا تھا۔
حالانکہ یہ ایسی کوئی خاص بات نہ تھی۔
آج شام آفس کی چھٹی سے پہلے انکی
فریال کے سلسلے میں ہلکی پھلکی گفتگو
ہو گئی تھی۔ ڈاکٹرز نے مزید کچھ ٹیسٹ
کروائے تھے۔ جنہیں ریسو کرنے جانے
میں زرین گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔
اکلوتی بیٹی کی اس اچانک بیماری نے
اسے خاصا ڈسٹرب کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی

میں زرین سبراہٹ کا شہر ہو رہی تھی۔

اکلوتی بیٹی کی اس اچانک بیماری نے
اسے خاصا ڈسٹرب کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی
کہ ابراہیم نے ساتھ چلنے کی آفر کر دی
تھی۔ ورنہ وہ خود رکشاؤں میں کہاں
پھرتی پھرتی۔ رپورٹس ریسو کرنے کے بعد
وہ خود ہی گھر چلی گئی تھی۔ مگر اس بات
کا علم عبیر کو ہوا کیسے تھا یہ اسکی سمجھ
سے باہر تھا۔ اور اس نے یہ بات زینب

کا علم عبیر کو ہوا کیسے تھا یہ اسکی سمجھ
سے باہر تھا۔ اور اس نے یہ بات زینب
کو کس سینس میں بتائی ہوگئی وہ بخوبی
جانتا تھا۔ جبرے بھینچتے نوالہ واپس پلیٹ
میں رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس سے بولو ریڈی رہے میں آرہا
ہوں۔۔ اور میں پہلے ہی بتا رہا ہوں زینب
میں مین گیٹ پر اسے پک کروں گا اندر

"اس سے بولو ریڈی رہے میں آرہا
ہوں۔۔ اور میں پہلے ہی بتا رہا ہوں زینب
میں مین گیٹ پر اسے پک کروں گا اندر
ہر گز نہیں آؤں گا۔" اتنا کہتا رابطہ
منقطع کر گیا۔ آسیہ بیگم پانی کی بوتل اور
گلاس لیے کچن سے برآمد ہوئیں تو وہ
ٹیبیل سے کار کی کیز اٹھا رہا تھا۔

"کہاں جارہے ہو کھانا تو کھالو۔۔!"

"کہاں جارہے ہو کھانا تو کھالو۔۔!"

"نہیں آکر۔۔ ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔" عجلت میں کہتا باہر نکل گیا۔ اس وقت اسکا دماغ مختلف سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا اس لڑکی نے اسکے بارے میں کیا کیا اخز کر لیا ہوگا۔ نجانے اس کی قسمت خراب تھی یا وہ اسے الٹے چشمے سے ہی دیکھتی تھی۔ بیس منٹ کی

بارے میں کیا کیا کر رہا ہوتا۔ جاے
اس کی قسمت خراب تھی یا وہ اسے الٹے
چشمے سے ہی دیکھتی تھی۔ بیس منٹ کی
رش ڈرائیو کے بعد اسکی کار جہانگیر ولا
کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے ڈائریکٹ
عبیر کو میسج کیا تھا۔

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔ فوراً
آؤ۔۔" اب یہ عبیر کا دردِ سر تھا وہ گھر
والوں کو کال کرنا نہ کر سکتی تھی۔ گالینج

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔ فوراً

آؤ۔۔" اب یہ عبیر کا دردِ سر تھا وہ گھر

والوں کو کیا بہانہ بنا کر آتی۔ اگلے پانچ

منٹ بعد اسے بنگلے کا چھوٹا دروازہ کھلتا

نظر آیا تھا۔ جہاں سے اسید اور اسکے پیچھے

سفید رنگ کے سیاہ کڑھائی سے سجے کرتا

پاجامہ میں ملبوس سفید ہی رنگ کا دوپٹہ

اوڑھے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی لیے کار

کی جانب آرہی تھی۔ جیسے زبردستی ہی

پاجامہ میں ملبوس سفید ہی رنگ کا دوپٹہ
اوڑھے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی لیے کار
کی جانب آرہی تھی۔ جیسے زبردستی ہی
یہاں تک آئی ہو۔ ہوا کے سبب جوڑے
سے نکلتی لٹیں اسکے کسی بھی مصنوعی
رنگ سے پاک ملیح چہرے پر آرہیں
تھیں۔ اسکی نگاہیں اسی پر ٹھہری رہ گئیں۔
وہ غصہ جو ابھی کچھ دیر پہلے محسوس کر رہا
تھا جیسے یکدم ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔

میں۔ اسی نگاہیں اسی پر سہری رہیں۔
وہ غصہ جو ابھی کچھ دیر پہلے محسوس کر رہا
تھا جیسے یکدم ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔
آج پورے پانچ دن بعد وہ اسے نظر آئی
تھی۔ شادی کے ڈیڑھ ماہ میں وہ پہلی بار
اتنی دور ہو کر مل رہی تھی۔ دل میں
انجانے سے احساسات نے کروٹیں لیں
تھیں۔ وہ نگاہیں پھیرتا اسید کی جانب
متوجہ ہو گیا۔

تھیں۔ وہ نگاہیں پھیرتا اسید کی جانب
متوجہ ہو گیا۔

"یار اندر آتے یہ کیا حرکت ہے۔۔"

"بہت معذرت عبیر کو گھر ڈراپ کر کے
ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔"

"تو یار پہلے کام نبٹا لیتے ماما نے تو

یار اندر اے یہ لیا کرتا ہے۔۔

"بہت معذرت عبیر کو گھر ڈراپ کر کے
ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔"

"تو یار پہلے کام نبٹا لیتے ماما نے تو
تمہارے لیے بڑا اہتمام کیا تھا۔۔"

"کام میں وقت بھی لگ سکتا ہے یار اور
اپنا ہی گھر ہے آنٹی سے کہنا میں کسی

"تو یار پہلے کام نبٹا لیتے ماما نے تو
تمہارے لیے بڑا اہتمام کیا تھا۔"

"کام میں وقت بھی لگ سکتا ہے یار اور
اپنا ہی گھر ہے آنٹی سے کہنا میں کسی
بھی دن آکر انکے ہاتھ کا کھالوں
گا۔" اس کے اپنائیت بھرے انداز پر وہ
مسکراتا سر اثبات میں ہلا گیا۔ "چلو جیسا
تمہیں بہتر لگے۔" وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔

اپنا ہی گھر ہے آنٹی سے کہنا میں لسی
بھی دن آکر انکے ہاتھ کا کھالوں
گا۔۔" اس کے اپنائیت بھرے انداز پر وہ
مسکراتا سر اثبات میں ہلا گیا۔ "چلو جیسا
تمہیں بہتر لگے۔۔" وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔
عبیر بھائی کو اللہ حافظ کرتی کار میں بیٹھی
تو ابراہیم نے کار ریورس کرتے اسٹریٹ
پر آگے بڑھا دی۔ ایک نگاہ اسکی سمت
ڈالی جو خاموش بیٹھی کار سے ماہر دیکھ

پر آکے بڑھا دی۔ ایک نگاہ اسی سمت
ڈالی جو خاموش بیٹھی کار سے باہر دیکھ
رہی تھی۔ اس وقت وہ مصلحتاً خاموش رہا
تھا۔ مگر گھر جا کر اس سلسلے میں تفصیل
سے بات کرنے کا سوچ لیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہیں ہیں آپا
آہ" "اے بیگم کہ اس سے ک

"یہ کیا کہہ رہیں ہیں آپا
آپ۔۔۔!!" صائقہ بیگم کی بات سن کر
سمیرا صاحبہ ششدر ہی رہ گئیں۔ انہوں
نے تو سوچا ہی نہ تھا کبھی ایسا۔ کیونکہ
جیسے ماڑہ اور زوہیب کے مزاج تھے
کبھی انہیں ایک کرنے کا سوچا جاسکتا
تھا۔۔؟

"کیوں تم نہیں حاہتیں تمہاری بیٹی

یہ سب میں چاہیں ہمارے ہیں

نگاہوں کے سامنے رہے۔۔؟ "

"ہاں مگر۔۔ کوئی جوڑ بھی تو بنتا ہو۔۔ یہ
دونوں کیسے گزارا کریں گے ایک
دوسرے کے ساتھ۔۔؟" انکی پریشانی پر
صائقہ بیگم مسکرا دیں۔

"میں بھی کل سے یہی سوچ رہی تھی۔۔
مگر پھر سوچا مجھے مارہ جیسی بیٹی کہاں

"ہاں مگر۔۔ کوئی جوڑ بھی تو بنتا ہو۔۔ یہ
دونوں کیسے گزارا کریں گے ایک
دوسرے کے ساتھ۔۔؟" انکی پریشانی پر
صائقہ بیگم مسکرا دیں۔

"میں بھی کل سے یہی سوچ رہی تھی۔۔
مگر پھر سوچا مجھے مارہ جیسی بیٹی کہاں
سے ملے گی بھلا۔۔؟" ان کے محبت
بھرے لہجے پر سمیرا صاحبہ کے پریشان

بھرے بچے پر میرا صاحبہ لے پریشان
تاثرات میں کچھ بہتری آئی تھی۔ مگر وہ
اب بھی شش و پنج میں تھیں۔

"آپا میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کی
بات کیا ہو کہ وہ میری آنکھوں کے
سامنے رہے مگر اپنی اولادوں کو کیسے
سمجھائیں گے۔۔ وہ تو سن کر ہی بدک
جائیں گی۔۔ اور سب سے پہلے تو یہ بتائیں

"اپا میرے لیے اس سے زیادہ حویلی
بات کیا ہو کہ وہ میری آنکھوں کے
سامنے رہے مگر اپنی اولادوں کو کیسے
سمجھائیں گے۔۔ وہ تو سن کر ہی بدک
جائیں گی۔۔ اور سب سے پہلے تو یہ بتائیں
یہ اچانک کہاں سے آپکو خیال
آگیا۔۔؟" انکے سوال پر صائقہ بیگم نے
معنی خیزی سے انہیں دیکھا تھا اور کل
رات کا سارا قصہ سنا دیا۔ مگر ماثرہ کی

جائیں گی۔۔ اور سب سے پہلے تو یہ بتائیں
یہ اچانک کہاں سے آپکو خیال
آگیا۔۔؟" انکے سوال پر صائقہ بیگم نے
معنی خیزی سے انہیں دیکھا تھا اور کل
رات کا سارا قصہ سنا دیا۔ مگر ماثرہ کی
پسندیدگی والی بات حریف کر گئیں تھیں۔
جبکہ سمیرا صاحبہ انگشت بدنداں بیٹھیں
انہیں دیکھ رہیں تھیں۔ چہرہ الگ خوشی

انیں دیکھ رہیں ہیں۔ پہرہ الٹ سونے
سے گلنار ہونے لگا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا آپ۔۔ میں بتا نہیں
سکتی۔۔ مجھے کتنا خوش اور بے فکر کر دیا
ہے میرے بیٹے نے۔۔" بہن کے ہاتھ
تھامتیں پر مسرت لہجے میں بولیں تھیں۔

"بس پھر مظہر اور مائرہ سے بات کرو۔۔
ہم اگلے ہفتے ہی منگنی کی رسم کر دیں

"بس پھر مظہر اور مائرہ سے بات کرو۔۔
ہم اگلے ہفتے ہی منگنی کی رسم کر دیں
گے۔۔" اور بیٹی کے ذکر پر سمیرا صاحبہ کا
چہرہ اتر گیا۔

"مائرہ سے کیسے بات کروں گی وہ کہاں
مانے گی آپا۔۔"

"کیوں نہیں مانے گی وہ ویسے بھی رضا

"ماڑہ سے کیسے بات کروں گی وہ کہاں
مانے گی آپا۔۔"

"کیوں نہیں مانے گی وہ ویسے بھی رضا
والے رشتے سے بھاگنے میں لگی ہے۔۔ تم
بس نرمی سے بات کرنا۔۔"

"دیکھ لیں یہ نہ ہو ہم شیخ چلی کی طرح
خواب سجا لیں اور وہ دھڑام سے سب

"دیکھ لیں یہ نہ ہو ہم شیخ چلی کی طرح
خواب سجا لیں اور وہ دھڑام سے سب
توڑ دے۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ اور یہ لڑائیاں تو
معمول کا حصہ ہیں۔۔ دیکھتیں نہیں کیسے
عبیر کے گھر مل کر جاتے تھے۔۔ میں تو
ابھی سے دونوں کو دلہن دلہا بنا دیکھ رہی
ہوں۔۔" انکے مسرورانہ منہ

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ اور یہ لڑائیاں تو معمول کا حصہ ہیں۔۔ دیکھتیں نہیں کیسے عبیر کے گھر مل کر جاتے تھے۔۔ میں تو ابھی سے دونوں کو دلہن دلہا بنا دیکھ رہی ہوں۔۔" انکے مسرور انداز پر وہ ہنس پڑیں۔

"اور میں آپ کو سمجھن۔۔!" اس بار دونوں اک ساتھ ہنسیں تھیں۔۔

"اور میں آپ کو سہڑھن۔۔!" اس بار
دونوں ایک ساتھ ہنسیں تھیں۔۔

"ارے۔۔ عبیر۔۔! آگئیں بیٹا۔۔" ان
دونوں کو آگے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوتا
دیکھ آسید بیگم خوشگوار حیرت میں مبتلا
ہو گئیں تھیں۔ عبیر انہی کی سمت قدم
رکھتا تھا۔ "اے بیگم، علیکم السلام"

"ارے۔۔ عبیر۔۔! آگئیں بیٹا۔۔" ان
دونوں کو آگے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوتا
دیکھ آسہ بیگم خوشگوار حیرت میں مبتلا
ہو گئیں تھیں۔ عبیر انہی کی سمت قدم
بڑھا گئی۔ "اسلام و علیکم۔۔!"

"و علیکم اسلام۔۔ آؤ بیٹھو۔۔" تم تو کسی
ضروری کام سے گئے تھے۔۔ "اسکے ساتھ
سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ابراہیم سے

ہو گئیں تھیں۔ عبیر انہی کی سمت قدم
بڑھا گئی۔ "اسلام و علیکم۔۔۔!"

"و علیکم اسلام۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔۔" تم تو کسی
ضروری کام سے گئے تھے۔۔۔ "اسکے ساتھ
سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ابراہیم سے
پوچھا۔ عبیر نے لب بھینچتے اسکی سمت
دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ نگاہیں
پھیر گئی۔

"آپکی بہو وہاں بیٹھی مجھ پر الزام لگا رہی
تھی۔۔ اسی لیے اسے اٹھا کر لانا ضروری
تھا۔۔" اسکے کٹیلے انداز پر عبیر نے
ناگواری سے پہلو بدلا تھا۔ اور آسیہ بیگم
بیٹے کو گھورنے لگیں۔

"بتاؤں ابھی میری بیٹی پر الزام لگانے کی
ضرورت نہیں۔۔" کھانا کھایا بیٹا۔۔؟ کیونکہ
جس پھرتی سے یہ واپس لائے ہیں مجھے

ناگواری سے پہلو بدلا تھا۔ اور آسیہ بیگم
بیٹے کو گھورنے لگیں۔

"بتاؤں ابھی میری بیٹی پر الزام لگانے کی
ضرورت نہیں۔۔" کھانا کھایا بیٹا۔۔؟ کیونکہ
جس پھرتی سے یہ واپس لائے ہیں مجھے
نہیں لگتا کھانا کھانے بیٹھے ہو گے۔۔"

"نہیں امی۔۔ ماما نے بہت اصرار کیا۔۔"

نہیں لے سکا لھانا لھالے بیٹھے ہوئے۔۔"

"نہیں امی۔۔ ماما نے بہت اصرار کیا۔۔
بھابھی نے بھی بہت کہا مگر انہوں نے
گیٹ پر بلا لیا۔۔ اتنا ایمبیریسنگ لگا
مجھے۔۔" اس کے شکایت لگانے پر ابراہیم نے
سلگ کر اسے دیکھا تھا کیونکہ اسے معلوم
تھا اس کی ماں بہو کی شکایت پر اس پر
چڑھائی کر دیتی۔۔

"نہیں ائی۔۔۔ ماما لے بہت اصرار لیا۔۔۔
بھابھی نے بھی بہت کہا مگر انہوں نے
گیٹ پر بلا لیا۔۔۔ اتنا ایمبریسنگ لگا
مجھے۔۔۔" اس کے شکایت لگانے پر ابراہیم نے
سلگ کر اسے دیکھا تھا کیونکہ اسے معلوم
تھا اسکی ماں بہو کی شکایت پر اس پر
چڑھائی کر دیتی۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے ابراہیم۔۔۔؟ سسرال

ہاں ہاں جہاں صلیب پر اس پر
چڑھائی کر دیتی۔۔

"یہ کیا حرکت ہے ابراہیم۔۔؟ سسرال
جب گئے ہی تھے اندر تک چلے جاتے۔۔
تم نے کبھی دیکھا ہے اسید کو ایسا کرتے
ہوئے۔۔؟ کیا سوچ رہی ہوں گی
حفصہ۔۔؟"

"ایسا کچھ نہیں سوچ رہی ہوں گی وہ۔۔

"ایسا کچھ ہمیں سوچ رہی ہوں لی وہ۔۔
میں نے اسید سے معذرت کر لی تھی۔۔
اور اب یہ ہر وقت رکنے جائے گی تو
میں ہر وقت دعوتیں اٹینڈ کروں
گا۔۔؟" غصیلے لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔
ماں اسکے تیور دیکھ کر حیران تھیں جبکہ
عبیر سخت ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھ
رہی تھی۔ ابراہیم اسکی نگاہوں کا مقصد
بخوبی سمجھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں بھی

ماں اسکے تیور دیکھ کر حیران کھیں جبکہ
عبیر سخت ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھ
رہی تھی۔ ابراہیم اسکی نگاہوں کا مقصد
بخوبی سمجھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں بھی
چیلنج ابھر آیا۔ عبیر نخوت سے نظریں پھیر
گئی۔

"یہ تم کس لہجے۔۔"

"یہ تم کس لہجے۔۔"

"ارے۔۔ ویلکم ہوم بھابھی۔۔" کمرے سے
نکل کر آتے اسامہ کی چہکتی آواز پر ان
کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔ مگر
ابراہیم اب بھی اسے انہی نگاہوں سے
دیکھ رہا تھا۔ یا شاید اسکے تاثرات پڑھنے کی
کوشش کر رہا تھا۔

نہل کر آتے اسامہ کی پہنتی آواز پر ان
کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔ مگر
ابراہیم اب بھی اسے انہی نگاہوں سے
دیکھ رہا تھا۔ یا شاید اسکے تاثرات پڑھنے کی
کوشش کر رہا تھا۔

"کیسے ہو اسامہ۔۔"

"میں بالکل ٹھیک مگر یہ گھر آپکے جانے

کے بعد بالکل ہی بے بسی ہو گیا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک مگر یہ گھر آپکے جانے
کے بعد بالکل ہی ویران ہو گیا تھا۔۔۔ ا رہا
اپنی پڑھائی میں لگی رہتی ہے اور آپ گئی
ہوئیں تھیں۔۔۔ میری سننے والا ہی کوئی
نہیں تھا۔۔۔" عبیر کے چہرے پر نرم
مسکراہٹ ابھری تھی۔ ابراہیم سر جھٹک
گیا۔ یعنی صرف اسی کا نصیب خراب تھا۔

"چلو اب سب ساتھ ہی کھانا کھالیں

"چلو اب سب ساتھ ہی کھانا کھالیں
گے۔۔! میں کھانا گرم کرتی ہوں" آسیہ
بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا مگر ابراہیم نے
قدم سیڑھیوں کی سمت بڑھا
دیے۔ "کہاں جا رہے ہو۔۔ کھانا نہیں
کھانا۔۔۔"

"نہیں بھوک اڑ چکی ہے میری۔۔ آپ
کھائیں اور اپنی لاڈلی کو کھلائیں۔۔" اسکے

"ہمیں بھوک اڑ چکی ہے میری۔۔ آپ
کھائیں اور اپنی لاڈلی کو کھلائیں۔۔" اس کے
تپے ہوئے انداز پر تینوں نے ایک
دوسرے کو دیکھا تھا۔ مگر عبیر لب بھینختی
نظریں جھکا گئی تھی۔ وہ اس شخص کے
ڈراموں میں قطعاً آنے والی نہ تھی۔ بلکہ
اسے سرے سے بات ہی نہیں کرنی تھی
اس سے۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد کھانا اور دونوں بہن
بھائی اور ساس سے باتیں کر کے کمرے
میں آئی تھی۔ وہ کمرے میں موجود نہ تھا
جب اسکی نگاہ سیدھی بالکنی تک گئی جہاں
وہ کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔ سر جھٹکتی کبڈ
کی سمت بڑھ گئی۔ اپنے لیے نائٹ ڈریس
نکالا اور واشروم میں بند ہو گئی۔ واپس آئی
تو ابراہیم دونوں ہتھیلیاں بیڈ پر جمائے بیچ
و بیچ بیٹھا تھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر

نگالا اور واسروم میں بند ہوئی۔ واپس آئی
تو ابراہیم دونوں ہتھیلیاں بیڈ پر جمائے بیچ
و بیچ بیٹھا تھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر
نگاہیں اسکی سمت کیں۔

"کیا کہا تھا تم نے زینی سے۔۔؟" عبیر
اسکا سوال نظر انداز کرتی بالوں کو جوڑے
کی شکل میں لپیٹتی ڈریسنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گئی۔

"کیا کہا تھا تم نے زینی سے۔۔؟" عبیر
اسکا سوال نظر انداز کرتی بالوں کو جوڑے
کی شکل میں لپیٹتی ڈریسنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گئی۔

"کچھ بکواس کر رہا ہوں میں۔۔" جگہ سے
اٹھتا اسکی سمت بڑھا۔

"میرے منہ مت لگیں۔۔ شکر کریں

"کچھ بلواس کر رہا ہوں میں۔۔" جگہ سے
اٹھتا اسکی سمت بڑھا۔

"میرے منہ مت لگیں۔۔ شکر کریں
بھابھی کو بتایا ہے بس۔۔ ماما یا بابا کو
نہیں۔۔" تنفر بھرے لہجے میں کہتی
جوڑے میں کیچر لگا گئی۔ ابراہیم جھٹکے سے
اسے اپنی سمت موڑا۔

الکاکر کسے شک

بورے میں بیپر لگا لی۔ ابراہیم جے سے
اسے اپنی سمت موڑا۔

"کیا کہا۔۔ کس بات پر شکر کروں
میں۔۔؟"

"جو سچ ہے وہی کہا۔۔!!"

"اور کیا ہے وہ سچ۔۔؟" ایک ایک لفظ
دانتوں تلے پیسا تھا۔

"اور کیا ہے وہ سچ۔۔؟" ایک ایک لفظ
دانتوں تلے پیسا تھا۔

"یہی کہ آج زرین کے ساتھ اس قدر
مصروف تھے کہ آپکو اپنی بیوی کو پک
کرنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔۔" اسکی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالی بے خوفی سے
بولی۔ شام سے سوچ سوچ کر جتنا پک
چکی تھی یہی رزلٹس نکلنے تھے۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈالی بے خونی سے
بولی۔ شام سے سوچ سوچ کر جتنا پک
چکی تھی یہی رزلٹس نکلنے تھے۔

"میں زرین کے ساتھ مصروف تھا یہ
تمہیں معلوم ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ
میں کس وجہ سے اسکے ساتھ
تھا۔؟" ابراہیم کا بھنپا لہجہ اسکے ضبط کا
گواہ تھا۔

"مجھے وجہ جاننے کی ضرورت ہی نہیں
میرے لیے آپ دونوں کا ہر وقت ساتھ
ہونا کسی وجہ سے کم ہے۔۔؟"

"تم پھر شک کر رہی ہو مجھ
پر۔۔؟" آنکھیں چھوٹی کیے سامنے کھڑی
اس بدگمان لڑکی کو دیکھا۔ جس کے
چہرے پر صاف غصہ اور بے یقینی رقم

چہرے پر صاف عصہ اور بے تیزی رم
تھی۔ "تمہیں اندازہ بھی ہے اسکی فیملی
اسکی بیٹی کن کرائیس سے گزر رہی
ہے۔۔؟ اور وہ لڑکی کوئی اجنبی نہیں بلکہ
میرے مرحوم دوست واصل کی بیوی
ہے۔۔ وہ دوست جسے ہم نے کھو
دیا۔۔!" اسکے چٹختے لہجے میں کیے انکشاف
پر وہ سن کھڑی اسے دیکھتی
رہی۔۔ "تمہیں معلوم بھی ہے کس قدر

پر وہ سن ھڑی اسے دیکھی
رہی۔۔ "تمہیں معلوم بھی ہے کس قدر
ڈری ہوئی تھی وہ آج اپنی بیٹی کی
رپورٹس کو لے کر۔۔ ایک لڑکی جس نے
اپنا محبت کرنے والا شوہر کھو دیا ہو پھر
اس پر بچی کی بیماری۔۔ اسکے ڈپریشن کا
اندازہ لگا سکتی ہو تم۔۔؟" عبیر نے لب
بھینچتے نگاہیں موڑ لیں۔ ایک تو اسے یہ
بالکل نہیں معلوم تھا کہ زرین اسکے

رپورس کو لے کر۔۔ ایک مریض کے
اپنا محبت کرنے والا شوہر کھودیا ہو پھر
اس پر پنچی کی بیماری۔۔ اسکے ڈپریشن کا
اندازہ لگا سکتی ہو تم۔۔؟ "عبیر نے لب
بھینچتے نگاہیں موڑ لیں۔ ایک تو اسے یہ
بالکل نہیں معلوم تھا کہ زرین اسکے
دوست کی بیوی ہے دوسرا فریال کی کیا
کنڈیشن چل رہی تھی۔ مگر جو بھی تھا
اپنے شوہر اور اس لڑکی کو ساتھ دیکھ کر

کنڈیشن چل رہی تھی۔ مگر جو بھی تھا
اپنے شوہر اور اس لڑکی کو ساتھ دیکھ کر
اسکا خون کھول جاتا تھا۔ کیا صرف زرین
کے لیے ابراہیم کا ہی کندھا رہ گیا تھا۔؟

"صحیح میری غلطی ہے مجھے آپکو کال نہیں
کرنی چاہیے تھی۔۔ میری وجہ سے آپ
دونوں ڈسٹرب ہوئے۔۔ اگر زرین میری
کال نہ کرتی مجھے تو شاید یہ بھی

اسکا خون کھول جاتا تھا۔ کیا صرف زرین
کے لیے ابراہیم کا ہی کندھا رہ گیا تھا۔؟

"صحیح میری غلطی ہے مجھے آپکو کال نہیں
کرنی چاہیے تھی۔۔ میری وجہ سے آپ
دونوں ڈسٹرب ہوئے۔۔ اگر زرین میری
کال ریسو نہ کرتی مجھے تو شاید پتہ بھی نہ
چلتا۔۔" اسکے سپاٹ لہجے پر ابراہیم کو
یکدم ہی یاد آیا تھا۔ وہ اپنا موبائل زرین

"صحیح میری غلطی ہے مجھے آپکو کال نہیں
کرنی چاہیے تھی۔۔ میری وجہ سے آپ
دونوں ڈسٹرب ہوئے۔۔ اگر زرین میری
کال ریسو نہ کرتی مجھے تو شاید پتہ بھی نہ
چلتا۔۔" اسکے سپاٹ لہجے پر ابراہیم کو
یکدم ہی یاد آیا تھا۔ وہ اپنا موبائل زرین
کو اسکے گھر کال کرنے کے لیے دے کر
گیا تھا کیونکہ اسکی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی۔
بقول اسی وقت واقعہ پیش آیا تھا

کو اسکے گھر کال کرنے کے لیے دے کر
گیا تھا کیونکہ اسکی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی۔
یقیناً اسی وقت یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

"میں نے صرف اسے گھر کال کرنے
کے لیے موبائل دیا تھا۔ اچھا مجھے بتاؤ
اسے ہاسپٹل ڈراپ کرنے میں ایسی کونسی
خاص بات تھی جو میں تم سے چھپاتا یا
تمہیں بتاتا۔ ایک معمولی سی بات تھی

"میں نے صرف اسے گھر کال کرنے
کے لیے موبائل دیا تھا۔ اچھا مجھے بتاؤ
اسے ہاسپٹل ڈراپ کرنے میں ایسی کونسی
خاص بات تھی جو میں تم سے چھپاتا یا
تمہیں بتاتا۔ ایک معمولی سی بات تھی
میں نے ہیلپ کر دی تو اس بات کی
اطلاع میں آکر تمہیں دیتا۔؟" اس بار
ابراہیم کے لہجے میں نرمی آگئی تھی۔ مگر
وہ کہنے تو زنگاہوں سے اسے دیکھتی رہی

اطلاع میں آکر نہیں دیتا۔۔؟" اس بار
ابراہیم کے لہجے میں نرمی آگئی تھی۔ مگر
وہ کینہ تو زنگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔
اسکی وضاحت کے باوجود بھی اسے اپنا
غصہ کم ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔

"اوکے۔۔! فائن آپ جب چاہیں جاسکتے
ہیں۔۔! مت بتائیے گا مجھے" اتنا کہتی اپنی
جگہ کی جانب بڑھ گئی۔ ابراہیم وہیں کھڑا

اسی وصاحت کے باوجود میں اسے اپنا
غصہ کم ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔

"اوکے۔۔! فائن آپ جب چاہیں جاسکتے
ہیں۔۔! مت بتائیے گا مجھے" اتنا کہتی اپنی
جگہ کی جانب بڑھ گئی۔ ابراہیم وہیں کھڑا
اسکی پشت دیکھتا رہا۔ اتنے دن بعد ملنے
کے بعد بھی اس لڑکی کے دل میں ذرا
گنجائش نہ تھی۔

اسی پست دیکھا رہا۔ اتنے دن بعد منے
کے بعد بھی اس لڑکی کے دل میں ذرا
گنجائش نہ تھی۔

"ہر بات کا الٹا مطلب مت نکالو۔!!
اور آئندہ جو بھی بات ہو ڈائریکٹ مجھ
سے کرنا۔ کسی تیسرے کو پرسنل میٹر
میں انوالو کرنے کی ضرورت نہیں۔
چاہے وہ میری بہن ہی کیوں نہ

ہو۔"

"ہر بات کا الٹا مطلب مت نکالو۔!!
اور آئندہ جو بھی بات ہو ڈائریکٹ مجھ
سے کرنا۔ کسی تیسرے کو پرسنل میٹر
میں انوالو کرنے کی ضرورت نہیں۔"

چاہے وہ میری بہن ہی کیوں نہ
ہو۔۔" اسکی سپاٹ آواز پر عبیر کا کفرٹر
کھولتا ہاتھ ایک پل کے لیے رکا تھا مگر
اگلے پل سر تک اوڑھ کر اس میں گم
حکات تھے کہ کیا یہ سب...

چاہے وہ میری بہن ہی کیوں نہ
ہو۔۔" اسکی سپاٹ آواز پر عبیر کا کمفرٹر
کھولتا ہاتھ ایک پل کے لیے رکا تھا مگر
اگلے پل سر تک اوڑھ کر اس میں گم
ہو چکی تھی۔ کیونکہ ابراہیم نے اے سی
آن کیا ہوا تھا۔

"میری بات ابھی پوری نہیں
ہوئی۔۔" کمفرٹر اسکے چہرے سے ہٹاتا

"میری بات ابی پوری ہیں

ہوئی۔۔" کفر ٹر اسکے چہرے سے ہٹاتا

گھورنے لگا۔ یعنی وہ جو بغیر اس سے

اجازت لیے اتنے دن میکے رک آئی تھی

الٹا اسے تیور دکھا رہی تھی۔۔۔! اسکی

وضاحتوں کو خاطر میں نہیں لا رہی

تھی۔۔ بھلا اس نے کب کسی کو اتنی

ایکسپلینیشنس دیں تھیں جتنا یہ لڑکی اس

سے کروا رہی تھی۔ ابراہیم کو وہیں بیٹھتا

ہی۔۔ بھلا اس نے کب کسی کو اپنی
ایکسپینشنس دیں تھیں جتنا یہ لڑکی اس
سے کروا رہی تھی۔ ابراہیم کو وہیں بیٹھتا
دیکھ وہ فوراً اٹھی تھی۔ "آئندہ تم مجھے
بتائے بغیر اپنے میکے میں نہیں رکو گی۔۔
مجھے نہیں معلوم تم نے امی سے اجازت
لی ہے یا اپنے گھر بتایا ہوا ہے تمہیں ہر
صورت مجھے بتانا ہے ورنہ اگلی بار میں
ہاتھ گھیٹتا ہوا واپس لے آؤں گا۔۔ سمجھ

لی ہے یا اپنے ہر بتایا ہوا ہے "ہیں ہر
صورت مجھے بتانا ہے ورنہ اگلی بار میں
ہاتھ گھیٹتا ہوا واپس لے آؤں گا۔" سمجھ
آ رہی ہے۔۔ "عبیر نے آنکھوں میں شدید
ناراضگی و غصہ لیے اسے دیکھا۔

"آپ نے مجھے پہلے ہی منع کر دیا تھا
آپ جانے نہیں دیں گے تو میں کیوں
پوچھوں آپ سے۔۔؟"

"اگر مجھے پتہ ہوتا تم پانچ دن کے لیے
جارہی ہو تو ہرگز جانے نہ دیتا۔۔ تم کرو
آئندہ یہ حرکت پھر میں بتاؤں گا۔۔ میں
نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا مجھے اس قسم
کی حرکتیں قطعاً پسند نہیں اور تم الٹا
جھوٹ بول کر وہاں رکیں۔۔!!"

"میں نے جھوٹ نہیں بولا۔۔ میں نے
امی سے اجازت لی تھی۔۔" وہ بھی اب

"میں نے جھوٹ نہیں بولا۔۔ میں نے
امی سے اجازت لی تھی۔۔" وہ بھی اب
دفاعی پوزیشن میں آچکی تھی۔

"میں ہوں تمہارا شوہر امی نہیں سمجھ
آئی۔۔ تمہیں میری اجازت لینا ہے الٹا
میری ہی نام سے جھوٹ بھی بول دیا۔۔
اور آج جانتی ہو زینب نے کال کر کے
مجھے کیا کہا۔۔؟" اسکا غصہ ٹھنڈا نہ پڑتا

اور آج جانتی ہو زینب نے کال کر کے
مجھے کیا کہا۔۔؟" اسکا غصہ ٹھنڈا نہ پڑتا
دیکھ عبیر کو اب اپنا غصہ جھاگ کی طرح
بیٹھتا محسوس ہوا۔ کیونکہ اس وقت
ناگواری و غیض وہ صاف اسکے چہرے پر
دیکھ سکتی تھی۔

"کہ میں زرین کے ساتھ مصروف
ہوں۔۔!! میں کیوں اسکے ساتھ مصروف

"کہ میں زرین کے ساتھ مصروف
ہوں۔۔!! میں کیوں اسکے ساتھ مصروف
ہوں گا۔؟ اپنی اس قینچی کی طرح چلتی
زبان کو لگام دو۔ ایک تو خود غلط سوچتی
رہتی ہو۔ میری کسی بات کا یقین نہیں
کرتیں!"

"تو آپ مجھے موقع مت دیں غلط سوچنے
کا۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی

"تو آپ مجھے موقع مت دیں غلط سوچنے
کا۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی
دوبدو ہو کر بولی۔ موقع۔!! وہ کب موقع
دے رہا تھا الٹا نیکی اسکے ہمیشہ گلے پڑ
جاتی تھی۔ ابراہیم کا جی چاہا اس لڑکی کو
جھنجھوڑ دے یا اپنا سر پکڑ لے۔ کمفرٹر
سائیڈ پر پھینکتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر
کمرے سے ہی نکل گیا۔ وہ خاموش بیٹھی
اسے حاتا دیکھتی رہی۔

تیری رہگزر

قسط 29

صبح کے پونے آٹھ بج رہے تھے جب
اسکی آنکھ خود بخود ہی کھلی تھی۔ اپنے برابر
میں دیکھا۔ ابراہیم موجود نہ تھا۔ جبکہ
واٹر روم سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی

صبح کے پونے آٹھ بج رہے تھے جب
اسکی آنکھ خود بخود ہی کھلی تھی۔ اپنے برابر
میں دیکھا۔ ابراہیم موجود نہ تھا۔ جبکہ
واٹر روم سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی
تھیں۔ پچھلے ایک ہفتے سے ان کی بات
چیت مکمل طور پر بند تھی۔ یا یہ کہنا زیادہ
بہتر تھا ابراہیم ہی خاموشی اختیار کیا ہوا
تھا۔ روز صبح وہ اسکے اٹھنے سے پہلے اسکا
موبائل سائیلینٹ پر کر دیتا تھا۔ جس کی

بھی اٹھنا نہیں چاہتی تھی۔ اور کیوں اٹھتی
اتنی صبح اور اسے ناشتے پیش کرتی۔۔؟ نوکر
تھی اسکی۔۔؟ زر خرید غلام تھی جو کسی
اسی کی دہائی کی بیوی کی طرح ہزار
لڑائیوں کے باوجود اسکے ارد گرد پھرتی اور
جی حضوری کرتی۔ جب دونوں کے درمیان
بات ہی نہیں ہو رہی تھی۔ تو وہ کیوں
ایفرٹ کرتی۔۔؟ اسکی بلا سے وہ کچھ بھی
کرتا ماکھاتا۔ اس نے اس رات لڑائی کے

کی اس۔۔۔: رزیدہ عمام کی بیوی

اسی کی دہائی کی بیوی کی طرح ہزار
لڑائیوں کے باوجود اسکے ارد گرد پھرتی اور
جی حضوری کرتی۔ جب دونوں کے درمیان
بات ہی نہیں ہو رہی تھی۔ تو وہ کیوں
ایفرٹ کرتی۔۔؟ اسکی بلا سے وہ کچھ بھی
کرتا یا کھاتا۔ اس نے اس رات لڑائی کے
بعد سے اسکے ہر کام سے کنارہ کشی اختیار
کر لی تھی۔ اور پھر یکدم ہی جیسے زندگی
سکڑ گئی۔۔۔ خیر کہ اسکا محسوس

پر سلون ہوئی۔ وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس
کرنے لگی تھی۔ نہ ابراہیم اس سے بات
کرتا تھا نہ کسی کام کو کہتا۔ وہ اپنے کام سے
کام رکھتی اور ابراہیم اپنے۔ صبح اطمینان
سے اٹھ کر ناشتہ کرتی پھر واپس کمرے
میں آکر گھر کال لگالیتی۔ شام کو ساس یا
وہ کھانا بنا لیتی۔ اور وہ سب ابراہیم کی غیر
موجودگی میں بڑے خوشگوار ماحول میں
کھانا کھالیتی۔ آسیہ بیگم نے اسے کبھی نہیں

کام رسی اور ابراہیم اپنے۔ بخ اسمینان
سے اٹھ کر ناشتہ کرتی پھر واپس کمرے
میں آکر گھر کال لگالیتی۔ شام کو ساس یا
وہ کھانا بنا لیتی۔ اور وہ سب ابراہیم کی غیر
موجودگی میں بڑے خوشگوار ماحول میں
کھانا کھالیتی۔ آسیہ بیگم نے اسے کبھی نہیں
ٹوکا تھا۔ کہ کھانا شوہر کے ساتھ کھانا یا
اسکا انتظار کرو۔ رات کو وہ کھانا کھا کر کچھ
دیر ساس سے باتیں کرتی اور پھر کمرے

وہ لھانا بنا بیسی۔ اور وہ سب ابراہیم کی غیر
موجودگی میں بڑے خوشگوار ماحول میں
کھانا کھا لیتے۔ آسیہ بیگم نے اسے کبھی نہیں
ٹوکا تھا۔ کہ کھانا شوہر کے ساتھ کھانا یا
اسکا انتظار کرو۔ رات کو وہ کھانا کھا کر کچھ
دیر ساس سے باتیں کرتی اور پھر کمرے
میں چلی جاتی۔ اسکے بعد کمرے سے باہر
نہیں نکلتی تھی۔

دوسری جانب سارا ابراہیم رات کو بھی روئے سے

میں پٹی جالی۔ اسلے بعد لمرے سے باہر
نہیں نکلتی تھی۔

دوسری جانب ابراہیم رات کو بھی دیر سے
گھر لوٹتا۔ یا تو ماں سے کھانا مانگ لیتا یا
باہر سے کھا کر آنے کا بہانہ کر دیتا۔ اس
نے اس پورے ہفتے میں ایک بار بھی فیملی
کے ساتھ ڈنر نہیں کیا تھا۔ مگر تین دن
پہلے نجانے کیسے اس نے انا کو پسِ پشت
ٹپا کر عرصے سے عشاء کے گھر جانے کا

دوسری جانب ابراہیم رات کو بھی دیر سے
گھر لوٹا۔ یا تو ماں سے کھانا مانگ لیتا یا
باہر سے کھا کر آنے کا بہانہ کر دیتا۔ اس
نے اس پورے ہفتے میں ایک بار بھی فیملی
کے ساتھ ڈنر نہیں کیا تھا۔ مگر تین دن
پہلے نجانے کیسے اس نے انا کو پسِ پشت
ڈال کر عبیر سے عثمان کے گھر چلنے کو کہا
تھا مگر وہ دو ٹوک انداز میں انکار کر گئی
تھی۔ جسکے بعد سے ایسی خاموشی چھائی تھی

نے اس پورے ہمسے میں ایک بار سی سی
کے ساتھ ڈنر نہیں کیا تھا۔ مگر تین دن
پہلے نجانے کیسے اس نے انا کو پسِ پشت
ڈال کر عبیر سے عثمان کے گھر چلنے کو کہا
تھا مگر وہ دو ٹوک انداز میں انکار کر گئی
تھی۔ جسکے بعد سے ایسی خاموشی چھائی تھی
کہ کسی بھی بات پر واویلہ ہی نہیں ہوا
تھا۔ اسامہ کے بھی مزے چل رہے تھے
کیونکہ ابراہیم اپنے مسائل میں گھرا تھا

داں مر جیر سے سمان لے ستر پے نو لہا
تھا مگر وہ دو ٹوک انداز میں انکار کر گئی
تھی۔ جسکے بعد سے ایسی خاموشی چھائی تھی
کہ کسی بھی بات پر واویلہ ہی نہیں ہوا
تھا۔ اسامہ کے بھی مزے چل رہے تھے
کیونکہ ابراہیم اپنے مسائل میں گھرا تھا
اسلیے بڑے بھائی کے ریڈار سے نکلا ہوا
تھا۔ عبیر جہانگیر اور ابراہیم جنید کی
زندگیاں ایک دوسرے سے جڑے ہونے

اسیے بڑے بھائی کے ریڈار سے نکلا ہوا
تھا۔ عبیر جہانگیر اور ابراہیم جنید کی
زندگیاں ایک دوسرے سے جڑے ہونے
کے باوجود الگ الگ دھاروں پر بہہ رہی
تھیں۔ ابراہیم جہاں اپنے ہی رویوں میں
الجھا تھا۔ عبیر اسکی خاموشی پر خود کو حق
بجانب سمجھنے لگی تھی۔ اور وہ کیوں اسکی
زرین سے ملاقاتوں کو پر سنل رکھتی۔۔؟ وہ
باہر عیاشی کر کے آرہا تھا۔ ہمدردی کی آڑ

بجانب سمجھنے لگی تھی۔ اور وہ کیوں اسکی
زرین سے ملاقاتوں کو پرسنل رکھتی۔۔؟ وہ
باہر عیاشی کر کے آرہا تھا۔ ہمدردی کی آڑ
میں ایک پرانی عورت کے ساتھ دن گزار
رہا تھا۔ اور وہ اس بات کو چھپاتی۔۔!! اس
نے تو سوچ لیا تھا اگلی بار وہ زینب کو
نہیں بلکہ اپنے بھائی کو بتائے گی۔ اس
شخص کا اصل روپ دکھائے گی سب کو
جو اسے بڑا دودھ کا دھلا سمجھتے تھے۔

مگر بہر حال کل رات اسے احساس ہوا تھا
ان دونوں کے بیچ بات ہوتی یا نہیں اسے
اپنی ذمہ داریاں نبھانی چاہیے تھیں جن
سے پچھلے ایک ہفتے سے بھاگ رہی تھی۔
کیونکہ کل رات ہوا کچھ یوں تھا اسکی دو
بجے کے قریب پیاس سے آنکھ کھلی تھی۔
مگر وہ پانی کی بوتل لانا بھول گئی تھی۔
ابراہیم روز رات کی طرح اب تک کمرے
میں نہیں آیا تھا۔ جمائی روک کر دوپٹہ

سے پچھلے ایک ہفتے سے بھاگ رہی تھی۔
کیونکہ کل رات ہوا کچھ یوں تھا اسکی دو
بجے کے قریب پیاس سے آنکھ کھلی تھی۔
مگر وہ پانی کی بوتل لانا بھول گئی تھی۔
ابراہیم روز رات کی طرح اب تک کمرے
میں نہیں آیا تھا۔ جمائی روک کر دوپٹہ
اٹھاتی باہر نکل گئی۔ نیچے آئی تو کچن سے
آتی کھڑ پٹر کی آواز پر اس کے قدم دہلیز پر
ہی ٹھہر گئے تھے۔ جہاں ابراہیم کھڑا شاید

ابراہیم روز رات کی طرح اب تک کمرے
میں نہیں آیا تھا۔ جمائی روک کر دوپٹہ
اٹھاتی باہر نکل گئی۔ نیچے آئی تو کچن سے
آتی کھڑ پٹر کی آواز پر اسکے قدم دہلیز پر
ہی ٹھہر گئے تھے۔ جہاں ابراہیم کھڑا شاید
اپنے لیے آملیٹ بنا رہا تھا۔ آج اس نے
گو بھی گوشت بنایا تھا۔ جس پر آسیہ بیگم
نے اسے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ابراہیم
کو گ بھی سننے والی ہے جس سے وہ انہیں

اپنے لیے املیٹ بنا رہا تھا۔ اج اس لے
گو بھی گوشت بنایا تھا۔ جس پر آسیہ بیگم
نے اسے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ابراہیم
کو گو بھی سخت ناپسند ہے جس پر وہ انہیں
یہ کہہ کر دلا سہ دے گئی تھی کہ وہ کوئی
فروزین فوڈ گرم کر کے دے دے گی۔ مگر
دیتی تو تب نا جب ان کے درمیان کوئی
بات ہوتی۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر
اسے دیکھتا عبیر تیزی سے سیڑھیوں کی

لو لو بھی سخت ناپسند ہے جس پر وہ اہیں
یہ کہہ کر دلا سہ دے گئی تھی کہ وہ کوئی
فروزین فوڈ گرم کر کے دے دے گی۔ مگر
دیتی تو تب نا جب ان کے درمیان کوئی
بات ہوتی۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر
اسے دیکھتا عبیر تیزی سے سیڑھیوں کی
سمت بڑھ گئی۔ اسی وقت اس نے سوچ لیا
تھا۔ چاہے وہ بات نہ کریں مگر وہ اسکے کام
کر دیا کرے گی۔ ابراہیم بھی تو چاہے اس

سمت بڑھ گئی۔ اسی وقت اس نے سوچ لیا
تھا۔ چاہے وہ بات نہ کریں مگر وہ اسکے کام
کر دیا کرے گی۔ ابراہیم بھی تو چاہے اس
سے بات نہیں کر رہا تھا مگر دو دن پہلے
اسامہ سے کہہ کر اسکے لیے اسٹیکس اور
جواز منگوا کر رکھوا دیے تھے۔ وہ بھی جانتا
تھا وہ بروقت بھوک کی کتنی عادی تھی۔

بال فولڈ کر کے اٹھتی اسکے آفس کے
کیڑے نکال کر کمرے سے نکل گئی۔ کچن

تھا وہ بروقت بھوک کی کتنی عادی تھی۔

بال فولڈ کر کے اٹھتی اسکے آفس کے
کپڑے نکال کر کمرے سے نکل گئی۔ کچن
میں آکر آملیٹ بنایا ساتھ ہی چائے بننے
بھی رکھ دی تھی۔ اور ٹوسٹر میں پیس
سینکے۔ اتنے میں اسکے نکالے ہوئے ڈارک
بلو ڈریس پینٹ اور سفید شرٹ پر ہمرنگ
ٹائی لگایا ابراہیم ہاتھ میں بریف کیس اور

بی رہ دی سی۔ اور لوسٹر میں تیں
 سینکے۔ اتنے میں اسکے نکالے ہوئے ڈارک
 بلو ڈریس پینٹ اور سفید شرٹ پر ہمرنگ
 ٹائی لگایا ابراہیم ہاتھ میں بریف کیس اور
 کوٹ لیے عجلت میں نیچے آتا دکھائی دیا
 تھا۔ مگر اسکے قدم کچن کے بجائے خارجی
 دروازے کی سمت بڑھتے دیکھ وہ پیچھے
 لپکی۔

"ناشتہ تیار ہے۔" اسکی آواز برابراہیم

بھا۔ مڑا سنے قدم پن لے بجائے خارجی
دروازے کی سمت بڑھتے دیکھ وہ پیچھے
لپکی۔

"ناشتہ تیار ہے۔۔!" اسکی آواز پر ابراہیم
کے آگے بڑھتے قدم تھمے تھے اور پلٹ
کر جن نگاہوں سے دیکھا تھا عبیر جزبز
ہوتی لٹیں کان کے پیچھے اڑس گئی۔

"تھینکس۔۔ میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔" واپس

"ریڈی ہے۔۔ ورنہ خوا مخواہ ضائع ہوگا۔" ابراہیم نے لب بھینچتے اسکی سمت دیکھا۔

"پچھلے ایک ہفتے سے بھوکا جا رہا تھا آج
بھی چلا جاتا۔ اس احسان کی کیا ضرورت
تھی۔؟"

"میرے الارم میں نجانے کیا مسئلہ ہوگا۔ بجز نہ ہر وقت ایسا ہی رہا ہے۔ آج بھی نہیں۔"

"پچھلے ایک ہفتے سے بھوکا جا رہا تھا آج
بھی چلا جاتا۔ اس احسان کی کیا ضرورت
تھی۔۔؟"

"میرے الارم میں نجانے کیا مسئلہ
ہو گیا۔۔ بج نہیں رہا تھا اسی لیے آنکھ نہیں
کھل رہی تھی۔۔" حالانکہ آج وہ بغیر کسی
الارم کے اٹھی تھی۔ دوسرا ابراہیم واقعی
موبائل سائینٹ پر کرنا بھول گیا تھا۔ اور

"میرے الارم میں نجانے کیا مسئلہ
ہو گیا۔۔۔ بج نہیں رہا تھا اسی لیے آنکھ نہیں
کھل رہی تھی۔۔۔" حالانکہ آج وہ بغیر کسی
الارم کے اٹھی تھی۔ دوسرا ابراہیم واقعی
موبائل سائینٹ پر کرنا بھول گیا تھا۔ اور
تیسرا اگر اسکی مرضی نہ ہوتی وہ آج بھی
نہ اٹھتی۔۔۔

"اچھی بات ہے نا بہت پریشان ہو اس گھر

کھل رہی تھی۔۔ "حالانکہ آج وہ بغیر کسی
الارم کے اٹھی تھی۔ دوسرا ابراہیم واقعی
موبائل سائیلنٹ پر کرنا بھول گیا تھا۔ اور
تیسرا اگر اسکی مرضی نہ ہوتی وہ آج بھی
نہ اٹھتی۔۔

"اچھی بات ہے نا بہت پریشان ہو اس گھر
میں۔۔ میں بھی نہیں چاہتا تم اٹھ کر مجھے
ناشتے تیار کر کے دو۔۔" بے تاثر لہجے میں

"اچھی بات ہے نا بہت پریشان ہو اس گھر
میں۔۔ میں بھی نہیں چاہتا تم اٹھ کر مجھے
ناشتے تیار کر کے دو۔" بے تاثر لہجے میں
کہتا کچن کی سمت بڑھ گیا۔ عبیر لب کاٹتی
چند لمحے وہیں کھڑی رہی پھر خود بھی کچن
کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم ناشتہ کرنے بیٹھ
چکا تھا۔ چائے چولہے سے اتار کر مگ میں
نکالی تھی اور ٹیبل پر اسکے پاس رکھ دی۔
جب ابراہیم نے کوٹ سے والٹ نکال کر

کہتا کچن کی سمت بڑھ گیا۔ عبیر لب کاٹتی
چند لمحے وہیں کھڑی رہی پھر خود بھی کچن
کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم ناشتہ کرنے بیٹھ
چکا تھا۔ چائے چولہے سے اتار کر مگ میں
نکالی تھی اور ٹیبل پر اسکے پاس رکھ دی۔
جب ابراہیم نے کوٹ سے والٹ نکال کر
اپنا کریڈٹ کارڈ اسکی سمت بڑھایا تھا۔ اس
نے سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

چکا کھا۔ چائے چوہے سے اتار کر مل میں
نکالی تھی اور ٹیبل پر اسکے پاس رکھ دی۔
جب ابراہیم نے کوٹ سے والٹ نکال کر
اپنا کریڈٹ کارڈ اسکی سمت بڑھایا تھا۔ اس
نے سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

"آج امی شاپنگ پر جائیں گی تم بھی اپنی
کر لینا۔"

"کس لیے۔۔؟"

"عید کی شاپنگ ہمیں کرنی۔۔؟" عبیر رخ
پھیرتی سلیب پر بکھرا سامان سمیٹنے لگی۔

"مجھے ضرورت نہیں۔۔!"

"کیا مطلب۔۔؟" ابراہیم کی نا سمجھی سے
بھنویں سکڑیں تھیں۔ عبیر نے وہیں کھڑے
کھڑے پلٹ کر اسکی سمت دیکھا۔

"میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں۔۔"

"میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں۔۔

جنہیں اب تک ٹچ بھی نہیں کیا میں
نے۔۔" ابراہیم نے بغور اسکا ملیح چہرہ دیکھا
تھا۔ جس پر اس وقت سنجیدگی کے سوا کچھ
نہ تھا۔ اسکے کانوں میں اسید کی آواز ابھری
تھی۔ یہ لڑکی تو شاپنگز کی دیوانی تھی پھر
کیوں کر رہی تھی ایسا۔۔؟ کیا اسے اس
قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اسکے اخراجات
اٹھا سکے۔۔! توہین کے احساس سے اسکی

نہ تھا۔ اسلے کالوں میں اسید کی آواز ابھری
تھی۔ یہ لڑکی تو شاپنگز کی دیوانی تھی پھر
کیوں کر رہی تھی ایسا۔؟ کیا اسے اس
قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اسکے اخراجات
اٹھا سکے۔۔! توہین کے احساس سے اسکی
آنکھوں میں سرخی ابھرنے لگی۔

"اگر اپنے ماں باپ کے گھر ہوتیں تب
بھی یہی کہتیں۔۔؟"

قابل نہیں جھتی تھی کہ اسکے اخراجات
اٹھا سکے۔۔! توہین کے احساس سے اسکی
آنکھوں میں سرخی ابھرنے لگی۔

"اگر اپنے ماں باپ کے گھر ہوتیں تب
بھی یہی کہتیں۔۔؟"

"میں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں ہوں۔۔
اور یہ فرق کافی ہے۔۔" اسکے منہ پر اپنا
جواب دیتی بڑی روٹی اور مچھلیں رکھنے

"اگر اپنے ماں باپ کے گھر ہو میں تب
بھی یہی کہتیں۔۔؟"

"میں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں ہوں۔۔
اور یہ فرق کافی ہے۔۔" اسکے منہ پر اپنا
جواب مارتی ڈبل روٹی اور مرچیں رکھنے
فریج کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم چند لمحے
ساکت بیٹھا یونہی اسے دیکھتا رہا۔

"یعنی یہ گھر تمہارا اپنا نہیں۔۔؟" نجانے کیا

"یعنی یہ گھر تمہارا اپنا نہیں۔۔؟" نجانے کیا
تھا اس پل ابراہیم کے لہجے میں اسکا فریج
کھولتا ہاتھ تھم گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ
پلٹی ابراہیم چیئر دھکیلتا باہر نکل گیا تھا۔
اس نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے
ابراہیم کی پشت دیکھی تھی اور پھر ٹیبل پر
رکھے ناشتے کو دیکھا جو دو چار نوالوں سے
زیادہ نہیں کھایا گیا تھا۔ مگر اگلے ہی پل سر
جھک گئے۔ اسکا لہجہ مدد کا تھا۔

اس نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے
ابراہیم کی پشت دیکھی تھی اور پھر ٹیبل پر
رکھے ناشتے کو دیکھا جو دو چار نوالوں سے
زیادہ نہیں کھایا گیا تھا۔ مگر اگلے ہی پل سر
جھٹک گئی اسکے لہجے میں کڑواہٹ آئی بھی
تھی تو اس کی وجہ بھی یہی شخص تھا۔ کچن
سے باہر نکلتی سیڑھیوں کی سمت بڑھ گئی۔
اسے نہیں معلوم تھا یہ اونٹ کس کروٹ
بٹھنا تھا

"ابراہیم۔۔۔۔؟" اس نے چونک کر لیپ
ٹاپ اسکرین سے نظریں ہٹاتے دروازے
کی سمت دیکھا جہاں نیوی بلو کرتا پچاما پر
ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے زرین ہاتھ میں
کوئی فائل لیے کھڑی تھی۔

"آجاؤ۔۔!"

"میں نے دو سے تین بار ناک کیا مگر تم

"آ جاؤ۔۔!"

"میں نے دو سے تین بار ناک کیا مگر تم
نجانے کہاں گم تھے پھر مجھے آواز دینی
پڑی۔۔" اسکی ٹیبل کے پاس رکھی ایک
چیر پر بیٹھتی بولی۔ ابراہیم نے بے اختیار دو
انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلی تھی اور واپس
لیپ ٹاپ اسکرین کی سمت متوجہ ہو گیا۔
اب اسے کہا تھا اسکی بیوی اس کے دماغ پر

لیپ ٹاپ اسکرین کی سمت متوجہ ہو گیا۔
اب اسے کیا بتانا اسکی بیوی اسکے دماغ پر
قابض ہو چکی تھی۔ "سب ٹھیک ہے نا۔۔
آنٹی کی طبیعت وغیرہ۔۔؟"

"بلکل۔۔ الحمد للہ۔۔ بہو کے آتے ہی وہ تو
جیسے بلکل ٹھیک ہو گئیں" اس نے ہلکا سا
مسکراتے اسے بتایا۔ زرین بغور اسے دیکھا
تھا۔ جو اسے خاصا تھکا تھکا لگ رہا تھا۔

"بلکل۔۔ الحمد للہ۔۔ بہو کے آتے ہی وہ تو
جیسے بلکل ٹھیک ہو گئیں" اس نے ہلکا سا
مسکراتے اسے بتایا۔ زرین بغور اسے دیکھا
تھا۔ جو اسے خاصا تھکا تھکا لگ رہا تھا۔

"عبیر رکھتی ہے ان کا خیال۔۔؟"

"ہاں انہی کا تو رکھتی ہے۔۔!" اس کے
منہ سے بے اختیار ہی نکلا۔

"ہاں انہی کا تو رکھتی ہے۔۔!" اس کے
منہ سے بے اختیار ہی نکلا۔

"اور تمہارا۔۔؟" ابراہیم نے چونک کر اسکی
سمت دیکھا۔ آنکھوں میں اعتماد لیے گہری
نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ گہری
سانس بھرتا دیوار پر لگے سرٹیفکیٹس
گھورنے لگا۔ یہ کمپنی کی جانب سے مختلف
مواقعوں پر دیے گئے تھے۔

"وہ میری تلاش سے بیلانک میں لری۔۔

مگر میرے لیے اور خاص طور پر میری
فیمیلی کے لیے اس گھر میں ایڈجسٹ ہونے
کی کوشش کر رہی ہے۔۔ کھانا بنانا سیکھ
گئی۔۔ روز میرے لیے ناشتہ بناتی ہے۔۔
میری واڈروب اس نے سنبھال لی۔۔ اس
سے زیادہ کیا خیال ہوگا میرا۔۔؟" واپس
اسکی جانب دیکھا تھا۔ ایک احساس تھا جو
اس پل عبیر جہانگیر کے لیے اسکی آنکھوں

لی لو سس لر رہی ہے۔۔ لھانا بنانا سیلھ
گئی۔۔ روز میرے لیے ناشتہ بناتی ہے۔۔
میری واڈروب اس نے سنبھال لی۔۔ اس
سے زیادہ کیا خیال ہوگا میرا۔۔؟" واپس
اسکی جانب دیکھا تھا۔ ایک احساس تھا جو
اس پل عبیر جہانگیر کے لیے اسکی آنکھوں
میں ابھر آیا تھا۔

"اور وہ۔۔؟ خوش ہے۔۔؟"

"تم خوش ہو۔۔؟" اسکے عجیب و غریب سوالوں پر ابراہیم ہنس پڑا۔ "ہنس کیوں رہے ہو جواب دو۔۔؟" زرین نے ناراضگی سے اسے گھورا تھا۔

"سچ کہوں تو مجھے بھی نہیں معلوم ابھی۔۔ ہم دو بالکل ہی الگ مزاج کے انسان ہیں۔۔ اس نے زندگی کچھ اور طرح گزاری ہے میں نے کچھ اور طرح۔۔ لیکن میں

پوری کوشش کر رہا ہوں اسے خوش رکھنے
کی۔۔ اور مجھے امید ہے۔۔ آگے چل کر ہم
ایک دوسرے کے مزاجوں کو سمجھ جائیں
گے۔۔ مگر اتنا ضرور ہے وہ چاہے جتنی بھی
خفا ہو میرا خیال رکھتی ہے۔۔۔ تم میرے
مزاج کو جانتی ہو۔۔ تھوڑا اکھڑا اور روکھا
ہوں۔۔ اس لیے مزاج میں کچھ چینجنگز
لانے میں وقت تو لگتا ہے نایار "اس پل
ابراہیم کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

گے۔۔ مگر اتنا ضرور ہے وہ چاہے جتنی بھی
خفا ہو میرا خیال رکھتی ہے۔۔۔ تم میرے
مزاج کو جانتی ہو۔۔ تھوڑا اکھڑا اور روکھا
ہوں۔۔ اس لیے مزاج میں کچھ چینجنگز
لانے میں وقت تو لگتا ہے نایار "اس پل
ابراہیم کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔
زرین نرمی سے مسکرا دی۔

"تم تھوڑے نہیں کچھ زیادہ ہی روکھے

ابراہیم کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔
زرین نرمی سے مسکرا دی۔

"تم تھوڑے نہیں کچھ زیادہ ہی روکھے
ہو۔۔۔ اب یہ نہیں معلوم عبیر سے کیسا بی
ہیویر رکھتے ہو۔۔۔ ویسے جہاں تک میں نے
آبرو کیا ہے وہ مجھے خاصی سنجیدہ اور
خاموش لگتی ہے۔۔۔ پھر کہاں سے تمہارے
مزاجوں میں فرق ہے۔۔۔؟" زرین کی بات

تھیں کہ وہ سب سے پہلے عکاسی کرتی تھیں۔

"تم تھوڑے نہیں کچھ زیادہ ہی روکھے
ہو۔۔ اب یہ نہیں معلوم عبیر سے کیسا بی
ہیویر رکھتے ہو۔۔ ویسے جہاں تک میں نے
آبرو کیا ہے وہ مجھے خاصی سنجیدہ اور
خاموش لگتی ہے۔۔ پھر کہاں سے تمہارے
مزاہوں میں فرق ہے۔۔؟" زرین کی بات
پر ابراہیم کے ذہن میں عبیر کے کہے وہ
تمام جملے ابھرے تھے جو اسکے اور زرین
کے متعلق تھے۔ اب وہ اسے کیا بتاتا وہ

تمام جملے ابھرے تھے جو اسکے اور زرین
کے متعلق تھے۔ اب وہ اسے کیا بتاتا وہ
اسے کتنا ناپسند کرتی تھی اسی لیے خود کو
اسکے سامنے ایک خول میں بند کر لیتی
تھی۔ بلکہ صرف زرین کے ہی نہیں وہ
اسکے سامنے بھی خود کو اسی خول میں بند
کر لیتی تھی۔ جیسے اسکے ناپسندیدہ لوگوں کو
اسکی دلکش مسکراہٹ اور جھرنوں جیسی
ہنسی سننے اور دیکھنے کا کوئی حق نہ تھا۔

اسکے سامنے ایک خول میں بند کر دیتی
تھی۔ بلکہ صرف زرین کے ہی نہیں وہ
اسکے سامنے بھی خود کو اسی خول میں بند
کر لیتی تھی۔ جیسے اسکے ناپسندیدہ لوگوں کو
اسکی دلکش مسکراہٹ اور جھرنوں جیسی
ہنسی سننے اور دیکھنے کا کوئی حق نہ تھا۔
ورنہ عبیر جہانگیر نہ تو خاموش تھی اور نہ
ہی اتنی سنجیدہ۔!

"او ہاں ایک بات تو میرے ذہن سے ہی
نکل گئی۔۔۔" زرین کو یکدم ہی کچھ دن
پہلے کی اپنی حرکت یاد آئی تھی۔ اور کچھ
شرمندہ سی ہو کر بولی۔۔۔ "جس دن تم نے
مجھے لیب ڈراپ کیا تھا مجھ سے عبیر کی
کال ریسو ہو گئی تھی۔۔۔ زیادہ تو بات نہیں
ہو سکی تھی۔۔۔ مگر مجھے بعد میں اپنی بیوقوفی
کا احساس ہوا۔۔۔ مجھے تمہاری کال ریسو ہی
نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔ نجانے کیا سوچ

شرمندہ سی ہو کر بولی۔۔ "جس دن تم نے
مجھے لیب ڈراپ کیا تھا مجھ سے عبیر کی
کال ریسو ہو گئی تھی۔۔ زیادہ تو بات نہیں
ہو سکی تھی۔۔ مگر مجھے بعد میں اپنی بیوقوفی
کا احساس ہوا۔۔ مجھے تمہاری کال ریسو ہی
نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔ نجانے کیا سوچ
رہی ہو گی وہ بھی کہ میں ہر وقت
تمہارے پیچھے پڑی رہتی ہوں۔۔" ابراہیم
کی آنکھوں کے سامنے چھن سے ایک ہفتے

"اٹس آل رائٹ۔۔ وہ ایسی چھوٹی چھوٹی
باتوں پر اتنا نہیں سوچتی۔۔ تم بتاؤ یہاں
کیسے آنا ہوا۔؟" اس نے بات بدلتے فائل
کی سمت اشارہ کیا۔ اور اسکے فائل کی جانب
متوجہ کرنے پر زرین کو یکدم اپنے یہاں
آنے کی وجہ یاد آئی تھی اور فائل کھول
کر اپنا مسئلہ بتانے لگی۔

"عبیر مجھے۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے
بتاؤں تمہیں۔۔" مائرہ کی دبی دبی پر جوش
آواز پر اسکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔
زوہیب اسے اپنی ماں تک کی کہانی تو بتا
چکا تھا۔ اب آگے کی مائرہ سے سننی تھی۔

"بس یہ بتا دو آنی نے کیا کہا۔۔؟"

"کیا نہیں کہا یہ پوچھو۔۔! صبح ماما میرے

چکا تھا۔ اب آگے کی مارہ سے سننی تھی۔

"بس یہ بتا دو آنی نے کیا کہا۔؟"

"کیا نہیں کہا یہ پوچھو۔! صبح ماما میرے پاس آئیں میرے تو ہاتھ پاؤں ویسے ہی گھبراہٹ میں پھول رہے تھے جب انہوں نے ڈائریکٹ اپنے اور بابا کے فیصلے کا ذکر کر دیا۔"

"اور تم بے غیرت نے شرمانے کی ایکٹنگ
بھی نہیں کی ہوگی۔۔!"

"کیسا شرمانا۔۔ ایسی ہو اس باختہ ہو چکی تھی
اس وقت میں۔۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا
زوہیب کے نام پر کیسے ری ایکٹ
کروں۔۔"

"فوراً مانیں تو نہیں۔۔ ورنہ آنی کہیں گی
بجائے اس کے کہ آتے تھے۔۔"

یسا سر مانا۔۔ ایسی ہواں باختم ہو چکی تھی
اس وقت میں۔۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا
زوہیب کے نام پر کیسے ری ایکٹ
کروں۔۔"

"فوراً مانیں تو نہیں۔۔ ورنہ آنی کہیں گی
بچپن سے ڈرامہ کرتے آئے تھے دونوں
بس انتظار میں بیٹھے تھے رشتہ جوڑنے
کے۔۔" عبیر نے چھیڑا تھا۔

"فوراً مانیں تو نہیں۔۔ ورنہ آنی کہیں گی
بچپن سے ڈرامہ کرتے آئے تھے دونوں
بس انتظار میں بیٹھے تھے رشتہ جوڑنے
کے۔۔" عبیر نے چھیڑا تھا۔

"شٹ اپ وہ گدھا اتنا برا ہے اس نے
آننی کو بتا دیا کہ ہم دونوں انوالو ہیں ایک
دوسرے میں۔۔" اسکی ^{خشمگین} آواز پر عبیر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شٹ اپ وہ گدھا اتنا برا ہے اس نے
آنی کو بتا دیا کہ ہم دونوں انوالو ہیں ایک
دوسرے میں۔۔" اسکی خشمگین آواز پر عبیر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو بات کیسے آگے بڑھتی اگر وہ ان سے
بھی

چھپا لیتا۔؟"

"تو بات کیسے آگے بڑھتی اگر وہ ان سے
بھی

چھپا لیتا۔؟"

"قسم سے ان سے تو نگاہیں بھی ملانے کی
ہمت نہیں ہو رہی۔۔ ماما کے سامنے تو تھوڑا
بہت ڈرامہ کر لیا۔۔"

اللہ اعلم بالصواب

چھپا لیتا۔؟"

"قسم سے ان سے تو نگاہیں بھی ملانے کی
ہمت نہیں ہو رہی۔۔ ماما کے سامنے تو تھوڑا
بہت ڈرامہ کر لیا۔۔"

"اچھا بتاؤ نا پھر آنی نے کیسے راضی کیا
تمہیں۔۔"

"اچھا بتاؤ نا پھر آنی نے کیسے راضی کیا
تمہیں۔۔"

"کہنے لگیں اگر انکار کیا تو رضا پر گزارا
کرنا پڑے گا۔۔ زوہیب اپنے ہی خاندان کا
لائق لڑکا ہے میں کسی قیمت اسے ہاتھ
سے جانے نہیں دوں گی۔۔ پھر بس کیا تھا
میں نے کہا بابا کا فیصلہ ہے تو مجھے کوئی
اعتراض نہیں۔۔" اس کے میسنے پن کے ساتھ

"کہنے لگیں اگر انکار کیا تو رضا پر گزارا
کرنا پڑے گا۔۔ زوہیب اپنے ہی خاندان کا
لائق لڑکا ہے میں کسی قیمت اسے ہاتھ
سے جانے نہیں دوں گی۔۔ پھر بس کیا تھا
میں نے کہا بابا کا فیصلہ ہے تو مجھے کوئی
اعتراض نہیں۔۔" اس کے میسنے پن کے ساتھ
ہنسنے پر عبیر کی بھی آنکھوں سے ہنستے ہنستے
آنسو نکلنے لگے تھے۔ مگر کمرے میں داخل
ہوتے ابراہیم کو دیکھ اسکی ہنسی کو خود بخود

سے جانے نہیں دوں گی۔۔ پھر بس کیا تھا
میں نے کہا بابا کا فیصلہ ہے تو مجھے کوئی
اعتراض نہیں۔۔ "اسکے میسنے پن کے ساتھ
ہنسنے پر عبیر کی بھی آنکھوں سے ہنستے ہنستے
آنسو نکلنے لگے تھے۔ مگر کمرے میں داخل
ہوتے ابراہیم کو دیکھ اسکی ہنسی کو خود بخود
ہی بریک لگ گیا۔

"اچھا چلو۔۔ میں تم سے بعد میں بات

"اچھا چلو۔۔ میں تم سے بعد میں بات
کرتی ہوں مائرہ۔۔!" کال ڈسکنیکٹ کرتی
یونہی واٹس ایپ میں گھس گئی۔ حالانکہ
تمام توجہ ابراہیم پر تھی جو آج اتفاق سے
جلدی آگیا تھا۔ کوٹ اور بریف کیس
صوفے پر ڈالتا کف لنکس کھول رہا تھا۔

"تمہیں ذرا احساس نہیں۔۔؟" ابراہیم کی
ناگوار آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اچھا چلو۔۔ میں تم سے بعد میں بات
کرتی ہوں مائرہ۔۔!" کال ڈسکنیکٹ کرتی
یونہی واٹس ایپ میں گھس گئی۔ حالانکہ
تمام توجہ ابراہیم پر تھی جو آج اتفاق سے
جلدی آگیا تھا۔ کوٹ اور بریف کیس
صوفے پر ڈالتا کف لنکس کھول رہا تھا۔

"تمہیں ذرا احساس نہیں۔۔؟" ابراہیم کی
ناگوار آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"تمہیں ذرا احساس نہیں۔۔؟" ابراہیم کی
ناگوار آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔
آنکھوں میں دنیا جہاں کی سرد مہری لیے وہ
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"جی۔۔؟"

"نیچے امی کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی ہیں
اور تم یہاں فون پر گپیں لگا رہی ہو۔۔ اگر
کھانا نہیں بناتا تھا تو اس سے کچھ منگوا

"بچے امی پن میں ھڑیں لھانا بنا رہی ہیں
اور تم یہاں فون پر گپیں لگا رہی ہو۔۔ اگر
کھانا نہیں بنانا تھا تو اسامہ سے کچھ منگوا
لیتیں۔۔ امی سے کھانا بنوانے کی کیا
ضرورت تھی۔۔" اسکے لہجے کی سختی پر عبیر
کی آنکھوں میں ناگواری بھرنے لگی۔

"آپ سے کس نے کہا وہ کھانا بنا رہیں
ہیں۔۔؟" اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے انتہائی

اٹھ لہجے میں بول چھا تھا

یئیں۔۔ امی سے کھانا بنوانے کی کیا
ضرورت تھی۔۔ "اسکے لہجے کی سختی پر عبیر
کی آنکھوں میں ناگواری بھرنے لگی۔

"آپ سے کس نے کہا وہ کھانا بنا رہیں
ہیں۔۔؟" اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے انتہائی
سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

"تمہیں میں اندھا نظر آرہا ہوں۔۔ جبکہ
آج سارا دن وہ شانگ سے تھک کر آئیں

"آپ سے کس نے کہا وہ کھانا بنا رہیں
ہیں۔۔؟" اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے انتہائی
سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

"تمہیں میں اندھا نظر آرہا ہوں۔۔ جبکہ
آج سارا دن وہ شاپنگ سے تھک کر آئیں
ہیں۔۔ بی پی کی پشینٹ الگ ہیں۔۔ تمہیں
انکا بالکل احساس نہیں۔۔؟" عبیر نے کچھ
کہنے کے لیے منہ کھولا تھا مگر پھر ارادہ
اسے کہتا تھا بھینے گئے۔۔۔

"تمہیں میں اندھا نظر آرہا ہوں۔۔ جبکہ
آج سارا دن وہ شاپنگ سے تھک کر آئیں
ہیں۔۔ بی پی کی پشینٹ الگ ہیں۔۔ تمہیں
انکا بالکل احساس نہیں۔۔؟" عبیر نے کچھ
کہنے کے لیے منہ کھولا تھا مگر پھر ارادہ
ملتوی کرتی لب بھینچ گئی۔ "میری ماں تم
سے اتنی محبت کرتی ہیں انہیں میں بھی
نظر نہیں آتا تمہارے آگے اس بات کا
احساس تو ہونا چاہیے تمہیں۔۔!!" اسکی

انکا بلکل احساس نہیں۔۔؟"عبیر نے کچھ
کہنے کے لیے منہ کھولا تھا مگر پھر ارادہ
ملتی کرتی لب بھینچ گئی۔ "میری ماں تم
سے اتنی محبت کرتی ہیں انہیں میں بھی
نظر نہیں آتا تمہارے آگے اس بات کا
احساس تو ہونا چاہیے تمہیں۔۔!!" اسکی
کڑوی باتوں پر اسے حلق میں گولہ سا اٹکتا
محسوس ہوا۔ اسے نہیں معلوم تھا یہ شخص
اس قدر بددل کیوں تھا اس سے۔ مگر اسکی

کڑوی باتوں پر اسے حلق میں گولہ سا اٹکتا
محسوس ہوا۔ اسے نہیں معلوم تھا یہ شخص
اس قدر بددل کیوں تھا اس سے۔ مگر اسکی
سوچ پر افسوس ہو رہا تھا۔ بغیر اسکی باتوں کا
جواب دیے وہ کمرے سے نکل گئی۔ جبکہ
دوسری جانب اپنی اتنی بکواس پر اس نے
زوردار لات بیڈ پر ماری تھی اور ہاتھوں
میں سر دیتا وہیں بیٹھ گیا۔ وہ خود اپنے
روپے سے اپنی شدت پسندی سے پریشان

اس قدر بددل کیوں تھا اس سے۔ مگر اسکی
سوچ پر افسوس ہو رہا تھا۔ بغیر اسکی باتوں کا
جواب دیے وہ کمرے سے نکل گئی۔ جبکہ
دوسری جانب اپنی اتنی بکواس پر اس نے
زوردار لات بیڈ پر ماری تھی اور ہاتھوں
میں سر دیتا وہیں بیٹھ گیا۔ وہ خود اپنے
روپے سے اپنی شدت پسندی سے پریشان
تھا۔ سارا دن آفس کے ہزار کاموں کے
باوجود بھی وہ اس لڑکی کے رویوں اور

دوسری جانب اپنی اتنی بلواس پر اس نے
زوردار لات بیڈ پر ماری تھی اور ہاتھوں
میں سر دیتا وہیں بیٹھ گیا۔ وہ خود اپنے
روپے سے اپنی شدت پسندی سے پریشان
تھا۔ سارا دن آفس کے ہزار کاموں کے
باوجود بھی وہ اس لڑکی کے رویوں اور
باتوں میں اپنے ذہن کو الجھا کر رکھتا۔ اسے
نہیں معلوم تھا یہ چھوٹی سی لڑکی اس
طرح اسکی ناک میں دم کرنے والی تھی۔

بالوں میں اپنے ذہن کو ابھار رہا تھا۔ اسے
نہیں معلوم تھا یہ چھوٹی سی لڑکی اس
طرح اسکی ناک میں دم کرنے والی تھی۔
اس نے اسکی سیدھی سادھی زندگی کو الٹ
پلٹ کر رکھ دیا تھا۔ وہ شادی سے پہلے جتنا
کمپوز رہنے والا تھا شادی کے بعد اتنا ہی
شورٹ ٹیمپرز ہو گیا تھا۔ اب بھی اتنی سی
بات پر اتنی فرسٹریشن نکالنے کی بھلا کیا
تک تھی۔۔۔؟ شاید وہ پچھلے ایک ہفتے سے

کدام موقع نهد

عبیر کا رویہ اب اسے ڈنگ کی طرح
افیت پہنچا رہا تھا۔

وہ کیوں اسے موقع نہیں دینا چاہتی
تھی۔؟ کیا وہ اسے خوش نہیں رکھ سکتا
تھا۔؟ اور جان کر خود سے دور رکھنے
کے لیے وہ اس پر الزام لگاتی تھی تاکہ یہ
فاصلے مزید بڑھ جائیں۔؟ کھانے کے وقت
وہ نیچے آیا تو سب ہی موجود تھے سوائے

کے لیے وہ اس پر الزام لگانی بھی تاکہ یہ
فاصلے مزید بڑھ جائیں۔۔؟ کھانے کے وقت
وہ نیچے آیا تو سب ہی موجود تھے سوائے
اسکے۔

"ارہا جاؤ عبیر کو بلا کر لاؤ۔۔" ٹیبل پر
چکن وائٹ کڑاہی کا باؤل رکھتے آسیہ بیگم
نے بیٹی سے کہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنی
پلیٹ میں کھانا نکالنے لگا۔ دن بھر کا بھوکا

تیس سالہ عیبیر بیگم نے کچھ کچھ کھا کر

"ارہا جاؤ عبیر کو بلا کر لاؤ۔" ٹیبل پر
چکن وائٹ کڑاہی کا باؤل رکھتے آسیہ بیگم
نے بیٹی سے کہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنی
پلیٹ میں کھانا نکالنے لگا۔ دن بھر کا بھوکا
تھا۔ اور اپنی پسندیدہ کڑاہی دیکھ کر بھوک
مزید چمک اٹھی تھی۔

"بھابھی منع کر رہی ہیں ابھی انہیں بھوک
نہیں ہے۔۔" نیچے آکر اپنی جگہ بیٹھتے ارہا

"بھابھی منع کر رہی ہیں ابھی انہیں بھوک
نہیں ہے۔۔" نیچے آکر اپنی جگہ بیٹھتے ارہا
نے پیغام پہنچایا تھا۔ "ارے کیوں بھوک
نہیں ہے دوپہر میں بھی کچھ خاص نہیں
کھایا تھا اس نے۔۔" ابراہیم لب بھینچتا
اپنے لیے پانی کا گلاس بھرنے لگا۔ اسے
معلوم تھا اب تو وہ کبھی بھی نہیں آئے
گی۔

کھایا تھا اس نے۔۔ "ابراہیم لب بھینچتا
اپنے لیے پانی کا گلاس بھرنے لگا۔ اسے
معلوم تھا اب تو وہ کبھی بھی نہیں آئے
گی۔

"جاؤ دوبارہ بلا کر لاؤ۔۔ میری بچی نے اتنی
محنت سے کھانا پکایا ہے سارا دن کچن میں
لگی رہی۔۔ اور اب اسکے بغیر کھانا کھا
لیں۔۔" ابراہیم نے ٹھٹھک کر ماں کی

"جاؤ دوبارہ بلا کر لاؤ۔۔ میری بچی نے اتنی
محنت سے کھانا پکایا ہے سارا دن کچن میں
لگی رہی۔۔ اور اب اسکے بغیر کھانا کھا
لیں۔۔" ابراہیم نے ٹھٹھک کر ماں کی
جانب دیکھا۔ گلاس لبوں تک لے جاتا ہاتھ
بیچ میں ہی ساکت رہ گیا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟ کس نے بنایا ہے یہ
کھانا۔۔؟"

جانب دیکھا۔ گلاس لبوں تک لے جاتا ہاتھ
بیچ میں ہی ساکت رہ گیا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟ کس نے بنایا ہے یہ
کھانا۔۔؟"

"عبیر نے اور کون بنائے گا ہم تو آئے
ہی شام میں تھے بچی سب بنا چکی تھی مگر
پھر بھی کہا کہ میں ایک نظر دیکھ لوں کہ

"کیا کہا آپ نے۔۔؟ کس نے بنایا ہے یہ
کھانا۔۔؟"

"عبیر نے اور کون بنائے گا ہم تو آئے
ہی شام میں تھے بچی سب بنا چکی تھی مگر
پھر بھی کہا کہ میں ایک نظر دیکھ لوں کہ
کچھ کم زیادہ نہ ہو گیا ہو۔۔" اسے بتاتیں
اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگیں۔ جبکہ
ابراہیم کو اپنی بھوک اڑتی محسوس ہوئی۔

"عجیر نے اور لون بنائے گا ہم لو آئے
ہی شام میں تھے بچی سب بنا چکی تھی مگر
پھر بھی کہا کہ میں ایک نظر دیکھ لوں کہ
کچھ کم زیادہ نہ ہو گیا ہو۔" اسے بتاتیں
اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگیں۔ جبکہ
ابراہیم کو اپنی بھوک اڑتی محسوس ہوئی۔
کچھ دیر بعد ارہا کے ساتھ وہ بھی اسے
آتی ہوئی نظر آئی تھی مگر اسکی سرخ
آنکھیں دیکھ ابراہیم کا دل مٹھی میں جکڑ

کچھ م زیادہ نہ ہو لیا ہو۔۔۔" اسے بتائیں
 اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگیں۔ جبکہ
 ابراہیم کو اپنی بھوک اڑتی محسوس ہوئی۔
 کچھ دیر بعد ارہا کے ساتھ وہ بھی اسے
 آتی ہوئی نظر آئی تھی مگر اسکی سرخ
 آنکھیں دیکھ ابراہیم کا دل مٹھی میں جکڑ
 گیا۔

"بیٹا کہاں رہ گئیں تھیں۔۔۔ کب سے

بلوار ہی ہوا۔۔۔" اسے ابراہیم کے بچاؤ

آتی ہوئی نظر آئی تھی مگر اسکی سرخ
آنکھیں دیکھ ابراہیم کا دل مٹھی میں جکڑ
گیا۔

"بیٹا کہاں رہ گئیں تھیں۔۔ کب سے
بلوار ہی ہوں۔۔؟" اسے ابراہیم کے بجائے
ارہا کے برابر میں ہی بیٹھتے دیکھ آسیہ بیگم
نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بیٹا کہاں رہ گئیں تھیں۔۔ کب سے
بلوار ہی ہوں۔۔؟" اسے ابراہیم کے بجائے
ارہا کے برابر میں ہی بیٹھتے دیکھ آئیہ بیگم
نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بس امی سر میں درد ہو رہا ہے۔۔ اس
لیے موڈ نہیں ہو رہا تھا۔۔"

"تو بیٹا دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا تو
تو ہو گا۔۔۔" شائش کہنا کہانی کھ

"بس امی سر میں درد ہو رہا ہے۔۔ اس
لیے موڈ نہیں ہو رہا تھا۔۔"

"تو بیٹا دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا تو
یہ تو ہو گا۔۔ اب شاباش کھانا کھاؤ پھر
میڈیسن لے لینا۔۔" اور پورے کھانے کے
دوران ابراہیم نے شدت سے محسوس کیا
تھا وہ صرف اسکی ماں کے لحاظ میں بیٹھی
تھی کیونکہ بمشکل دو سے تین نوالوں سے
نہایت کمزور تھا۔۔۔

"تو بیٹا دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا تو
یہ تو ہوگا۔۔ اب شاہباش کھانا کھاؤ پھر
میڈیسن لے لینا۔۔" اور پورے کھانے کے
دوران ابراہیم نے شدت سے محسوس کیا
تھا وہ صرف اسکی ماں کے لحاظ میں بیٹھی
تھی کیونکہ بمشکل دو سے تین نوالوں سے
زیادہ اس نے نہ کھایا تھا۔ نہ ہی ایک بار
بھی نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔ یہ
دیکھ اسکا اپنا دل بھی کھانے سے اچاٹ

تھا وہ صرف اسکی ماں کے لحاظ میں بیٹھی
تھی کیونکہ بمشکل دو سے تین نوالوں سے
زیادہ اس نے نہ کھایا تھا۔ نہ ہی ایک بار
بھی نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔ یہ
دیکھ اسکا اپنا دل بھی کھانے سے اچاٹ
ہو گیا تھا۔

پچھلے سندرہ منزلت سے وہ سالکئی میں کھڑا

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ بالکنی میں کھڑا
سگریٹ پی رہا تھا۔ مگر لاشعوری طور پر
عبیر کا منتظر بھی تھا جو کمرے میں اب
تک نہ آئی تھی۔ ایک آخری کش بھرتے
سگریٹ پھینکتا کمرے کے دروازے کی
سمت بڑھ گیا۔ نیچے آیا تو لاؤنج خالی تھا۔ مگر
کچن سے اسامہ کی باتیں کرنے کی آوازیں
آ رہی تھیں۔ اسکے قدم خود بخود ہی اسی
سمت رٹھ گئے۔

تک نہ آئی تھی۔ ایک آخری کش بھرتے
سگریٹ پھینکتا کمرے کے دروازے کی
سمت بڑھ گیا۔ نیچے آیا تو لاؤنچ خالی تھا۔ مگر
کچن سے اسامہ کی باتیں کرنے کی آوازیں
آ رہی تھیں۔ اسکے قدم خود بخود ہی اسی
سمت بڑھ گئے۔

"آپ کو یقین نہیں آئے گا بھابھی اتنا تگڑا
بیل تھا چار آدمی رسی پکڑ کر بھی قابو
نہیں کر سکتے تھے۔"

کچن سے اسامہ کی باتیں کرنے کی آوازیں
آ رہی تھیں۔ اسکے قدم خود بخود ہی اسی
سمت بڑھ گئے۔

"آپ کو یقین نہیں آئے گا بھابھی اتنا تگڑا
بیل تھا چار آدمی رسی پکڑ کر بھی قابو
نہیں کر پارہے تھے۔۔" وہ کچن میں داخل
ہوا تو اسامہ کو بڑے پر جوش انداز میں
کہتے سنا تھا۔ جبکہ عبیر بچا ہوا کھانا پلاسٹک

"آپ کو یقین نہیں آئے گا بھابھی اتنا تنگرا
بیل تھا چار آدمی رسی پکڑ کر بھی قابو
نہیں کر پار ہے تھے۔۔" وہ کچن میں داخل
ہوا تو اسامہ کو بڑے پر جوش انداز میں
کہتے سنا تھا۔ جبکہ عبیر بچا ہوا کھانا پلاسٹک
کے ڈبے میں بھر کر فریج میں رکھ رہی
تھی۔

"تمہیں پتہ ہے زوہیب میں اور مارہ تو

ہوا تو اسامہ کو بڑے پر جوش انداز میں
کہتے سنا تھا۔ جبکہ عبیر بچا ہوا کھانا پلاسٹک
کے ڈبے میں بھر کر فریج میں رکھ رہی
تھی۔

"تمہیں پتہ ہے زوہیب میں اور مارہ تو
ہمیشہ پورے علاقے کے جانور۔" اپنی
جون میں فریج بند کرتی پلٹی تھی مگر باقی
الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ اسامہ نے اس کے
کہے ناموشہ سے نظر اٹھانے کے لیے

ہوا تو اسامہ کو بڑے پر جوش انداز میں
کہتے سنا تھا۔ جبکہ عبیر بچا ہوا کھانا پلاسٹک
کے ڈبے میں بھر کر فریج میں رکھ رہی
تھی۔

"تمہیں پتہ ہے زوہیب میں اور مارہ تو
ہمیشہ پورے علاقے کے جانور۔" اپنی
جون میں فریج بند کرتی پلٹی تھی مگر باقی
الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ اسامہ نے اس کے
کہے ناموشہ سے نظر اٹھانے کے لیے

"تمہیں پتہ ہے زوہیب میں اور مارہ تو ہمیشہ پورے علاقے کے جانور۔" اپنی جون میں فریج بند کرتی پلٹی تھی مگر باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ اسامہ نے اس کے یکدم خاموش ہونے پر نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ بلو ٹراؤزر اور گرے کلر کی ٹی شرٹ میں ملبوس ابراہیم کچن کی چوکھٹ پر کھڑا تھا۔

میں دیکھا۔ بلو ٹراؤزر اور گرے گلر کی لی
شرٹ میں ملبوس ابراہیم کچن کی چوکھٹ پر
کھڑا تھا۔

"کچھ چاہیے بھاجن آپکو۔؟" ٹراؤزر کی
پوکٹ میں ہاتھ ٹھونستے اس نے عبیر سے
نظر ہٹاتے اسامہ کی جانب دیکھا۔

"ہاں بیوی۔۔! اگر تمہاری باتیں ختم
ہو گئیں ہوں تو۔۔" اسکے انداز پر اسامہ

"کچھ چاہیے بھاجن آپکو۔۔؟" ٹراؤزر کی
پوکٹ میں ہاتھ ٹھونستے اس نے عبیر سے
نظر ہٹاتے اسامہ کی جانب دیکھا۔

"ہاں بیوی۔۔! اگر تمہاری باتیں ختم
ہو گئیں ہوں تو۔۔" اسکے انداز پر اسامہ
نجل سا ہوتا سر کھجانے لگا۔ عبیر لب بھینچتی
فلٹر سے پانی کی بوتل بھرنے لگی۔

"اللہ مہربان ہے۔۔۔"

"لے میں میں لو ویسے جی پڑھنے جا رہا
ہوں۔۔" اسے کچن سے کھسکتا دیکھ ابراہیم
نے روکا۔

"اور یہ گائے بکروں میں دن رات جو
گزارے جارہے ہیں ان کا اثر رزلٹ پر
پڑانا تمہاری گائے کے ساتھ تمہاری کھال
بھی اتار دوں گا۔" ابراہیم کو بخوبی اسکے
گائے بکروں کے کریز کا معلوم تھا۔ دو دن
سہل وہ بھی عشاء وغیرہ کے ساتھ جا کر

"اور یہ گائے بکروں میں دن رات جو
گزارے جارہے ہیں ان کا اثر رزلٹ پر
پڑانا تمہاری گائے کے ساتھ تمہاری کھال
بھی اتار دوں گا۔" ابراہیم کو بخوبی اسکے
گائے بکروں کے کریز کا معلوم تھا۔ دو دن
پہلے وہ بھی عثمان وغیرہ کے ساتھ جا کر
قربانی کا جانور لے آیا تھا۔ اور اس بار
بکرے کی جگہ اسامہ نے ضد کر کے گائے
لی تھی۔ اسکی وارننگ پر اسامہ غائب ہو چکا

گائے بلروں کے لریز کا معلوم تھا۔ دو دن پہلے وہ بھی عثمان وغیرہ کے ساتھ جا کر قربانی کا جانور لے آیا تھا۔ اور اس بار بکرے کی جگہ اسامہ نے ضد کر کے گائے لی تھی۔ اسکی وارننگ پر اسامہ غائب ہو چکا تھا۔ وہ قدم عبیر کی سمت بڑھا گیا۔

"ریڈی ہو ہم چل رہے ہیں۔۔!" اپنے عقب سے ابھرتی اسکی آواز پر عبیر کا

"ریڈی ہو ہم چل رہے ہیں۔۔!" اپنے
عقب سے ابھرتی اسکی آواز پر عبیر کا
بوتل کا کیپ بند کرتا ہاتھ ٹھہر گیا۔ اور
رخ موڑتے ناچاہتے ہوئے بھی الجھن
بھری نگاہوں سے اسکی جانب
دیکھا۔ "شاپنگ پر چل رہے ہیں
ہم۔۔" اسکے چہرے پر سرد تاثرات پھیل
گئے۔ اس قدر بد تمیزی اور برے رویے
کے بعد یہ سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ

دیکھا۔ "شاپنگ پر چل رہے ہیں
ہم۔۔" اس کے چہرے پر سرد تاثرات پھیل
گئے۔ اس قدر بد تمیزی اور برے رویے
کے بعد یہ سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ
اس سے بات کرے گی یا ساتھ کہیں
جائے گی۔

"بہت شکریہ۔۔! یہ احسان اس پر کیجیے گا
جسے آپ کی اس بھیک کی ضرورت ہو۔۔ میں
اسے بھینٹ دے گا۔"

جسے آپکی اس بھیک کی ضرورت ہو۔۔ میں
لعنت بھیجتی ہوں ایسی شاپنگ پر۔۔ "بو تل
سلپ پر پٹختی نخوت بھرے لہجے میں کہہ
کر باہر نکل گئی تھی۔ ابراہیم کتنی ہی دیر
تک اپنی جگہ کھڑا اسکے لفظوں کا زہر خود
میں اترتا محسوس کرتا رہا۔ مگر اگلے پل
جبرے بھینچتا کچن سے باہر نکل گیا۔ بات
اب حد سے باہر ہو چکی تھی۔ اس کے تیز
قدم سیڑھیوں کی سمت تھے جہاں وہ گئی

سلیپ پر باہمی حوث بھرے بچے میں لہہ
کر باہر نکل گئی تھی۔ ابراہیم کتنی ہی دیر
تک اپنی جگہ کھڑا اسکے لفظوں کا زہر خود
میں اترتا محسوس کرتا رہا۔ مگر اگلے پل
جبرٹے بھینچتا کچن سے باہر نکل گیا۔ بات
اب حد سے باہر ہو چکی تھی۔ اس کے تیز
قدم سیڑھیوں کی سمت تھے جہاں وہ گئی
تھی۔

تیری رہگزر

قسط 30

وہ کمرے میں داخل ہوا تو پورا خالی پڑا
تھا۔ اسکے تیز قدم بالکنی کی سمت بڑھ گئے
مگر وہ وہاں بھی موجود نہ تھی۔ اسکا خون
مزید کھولنے لگا۔ کمرے سے باہر آتے برابر
اس کے سامنے ایک کمرہ تھا جس کے دروازے پر

میں پکارے لگا۔ مراٹے میں ماں اور بہن
بھائی کا سوچتا خون کا گھونٹ بھر گیا تھا۔
جب اسکی نگاہ چھت کی سیڑھیوں سے آتی
روشنی پر پڑی۔ آنکھیں چھوٹی کرتے جبرے
بھینچے تھے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسی
سمت بڑھ گیا۔

اوپر آیا تو نگاہ سیدھی شیڈ میں رکھے سفید
جھولے تک گئی۔ جہاں وہ بیٹھی تھی۔!!
اس نے بے اختیار دانت پیسے اسکا دماغ اڑا

کر یہاں ہوا کھانے آگئی تھی۔ لب بھینچتا
اسی کی سمت قدم بڑھا گیا۔

"کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔؟" وہ جو یہاں
اپنا غصہ اور دل ٹھنڈا کرنے کے لیے تازہ
ہوا میں سانس لینے آئی تھی۔ اسکی دبنگ
آواز اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ پلٹ کر
دیکھا۔ ٹیوب لائٹ کی دودھیا روشنی میں
کھڑا وہ اسے سرخ نگاہوں سے گھور رہا
تھا اسکی آنکھوں میں غم بھرا

"کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔؟" وہ جو یہاں
اپنا غصہ اور دل ٹھنڈا کرنے کے لیے تازہ
ہوا میں سانس لینے آئی تھی۔ اسکی دہنگ
آواز اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ پلٹ کر
دیکھا۔ ٹیوب لائٹ کی دودھیا روشنی میں
کھڑا وہ اسے سرخ نگاہوں سے گھور رہا
تھا۔ اسکی آنکھوں میں مزید غصہ بھرنے
لگا۔ یہ شخص اسے کہیں چین سے ٹکنے بھی
نہیں دے سکتا تھا۔ "میں پاگلوں کی طرح

ہا۔ اسی افسوں میں سرید حصہ بھرے
لگا۔ یہ شخص اسے کہیں چین سے ٹکنے بھی
نہیں دے سکتا تھا۔ "میں پاگلوں کی طرح
پورے گھر میں تمہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہوں
اور تم یہاں بیٹھیں مزے سے جھولا جھول
رہی ہو۔!!" آگے بڑھتا ایک ہی جست
میں اسکی کلائی تھام گیا۔ عبیر نے دنگ
ہوتے کلائی پر موجود اسکی مضبوط گرفت
دیکھی اور پھر غصیلی نگاہوں سے اسے
دیکھا۔

میں اسی کلائی مھام لیا۔ سمیرے دنک
ہوتے کلائی پر موجود اسکی مضبوط گرفت
دیکھی اور پھر غصیلی نگاہوں سے اسے
دیکھا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ مجھے کوئی بات نہیں
کرنی آپ سے۔۔ سمجھ آئی آپکے۔۔" اس
نے پوری قوت لگاتے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا
مگر وہ اسکی ان سنی کرتا ایک ہی جھٹکے میں
اسے کھڑا کر گیا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ مجھے کوئی بات نہیں
کرنی آپ سے۔۔ سمجھ آئی آپکے۔۔" اس
نے پوری قوت لگاتے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا
مگر وہ اسکی ان سنی کرتا ایک ہی جھٹکے میں
اسے کھڑا کر گیا۔

"آپکے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔" اسے
قدم سیڑھیوں کی سمت بڑھاتا دیکھ اس نے
مذاحت تیز کی۔۔ "میں آپ سے کہہ رہی
ہوں۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔" اس بار اپنی بے بسی

مگر وہ اسکی ان سنی کرتا ایک ہی جھٹکے میں
اسے کھڑا کر گیا۔

"آپکے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔" اسے
قدم سیڑھیوں کی سمت بڑھاتا دیکھ اس نے
مذاحت تیز کی۔۔ "میں آپ سے کہہ رہی
ہوں۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔" اس بار اپنی بے بسی
پر چیخ اٹھی تھی۔ مگر ابراہیم نے اسے
کمرے میں لا کر ہی دم لیا۔

ہوں۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔ "اس بار اپنی بے بسی
پر چیخ اٹھی تھی۔ مگر ابراہیم نے اسے
کمرے میں لا کر ہی دم لیا۔

"کیا بکو اس کی تھی۔۔ کس بھیک کی بات
کر رہی ہو وضاحت کرو۔۔!!" دروازہ لاک
کرتا وہ اس کی سمت پلٹا تھا۔ عبیر نے سرخ
ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وضاحت۔۔؟ اور آپکو۔۔؟ مجھے شکل بھی

نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

"کیا بکواس کیھی۔۔ کس بھیک کی بات
کر رہی ہو وضاحت کرو۔۔!!" دروازہ لاک
کرتا وہ اس کی سمت پلٹا تھا۔ عبیر نے سرخ
ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وضاحت۔۔؟ اور آپکو۔۔؟ مجھے شکل بھی
نہیں دیکھنی آپکی اب۔۔" وہ اس قدر غصے
میں تھی کہ اسکی اونچی آواز سے ڈرے بنا
نڈر لہجے میں بولی۔ یہ شخص نہ خود سکون
میں رہ سکتا تھا نہ ہی اسے رہنے دے سکتا

"وصاحت۔۔؟ اور اپنو۔۔؟ بھے صل جی
نہیں دیکھنی آپکی اب۔۔" وہ اس قدر غصے
میں تھی کہ اسکی اونچی آواز سے ڈرے بنا
نڈر لہجے میں بولی۔ یہ شخص نہ خود سکون
میں رہ سکتا تھا نہ ہی اسے رہنے دے سکتا
تھا۔ وہ چھت پر اسی لیے گئی تھی۔ کہ
دونوں کا کوئی ٹکراؤ نہ ہو۔ مگر وہ وہاں بھی
دندناتا ہوا پہنچ گیا تھا۔

"شکل تو دیکھنی ہے۔۔ اور ساری زندگی یہی

مدر ہے میں بولی۔ یہ اس نے خود سمجھ
میں رہ سکتا تھا نہ ہی اسے رہنے دے سکتا
تھا۔ وہ چھت پر اسی لیے گئی تھی۔ کہ
دونوں کا کوئی ٹکراؤ نہ ہو۔ مگر وہ وہاں بھی
دندناتا ہوا پہنچ گیا تھا۔

"شکل تو دیکھنی ہے۔۔ اور ساری زندگی یہی
دیکھنی ہے۔۔ اس لیے میرے سامنے اپنی
اس زبان کو لگام ڈال کر رکھا
کرو۔۔" انگشت شہادت اٹھاتے بھنچے ہوئے

"شکل تو دیکھنی ہے۔۔ اور ساری زندگی یہی
دیکھنی ہے۔۔ اس لیے میرے سامنے اپنی
اس زبان کو لگام ڈال کر رکھا
کرو۔۔" انگشت شہادت اٹھاتے بھنچے ہوئے
لہجے میں تنبیہ کی تھی۔

"اچھا۔۔؟ اور آپکی زبان چاہے جتنی بے لگام
ہو جائے۔۔؟ میں۔۔ میری ذات آپ کی
زبان کے تیروں سے زخمی ہو جائیں اسکا
کوئی حساب نہیں۔۔؟" وہ سراپا احتجاج بنی

لرو۔۔"انلشت شہادت اٹھاتے بھنچے ہوئے
لہجے میں تنبیہ کی تھی۔

"اچھا۔۔؟ اور آپکی زبان چاہے جتنی بے لگام
ہو جائے۔۔؟ میں۔۔ میری ذات آپ کی
زبان کے تیروں سے زخمی ہو جائیں اسکا
کوئی حساب نہیں۔۔؟" وہ سراپا احتجاج بنی
کھڑی تھی۔ ابراہیم لب بھینچے اسکی نم ہوتی
غصیلی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ اسکے گلے کی
ہڈی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

ھڑی سی۔ ابراہیم لب نیچے اسی م ہوی
غصیلی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ اسکے گلے کی
بڈی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ اور اس
بات کا احساس مجھے اسی وقت ہو گیا
تھا۔" اسکے نرم پڑھتے لہجے پر عبیر کڑوا
گولہ حلق میں اتارتی طنزیہ ہنس دی۔

"خوب بہت خوب۔۔! پہلے سب کچھ

کے کسے طے کرنا ہو گا کہ

تھا۔۔" اسے نرم پڑھتے ہجے پر عبیر لڑوا
گولہ حلق میں اتارتی طنزیہ ہنس دی۔

"خوب بہت خوب۔۔! پہلے سب کچھ
کر کے ہر طرح کا الزام لگا کر دوسرے کو
ذلیل کر دو پھر پشیمان ہو جاؤ۔۔۔
ایکسیلینٹ۔۔!!" ابراہیم نے جبرے بھینچتے
ایک جھٹکے سے اسے اپنی سمت موڑا۔

"تمہیں تو اتنی توفیق بھی نہیں ہوئی۔۔ تم

"نہیں لو اسی لو میں بھی نہیں ہوئی۔۔۔ تم
نے بھی تو الزام لگایا تھا آج سے چند دن
پہلے۔۔۔! مگر میں نے تو ایسا ہنگامہ نہیں
کیا۔۔۔!!" اس کے سلگتے لہجے اور کندھوں پر
موجود گرفت پر وہ اپنی جگہ جمی ماتھے پر
بل لیے اسکی سرخ ڈوروں بھری آنکھوں
میں دیکھتی رہی۔ "اپنے رویے پر غور کیا
ہے گزشتہ کتنے دن سے تم مجھے کسی بے
جان شے کی طرح ٹریٹ کر رہی ہو۔۔۔؟ اور
چاہتی ہو میں ایک آئیڈیل شوہر بن کر

میں دوسری رہی۔ آپے رویے پر سو رہا
ہے گزشتہ کتنے دن سے تم مجھے کسی بے
جان شے کی طرح ٹریٹ کر رہی ہو۔؟ اور
چاہتی ہو میں ایک آئیڈیل شوہر بن کر
ہاتھ باندھے تمہارے سامنے کھڑا
رہوں۔۔؟" اسکے لہجے میں بڑھتی تپش پر
عبیر نے کسمسا کر اسکی گرفت سے نکلنا چاہا
تھا۔ "جانتی ہو خود سے دور کیے کتنا وقت
گزر گیا۔۔ میں خاموش ہوں مگر الو کا پٹھا
نہیں۔۔ اور آج کے رویے پر مجھے خود

چاہی ہو میں ایک ایڈیل سوہر بن کر
ہاتھ باندھے تمہارے سامنے کھڑا
رہوں۔۔؟" اسکے لہجے میں بڑھتی تپش پر
عبیر نے کسما کر اسکی گرفت سے نکلنا چاہا
تھا۔ "جانتی ہو خود سے دور کیے کتنا وقت
گزر گیا۔۔ میں خاموش ہوں مگر الو کا پٹھا
نہیں۔۔ اور آج کے رویے پر مجھے خود
احساس ہے کہ میں نے غلط کہا۔۔ مگر نہیں
تم بس مجھے برا اور گھٹیا ثابت کرنے کا
موقع ڈھونڈو۔۔!" اسے چھوڑتا خود سے دور

بیر کے مسافر اس وقت کے صفا چاہا

تھا۔ "جانتی ہو خود سے دور کیے کتنا وقت
گزر گیا۔۔ میں خاموش ہوں مگر الو کا پٹھا
نہیں۔۔ اور آج کے رویے پر مجھے خود
احساس ہے کہ میں نے غلط کہا۔۔ مگر نہیں
تم بس مجھے برا اور گھٹیا ثابت کرنے کا
موقع ڈھونڈو۔۔!" اسے چھوڑتا خود سے دور
کر گیا۔ عبیر لب بھینختی نگاہ پھیر گئی۔ اسکا اتنی
جلدی ہار ماننے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ ابراہیم
سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر

منٹ ہیں تمہارے پاس ریڈی ہونے
کے لیے۔۔ صرف دس منٹ۔۔ "عبیر کے
تیوری کے بل بڑھے تھے۔

"میں نہیں جاؤں گی میں کہہ چکی ہوں
پہلے ہی۔۔" ضدی لہجے میں کہتی بیڈ پر جا
بیٹھی۔ ابراہیم کی نگاہ نے اس کے ساتھ سفر کیا
تھا۔ آنکھوں کی مزید سرخی بڑھی تھی۔

"تم ضد کر رہی ہو۔۔؟ چیلنج کر رہی ہو

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہی۔۔ میں نے صبح ہی آپ کو۔۔" خود کو لا تعلق ظاہر کرنے کے لیے موبائل اٹھاتی سرسری انداز میں بول رہی تھی مگر ابراہیم اسکی بات کاٹ گیا۔

"اگر تم مجھے دس منٹ کے اندر اندر تیار نہیں ملیں عبیر۔۔!! آئی سویر وہ ہنگامہ کروں گا تمہاری جھڑپوں کی ساری خواہشیں

"اگر تم مجھے دس منٹ لے اندر اندر تیار
نہیں ملیں عبیر۔۔۔!! آئی سوئیر وہ ہنگامہ
کروں گا تمہاری جھڑپوں کی ساری خواہشیں
ہمیشہ کے لیے پوری ہو جائیں گی۔۔۔" اسے
وارن کرتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر بالکنی کی
جانب بڑھ گیا تھا۔ کیونکہ ایک بار پھر
سگریٹ کی شدید طلب محسوس ہونے لگی
تھی۔ جبکہ عبیر نے انتہائی ناگواری کے عالم
میں اسکی پشت گھوری تھی۔

رشتے کی بات ہاٹ ٹاپک بنی تھی۔ حفصہ صاحبہ اور جہانگیر صاحب بھی مدعو تھے۔ زوہیب ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔ جبکہ مارہ منظر سے غائب تھی۔ کیونکہ خبیب اور ماہم کو غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ اور اسے کہیں بھی چین سے ٹکنے نہیں دے رہے تھے۔ ایسے میں ٹیبل پر سب کے ساتھ بیٹھنا خود کو کنویں میں دھکیلنے کے مترادف تھا۔

بھے بچ بناو اپی آپ دونوں کی اس سرکاری
کے پیچھے کیا راز ہے۔۔؟" کچن میں اسکے
پیچھے آتی ماہم نے ڈرامائی انداز میں پوچھا
تھا۔ "آخر ایسا بھی کیا برا وقت آگیا آپ
دونوں پر کہ ایک دوسرے سے شادی کی
نوبت آن پڑی ہے۔۔؟" اس کا جواب
دینے کے بجائے وہ سرخ پڑتی محض دانت
پیس گئی تھی۔

"مجھے تو جب ماما نے آپ دونوں کا رشتہ

پس گئی تھی۔

"مجھے تو جب ماما نے آپ دونوں کا رشتہ
پکا ہونے کا بتایا مجھے لگا ماما کوئی انتقامی
کارروائی کر رہی ہیں۔۔ لیکن آپ دونوں کی
رضامندی اس سے بڑا بم تھا
یار۔۔!!" اسے زبردستی اپنی سمت موڑا۔
"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟"

بھے تو جب ماما نے آپ دونوں کا رستہ

پکا ہونے کا بتایا مجھے لگا ماما کوئی انتقامی
کارروائی کر رہی ہیں۔۔ لیکن آپ دونوں کی
رضامندی اس سے بڑا بم تھا
یار۔۔!!" اسے زبردستی اپنی سمت موڑا۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟"

"میرا مسئلہ یہ ہے کہ آپ دونوں کو کوئی
مسئلہ کیوں نہیں۔۔؟ ورنہ تو ہر چھوٹی بات
پر لڑنے لگتے ہو۔۔۔" ماما نے کہا۔

پر لڑنے لگتے ہو یہاں لائف کا اتنا بڑا
ڈسجین لے لیا گھر والوں نے اور دونوں
چپ سادھے بیٹھے ہو بلکہ زوہیب بھائی تو
مزے سے سب کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا
رہے ہیں جیسے ان کی نہیں کسی اور کی
منگنی کی باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔" اس کے سلگنے پر
ماں نے اپنی لٹیں کان کے پیچھے کرتے
اسکی مشکوک نگاہوں کو دیکھا۔

"مم مجھے کیا بتا کہ وہ ری ایکٹ کواں

مارہ نے اپنی لٹیں کان کے پیچھے کرتے
اسکی مشکوک نگاہوں کو دیکھا۔

"مم۔۔ مجھے کیا پتہ کہ وہ ری ایکٹ کیوں
نہیں کر رہا۔۔ میں تو۔۔ میں تو بس اسلئے
راضی ہوئی ہوں کیونکہ۔۔ کیونکہ مجھے رضا
سے شادی نہیں کرنی اور زوہیب جیسا بھی
ہے ہمیشہ اسی گھر میں رہوں گی
میں۔۔" اس نے اٹکتے سنبھلتے بلا آخر اپنا
لوایت سے اسکی سامنے رکھ دیا

کی تھالے داری کی طرح ہٹتی تھی۔ اور
مائرہ کو پہلی بار خود بھی اس بات کا احساس
ہوا تھا۔ واقعی اب انہیں ساری زندگی ایک
دوسرے کو برداشت کرنا تھا۔

"اسکے علاوہ اب کوئی آپشن نہیں۔۔" گہری
سانس بھرتی بڑے دکھی انداز میں بولی۔
ماہم نے اسے ہلکا سا دھکا دیا۔

"بس کردو یہ ڈرامے زوہیب بھائی جیسا

ہو چکی ہے۔۔!! اعلیٰ اطلاع پر جہاں ماہم
کی چیخ نکلی تھی وہیں مارہ نے چکراتے
ہوئے سلیب تھام لیا۔ اتنی جلدی۔۔!! وہ
دونوں نجانے کیا کیا بکواس کر رہے تھے وہ
بے یقینی کی کیفیت میں وہیں بیٹھ گئی تھی۔
اسے نہیں معلوم تھا گھر والے سب کچھ
اتنا آنا فنا طے کریں گے۔ باہر کی محفل
برخاست ہونے تک وہ وہیں بیٹھی رہی
تھی۔ ابھی یہ بریکنگ نیوز اسے عبیر کو بھی
نہ تھی کہ نکات

کرتے آواز کا تعاقب کیا۔ سیاہ رنگ کی لی
شرٹ اور ڈارک براؤن جینز میں ملبوس وہ
اپنے کمرے سے نکلتا اسکی سمت بڑھ رہا
تھا۔ نجانے کیوں اس پل اسے عجیب سی
گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ بچپن سے آج تک
بغیر کسی لحاظ و جھجک کے منہ پھاڑ کر کچھ
بھی کہہ دیتی تھی مگر آج ایک عجیب سی
جھجک محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے کترا کر
نکلنا چاہا مگر وہ ایک بار پھر پکارتا روک

بھی کہہ دیتی تھی مگر آج ایک عجیب سی
جھجک محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے کترا کر
نکلنا چاہا مگر وہ ایک بار پھر پکارتا روک
گیا۔

"آخر ہو کیا گیا ہے تمہیں تین چار دن
سے نوٹس کر رہا ہوں مجھے اگنور کر رہی
ہو۔۔!"

میں لہہ دینے کی مگر ان ایک جیب کی
جھجک محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے کترا کر
نکلنا چاہا مگر وہ ایک بار پھر پکارتا روک
گیا۔

"آخر ہو کیا گیا ہے تمہیں تین چار دن
سے نوٹس کر رہا ہوں مجھے اگنور کر رہی
ہو۔۔!"

"نہیں۔۔ نہیں تو میں بھلا ایسا کیوں کروں

کی۔۔ تم خود ہی غائب رہتے ہو۔۔" اسکی
کھوجتی نگاہوں پر دوپٹے کی اوٹ میں چھپے
ہاتھ کی انگلیاں مروڑنے لگی۔ زندگی میں
کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے زوہیب
سے گھبراہٹ محسوس ہوگی۔

"جھوٹ مت بولو کل شام میں بابا اور
چاچو کے ساتھ گھر آیا تھا تم کل بھی آج
کی طرح کھانے سے غائب تھیں ایون
میں کھانے کا بھہر نہ

کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے زوہیب
سے گھبراہٹ محسوس ہوگی۔

"جھوٹ مت بولو کل شام میں بابا اور
چاچو کے ساتھ گھر آیا تھا تم کل بھی آج
کی طرح کھانے سے غائب تھیں ایون
میرے میسجز کا رپلائے بھی نہیں
کر رہیں۔" اسکے تابڑ توڑ حملوں پر مائرہ کا
جی چاہا کہیں کسی کونے میں جا کر چھپ

کر رہیں۔۔۔" اسکے تابڑ توڑ حملوں پر مائرہ کا
جی چاہا کہیں کسی کونے میں جا کر چھپ
جائے وہ قطعاً اسکے سامنے قبول کرنے والی
نہ تھی کہ اسے اس سے شرم محسوس
ہو رہی تھی۔

"اچھا۔۔۔؟ میں نے دیکھا نہیں شاید۔۔۔
چلو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ کل بات کریں
گے۔۔۔" جان کر جمائی لیتی اسکے ماتھے پر

موج ساٹھ کے نفل بننے کے لیے

چلو مجھے نیند آرہی ہے۔۔ کل بات کریں
گے۔۔ "جان کر جمائی لیتی اسکے ماتھے پر
موجود سلوٹوں کو نظر انداز کر کے پلٹ رہی
تھی کہ زوہیب کلائی تھامتا روک گیا۔ اور
مائرہ کو لگا اسکی پوری جان اس ہاتھ میں
سمٹ آئی ہو۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ
چھڑانے کی کوشش کرتی وہ اسے لیے آگے
بڑھ گیا تھا۔ مائرہ کی آنکھیں گھبراہٹ کے
مارے پھیلنے لگیں۔

چلو مجھے نیند آرہی ہے۔۔ کل بات کریں
گے۔۔ "جان کر جمائی لیتی اسکے ماتھے پر
موجود سلوٹوں کو نظر انداز کر کے پلٹ رہی
تھی کہ زوہیب کلائی تھامتا روک گیا۔ اور
مائرہ کو لگا اسکی پوری جان اس ہاتھ میں
سمٹ آئی ہو۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ
چھڑانے کی کوشش کرتی وہ اسے لیے آگے
بڑھ گیا تھا۔ مائرہ کی آنکھیں گھبراہٹ کے
مارے پھیلنے لگیں۔

مارے پسینے میں۔

"یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔ کوئی دیکھ لے
گا۔۔ زوہیب۔۔!!" مدھم مگر بوکھلاہٹ
بھرے لہجے میں بولی۔ مگر وہ اسے فرسٹ
فلور پر بنی بالکنی میں لے آیا جو کہ کاریڈور
کے اختتام پر تھی۔

"مجھے نہیں معلوم تھا رشتہ طے ہونے کی
بات پر تم مجھ سے یوں پردہ کرنے لگو

بات پر تم مجھ سے یوں پردہ کرنے لگو
گی۔۔"لبوں پر مدھم مسکراہٹ لیے اسکے
ہوئیاں اڑے چہرے کو دیکھا جو اب بلش
کرنے لگا تھا۔

"ایویں۔۔! بھلا میں ایسا کیوں کروں
گی۔۔"اپنے تاثرات قابو کرنے کی کوشش
کرتی ہوا سے اڑتے بال پیچھے کرنے لگی۔
پھر یکدم ہی کچھ یاد آنے پر اسے گھورا۔

کے گھبراہٹ سے اس کی آنکھیں پٹی

زوہیب کی نگاہیں پہلے ہی اس پر ٹھہری
ہوئیں تھیں۔ "یہ میں کیا سن رہی ہوں
ہماری شادی دو مہینے بعد طے کر دی۔۔؟"

"سنا تو میں نے بھی یہی ہے۔۔" اس کے عین
سامنے آتا سنگِ مرمر کی منڈیر سے ٹیک
لگا گیا۔

"اور کچھ کہا بھی نہیں تم نے۔۔؟"

سامنے اتا سنلِ مرمر کی مندر سے ٹیل
لگا گیا۔

"اور کچھ کہا بھی نہیں تم نے۔۔؟"

"واقعی میں بھی حق میں نہیں دو ماہ تو
بہت طویل ہیں۔۔!" اسکی شکایت کے
جواب میں بڑے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔
مارہ کو اسکے لہجے اور چہرے پر نکلی نگاہوں
پر ہی اپنی ٹانگیں سن ہوتی محسوس ہونیں۔

بہت طویل ہیں۔۔!" اسکی شکایت کے
جواب میں بڑے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔
مارہ کو اسکے لہجے اور چہرے پر ٹکی نگاہوں
پر ہی اپنی ٹانگیں سن ہوتی محسوس ہوئیں۔
تیز چلتی زبان پر آپ ہی آپ قفل چڑھ
چکے تھے۔

"مم۔۔ میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔"

"اب یہ مطلب مجھے محرم بن کر

ناک سٹیج کیا۔ ماہرہ نے اسے ہاتھ پر ہاتھ
مارتے ناک سہلائی تھی اور اسے گھورا۔

"اگر تم مجھے اسی طرح تنگ کرتے رہے
شادی کینسل کروا دوں گی۔"

"اوہ۔۔ اچھا۔۔!! اب تو کوئی آپشن بھی
نہیں بچا ہماری مائیں بی بی سی کی طرح
پورے جہان میں نیوز بریک کر چکی
ہیں۔۔" اس کے اطمینان سے کہنے پر ماہرہ کا

شادی سیسل کروا دوں لی۔۔"

"اوہ۔۔ اچھا۔۔!! اب تو کوئی آپشن بھی
نہیں بچا ہماری مائیں بی بی سی کی طرح
پورے جہان میں نیوز بریک کر چکی
ہیں۔۔" اسکے اطمینان سے کہنے پر مائرہ کا
چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"یا اللہ ایسا لگ رہا ہے یہ لوگ تو انتظار
میں بیٹھی تھیں۔۔ اور تم تو پتہ نہیں کہاں

مہقبہ ضبط نہ کر سکا۔ جی بامی کا دروازہ وا
کرتیں صائقہ بیگم چلی آئیں تھیں۔ مائرہ کو
لگا اسکے قدموں سے جان نکلنے لگی ہو۔

"تم دونوں سوئے نہیں اب تک۔۔؟" مائرہ
نے زرد پڑھتے زوہیب کی سمت دیکھا جو
مزے سے مسکرا رہا تھا۔۔

"آ۔۔ آنی۔۔ مم۔۔ میں۔۔ میں بس جا ہی
رہی تھی۔۔" نظریں چراتی وہاں سے نکلنے

کہ دو ماہ میں شادی کی کیا خاص وجہ ہے۔۔؟" اسکے شریر لہجے پر صائقہ بیگم اور مارہ نے ایک ساتھ اسے گھورا تھا۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔؟" سرخ رنگت لیے دانت پر دانت جماتی مدھم آواز میں غرائی تھی۔

"بتاؤں تمہیں ابھی۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔"

ماں کی مملین نگاہوں میں دیکھ رہا تھا۔

"آنی یہ بکواس کر رہا ہے۔۔ تم ہاتھ چھوڑو
میرا۔۔"

"دیکھ رہیں ہیں کس لہجے میں بات کر رہی
ہے مجھ سے۔۔" مگر مائرہ اسکی بات پر توجہ
دیے بغیر بازو چھڑاتی تیزی سے وہاں سے
نکل گئی۔

ہے مجھ سے۔۔" مگر مارہ اسی بات پر لوجہ
دیے بغیر بازو چھڑاتی تیزی سے وہاں سے
نکل گئی۔

"تم اسی لائق ہو۔۔" اس کے جانے کے بعد
صائقہ بیگم نے اسے دھپ لگائی تھی۔ اور
وہ دلکشی سے قہقہہ لگاتا انہیں حصار میں
لے گیا۔ بیٹے کا شادمان چہرہ دیکھ ان کے
اندر اندر تک سکون اتر گیا تھا۔

ہے مجھ سے۔۔" مگر مارہ اسی بات پر لوجہ
دیے بغیر بازو چھڑاتی تیزی سے وہاں سے
نکل گئی۔

"تم اسی لائق ہو۔۔" اس کے جانے کے بعد
صائقہ بیگم نے اسے دھپ لگائی تھی۔ اور
وہ دلکشی سے قہقہہ لگاتا انہیں حصار میں
لے گیا۔ بیٹے کا شادمان چہرہ دیکھ ان کے
اندر اندر تک سکون اتر گیا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ نیچے اتر کر آتی آسہ
بیگم کو بتا کر اسکے ساتھ کار میں آ بیٹھی
تھی۔ ابراہیم نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور
کار اسٹارٹ کر گیا۔ آدھے سے زیادہ راستہ
طے ہو چکا تھا مگر دونوں میں سے کسی نے
بھی ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا تھا۔
دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے
سوچوں میں غرق تھے۔ وہ صرف اس شخص
کی دھمکی کی وجہ سے اس وقت اسکے ساتھ

کی دھمکی کی وجہ سے اس وقت اسکے ساتھ
بیٹھی تھی۔ ورنہ کسی شاپنگ کا موڈ نہ تھا۔
اور اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اسے اس
کے حال پر کیوں نہیں چھوڑ رہا تھا۔ اس
نے صبح ہی انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ خفا
تھی اس سے۔۔۔ خود چاہے جتنا اگنور کر دے
مسئلہ نہیں مگر اسکا ذرا سا نظر انداز کرنا اتنا
کھلا کہ اپنی فرسٹریشن نکالنے لگا۔ اور اسے
یہ بھی بخوبی معلوم تھا شام میں ہوا واقعہ

ص اس بات کو انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔ اور
اسکی وارننگ عبیر پر اثر بھی کر گئی تھی۔
کیونکہ وہ کتنا بھی مضبوط بن کر دکھا دیتی۔
اندر سے دل تو چڑیا کا ہی رکھتی تھی۔ اس
شخص کا تو عام لہجہ اتنا اکھڑ ہوتا تھا کہ ہر
کوئی محتاط ہو کر بات کرتا تھا پھر جلال کی
ایک جھلک تو وہ دیکھ ہی چکی تھی۔

لکی ون کی پارکنگ میں کار رکی تو اسکی
سوجوں میں خلل پڑا تھا۔ ابراہیم کو اترتا

وقت وہ بلیک ٹر کی حوالہ صورت لڑہائی سے
سچی فراک اور پچاما میں ملبوس ہمرنگ
شیفون کا دوپٹہ اوڑھے ہوئی تھی۔ ایک
ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھا جبکہ بال پونی ٹیل
میں جکڑے تھے۔ منہ فیس واش سے دھلا
مصنوعی رنگوں سے بالکل پاک تھا۔ مگر پھر
بھی اس قدر ملیح لگ رہا تھا کہ اتنی خفگی
ہونے کے باوجود بھی جینز اور وائٹ ٹی
شرٹ میں ملبوس ابراہیم کئی بار بے اختیار

ہی اس پر نگاہ ڈال چکا تھا۔ اگلے ایک ڈیڑھ گھنٹے تک وہ اسے پورے مال سے کچھ نہ کچھ اپنی پسند کا دلاتا رہا۔ عبیر کی ہاں یا نہ سننے کی بھی زحمت نہ کی گئی تھی۔ وہ صرف یہاں اگر اپنا خون جلانے آئی تھی تو اب تک جسم کا آدھا خون جل چکا تھا۔

"جب آپکو ہر چیز اپنی پسند سے ہی لینا ہے تو مجھے کیوں ساتھ لائے

لو اب تک جسم کا ادھا خون جل چکا تھا۔

"جب آپکو ہر چیز اپنی پسند سے ہی لینا
ہے تو مجھے کیوں ساتھ لائے

تھے۔۔؟" ایک آؤٹ لیٹ سے نکلتے وہ
کڑھ کر مدھم مگر غصیلی آواز میں بولی۔۔
شاپنگ بیگز تھامے ابراہیم نے ایک ترچھی
نگاہ اسکی سمت ڈالی۔ بلاآخر چپ ٹوٹی تھی اور
اس وقت کسی چھوٹی بچی کی طرح روٹھی
کھڑکی سے گھور رہی تھی جسے کینڈی

سٹاپک بیلز تھامے ابراہیم نے ایک ترپسی
نگاہ اسکی سمت ڈالی۔ بلاآخر چپ ٹوٹی تھی اور
اس وقت کسی چھوٹی بچی کی طرح روٹھی
کھڑی اسے گھور رہی تھی جیسے کینڈی
شاپ آگے نکل گئی تھی اور اس نے
دلانے سے انکار کر دیا تھا۔

"تمہیں دیکھنا تو میں نے ہی ہے۔۔ پھر پسند
بھی میری ہونی چاہیے۔۔ اور تمہارا آنا اس
لے ضروری تھا کہ ابھی مجھے تمہاری فٹنگ

ھڑی اسے شور رہی کی جیسے لیندی
شاپ آگے نکل گئی تھی اور اس نے
دلانے سے انکار کر دیا تھا۔

"تمہیں دیکھنا تو میں نے ہی ہے۔۔ پھر پسند
بھی میری ہونی چاہیے۔۔ اور تمہارا آنا اس
لیے ضروری تھا کہ ابھی مجھے تمہاری فٹنگ
وغیرہ کا ایسا کوئی خاص اندازہ نہیں
ہے۔۔" گھمبیر لہجے میں بولتا اسے غصے کے
ساتھ حما سے بھی دوچار کر گیا۔

بھی میری ہونی چاہیے۔۔ اور تمہارا آنا اس
لیے ضروری تھا کہ ابھی مجھے تمہاری فٹنگ
وغیرہ کا ایسا کوئی خاص اندازہ نہیں
ہے۔۔ "گھمبیر لہجے میں بولتا اسے غصے کے
ساتھ حیا سے بھی دوچار کر گیا۔

"اب چلیں۔۔۔؟ اگر آپ کی شاپنگ پوری
ہو گئی ہو تو۔۔؟" دانت پر دانت جماتی بہت
ضبط سے بولی تھی۔ مگر ابراہیم کی نگاہیں

ہو گئی ہو تو۔۔؟" دانت پر دانت جماتی بہت
ضبط سے بولی تھی۔ مگر ابراہیم کی نگاہیں
اس پر نہیں بلکہ سامنے آؤٹ لیٹ میں
ڈمی پر لگی ساڑھی پر تھیں۔

"چلتے ہیں پہلے وہاں چلو۔۔" اسکی بات ٹالتا
نئے آؤٹ لیٹ کی سمت قدم بڑھا گیا۔
عبیر نے اسکی پشت کو گھورا تھا اور اسکے
ہاتھوں میں موجود ڈھیر سارے بیگز دیکھ

ڈمی پر نئی ساڑھی پر سیں۔

"چلتے ہیں پہلے وہاں چلو۔" اسکی بات ٹالتا
نئے آؤٹ لیٹ کی سمت قدم بڑھا گیا۔
عبیر نے اسکی پشت کو گھورا تھا اور اسکے
ہاتھوں میں موجود ڈھیر سارے بیگنز دیکھ
لب کاٹ کر رہ گئی۔ وہ اسے اچھی خاصی
شاپنگ کروا چکا تھا۔ عبیر نے ارہا اور آسیہ
بیگم کے لیے بھی شاپنگ کی تھی۔ مگر شاید
ارہیم آج اپنا منک اکاؤنٹ خالی کر کے مال

سے اوٹ لیٹ دی سمت قدم بڑھا لیا۔
عبیر نے اسکی پشت کو گھورا تھا اور اسکے
ہاتھوں میں موجود ڈھیر سارے بیگز دیکھ
لب کاٹ کر رہ گئی۔ وہ اسے اچھی خاصی
شاپنگ کروا چکا تھا۔ عبیر نے ارہا اور آسیہ
بیگم کے لیے بھی شاپنگ کی تھی۔ مگر شاید
ابراہیم آج اپنا بینک اکاؤنٹ خالی کر کے مال
سے نکلنا چاہتا تھا۔

ناچار اسے اسکے پیچھے قدم بڑھانے پڑے۔

بیلیم کے لیے بھی شاپنک لی سٹی۔ مگر شاید
ابراہیم آج اپنا بینک اکاؤنٹ خالی کر کے مال
سے نکلنا چاہتا تھا۔

ناچار اسے اسکے پیچھے قدم بڑھانے پڑے۔
لیکن آؤٹ لیٹ میں گھسنے کے بعد ابراہیم
نے اسکے لیے جس چیز پر ہاتھ رکھا۔ وہ
ایک پل کے لیے دنگ رہ گئی۔ ڈارک پریل
شیڈ کی سلک کی حسین ساڑھی تھی۔ جس کا
ملو ملکو پلیم تھا مگر بالواسطہ نفیس کام سے

لیکن آؤٹ لیٹ میں گھسنے کے بعد ابراہیم
نے اسکے لیے جس چیز پر ہاتھ رکھا۔ وہ
ایک پل کے لیے دنگ رہ گئی۔ ڈارک پریل
شیڈ کی سلک کی حسین ساڑھی تھی۔ جس کا
پلو بالکل پلین تھا مگر بلاؤس نفیس کام سے
سجا تھا۔

"یہ ٹرائے کر کے آؤ۔!" ہینگر شدہ ساڑھی
اسکی جانب بڑھائی۔ وہ حیرت سے منہ کھولی
کے ساتھ تھیں۔

پلو بالکل پلین تھا مگر بلاؤس نفیس کام سے
سجا تھا۔

"یہ ٹرائے کر کے آؤ۔!" ہینگر شدہ ساڑھی
اسکی جانب بڑھائی۔ وہ حیرت سے منہ کھولی
اسے دیکھ رہی تھی۔ "کیا ہوا۔۔؟"

"آپ یہ ساڑھی۔۔ مجھے پہنانا چاہتے
ہیں۔۔؟" اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔

اسکی جانب بڑھائی۔ وہ حیرت سے منہ کھولی
اسے دیکھ رہی تھی۔ "کیا ہوا۔۔؟"

"آپ یہ ساڑھی۔۔ مجھے پہنانا چاہتے
ہیں۔۔؟" اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔
ابراہیم نے ایک خستہ نگین نگاہ اس پر
ڈالی۔ "نہیں تم پر ٹرائے کروا رہا ہوں کسی
اور کو دوں گا۔۔" اس کے طنز پر وہ سلگ
اٹھی۔

ہیں۔۔؟" اسے یسین ہی کہیں آ رہا تھا۔

ابراہیم نے ایک خستہ نگین نگاہ اس پر
ڈالی۔ "نہیں تم پر ٹرائے کروا رہا ہوں کسی
اور کو دوں گا۔" اس کے طنز پر وہ سلگ
اٹھی۔

"تو اسی کو لا کر پہنا دیجیے گا مجھے ڈمی بننے
کا کوئی شوق نہیں۔۔" جواب بھی جھٹ
سے سلگتا ہوا آیا تھا۔ اور وہاں سے ہٹنے لگی
مگر ابراہیم نے نہ ہٹا دیا۔

کا کوئی شوق نہیں۔۔" جواب بھی جھٹ
سے سلگتا ہوا آیا تھا۔ اور وہاں سے ہٹنے لگی
مگر ابراہیم بازو تھامتا روک گیا۔

"عبیر۔۔!!" اسکے لہجے میں موجود وارننگ
پر عبیر نے پلٹتے خفگی سے اسے دیکھا۔
ابراہیم نے لبوں کے کناروں پر مچلتی
مسکراہٹ بڑی مشکل سے ضبط کرتے
ساڑھی اسکی سمت بڑھائی۔ جسے جھپٹنے والے
انہوں نے لیتے جینے جگہ سے روک دیا۔

پر عبیر نے پلٹتے خفگی سے اسے دیکھا۔
ابراہیم نے لبوں کے کناروں پر مچلتی
مسکراہٹ بڑی مشکل سے ضبط کرتے
ساڑھی اسکی سمت بڑھائی۔ جسے جھپٹنے والے
انداز میں لیتی چیچنگ روم کی سمت بڑھ
گئی۔ یہ چونکہ شادی کی ملبوسات کا آؤٹ
لیٹ تھا لحاظہ اتنا رش نہ تھا۔ اور زیادہ تر
خواتین ہی نظر آرہیں تھیں۔ چیچنگ روم
کے پاس کھڑا وہ موبائل چیک کرنے لگا۔

انداز میں میں جس جگہ روم میں جا کر بیٹھ

گئی۔ یہ چونکہ شادی کی ملبوسات کا آؤٹ
لیٹ تھا لحاظہ اتنا رش نہ تھا۔ اور زیادہ تر
خواتین ہی نظر آرہیں تھیں۔ چیچنگ روم
کے پاس کھڑا وہ موبائل چیک کرنے لگا۔

جہاں عثمان کے ڈھیر سارے گالیوں
بھرے میسجز آئے ہوئے تھے۔ کیونکہ دو
دن بعد عید تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنی
شاپنگ کے رونے ہو رہا تھا۔ اسکے میسجز ریڈ
کر کر لیا اور مبہم مسکراہٹ لہر چینیخنگ

خوامین ہی نظر آرہیں ہیں۔ چینیجنگ روم
کے پاس کھڑا وہ موبائل چیک کرنے لگا۔
جہاں عثمان کے ڈھیر سارے گالیوں
بھرے میسجز آئے ہوئے تھے۔ کیونکہ دو
دن بعد عید تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنی
شاپنگ کے رونے ہو رہا تھا۔ اسکے میسجز ریڈ
کرتے لبوں پر مبہم مسکراہٹ لیے چینیجنگ
روم کا دروازہ کھلنے پر نگاہ اٹھائی تھی۔ اور
پھر یوں ہوا وہ نگاہ واپس پلٹنا بھول گئی۔

پہریوں ہوا وہ نگاہ واپس پٹما بھوں کی۔

وہ قیامت خیز حسن کی مالک لڑکی اس
وقت اسکی پسند میں ملبوس اتنی دلکش اور
اپنی اپنی لگ رہی تھی کہ وہ ساکت کھڑا
اسے دیکھتا رہ گیا۔ وہ حسین تو ہمیشہ لگتی
تھی مگر آج۔۔! آج بات ہر روز سے جدا
تھی۔ کیونکہ آج پہلی بار وہ اسکی پسند میں
کھڑی تھی۔۔۔!!

تھی۔ کیونکہ آج پہلی بار وہ اسکی پسند میں
کھڑی تھی۔۔۔!!

دوسری جانب عبیر کی رنگت اسکی نگاہوں
کے ارتکاز سے ہی دہک اٹھی تھی۔ وہ اتنی
محویت سے اسے دیکھ رہا تھا کہ کس جگہ
کھڑا تھا یہ بھی فراموش کر گیا تھا شاید۔ اور
یہی بات عبیر کو گھبراہٹ کا شکار کر گئی۔

"تو... چینیج کر لوں؟" اسکی آواز

کے ارتکاز سے ہی دہک اٹھی تھی۔ وہ اتنی
محویت سے اسے دیکھ رہا تھا کہ کس جگہ
کھڑا تھا یہ بھی فراموش کر گیا تھا شاید۔ اور
یہی بات عبیر کو گھبراہٹ کا شکار کر گئی۔

"بت۔۔ بتائیں چیئنج کر لوں۔۔؟" اسکی آواز
پر وہ ٹھٹھکا تھا۔ اور یکدم اپنی بے اختیاری کا
احساس ہوا۔ "یہ لڑکی مروائے
گی۔۔۔" بے اختیار اپنے بالوں میں ہاتھ

پر وہ کھٹکھٹکا تھا۔ اور یکدم اپنی بے اختیاری کا
احساس ہوا۔ "یہ لڑکی مروائے
گی۔۔۔" بے اختیار اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے خود کو کمپوز کیا۔

"جی۔۔؟" اسکی بڑبڑاہٹ پر عبیر نے نا سمجھی
سے اسے دیکھا۔ اور کنفیوز ہوتی قدم کچھ
فاصلے پر لگے قد آدم مرر کی سمت بڑھانے
لگی۔ کیونکہ وہاں لائٹنگ اچھی تھی۔ مگر
اسے اہم فیئر اسکی کلائی تھامتارک گیا

پھیرتے خود کو کمپوز کیا۔

"جی۔۔؟" اسکی بڑبڑاہٹ پر عبیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ اور کنفیوز ہوتی قدم کچھ فاصلے پر لگے قد آدم مرر کی سمت بڑھانے لگی۔ کیونکہ وہاں لائننگ اچھی تھی۔ مگر ابراہیم فوراً اسکی کلائی تھامتاروک گیا۔

"کہاں۔۔؟"

سے اسے دیکھا۔ اور لنفیوز ہوئی قدم کچھ
فاصلے پر لگے قد آدم مرر کی سمت بڑھانے
لگی۔ کیونکہ وہاں لائننگ اچھی تھی۔ مگر
ابراہیم فوراً اسکی کلائی تھامتا روک گیا۔

"کہاں۔۔؟"

"مرر میں دیکھ رہی ہوں۔۔" پلو سے کمر
ڈھکتے اسکی سمت دیکھا جو اس پل بڑی
مخمور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"مرر میں دیکھ رہی ہوں۔۔" پلو سے کمر
ڈھکتے اسکی سمت دیکھا جو اس پل بڑی
مخمور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"میری آنکھوں سے بہتر کوئی نہیں بتا سکتا
کہ اس ساڑھی میں تم کیسی لگ رہی ہو۔۔
یہ آئینہ بھی نہیں۔۔" عبیر کے دل نے
ایک بیٹ مس کی تھی۔ سرخ ہوتے رخسار
لے حیرت زدہ کھڑی اسے دکھے گئی۔ مگر

کہ اس ساڑھی میں تم کیسی لگ رہی ہو۔۔
یہ آئینہ بھی نہیں۔۔ "عبیر کے دل نے
ایک بیٹ مس کی تھی۔ سرخ ہوتے رخسار
لیے حیرت زدہ کھڑی اسے دیکھے گئی۔ مگر
ان نگاہوں کی بڑھتی تپش پر نظریں پھیر
بھی گئی۔

"آپ کی آنکھیں پڑھنی نہیں آتیں مجھے۔۔ جبکہ
آئینہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔۔"

آئینہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔"

"تم نے پڑھنے کی کوشش کی
کبھی۔۔؟" اس کے شکوے پر عبیر کی نگاہیں
واپس اسکی سمت اٹھی تھیں۔ اور واقعی اس
وقت ان گہری سیاہ آنکھوں میں وہ واضح
اپنا عکس دیکھ سکتی تھی۔ ابراہیم کو اس وقت
خود پر کنٹرول رکھنا کڑا امتحان بن گیا
تھا۔ "چینج کر لو اب۔۔ فوراً۔۔!!" نظریں

بھی۔۔؟" اس کے شکوے پر عبیر کی نگاہیں
واپس اسکی سمت اٹھی تھیں۔ اور واقعی اس
وقت ان گہری سیاہ آنکھوں میں وہ واضح
اپنا عکس دیکھ سکتی تھی۔ ابراہیم کو اس وقت
خود پر کنٹرول رکھنا کڑا امتحان بن گیا
تھا۔ "چینج کر لو اب۔۔ فوراً۔۔!!" نظریں
پھیرتا گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ نچلا لب
دانتوں تلے دباتی واپس پلٹ گئی۔ جب تک
وہ چینج کر کے آئی ابراہیم کاؤنٹر کے پاس

اپنا عس دلیھ سلتی ھی۔ ابراہیم کو اس وقت
خود پر کنٹرول رکھنا کڑا امتحان بن گیا
تھا۔ "چینج کر لو اب۔۔ فوراً۔۔!!" نظریں
پھیرتا گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ نچلا لب
دانتوں تلے دباتی واپس پلٹ گئی۔ جب تک
وہ چینج کر کے آئی ابراہیم کاؤنٹر کے پاس
کھڑا پیمنٹ کرچکا تھا۔ مگر ساڑھی میں
آلٹریشن ہونی تھی جس کی وجہ سے انہیں
بعد میں پک کرنے آنا تھا۔ عبیر خاموشی

پھیرتا کھمبیر لہجے میں بولا تو وہ نچلا لب
دانتوں تلے دباتی واپس پلٹ گئی۔ جب تک
وہ چینج کر کے آئی ابراہیم کاؤنٹر کے پاس
کھڑا پیمنٹ کر چکا تھا۔ مگر ساڑھی میں
آلٹریشن ہونی تھی جس کی وجہ سے انہیں
بعد میں پک کرنے آنا تھا۔ عبیر خاموشی
سے یہ تمام کاروائی دیکھ رہی تھی۔ اسے
اب تک یقین نہیں آیا تھا ابراہیم نے اس
کے لیے اتنا بولڈ لباس خریدا تھا۔ حالانکہ

سٹراپیجسٹ سرچھا تھا۔ مرساری میں
آلٹریشن ہونی تھی جس کی وجہ سے انہیں
بعد میں پک کرنے آنا تھا۔ عبیر خاموشی
سے یہ تمام کاروائی دیکھ رہی تھی۔ اسے
اب تک یقین نہیں آیا تھا ابراہیم نے اس
کے لیے اتنا بولڈ لباس خریدا تھا۔ حالانکہ
ساڑھی بالکل موڈیسٹ اسٹائل کی تھی مگر
تھی تو ساڑھی ہی نا۔!

"ہم نے کیوں پرچہ کی سے یہ۔۔؟" پیمنٹ

اب تک یقین نہیں آیا تھا ابراہیم نے اس
کے لیے اتنا بولڈ لباس خریدا تھا۔ حالانکہ
ساڑھی بالکل موڈیسٹ اسٹائل کی تھی مگر
تھی تو ساڑھی ہی نا۔۔!

"ہم نے کیوں پر چیز کی ہے یہ۔۔؟" پیمنٹ
کے بعد وہ واپس اسکی جانب آیا تو وہ سینے
پر ہاتھ باندھی بڑی کھوجتی نظروں سے
اسے دیکھ رہی تھی۔

کے بعد وہ واپس اسکی جانب آیا تو وہ سینے
پر ہاتھ باندھی بڑی کھوجتی نظروں سے
اسے دیکھ رہی تھی۔

"مرضی میری۔۔" اسکے سوال کے جواب
میں بڑے اطمینان سے کہتا باہر نکل گیا۔
اور وہ دانت کچکچاتی اسکے پیچھے ہو لی۔ ان
کے قدم ٹاپ فلور کی سمت تھے جہاں فوڈ
کاٹ تھا۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی کیونکہ اتنا
جا جا کے سکتا تھا۔

میں بڑے اطمینان سے کہتا باہر نکل گیا۔
اور وہ دانت کچکچاتی اسکے پیچھے ہو لی۔ ان
کے قدم ٹاپ فلور کی سمت تھے جہاں فوڈ
کاٹ تھا۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی کیونکہ اتنا
چل چل کر اسکی آنتیں قل پڑھ رہیں
تھیں۔ اور آج کھانا بھی ڈھنگ سے نہ کھایا
تھا۔ جب اسکی نگاہ ایک بیگز کی شاپ پر
پڑی جہاں اسے ایک بیک پیک نظر آیا
تھا۔

تھا۔ جب اسکی نگاہ ایک بیگز کی شاپ پر
پڑی جہاں اسے ایک بیک پیک نظر آیا
تھا۔

"رکیں۔۔!"

"کیا ہوا۔۔؟"

"وہاں چلیں۔۔" وہ بغیر جھجھکے بولی تھی۔
اتنے گھنٹوں سے اسکے ساتھ شائنگ کر رہی

"کیا ہوا۔۔؟"

"وہاں چلیں۔۔" وہ بغیر جھجھکے بولی تھی۔
اتنے گھنٹوں سے اسکے ساتھ شاپنگ کر رہی
تھی۔ ساری جھجھک خود بخود ہی کہیں غائب
ہو گئی تھی۔ ابراہیم کچھ حیران ہوتا اس شاپ
کی جانب قدم بڑھا گیا۔

"تم کہا کرو گی اس کا۔۔؟" اسے لڑکوں کا

اتنے لھٹوں سے اسے ساتھ شاپنگ لڑ رہی
تھی۔ ساری جھجک خود بخود ہی کہیں غائب
ہو گئی تھی۔ ابراہیم کچھ حیران ہوتا اس شاپ
کی جانب قدم بڑھا گیا۔

"تم کیا کرو گی اس کا۔۔؟" اسے لڑکوں کا
بیگ اٹھتا دیکھ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیسا ہے۔۔؟" بیگ کا جائزہ لیتے اس سے
پوچھا۔

بیگ اٹھتا دیکھ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیسا ہے۔۔؟" بیگ کا جائزہ لیتے اس سے
پوچھا۔

"اچھا ہے۔۔ مگر میں اس قسم کے بیگ
استعمال نہیں کرتا۔۔" اسے یہی لگا شاید وہ
اس کے لیے لے رہی ہے۔ مگر یہ خوش
فہمی صرف ایک پل کے لیے تھی۔

استعمال نہیں کرتا۔۔" اسے یہی لگا شاید وہ
اس کے لیے لے رہی ہے۔ مگر یہ خوش
فہمی صرف ایک پل کے لیے تھی۔

"یہ آپ کے لیے نہیں اسامہ کے لیے
ہے۔۔" سرسری سے انداز میں کہتی شاپ
کیپر کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم اسکی بے
نیازی پر کلس کر رہ گیا۔ یہ اس کی خوش
فہمی نہیں بلکہ غلط فہمی تھی کہ اسکی بیوی

ہی صرف ایک پل لے لیے سی۔

"یہ آپ کے لیے نہیں اسامہ کے لیے
ہے۔۔" سرسری سے انداز میں کہتی شاپ
کیپر کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم اسکی بے
نیازی پر کلس کر رہ گیا۔ یہ اس کی خوش
فہمی نہیں بلکہ غلط فہمی تھی کہ اسکی بیوی
اسکا خیال کرتی۔ عبیر نے پلٹ کر دیکھا وہ
وہیں کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

ہے۔۔" سرسری سے انداز میں کہتی شاپ
کیپر کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم اسکی بے
نیازی پر کلس کر رہ گیا۔ یہ اس کی خوش
فہمی نہیں بلکہ غلط فہمی تھی کہ اسکی بیوی
اسکا خیال کرتی۔ عبیر نے پلٹ کر دیکھا وہ
وہیں کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

"یہاں آئیں نا۔۔" اسے پیک کر دیں۔۔"

"کوئی مجھے تو نہیں جانتا۔۔" شاپ

"کیوں مجھے تو نہیں چاہیے یہ۔۔" شاپ
کیپر کے دور ہٹنے پر وہ نزدیک آتا تپا تپا سا
بولا۔

"مجھے تو چاہیے اسامہ کے لیے۔۔ آپ سے
پیمینٹ کرنے کے لیے کہہ رہی ہوں
بس۔۔" وہ بھی اکڑ کر کہتی ارد گرد اور
چیزیں دیکھنے لگی۔ ابراہیم اسے خشمگین
نگاہوں سے گھورتا والے ٹپ سے کارڈ نکال کر

پیمٹ کرنے کے لیے کہہ رہی ہوں
بس۔۔ "وہ بھی اکڑ کر کہتی ارد گرد اور
چیزیں دیکھنے لگی۔ ابراہیم اسے خشمگین
نگاہوں سے گھورتا والٹ سے کارڈ نکال کر
شاپ کیپر کی جانب بڑھا گیا۔

"مجھے کنگال کر کے جائے گی یہ
لڑکی۔۔" اسکی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی نہ تھی
کہ شاپ کیپر سن لیتا مگر اتنی مدھم بھی
تھی کہ

نگاہوں سے کھورتا والٹ سے کارڈ نکال کر
شاپ کیپر کی جانب بڑھا گیا۔

"مجھے کنگال کر کے جائے گی یہ
لڑکی۔۔" اسکی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی نہ تھی
کہ شاپ کیپر سن لیتا مگر اتنی مدھم بھی
نہ تھی کہ وہ نہ سن پاتی۔

"میں نے نہیں کہا تھا ہر آؤٹ لیٹ کے
درشن کرس۔۔ خود اپنی مرضی سے اتنی

درشن کریں۔۔ خود اپنی مرضی سے اتنی
شاپنگ کر لی اور میں نے اگر اسامہ کے لیے
ایک چیز لے لی آپکا اکاؤنٹ خالی ہو رہا
ہے۔۔ کنجوس۔۔ "وہ تو لڑنے ہی کھڑی
ہو گئی تھی۔ ابراہیم بھی آنکھیں چھوٹی کیے
اسکی کینہ تو زنگاہوں میں گھورتا رہا۔

"اب لڑنا شروع مت کرو۔۔ چلو۔۔ دیر
ہو رہی ہے۔۔" اکاؤنٹر سے بیگ اٹھاتا باہر
نکا گرا۔۔ عجب بھرا۔۔ اسکا ہاتھ تھک

ہے۔۔۔ بوس۔۔۔ وہ تو سرے ہی سرے
ہو گئی تھی۔ ابراہیم بھی آنکھیں چھوٹی کیے
اسکی کینہ تو زنگاہوں میں گھورتا رہا۔

"اب لڑنا شروع مت کرو۔۔۔ چلو۔۔۔ دیر
ہو رہی ہے۔۔۔" کاؤنٹر سے بیگ اٹھاتا باہر
نکل گیا۔ عبیر بھی اسکے ساتھ ساتھ تھی۔
ابراہیم اسے لیے فوڈ کاٹ آگیا تھا۔ عبیر نے
اپنے لیے چیز برگر آرڈر کیا تھا۔ ابراہیم ہی
ان کا آرڈر ٹیبل تک لایا تھا۔ کیونکہ چل

اب رہا سروں سے سروں سے پو۔۔۔ دیر
ہو رہی ہے۔۔۔ "کاؤنٹر سے بیگ اٹھاتا باہر
نکل گیا۔ عبیر بھی اسکے ساتھ ساتھ تھی۔
ابراہیم اسے لیے فوڈ کاٹ آگیا تھا۔ عبیر نے
اپنے لیے چیز برگر آرڈر کیا تھا۔ ابراہیم ہی
ان کا آرڈر ٹیبل تک لایا تھا۔ کیونکہ چل
چل کر اسکی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں۔ برگر
کے ساتھ آئس کریم دیکھ اسکا موڈ خود بخود
خوشگوار ہو گیا تھا۔ جبکہ ابراہیم اپنے لیے
برگر کے ساتھ کاٹ ڈرنک لے لیا۔

اپنے لیے چیز برگر آرڈر کیا تھا۔ ابراہیم ہی
ان کا آرڈر ٹیبل تک لایا تھا۔ کیونکہ چل
چل کر اسکی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں۔ برگر
کے ساتھ آئس کریم دیکھ اسکا موڈ خود بخود
خوشگوار ہو گیا تھا۔ جبکہ ابراہیم اپنے لیے
برگر کے ساتھ کالڈ ڈرنک اور ایک پانی
کی بوتل لایا تھا۔ جس سے چند گھونٹ
بھرتے عبیر کی سمت بڑھا گیا۔ عبیر نے اسی
بوتل سے خاموشی سے چند گھونٹ بھرے

کے ساتھ آلسلریم دیکھ اسکا موڈ خود بخود
خوشگوار ہو گیا تھا۔ جبکہ ابراہیم اپنے لیے
برگر کے ساتھ کالڈ ڈرنک اور ایک پانی
کی بوتل لایا تھا۔ جس سے چند گھونٹ
بھرتے عبیر کی سمت بڑھا گیا۔ عبیر نے اسی
بوتل سے خاموشی سے چند گھونٹ بھرے
تھے کیونکہ پیاس سے گلا خشک ہو رہا تھا۔

"اس فضول برگر سے اچھا گھر کا کھانا

تھا۔" ابراہیم کے منہ سے یہ الفاظ نکلے

کی بوتل لایا تھا۔ جس سے چند ہونٹ
بھرتے عبیر کی سمت بڑھا گیا۔ عبیر نے اسی
بوتل سے خاموشی سے چند گھونٹ بھرے
تھے کیونکہ پیاس سے گلا خشک ہو رہا تھا۔

"اس فضول برگر سے اچھا گھر کا کھانا
تھا۔۔۔" ابراہیم کے بدمزہ ہوتے انداز پر
عبیر کا منہ میں برگر لے جاتا ہاتھ بیچ میں
ہی ٹھہر گیا۔ مگر پھر گھور کر اسے دیکھا۔
جس کی نگاہیں اسی برنگی تھیں۔۔۔

جس کی نگاہیں اسی پر ملی سیں۔۔

"اگر آپ کو پتہ نہ ہو تو میں بتا دوں وہ میں
نے بنایا تھا۔۔ انڈائر کیٹلی آپ میرے کھانے
کی تعریف کر رہے ہیں۔۔" گردن اکڑاتے
اسے شاک کرنا چاہا تھا۔ مگر وہ کالڈ ڈرنک
کے سپ بھرتا اسے دیکھتا رہا۔

"معلوم ہے۔۔ اور وہی کھاؤں گا۔۔ کیونکہ
یہ کریپ مجھ سے ہضم نہیں

نے بنایا تھا۔۔ انڈائریشلی آپ میرے کھانے
کی تعریف کر رہے ہیں۔۔ "گردن اکڑاتے
اسے شاک کرنا چاہا تھا۔ مگر وہ کالڈ ڈرنک
کے سپ بھرتا اسے دیکھتا رہا۔

"معلوم ہے۔۔ اور وہی کھاؤں گا۔۔ کیونکہ
یہ کریپ مجھ سے ہضم نہیں
ہوگا۔۔" برگر کی ٹرے کھسکا گیا تھا۔ اور
عبیر کو لگا کسی نے اسکا دل بڑے پیار سے
شخص

یہ کریپ مجھ سے ہضم نہیں
ہوگا۔۔۔" برگر کی ٹرے کھسکا گیا تھا۔ اور
عبیر کو لگا کسی نے اسکا دل بڑے پیار سے
بڑے احتیاط سے سہلایا ہو۔۔۔ اس شخص کے
ایک جملے نے اسکی آنکھوں جیسے جنگو بھر
دیے تھے۔ پلکیں جھپکاتے برگر کی آڑ میں
مسکراہٹ چھپاتی خاموشی سے ٹرے میں
رکھے فراز کی جانب متوجہ ہو گئی۔ رات کے
ساڑھے بارہ بجے دونوں کی گھر واپسی ہوئی

برے اصرار سے بھلایا ہو۔۔۔ اس سے
ایک جملے نے اسکی آنکھوں جیسے جنگو بھر
دیے تھے۔ پلکیں جھپکاتے برگر کی آڑ میں
مسکراہٹ چھپاتی خاموشی سے ٹرے میں
رکھے فراز کی جانب متوجہ ہو گئی۔ رات کے
ساڑھے بارہ بجے دونوں کی گھر واپسی ہوئی
تھی۔ گھر پہنچ کر اس نے محسوس کیا تھا
عبیر کا موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔ اسکی ماں اور
بہن لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں۔ جن کے
اس کے سامنے میز پر کچھ کھانا تھا۔

مسکراہٹ چھپاتی خاموشی سے ٹرے میں
رکھے فراز کی جانب متوجہ ہو گئی۔ رات کے
ساڑھے بارہ بجے دونوں کی گھر واپسی ہوئی
تھی۔ گھر پہنچ کر اس نے محسوس کیا تھا
عبیر کا موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔ اسکی ماں اور
بہن لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں۔ جن کے
پاس وہ ساری شاپنگ لے کر بیٹھ گئی تھی۔
اور ایک ایک چیز بچوں جیسی خوشی کے
ساتھ دکھا رہی تھی۔ حالانکہ نوے فیصد

اور ایک ایک چیز بچوں جیسی خوشی کے
ساتھ دکھا رہی تھی۔ حالانکہ نوے فیصد
چیزیں اسکی پسند کی تھیں۔ اسکے اتنے دن
بعد اتنے پیارے موڈ پر ابراہیم کو نجانے
کیوں اپنے اندر ایک عجیب سے ٹھنڈک
اترتی محسوس ہوئی تھی۔ کتنا خوبصورت
احساس تھا اپنی کمائی اپنی شریکِ حیات پر
خرچ کرنے کا۔ کیسی لذت تھی ان
اخراجات میں جن کے بدلے آپ کا

بعد اتنے پیارے موڈ پر ابراہیم کو نجانے
کیوں اپنے اندر ایک عجیب سے ٹھنڈک
اترتی محسوس ہوئی تھی۔ کتنا خوبصورت
احساس تھا اپنی کمائی اپنی شریکِ حیات پر
خرچ کرنے کا۔ کیسی لذت تھی ان
اخراجات میں جن کے بدلے آپ کا
شریکِ سفر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ
لیے آپ کے سامنے بیٹھا تھا۔

شریکِ سفر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ
لیے آپ کے سامنے بیٹھا تھا۔

"اگر 'اپنی' شاپنگ دکھانے سے فارغ ہو جاؤ
تو میرے لیے ایک کپ چائے کے ساتھ
کھانا لے آنا۔" وہ ارہا کو اسامہ کا بیگ
دکھا رہی تھی جب اپنی جگہ سے اٹھتا اسے
مخاطب کر گیا۔ عبیر نے لب کا کنارہ دباتے
ایک نظر اسکی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا۔
اس آیت سے اس کے گہنے

تو میرے لیے ایک کپ چائے کے ساتھ
کھانا لے آنا۔" وہ ارہا کو اسامہ کا بیگ
دکھا رہی تھی جب اپنی جگہ سے اٹھتا اسے
مخاطب کر گیا۔ عبیر نے لب کا کنارہ دباتے
ایک نظر اسکی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا۔
اور آہستہ سے اوکے کر گئی۔
